



# M A F I A

## Wars

(Sequel of The Dark)

از اوزائے زمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

# Mafia Wars

## از اوزائے زبان

(Sequel Of The Dark )

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



[ چھ مہینے بعد ]

یہ کافی پکڑو اور ٹیبل نمبر چار پہ سر و کر آؤ محترم کچھ زیادہ ہی جلدی میں لگ رہے ہیں !

کیسی عجلت میں اسے ڈش تھماتی ہوئی ریسپشن کی جانب بڑھی۔ اس نے اثبات سر ہلایا اور ڈش لیئے ٹیبل پر دھر آئی۔ پھر سے نوٹ بک اور پین اٹھائے آرڈرز لینے لگی۔ وہ سیاہ ہوڈ سر پر پہنے آنکھوں پر گوگلز سجائے شاید ابھی ابھی آکر بیٹھا تھا۔ نبیشہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور اسکی جانب بڑھی۔

آپ کیا لیں گے سر؟؟

اس کی زبان سے بمشکل اسرا ادا ہوا تھا۔

بتادوں؟؟؟ وہ شریر ہوا۔ بظاہر موبائل پر تیزی سے انگلیاں چلاتا سنجیدگی سے بولا۔

مطلب آپ کھانے میں کیا لیں گے؟ ڈرنکس؟ یا کچھ اور۔۔۔

نبیشہ نے بمشکل خود کو کچھ انتہائی کہنے سے روکا۔

میں دل کا مریض ہوں صرف ڈاکٹر کی صلاح اور مشاورت سے کچھ کھا سکتا ہوں،

وہ شرارتا مسکرا کر سر جھٹکتا ہوا بولا۔

دماغ کے بھی لگتے ہو؟؟؟؟؟ نبیشہ وہ بڑ بڑائی۔۔

سوری؟؟؟ وہ سوالیہ گویا ہوا۔

کافی لیں لے گے آپ؟؟؟ اس نے جان چھڑانا چاہی

اگر تم اسرار کر رہی ہو تو، اس نے زرا سی گردن اٹھا کر مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ کر کہا

نبیشہ ر سیشن سے گزرتی کافی بنانے لگی۔

آج پھر آگیا!

کیسی کمپیوٹر پر نظریں جمائے شوخی سے بولی۔

کب نہیں آتا! وہ سنجیدگی سے اسکی بات کے جواب میں بولی۔

دودن سے نہیں آرہا تھا میں نے نوٹ کیا! وہ آنکھ دباتی ہوئی بولی۔

میں نے نوٹ نہیں کیا! وہ سپاٹ لہجے میں کہتی کافی کی اٹھائے لے آئی۔

eh ? What's going on ?

وہ آنکھوں سے چشمہ ہٹاتا ہوا بولا۔ وہ ایسے بولا جیسے خالا کے گھر گپیں لڑانے آیا ہو۔۔۔

نبیشہ نے کافی ٹیبل پر رکھتے ہوئے اچھنبے سے اسے دیکھا۔ یہ کیا ہوا؟؟؟ اسکی آنکھ کے

قریب بڑا سائیل کا نشان تھا۔ میچ کا ہینگ اور،

وہ کافی اپنی طرف گھماتا ہوا بے نیازی سے کندھے اچکا کر بولا۔

گیٹ ول سون! وہ آہستگی سے کہتی واپس مڑ گئی۔

یشم کی نظروں نے بہت دور تک اسکا پیچھا کیا۔ وہ یہی کیا کرتا تھا۔ یہاں آکر اسے کام

کرتے دیکھنا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ نبیشہ نے گھڑی میں وقت دیکھا شام کے چھ بج

رہے آدھے گھنٹے تک انہیں کیفے بند کرنا تھا۔ کیسی ریسپشن چھوڑ کر کچن سمیٹنے لگی اور

اس نے ٹیبل سے ڈشز اٹھانا شروع کیا۔ اسکی نظروں کی تپش وہ آتے جاتے خود پر

محسوس کر سکتی تھی۔ مگر وہ اسکی عادی ہو چلی تھی کئی بار منع کر چکی تھی۔ غصے سے، پیار

سے، ڈپٹ کر۔ مگر وہ ضدی شخص تھا کہ ماننے کو تیار نہیں تھا۔

سنو؟؟؟؟ کیسی، تم باقی کا کام دیکھ لو گی، مجھے آج جلدی جانا ہے اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنی

ہے! وہ اپرن اتارتی ہوئی بولی۔

ہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے تم آرام سے جاؤ! وہ ڈشزریک میں سجاتی ہوئی مسکرا کر بولی۔ تو  
نبیشہ اسکے گال سے گال مس کرتی اپنا بیگ اٹھائے باہر آگئی۔ وہ ابھی بھی وہیں موجود تھا  
نبیشہ سرے سے اسے نظر انداز کیئے آگے بڑھ گئی۔

ہے ویٹ؟ میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں! وہ پیچھے سے ہانک لگاتا ہوا اسکے ہم قدم ہوا  
۔ اسکے چلتے قدموں کو بریک لگی۔

اسکی ضرورت نہیں ہے! ناگواری سے کہتی ہوئی واپس مڑی۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
رک جاؤ، اس وقت اکیلے جانا سیف نہیں ہے میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں! وہ نرمی سے  
اسکی کلائی تھامتا ہوا بولا۔ اسکی آنکھوں میں ابھری ناگواری لیشم کو اپنے دل میں چھپتی  
ہوئی محسوس ہونے لگی۔

تمہارا مسلہ کیا ہے؟؟؟ وہ اسکی ہٹ دھرمی پر طویل سانس کھینچتی ہوئی بولی۔ غصہ اسے  
اب نہیں آتا تھا۔ تم۔۔۔۔ ہو میرا مسلہ! وہ آنکھوں میں محبت کا سمندر لیئے دو قدم  
نزدیک ہوا۔

تم مزاق کر رہے ہو میرے ساتھ؟؟؟ وہ سختی سے گویا ہوئی۔۔۔ ساتھ ہی اپنا ہاتھ  
واپس کھینچا

یشم نے سرخ آنکھوں سے اسکا ہاتھ تھاما اور اپنے دل کے مقام پر جمایا۔

Do you hear??

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا سرگوشی کرنے لگا۔ اسکے کلون کی خوشبو اسے مدہوش کیئے  
دے رہی تھی۔

نبیشہ نے نظریں چرا کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کیا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سن رہی ہونا؟؟؟ یہ مزاق نہیں ہے !

وہ سنجیدہ تھا

Don't follow me ;

وہ درشتگی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچتی آگے بڑھ گئی۔ اسکے بدن جیسے آگ نے اپنے لپیٹے  
میں لے لیا ہو۔ آنکھوں میں شرارے سے بھرنے وہ اسکی محبت میں ڈوب چکا تھا۔  
کب؟ کیسے؟ کسی کو علم نہیں ہوا۔ اب اسے صرف وہ چاہیئے تھی۔ اور وہ تھی کہ اسکی

محبت کی نفی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتی۔ جان بوجھ کر انجان بنی ہوئی تھی۔ یہ بات اسکے دل پر چھریاں چلا دینے کے مترادف تھی۔

\*\*\*\*\*

ہم میں سے ہر کوئی کہیں نہ کہیں ایک بے نام اذیت میں مبتلا ہے، جو بیان نہیں کی جا سکتی، کبھی تو تکلیف کی شدت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ انسان کے پاس الفاظ ختم ہو جاتے ہیں۔۔۔ کچھ حادثات انسان کی زندگی میں ایسے رونما ہو جاتے ہیں کہ وہ چاہ کر بھی اسے نہیں بھلا پاتا۔۔۔ لوگ کہتے ہیں وقت ہر زخم بھر دیتا ہے۔۔۔ مگر کیا وقت کسی کی کمی کو پورا نہیں کر سکتا تھا؟؟؟۔۔۔ نہیں۔ کسی عزیز از جان شخص کا ہمیشہ کے لئے نچھڑ جانے کا غم کبھی کم نہیں ہوتا، ایسا ہی ایک حادثہ اسکے ساتھ بھی ہوا تھا۔۔۔ جب اسے لگا کہ اسکی زندگی ختم ہو گئی ہے۔۔۔ اسے لگا وہ جلتے کو نلوں پر ننگے پاؤں کھڑا ہو۔۔۔ مگر نہیں یہ تکلیف بھی اس تکلیف سے کہیں کم ہے جو اپنے باپ کو کھو کر اسے محسوس ہوئی تھی۔۔۔ ہاں وہ ناپسند کرتا تھا اپنے باپ کو، ہاں اسکا باپ اسکی ماں کا گنہگار تھا۔۔۔ مگر!!! تھا تو اسکا باپ ہی وہ بلکل اکیلا پڑ گیا تھا۔۔۔ مختلف سوچیں اسکے دماغ میں آ جا رہی تھی

اسکا



بدن پسینے سے شرابور ہو رہا تھا مگر وہ نہ تو تھکانہ رکا

بڑے سے گراؤنڈ میں کنٹینر ہر جگہ نظر آرہے تھے۔ جہاں وہ ورک آؤٹ میں مصروف تھا۔ جسم سیاہ رنگ کی کارگو پینٹس اور سر پر ایک سیاہ کیپ پہن رکھی تھی۔

اس نے سر جھٹک کر ٹائمر پر نظر ڈالی تو آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا۔ وہ ہاتھوں سے ہینڈریپ اتارنے لگا۔ سانسوں کی آمدورفت معمول سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔ وہ بڑے سے ٹائمر پر ہینڈریپ پھینکتے ہوئے وہیں بیٹھ گیا۔ سر سے کیپ اتاری اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ گہری آنکھوں میں تھکن اور بے چینی واضح تھی۔

pardon patron !

(معذرت باس؟؟؟)

نسوانی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

ہوں؟؟؟؟ وہ مڑے بغیر بولا۔ چہرے پر کسی گہری سوچ کا تاثر لہرا رہا تھا۔

آج ناشتہ باہر گارڈن میں لگا دوں؟ دیورانے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

Hai un ospite speciale stasera ????

(do you have a special guest ??)

بحرام نے سوچوں کو جھٹکتے ہوئے رخ موڑ کر اچھنبے سے اپنی مینیجر کو دیکھا۔ دیوار نے جھٹ سے سر نفی میں ہلایا۔ بحرام نے اچھنتی نگاہ اس پر ڈالی اور شرٹ اٹھا کر پہننے لگا۔ جسکا مطلب تھا اگیٹ آؤٹ۔

دیوار اپنا سامنہ لے کر واپس مڑ گئی۔ آج موسم بہت حسین تھا۔ اسے لگا 'باس اگارڈن یا ساحل سمندر پر ٹیبل لگا دے گی تو ہو سکتا اسکا موڈ بہتر ہو جائے۔ مگر وہ غلط تھی۔ اتنے بڑے جزیرے پر اسکا کہیں قیام نہیں تھا سوائے اپنے کمرے کے۔ اس نے کیپ سر پہنی اور منہ پر ہاتھ پھیرتا ہوا اپنے کمرے میں آ گیا۔

اسکے کمرے میں پورا ایک گھر سما جاتا اتنا وسیع اور شاندار اکمرہ تھا۔ اسنے کیپ سمیت شرٹ اتار کر ایک طرف پھینکی اور شاور لینے واشر روم میں گھسا۔ دیوار تب تک ناشتے کا ٹیبل اسکے کمرے میں ہی سجا چکی تھی۔ اس نے شاور لیا اور ٹاول سے بال رگڑتا ہوا آئینے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ لوگوں کا کہنا تھا وہ بلاخوبصورت ہے۔ تو کیا غلط کہتے تھے؟ کسرتی بدن، مضبوط چوڑے شانے، سفید رنگ پر اسکی گہری آنکھیں، سرخ لب موتیوں کی لڑی جیسے دانت جب وہ مسکراتا تو لوگ عیش عیش کراٹھتے۔ وہ کسی بھی لڑکی کے

خوابوں کا شہزادہ ہو سکتا تھا۔ دیورہ نے بمشکل اپنی نظریں ہٹائیں اور خود کو لاعلم ظاہر کرنے لگی۔ کجا کہ وہ اسکی جانب مخاطب نہیں تھا مگر جانتا تھا اسکی نظریں اسی پر ہیں۔ کیا چاہیے دیورہ؟؟ وہ آنکھوں میں ناگواری سمیٹے ہوئے تھا۔

نازلے میڈم صبح سے کئی بار آپ کے لیے فون کر چکی ہیں، آپ انہیں کال کر لیں! اور کچھ؟؟؟ وہ سفاکی سے گویا ہوا۔ دیورہ نفی میں سر ہلاتی اٹے قدموں واپس ہوئی۔ اس نے برش دوبارہ ڈریسر پر پھینکا اور کرسی سنبھال لی۔ اور لقمے لینے لگا۔ نظریں گلاس وال کے اس پار سیاہ درختوں پر گرتی برف پر تھی۔ کس قدر حسین منظر تھا۔ اب اسے سمجھ آیا کہ دیورہ کیوں کہہ رہی تھی۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔ آؤ ملک! نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے جو س کا گلاس لبوں سے لگایا۔

شپ منٹ کا وقت ڈیلرز کو دے دیا ہے باس، آپ چاہیں تو خود۔۔۔۔۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں تم دیکھ لینا، میں آج نازلے میڈم سے ملونگا، وہ جیبوں ہاتھ اڑتے ہوئے گلاس وال کے پاس آکھڑا ہوا۔ لہجے میں ناگواری واضح تھی باس سب خیریت ہے؟ ملک کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات ابھرے۔

خدا ہی جانے! بحرام نے لا علمی سے کندھے اچکائے تو وہ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس نے مڑ کر فون اٹھایا اور نمبر ملاتے ہوئے کان سے لگایا۔ دوسرے جانب کال رسیو کر لی گئی تھی مگر وہ شاید انتظار میں تھی کہ پہلے بحرام بولے۔ سلام! کیا ہو اسب خیریت؟ آپ نے فون کیا تھا؟ وہ لٹھ مار انداز میں بولا۔

رومان کی شادی ہے، ناز لے نے گہر اسانس اندر دھکیلا اور آہستگی سے بولی۔ نہ جانے ان دونوں کے بیچ کی سرد کب ختم ہوگی۔ بحرام نے چونک کر فون کی اسکرین کو دیکھا۔ بھلا اسکا رومان کی شادی سے کیا لینا؟؟

تو؟؟؟ وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

تو رومان چاہتا ہے کہ شادی اٹلی میں ہو! ناز لے نے بلی تھیلے سے باہر نکالی۔

ٹھیک ہے ہو جائے گا انتظام! بحرام نے سرد مہری سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔ اور قدرے غصے سے فون ٹیبل پر پٹخ کر کوٹ اٹھا کر پہننے لگا۔ اسکا ارادہ آفس جانے کا تھا۔

\*\*\*\*\*

آج کی زندگی اور کئی مہینے پہلے کی زندگی بہت مختلف تھی۔ اس نے خود کو مصروف رکھنے

کی خاطر میں چھوٹی سے جا ب لے لی تھی صبح یونیورسٹی جاتی شام کو کیفے اور سات بجے کے قریب گھر کو لوٹ آتی گھر آ کر وہ ہوم ورک کرتی اور سو جاتی یہی اسکی بے مقصد سی زندگی تھی۔ وہ زندہ لاش بن کر رہ گئی تھی۔ البتہ اس نے رونادھونا چھوڑ دیا تھا۔ نہ خوشی کا اظہار کرتی نہ غم کا۔ اور نہ ہی لوگوں سے ملتی جلتی۔

یہ ان تینوں کی مشترکہ تصویر تھی۔ ہنستی، مسکراتی زندگی سے بھرپور۔ اس نے نرمی سے تصویر پر انگلیاں پھیریں۔ اور لیپ ٹاپ کی دائیں جانب سے پینڈرائونکال کر ڈرار میں رکھ دی۔ وہ آج بھی پاسور ڈکھولنے میں ناکام ہو چکی تھی۔ مگر اسے یقین تھا وہ جلد ہی کھول لے گی۔ سکریں بجھا کر کچن سے پانی کا گلاس لیا۔ اور کئی سلپنگ پلز ہاتھ پر الٹتے ہوئے پانی کے ساتھ نگل لی۔ وہ Insomania کا شکار ہو چکی تھی۔ سلپنگ پلز لیئے بغیر اسے نیند نہیں آتی تھی۔

\*\*\*\*\*

آج اسکی فٹبال ٹیم کا میچ تھا۔ دور کہیں شائیقین کے بیچ میں آنکھوں پر سیاہ گولگنز سجائے بیٹھایمان ہاتھ میں کافی کپ تھا۔ تجسس سے اپنی ٹیم کو کھیلتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ تبھی اسکے فون کی بیل بجی۔ ناگواری کے کئی بل اسکے ماتھے پر یک دم ابھرے۔ اس نے فون کی

اسکرین پر نظر ڈالی تو مارشل کالنگ جل بج رہا تھا۔

کیا تکلیف ہے مارشل؟؟؟ وہ چھوٹے ہی غصے سے بولا۔

سر لڑکی کو ہوش آ گیا ہے! اتنا کہنا تھا کہ وہ چونک کر اپنی سیٹ چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔

Block the seen marshal, I'll be there soon

جسٹ میک شیور کہ وہ ہوش میں ہی رہے! ورنہ میں اسکی پچی کچی سانسیں بھی چھین لوں گا! دھمکی آمیز لہجے میں کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

زندگی اور موت اوپر والے کے ہاتھ کے میں تھی اب بے چارہ مارشل اس میں کیا کر سکتا تھا۔ وہ کئی مہینوں سے کسی لڑکی کے تعاقب میں تھے جو کومہ میں جا چکی تھی۔ یمان انتہائی بے صبری سے اسکے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اور اس لڑکی کی بد قسمتی تھی کہ وہ آج ہوش میں آچکی تھی۔ وہ لوگوں کے بیچ سے اٹھا اور اسٹیڈیم سے باہر نکل آیا۔ باہر گاڑیوں میں اسکے لوگ پہلے سے موجود تھے۔ اس نے ریوالور اٹھائی اور انہیں وہیں رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے گاڑی اڑاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

ہاسپٹل کے آگے گاڑی کے ٹائر چرچرائے۔۔۔ اس نے عجلت میں ریوالور اٹھا کر پشت

میں اڑسی اور زور سے گاڑی کے دروازے کو ہاتھ مار کر سیڑھیاں پھلانگتا ہوا سپٹل کے اندر داخل ہو گیا۔ تیزی سے راہداری سے گزرتے ہوئے وہ مطلوبہ کمرے کے سامنے آکھڑا ہوا۔ وہ اتنی بار اس کمرے کے چکر لگا چکا تھا کہ اب اسے کمرہ نمبر بھی حفظ ہو چکا تھا۔ اس نے لاک گھما کر کمرے کا دروازہ کھولا اور خاموشی سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ اندر کیسے۔۔۔ شششششش ! آواز نیچی، نرس کے لفظ زبان پر ہی دم توڑ گئے جب وہ ریوالور نکال کر اسکی کینٹی پر رکھتا ہوا بولا۔ اٹھاؤ اسے! وہ بندوق کے نوک سے اسٹرپچر پر پڑے وجود کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔

ایسے کیسے اٹھاؤ؟ سریہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے! وہ خوف سے گویا ہوئی۔

اچھا! ابھی تو یہ ہوش میں تھی۔۔۔ وہ چیخا سا تھا ہی اس نے طیش میں آکر آکسیجن ماسک اسکے منہ سے ہٹا دیا۔ کئی لمحے اسی طرح گزر گئے۔ وہ دونوں بغور اسکے چہرے کو تنک رہا تھا۔ پھر اچانک اسکے جسم میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ نرس نے بوکھلا کر آکسیجن ماسک اسکے منہ پر جمایا۔ یمان نے قہر بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھا۔

ایک بات کان کھول کر سن لو میری، آدھا گھنٹہ ہے تمہارے پاس، آدھے گھنٹے میں یہ

لڑکی میرے سوالوں کے جواب دیتی نظر آنی چاہیے ورنہ کھوپڑی کھول دوں گا تمہاری سمجھی تم؟؟؟؟ وہ گن اسکی پیشانی پر پوائنٹ کرتے ہوئے گرجا۔ اور دھاڑکی آواز کے ساتھ دروازہ بند کیئے جیسے آیا ویسے ہی آندھی طوفان کی طرح غائب ہو گیا۔ نرس نے بے بسی کے عالم میں مشین میں جکڑے وجود کو دیکھا۔ غالباً اس لڑکی کے پاس انکی کوئی بیش قیمتی چیز تھی۔ تبھی وہ لوگ مہینوں میں بیسیوں بار یہاں چکر لگا چکے تھے۔

\*\*\*\*\*



[ چھ مہینے پہلے ]

Novel | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

پولیس اسٹیشن سے وہ قدرے غصے میں ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے گھر پہنچا۔ لیشم کا غصہ اور نفرت بھری نگاہیں اسکی سمجھ سے باہر تھی۔ بچپن سے اسکے سینے میں بے پایا سی آگ جل رہی تھی۔ اسکی ماں نے اسکے ساتھ زیادتی کی تھی جس وقت اسے سب سے زیادہ ضرورت تھی رشتوں کی تبھی وہ چھوڑ گئیں۔ آج اتنے سالوں بعد اسے دیکھ کر اسکا دل بھر آیا۔ اسکا دل کیا نہیں سینے لگا لے۔ انکے ہاتھوں پر بو سے دے انہیں محسوس کرے۔ مگر شاید وقت بہت آگے نکل چکا تھا۔ وہ سب اپنی اپنی زندگیوں میں آگے بڑھ چکے تھے۔ صرف ایک وہی تھا۔ جو ماضی میں جی رہا تھا۔ وہ جیسے ہی گھر پہنچا



ایک انہونی اسکا انتظار کر رہی تھی۔ فرمان انتہائی غصے کے عالم میں لائونج میں چکر کاٹ رہا تھا۔ یمان اسے نظر انداز کیئے اپنے کمرے کی جانب کی بڑھنے لگا۔

رکو بر خوردار، مل آئے تم اپنی ماں اور بھائی سے! فرمان کی آواز میں تنزواضع تھا۔ یمان نے رینگ کو سختی سے دبوچے۔ مارشل سے کہا بھی تھا اس بات کی خبر کسی کو نہیں ہونی چاہیے۔

آپ سے کس نے کہا! وہ خود کونا مل ظاہر کرتا صوفے پر آ بیٹھا۔ مجھے سے کسی نے بھی کہا ہو! ہے تو سچ ہی! فرمان نے طیش کے عالم میں مناظر کی لی گئیں ساری تصویریں اسکے سامنے اچھال دیں۔ یمان نے سرخ آنکھوں سے یہ منظر دیکھا۔ اسکا باپ اسکے معالے میں بہت کٹھور تھا۔

\*\*\*\* بھرام! اسکے لبوں سے بھرام کے لیئے گالیاں برآمد ہونے لگیں۔ ورنہ اور

کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی۔

بھرام کو اسکا زماہ دار ٹھہرانا بند کرو، تم اپنی نااہلی اس پر تھوپ نہیں سکتے! فرمان گرجا۔

بس بابا بس! میں کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں جو آپ مجھے درس دے رہے ہیں،!

میں جس سے چاہوں ملو اور جس سے چاہوں نہ ملوں آپ کے حکم کا غلام نہیں ہوں!  
 وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مضبوط لہجے میں کہتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔ فرمان غصے  
 سے بل کھا کر رہ گیا۔ وہ اس عورت کو اپنا بیٹا چھیننے نہیں دے گا۔ اتنے سالوں بعد وہ  
 کیونکر یمان سے ملنے آئی تھی؟ اسکا پتہ لگانا بہت ضروری تھا۔ وہ فون پر کوئی نمبر ملانے لگا  
 ۔ اسے ابھی گھر آئے دیر ہی کتنی ہوئی تھی مارشل کی کال آنے لگی۔ اس نے منہ پر پانی  
 کے چھنٹے مارتے ہوئے ٹاول سے منہ رگڑتا اور فون اسپیکر پر ڈال کر آئینے کے سامنے آ  
 کھڑا ہوا۔

سر ویس ہائوس میں گھس آیا ہے، ہمارے سسٹم کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے آپکا  
 یہاں ہونا بہت ضروری ہے! مارشل کی پریشان کن آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔  
 یمان کی دل کی سب کچھ درہم برہم کر دے ساری مصیبتیں آج ہی آنی تھی۔

ٹھیک ہے تم نظر رکھو میں آتا ہوں، وہ ہاتھوں پر زور ڈالتا ہوا سیدھا ہوا۔ اور ڈرار سے گن  
 نکالی، کوٹ اٹھاتے ہوئے باہر نکل گیا۔ آج وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔ گاڑی  
 فل اسپید میں بھگاتے ہوئے ویس ہائوس پہنچا تو ایک اور بری خبر اسکا انتظار کر رہی تھی  
 ۔ اسکے لیپ ٹاپ سے کسی سارا ڈیٹا چرالیا تھا۔ اگر ڈیٹا پولیس کے ہاتھ لگ جاتا تو باپ بیٹا

ختم تھے بس۔ اس نے غصے کے عالم میں کنٹرول روم میں لگی اسکرین پر تار بڑ توڑ کے برسائے شروع کر دیئے۔ مارشل نے عرصے دراز کے بعد اسکو اتنا غصے میں دیکھا۔ یعنی قیامت قریب تھی۔

کون آیا تھا یہاں؟ وہ سانس بحال کرتا ہوا بولا۔ مارشل نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔  
 یمان نے بندوق اٹھائی اور بے خونی سے سارے کمروں کی تلاشی لینے لگا۔ یہ اس حصے کا آخری کاکمرہ تھا۔ اس نے بے صبری دروازہ بجایا۔ مگر اندر سے کوئی جواب نہیں دے رہا۔ اصولاً دروازے کو باہر سے بند ہونا چاہیے تھا۔ لیکن اس وقت دروازہ اندر سے بند تھا یعنی گڑبڑ ضرور تھی۔ وہ دو قدم پیچھے ہوا اور پوری قوت سے لات مار کر دروازہ آڑ پا کر کر دیا۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ کھڑکی کے پٹ واٹھے۔ غالباً یہاں قید لڑکی بھاگ چکی تھی۔ اور لمبے سے قد میں سیاہ بال والی لڑکی اسکے سامنے کھڑی تھی۔ یعنی وہی اس سب کی ذمہ دار تھی۔ اس نے غصے میں گن اسکی جانب پوائنٹ کرتے ہوئے ٹرگر دبا دیا۔ ٹھاء کی آواز کے ساتھ خون میں لت پت لڑکی زمین بوس ہو گئی۔ مارشل نے بے یقینی سے یہ منظر دیکھا۔ وہ بلا جواز کسی کو نہیں مارتا تھا یقیناً وہ آج کسی چیز سے اپ سیٹ تھا۔

سارے کیمراز کی فوٹج چیک کر لی ہے ہم اس لڑکی کے سوا یہاں کوئی نہیں آیا! یہ ضرور اس لڑکی کی کارستانی ہے؟؟؟ بے چارگی سے بھرپور نظر زمین پر گری لڑکی پر ڈالتے ہوئے بولا۔ جو اسکے غصے کا شکار ہو چکی تھی۔

تو کیا کریں اب؟؟؟ یہ تو مر گئی؟؟؟ ایمان ہاتھوں کے مکے سر پر برساتے ہوئے بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ مارشل نے بڑھ کر دو انگلیاں اسکی گردن پر جماتے ہوئے نبض محسوس کی جسکی رفتار بہت دھیمی چل رہی تھی۔

زندہ ہے یا مر گئی؟؟؟ ایمان نے چونک کر مارشل کو دیکھا۔ نبض بہت دھیمی چل رہی ہے اسکا بچنا مشکل ہے! وہ مایوسی سے بولا۔

اسے اٹھاؤ اور ہاسپٹل لے جاؤ! اسکا بچنا ضروری ہے مارشل! وہ سختی سے تشبیہ کرتا ہوا بولا۔ مارشل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سرعت سے اسے اٹھایا اور کندھے لادتے ہوئے گاڑی میں ڈالنے لگا۔ ایمان نے زور سے لات دروازے کو ماری۔ ایک نئی مصیبت گلے پڑ چکی تھی۔ ابھی تو فرمان کو اس بات کا علم نہیں ہوا تھا۔ نہ جانے وہ کیار د عمل ظاہر کرتا۔ الیکشن سر پر تھے۔ کیپین کامیاب جا رہی تھی۔ ایسے میں یہ مسئلہ سلجھانا انکے لیے بہت ضروری تھا۔

\*\*\*\*\*

روم شہر میں اس وقت شام اتر رہی تھی۔ لوگ قہقہے لگاتے کھلکھلاتے، بے فکری سے بانہوں میں بانہیں اپنے ہم سفر کے ہمراہ سیر سپاٹوں پر نکلے ہوئے تھے۔ انہی سے ذرا فاصلے پر بیٹھا گہری آنکھوں والا نوجوان اطمینان سے کافی کاکپ لبوں سے لگائے آس پاس کے نظاروں سے لطف انداز ہو رہا تھا۔

ecco che arriva il ragazzo

mafioso !

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Here comes the mafia boy)

اسکے کان میں موجود آلے پر چہکتی ہوئی نسوانی آواز گونجی۔ بحرام پر کشش انداز میں مسکرایا۔ جیسے وہ اسی کی توقع کر رہا ہو۔

e il ragazzo delle stelle !

(& the star boy )

آواز پھر سے اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

آنہناں! وہ مسکراتے ہوئے کافی کے سپ لینے لگا۔ اسکی توقع کے عین مطابق وہ دنوں بھائی آج آئے سامنے تھے۔ ایسا کیسے ممکن تھا کہ کیمرے کی آنکھ سے حسین منظر محروم رہے۔

آگے کیا کرنا ہے؟؟؟ وہ کچھ کھچ تصوریں نکالتی ہوئی بولی۔

کچھ خاص نہیں بس فرمان کو یہ تحفہ میری طرف بھیج دو، ہم اس فیملی کے چوتھے اور آخری افراد کو کیسے اس تاریخی ملاقات سے محروم رکھ سکتے ہیں بھلا! وہ مزے سے

بولی۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Sei sicuro? Patron !

(Are you sure? ,boss)

جاپون کو جیسے یقین نہیں آیا۔ اسے لگا وہ تڑکتی بھڑکتی نیوز کے ساتھ تصویریں میڈیا کو دے دے گا۔ آخر کار لوگوں کو بھی پتا چلنا چاہیے۔ یشم الیم فرمان کا دوسرا بیٹا ہے۔ ہممممم!  
! وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

as you order !Boss!

کی صدا سنتے ہی اس نے آلہ کان سے نکال کر مٹھی میں جکڑا اور چلتے چلتے کافی کا آخری سپ لیتے ہوئے خالی مگ گارنٹج کی نظر کر دیا اور کچھ دور کھڑی سیاہ گاڑی میں جا بیٹھا۔ جسکا ڈرائیور ہمیشہ کی طرح تیار گاڑی آگے بڑھالے گیا۔

[ چھ مہینے پہلے ]

میوزیم منعقد کیئے گئے فائر فیسٹیول میں اچانک آگ بھڑک اٹھی تھی۔ لکڑی سے بنا خوبصورت تاریخی میوزیم منٹوں میں آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ اس وقت دس ہزار سے زائد تعداد میں لوگ وہاں موجود تھے۔ میوزیم کے باہر فائر برگیڈ کی گاڑیاں، پولیس کی گاڑیاں، ریجنرس کی گاڑیاں ایسبولینسنز کی آوازیں اس پر لوگوں کی شور چیخ و پکار جیسے قیامت آگئی ہو۔ آسمان پر کئی ہیلی کاپٹر منڈلا رہے جو ایمر جنسی کی حالت میں آگ میں جلسے افراد کو ہاسپٹل پہنچا رہے تھے۔ رات سے صبح ہونے کو آئی تھی آگ تھی کہ بجھنے کا نام نہیں لے رہی۔ عمارت کے نیچے دے لوگوں کو بھی نکالا جا رہا تھا۔ باقیوں کی تلاش بھی جا رہی تھی۔ ایسے میں وارڈ بوائے عجلت میں اسٹریچر دھکیلتے ہوئے ہاسپٹل میں داخل ہوا۔ ڈاکٹر سیانا بھی ابھی تھکی ماندی دوسری شفٹ کے ڈاکٹر کو مریضوں کے

حوالے کر کے اپنے آفس میں آئی تھی۔ وہ کل رات سے مریضوں کو دیکھ رہی تھی  
- دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔ وہ چونک کو سیدھی ہو بیٹھی۔

ڈاکٹر سیانا ہمیں آپ کی ضرورت ہے، ایک وکٹم بری طرح سے جل چکا ہے، ہمیں جلد  
سرجری کرنی ہوگی! ڈاکٹر ماروی مدد طلب نگاہوں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

ڈاکٹر سیانا اس وقت ہاسپٹل کی سب سے کامیاب اور سینئر سرجن تھی۔

ہاہہ! اس نے تکان شانوں پر زور ڈالتے ہوئے نیم رضامندی ظاہر کی۔

کوئٹ! ڈاکٹر ماروی تیزی سے آفس کا دروازہ بند کرتی باہر نکل گئی۔ اس نے پھر سفید  
کوٹ پہنا اور اٹھا کھڑی ہوئی۔ کہاں ہے وکٹم؟ وہ ماروی کے پیچھے چلتی ہوئی اوٹی میں آ  
گئی۔ سفید کپڑے سے اس کا بدن ڈھکا ہوا تھا۔ زرا سا باہر تھا۔ جسے دیکھ کر ڈاکٹر سیانا نے  
جھر جھری سی لی۔

Hey jesus ! Have mercy on us !

وہ دونوں انگلیاں پیشانی، سینے اور پھر دائیں بائیں کندھوں پر لگاتی ہوئی افسوس زدہ سی  
ہو کر بولی۔ وہ پورا جل چکی تھی۔



اسکی فیملی سے کوئی آیا ہے؟

وہ رخ موڑ کر ڈاکٹر ماروی سے پوچھنے لگی۔

فلحال تو کوئی نہیں آیا مگر شاید آجائے!

وہ کندھے اچکا کر بولی۔

شاید آجائے گا کیا مطلب ہے ماروی؟ ہم انتظار نہیں کر سکتے، اسکی حالت تو دیکھو آل

ریڈی بہت خراب ہے!

وہ بھڑکی۔

ٹھیک ہے آپ جیسے چاہیں! ماروی نے ہارمانی۔

ڈاکٹر سیانا یہاں کی انچارج تھیں ویسے بھی انکا حکم سب سے زیادہ مانا جاتا تھا۔

ٹھیک ہے، تم اور فیڈرک سرجری کی تیاری کرو، فاسٹ! وہ پیشانی مسلتی ہوئی اوٹی میں

چکر کاٹنے لگی۔ اسکے دماغ میں پکڑدھکڑ چل رہی تھی۔ اسے جلد سے جلد کسی نتیجے پر

پہنچنا تھا۔ کسی کی زندگی اور موت کا سوال تھا۔ اس نے جیب سے فون نکال کر گیلری

کھولی تو ایک لڑکی کی تصویر اسکی نظروں سے سامنے سے گزری۔ کچھ دیر ایسے اسکو

گھورنے کے بعد اس نے اسکرین بجا کر فون جیب میں ڈالا اور حتمی انداز میں چلتی ہوئی او ٹی سے باہر آنے لگی۔ مڑ کر ایک نظر اس نے اسٹریچر پر ڈھکے وجود پر ڈالی۔

ہے چیزز! اگر میں کچھ غلط کروں تو مجھے معاف کر دینا! بڑ بڑاتے ہوئے اسٹاف روم کا رخ کرنے لگیں۔ جہاں ماروی اور فیڈرک آپریٹو لباس پہن رہے تھے۔

کیا کنڈیشن ہے پیشنٹ کی؟؟؟ فیڈرک اسکے اڑے ہوئے رنگ کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

بہت بری! وہ بڑ بڑاتے ہوئے کریم کلر کے بالوں کو جوڑے میں مقید کرنے لگی۔

\*\*\*\*\*

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

[حال]

وہ آفس سے رات دو بجے کے قریب لوٹا۔ یہی اسکی روٹین تھی۔ کبھی کبھی تو وہ رات بھر گھر واپس نہیں آتا۔ دن رات بھلائے بس کام کو ترجیح دیتا تھا۔

آپ کچھ لیں گے باس! دیورا بھی کسمانے کے لیے لیٹی تھی۔ اسے آتا دیکھ جھٹ سے اٹھ بیٹھی۔ اس جزیرے کی یہی خاصیت تھی۔ یہاں لوگ 7/24 نوکری کرتے تھے۔ ساتھ کھاتے، ساتھ پیتے، ساتھ بیٹھتے، اور صرف اتوار کے دن شام کو گھروں کو

لوٹتے اگلے دن علی الصبح واپس آجاتے۔

نہیں مجھے بھوک نہیں! تم کل کاشیڈول بتائو میں تھوڑی دیر سونا چاہتا ہوں! وہ تھکن سے آنکھیں موندتا صوفے پر قدرے پھیل کر بیٹھ گیا۔ دیورہ نے سر ہلاتے ہوئے ٹیب اٹھایا اور کل کاشیڈول بتانے لگی۔

اور شام کو ڈاکٹر سیانا کے ہاں پارٹی ہے، انہوں نے آپکو اسپیشل انویٹیشن سینڈ کیا ہے! کیسی پارٹی؟ وہ تعجب سے پوچھنے لگا۔

انہوں نے اپنی بیٹی کے honour میں پارٹی رکھی ہے! اس پیش گوئی پر وہ بحرام چونک کر سیدھا ہوا۔

بیٹی؟ کل تک تو انکی کوئی بیٹی نہیں تھی، اب اچانک سے بیٹی کہاں سے برآمد ہو گئی! اسے سخت حیرت ہوئی۔ دیورہ نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔

ٹھیک ہے! تم میٹنگ کے ڈیٹلیز ملک کو سینڈ کر دو وہ دیکھ لے گا! بحرام گھٹنوں پر زور دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔

آپ پارٹی میں جائینگے؟ دیورہ کی زبان پھسلی۔

ہممم! وہ اچھتی نگاہ اس پر ڈال کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ ڈاکٹر سیانا صرف اسکی ڈاکٹر نہیں بلکہ اسکی فیملی کی طرح تھیں۔ اس نے کئی بار اسکے پیاروں کی جان بچائی تھی۔ اسلئے وہ انہیں اپنوں کی طرح ترجیح دیتا تھا۔ کمرے میں آتے ہی اس نے لائٹس آن کرنے کی زحمت نہیں کی۔ اسے اندھیرا پسند تھا۔ شرٹ کوٹ اتار ایک طرف پھینکا اور سگریٹ جلائی۔ وہ جیسے ہی زرافارغ ہوتا دشمن جاں اسکے خیالوں آدھمکی۔ اسے بلا جواز سوچنا حرام کی عادت سی بن چکی تھی۔

کون تھی؟ کہاں تھی؟ تھی بھی یا نہیں! وہ بنا دیکھے اسکی محبت میں گرفتار ہوا تھا۔ اس نے قدم بڑھاتے ہوئے ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول اور پیٹنگ بورڈ اٹھالایا۔ کمرے ملگجہ سا اندھیر تھا۔ کورہٹاتے ہوئے وہ بے حد نرمی سے اس پر بنی تصویر پر انگلیاں پھیرنے لگا۔ یہ صرف اسکا تخیل تھا۔ اسکے ہاتھوں سے بنائی گئی ایک تصویر۔

کون جانتا تھا وہ اس تصویر کے عشق میں مبتلا ہو چکا تھا۔ لوگ بارہا اس سے پوچھتے وہ کس کی تصویر آنکھوں میں بسائے مارا مارا پھرتا ہے شہر شہر ملک ملک اسکی تلاش میں۔ اب وہ کیا بتاتا۔ یہ معض یہ پیٹنگ تھی۔ اسکے ہاتھوں کی شاہکار۔ اس نے پیٹنگ بورڈ وہیں چھوڑا اور ایش ٹرے میں سگریٹ مسلنے لگا۔ وہ رات بھر پلکیں جھپکے بغیر اس دیکھتے رہتا تب

بھی بے زار نہ ہوتا۔ مگر وہ اس وقت بے حد تھک چکا تھا۔ دوراتوں کا جاگا ہوا تھا سونا چاہتا تھا۔ سو دراز سے سلپنگ پلزنکل کر بغیر پانی کے نگلی اور اوندھے بیڈ پر لیٹ گیا۔ پلزنکا اثر تھا اسے فوراً ہی نیند نے آلیا۔ زرا دور گلاس وال کے قریب بیٹنگ بورڈ پر اسکی انگلیوں کی محارت اسکا عشق آب تاب سے مسکرا رہی تھی۔

\*\*\*\*\*

[ چھ مہینے پہلے ]

ڈاکٹر سیانا؟ فیڈرک نے دوسری بار اسے پکارا تھا۔ وہ فزکلی تو وہاں موجود مگر مینٹلی کہیں اور تھی۔

ہوں ہاں؟ وہ دینا، وہ اوزار کی جانب کی انگلی پوائنٹ کرتی ہوئی بولی۔

ڈاکٹر سیانا ہم اس وقت اوٹی موجود ہیں جہاں پر سرجری چل رہی اور آپ لیڈنگ سرجن ہیں خدارا غائب دماغی کا مظاہرہ کرنا بند کریں کسی کی زندگی ہمارے ہاتھ میں ہے! فیڈرک بھڑکا۔ وہ کبھی نان پر فیشنل حرکت نہیں کیا کرتی تھی مگر آج جانے اسے کیا ہو گیا تھا۔

ہوں، ہاں سوری گائیز سو سوری! کیجلی یہ حادثہ میرے دماغ سے جاہی نہیں رہا صبح سے اتنے پیشینت دیکھ چکی ہو! آئی جسٹ فیل ڈزی! سیانا کو فور اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ کئی گھنٹوں کی تھکادینے والی سرجری کے بعد وہ تھکے تھکے انداز میں کہنی سے ناک رگڑتی کلفز اتارنے لگی۔ تبھی اسکی نظر سرجری کے اسپیکٹ کے جسم سے اتارے گئے چین اور برسلیٹ پر پڑی۔ اس نے چور نظروں سے رخ موڑ کر نرسز جو دیکھا جو ابھی اسے روم میں شفٹ کرنے والے تھے۔ اور ہاتھ بڑھا کر چین اور برسلیٹ اٹھا کر مٹھی میں دبا لیا۔ اسٹاف روم میں آکر اس نے ہاتھ دھوئے اور کپڑوں کے اوپر پہنا آسمانی رنگ کا لباس اتار کر ایک طرف رکھا۔ برسلیٹ اور چین ہنوز اس نے مٹھی میں دبوچے ہوئے تھے جیسے کہیں کھو جانے کا ڈر ہو۔ باہر نکل کر ایک نظر اطراف میں ڈالی راہداری میں اس وقت اکاد کا لوگ تھے۔ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے مردہ خانے کا رخ کیا۔ اسکا ضمیر اسے بار بار ملامت کر رہا تھا کہ وہ غلط کرنے جا رہی ہے مگر وہ سنی ان سنی کرتی مردہ خانے کا دروازہ سرکاتی اندر داخل ہو گئی۔ اندر آنے کے بعد اسکے دل کی دھڑکنیں معمولی رفتار سے بڑھ کر چلنے لگیں۔ وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھانے لگی۔ ایک پل کو اسکا دل کیا واپس چلی جائے۔ یہ وہ غلط کر رہی ہے۔ ٹیبیل پر نمبر وار کئی پلاسٹک بیگ موجود تھے جس میں مردہ لوگوں کی شناخت کے لیے ان سے برآمد کی گئیں چیزیں رکھی گئی تھی۔

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے ٹیبل پر پڑا نمبر 2 کا پلاسٹک بیگ اٹھایا اور اس میں سے لاکٹ نکال کر ڈسٹن کی نظر کر دیا۔ کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی جیب سے چین اور بریسلیٹ نکال کر اس میں ڈالی اور تیزی سے دروازہ بند کرتی باہر آگئی۔ منٹوں میں ایک زندہ انسان کو مردہ ثابت کر چکی تھی۔ اسکے دل پر بوجھ سا آگرا سے لگا اس نے کوئی جرم کر دیا ہو۔ وہ تیز تیز سانس لیتی تنفس بحال کرنے لگی۔

ڈاکٹر سیانا؟ کیا ہوا؟ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ وہاں سے گزرتی ڈاکٹر ماروی کو حیرت ہوئی اسے مردہ خانے کے باہر دیکھ کر۔ سیانا کا رنگ یک دم فق ہو اسے لگا سکی چوری پکڑی گئی ہو۔

کک کچھ، بھی تو نہیں بس ایسے ہی! میں گھر جا رہی تھی سو چاکچھ آرام کر لوں طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی!

وہ بوکھلائی۔

ٹھیک ہے آپ گھر چلی جائیں میں پیشنٹ کی کنڈیشن سے آپکو آگاہ کرتی رہونگی! ڈاکٹر ماروی اسکا کندھا تھپتھپاتی ہوئی بولی۔ سیانا فوراً سے پہلے گردن ہلاتی وہاں کھسکی۔ آفس سے اپنا سامان اٹھاتے ہوئے ڈرائیور کو کال کرنے لگی۔

\*\*\*\*\*

وہ اسے بانہوں میں اٹھائے لوگوں کی بھیڑ کو چیرتا ہوا گاڑی میں ڈال کر ہاسپٹل لے آیا۔ ڈاکٹر کے مطابق وہ گہرے صدمے کے زیر اثر تھی۔ پھر اسے یکے دیگرے دو دن بعد ہوش آیا۔ ان دو دنوں میں یشم نے اسکی دیکھ بھال میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔ پورے دو دن وہ اپنی جگہ سے ہلاتک نہ تھا۔ نہ جانے کیوں اسکا دل چاہا اسکے سارے دکھ سمیٹ لے۔ ایسا کیا دکھ تھا جو اسے موت کے منہ میں لے گیا تھا؟ تیسرے دن جب اسے ہوش آیا تو دیوانوں کا رویہ اپنائے ہوئے تھی۔ چیختی چلاتی روتی اور بے ہوش جاتی۔ کئی دن ایسے ہی گزر گئے۔

ڈاکٹر چاہتے تھے وہ اسے سے بات کرے۔ انکے ساتھ شیئر کرے اسے آخر مسئلہ کیا ہے؟ مگر جس نے دو دو بہنوں کو ساتھ ساتھ کھویا ہو۔ وہ بھلا کیا بات کرتی! اگلے دن جب وہ ہوش میں آئی تو ٹرامہ کچھ کم ہو چکا تھا۔ مگر یشم کو لگا وہ شاید دماغی توازن کھو چکی۔ نہ بات کر رہی تھی، نہ چہرے پر کوئی تاثر تھا۔

مجھے ہاسپٹل جانا ہے! وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔ یشم اسکی بات کو فرض سمجھ کر پورا کیا اور اسے لئے ہاسپٹل آگیا۔ وہ ہاسپٹل میں موجود مریضوں کو دیکھ چکے تھے۔ ساری لسطیں



کنگال چکے تھے۔ مگر اسکی بہن کا کہیں پتا نہیں چلا۔ پھر یشم اسے مردہ خانے لے آیا۔ یہ اسکے لئے بہت کٹھن وقت وہ جانتا تھا۔ مگر حقیقت کچھ بھی ہو سکتی تھی۔ مردہ خانے میں نمبر 2 پر لاش اسی تھی۔ اسکے چین اور برسلیٹ سے تصدیق ہو چکی تھی۔ البتہ لاش پوری جھلس چکی۔ اس سے کسی بھی چہرے کی پہچان کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ اس رات وہ اسکے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی۔ یشم نہ تو اسے تسلی دے رہا تھا نہ اسے چپ کروایا۔ وہ جانتا تھا اسکا دکھ بہت بڑا ہے سو وہ خاموشی سے اسکے دکھ میں شریک تھا۔ ایمان کی باڈی اس نے یشم کی مدد سے اٹلی ہی کے مقامی قبرستان میں دفنادی۔ ولدان اور برش بھی اسکے جنازے میں شریک ہوئے۔ برش کی ٹانگ اس ایکسیڈنٹ کے بعد سے بری طرح سے متاثر ہوئی تھی۔ سو وہ دونوں بہن بھائی پڑھائی چھوڑ چھاڑ کر ترکی واپس لوٹ گئے۔ نبیشہ نے صدمے کی کیفیت میں کئی یشم کے ہاں گزارے۔ وہ اسکی کیفیت دیکھ کر دن رات جلتا کڑھتا مگر زبان سے کچھ نہ کہتا۔ جیسے جیسے زندگی معمول کی جانب لوٹی۔ اس نے سب سے پہلے یشم کا گھر چھوڑا۔ وہ پہلے ہی اسکی بہت مدد کر چکا تھا۔ اسکے کٹھن وقت میں اسے سہارا دیا تھا اسکے دکھ کا سا تھی تھا۔ وہ اسے اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ یشم اسکے فیصلے سے کچھ خاص خوش نہیں تھا۔ اس سارے وقت میں وہ اسکے اور قریب ہو گیا تھا۔ یشم کو وہ اپنے دل کے قریب محسوس ہونے لگی تھی۔ اس

نے کیفے میں جا بے اور پاس ہی ایک چھوٹا سا مکان رینٹ پر لے لیا۔ کیفے سے ملنے والی پے اسکے خرچے کے لیے کافی تھی۔ اسے اٹلی آئے ایک سال ہونے کو آیا تھا۔ انکی اسکا لرشپ دو سال کی تھی۔ وہ یہاں آئی تو ایمان کے ساتھ تھی اور اسی کے ساتھ واپس بھی جانا چاہتی تھی مگر جو قسمت کو منظور۔ اور تو اور اس نے اپنی بے وقوفی کے سبب رومیہ کو بھی کھو دیا تھا۔ وہ دونوں کو بچاتے بچاتے جان کی بازی ہار گئی۔ یہ سب اسکے ایک ڈرائونے خواب کی طرح تھا۔ جو ہر رات سونے سے پہلے اسکی پلکیں بگھو دیا کرتا۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
 \*\*\*\*\*  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمان آج بھی کئی گھنٹے اس لڑکی کے سر ہانے گزار چکا تھا۔ مگر وہ ہوش میں نہیں آئی اسکا اب ضبط جواب دینے لگا تھا۔

مارشل؟؟؟ اس نے رخ موڑ کر دروازے کے باہر طعینات مارشل کو پکارا۔

اسے اٹھاؤ! وہ حتمی انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ مارشل نا سمجھی اسکا منہ تیکنے لگا۔

Enough is enough ! I'm done with this shit !

اسکا ضبط آخری حدوں کو چھونے لگا۔

اس لڑکی کو اٹھائو میرے اپارٹمنٹ میں شفٹ کر دو، اور پر سنل کیئر کے لیے 7/24 ایک نرس اسکے سر پر طعینات کر دو، وہ لڑکی اگر اسکے ضبط کو آزما رہی تھی تو وہ بھی سر پھروں کا شہزادہ تھا۔ آسانی سے اسکا پیچھے چھوڑنے والوں میں سے نہ تھا۔ حکم صادر کرتا لمبے لمبے ڈگ برتا واپس چلا گیا۔ مارشل حیرت سے اسکی پشت کو گھورتا فون پر نمبر ملانے لگا۔

\*\*\*\*\*

کوئی لوکیشن دیکھ کر رومان کی شادی کی تقریب اریج کر دینا، اور تم سکیورٹی کا انتظام دیکھ لینا، پر سنل فنکشن ہے مجھے باہر کے کوئی لوگ نہیں چاہیے!

وہ ملک اور دیورا سے ساتھ ساتھ مخاطب تھا۔ کئی سال بعد وہ لفظ 'فیمیلی' کا ذکر رہا تھا ورنہ اسکا ماننا تھا کہ اسکی کوئی فیمیلی نہیں۔ نہ ہی اس جزیرے پر کبھی کسی نے اس افراد کو دیکھا تھا جو خود کو بجرام کی 'فیمیلی' کہتا ہو۔ سوائے ناز لے میڈم کے۔ وہ ایک واحد عورت تھی جو انکے 'باس' کی بھی 'باس' تھیں۔

اور تم آج کی میٹنگ سے جلد فارغ ہو کر ڈاکٹر سیانا کی طرف آجانا! وہ ملک سے مخاطب  
ہوا۔

کیوں نہ نیچے ساحل پر انتظار کر دیا جائے لوکیشن بھی اچھی اور لوگوں کے لئے  
۔۔۔۔۔ اسے فوراً ہی احساس ہوا وہ بزنس ڈسکشن کے بیچ بہت فضول بات کہہ گئی تھی

ملک نے بمشکل لب دبائے۔



جیسے تم لوگوں کا دل چاہے! وہ بے زاری سے کہتا ہوا اٹھا اور دو انگلیوں سے انہیں اشارہ  
کیا۔ جس کا مطلب تھا 'تخلیہ'۔ وہ دونوں الٹے قدموں وہاں سے غائب ہو گئے۔ اس نے  
لاسٹر جلاتے ہوئے سگریٹ سلگالی۔ پینٹنگ جوں کی توں وہاں موجود تھی۔ اسکے  
کمرے میں ملک اور دیوہ کے علاوہ تمام ورکرز کی اینٹری ممنوع تھی۔ اس نے  
سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا اور نظر بیڈ پر پھیلے سیاہ لباس پر ڈال کر شور لینے چلا گیا۔

اسکے بعد لباس زین تن کیا۔ گھڑی ہاتھ میں باندھی اور، کلون خود پر اسپرے کیئے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ ڈرائیور کو اس نے ہاتھ سے باہر نکل جانے کا اشارہ کیا۔ آج وہ خود ڈرائیو کر کے جانے والا تھا۔ مطلوبہ عمارت کے سامنے گاڑی روکی۔ اور کوٹ کے بٹن بند کرتا باہر نکلا۔ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا اندر داخل ہو گیا۔ اسے آتا دیکھ کر کئی لوگوں حسد تو کوئی خوف سے رخ پھیرنے لگا۔ وہ ان سب کی نظروں کو انجوائے کرتا ایک کونے میں رکھی ٹیبل کے قریب جا کھڑا۔ پورا حال اس وقت گولڈن رنگ کے انٹیریئر میں نہایا ہوا تھا۔ سامنے سیڑھیوں کی ریلنگ پر ہاتھ جمائے اسے ڈاکٹر سیانا ترقی دکھائی دی۔

وہ سخت حیران ہوا تھا۔ ڈاکٹر سیانا بے اولاد تھی۔ وہ انہیں کئی سالوں سے جانتا تھا پھر آج اچانک بیٹی کے honour میں اتنی شاندار پارٹی؟ شاید اڈاپٹ کی ہو! وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہ اسکے قریب آکھڑی ہوئیں۔ ہاتھ کے اشارے سے اسے جھکنے کا کہنے لگیں۔ بھرا م مسکرا کر سر جھٹکتا ہوا جھکا۔

کیسے ہو جنٹلمین، آج کتنے دنوں بعد تمہیں دیکھ رہی ہو! وہ اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔

آپ جب جب بلائیں گی میں حاضر ہو جاؤنگا !

وہ سرخم دیتا ہوا بولا۔ تو وہ خوبصورتی سے مسکرا دی۔ کل تک تو کچھ نہیں تھا! یہ اچانک بیٹھی کہاں سے آگئی؟ وہ شرارت سے اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔

یہ ایک راز ہے، ویسے تم ابھی تک ملے نہیں نا اس سے، وہ بھنویں سکیرتی ہوئی بولی۔ بحرام نے نفی میں سر ہلایا۔ رکو، وہ رخ موڑ کر 'انا' کو پکارنے لگی۔ بحرام نے رخ موڑ کی آواز کے تعاقب میں دیکھا۔ وہ انکی جانب رخ موڑے غالباً کسی سے خوشگپیوں میں مصروف تھی۔ وہ مسکراتی ہوئی جیسے ہی پلٹی بحرام دھک سے رہ گیا۔ وہی آنکھیں، وہی ناک، وہی مسکراہٹ وہی چہرہ! وہ وہی تھی۔ بھلا ایسا بھی ممکن تھا؟ وہ جو اسکی فراق میں در بدر نہ جانے کہاں کہاں بھٹکا تھا۔ وہ اسکے سامنے تھی۔۔۔ یہ صرف اسکا تخیل نہیں تھا، وہ ایک جاگتی لڑکی کو دیکھ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹر سیانا اسکی مہویت نوٹ کرتی ہوئی مسکرائی۔ جیسے وہ اسی کی توقع کر رہی ہوں۔

انا، یہ ہے بیرَ و اور بیرَ وہ ہے انا! وہ مسکراتی ہوئی انکا تعارف کروانے لگی۔ انانے بمشکل نظر اٹھا کر ایک نگاہ ڈالی اور پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔ اسنے اتنا خوبصورت مرد اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ کب سے اسکی جانب ہاتھ بڑھائے ہوئے تھی

- بحرام نے اپنے جذباتوں پر سیکنڈز میں قابو پایا۔ مسکرا کر اسکا بڑھا ہوا تھا ما اور ہلکا سا دبا کر چھوڑ دیا۔ اسے لگا اس نے روئی کو چھو لیا ہو جیسے۔ اتنا نرم ہاتھ۔  
 سینے میں کوئی چیز بے تابی سے مچل رہی تھی۔ وہ جیسی ہی واپس پٹی تو اس نے بھی رخ موڑ لیا۔

ہفففف! اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا۔ یہ سب حقیقت ہے۔

ملک؟ اس نے ملک کو پکارتے ہوئے ڈرنک کا گلاس لبوں سے لگایا۔

ییس باس؟ وہ حاضر تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بحرام نے رخ موڑ کر ایک نظر اسی لڑکی پر ڈالی اور ملک سے مخاطب ہوا۔

تمہیں ڈسٹی بلو کلر کے ڈریس میں کوئی لڑکی نظر آرہی ہے سامنے؟؟؟ وہ جیسے یقین کر

لینا چاہتا تھا یہ خواب نہیں ہے وہ حقیقتا اپنے خوابوں کی شہزادی سے ملا تھا۔

ییس باس! کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے؟ ملک نے مڑ کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور

سر ہلاتا ہوا بولا۔ انہاں، کوئی مسئلہ نہیں ہے، وہ دلکشی سے مسکراتا ہوا بولا۔ ملک کو اسکا

مسکراتا کچھ ہضم نہیں ہوا۔ وہ خاموشی اپنی جگہ پر واپس جا کھڑا ہوا۔

\*\*\*\*\*

وہ آج بھی کیفے سے جلدی گھر لوٹ آئی تھی۔ اسکے سر میں شدید درد تھا۔ سو وہ باس سے اجازت لے کر گھر آگئی۔ لاک میں چابی گھماتے ہوئے اس نے دروازہ کھول اور اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

سسس آہہ! کوئی نوکیلی چیز اسکے پیر میں چبھی۔ وہ درد سے کراہی۔ جیسے ہی سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا۔ پورا گھر روشنی میں نہا گیا مگر یہ کیا؟؟؟

کوئی بھی چیز اپنی جگہ پر نہیں تھی۔ گھر کی ہر شے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ کس نے کیا یہ سب؟؟ وہ شاکی نظروں سے یہ منظر دیکھنے لگی۔ تبھی کمرے سے چیزیں گرنے کی آوازیں آنے لگیں۔ اسکی جان ہوا ہونے لگی۔

کون تھا اندر؟ اور کیا لینے آیا تھا؟

تبھی اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ کی آوازیں آنے لگیں۔ اس نے خوف رخ موڑ کر دیکھا تو وہ لشم تھا۔ جو مسکراتے ہوئے اسے ہاتھ ہلا رہا تھا۔ وہ سخت حیران ہوئی۔

وہ اسکا پیچھا کر رہا تھا؟؟ اس پہلے وہ شخص انہیں دیکھ لیتا۔ وہ تیزی سے داخلی دروازے



سے باہر نکلتی اسے لیئے سیڑھیوں کی اوٹ میں چھپ گئی۔

کیا ہوا؟ تم خوف۔۔۔، نبیشہ نے اسکے لبوں پر سختی سے ہاتھ جما کر بولنے سے روکا۔ وہ رخ موڑ کر اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو گھر کی ہر چیز الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا اور لیشم سے۔ انکے بیچ فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ وہ آنکھیں میچے اسکے بالوں سے اٹھتی مہک اپنے اندر اتارنے لگا۔ وہ شخص جاچکا تھا۔

اور وہ جانتی تھی کس چیز کی تلاش میں آیا تھا وہ شخص! وہ اسکے لبوں سے ہاتھ ہٹاتی ہوئی پیچھے ہوئی۔ تو وہ بھی اڈتے جذباتوں کو تھپک کر سلاتا ہوا سیدھا ہوا۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی اندر کی جانب بڑھی۔ بیڈ کا میٹر لیس اٹھایا تو پینڈر ایو اپنی جگہ پر پڑی تھی۔

اس نے شکر کا سانس لیا۔

یہ سب کیا ہے؟ کون لوگ تھے؟ وہ پریشانی پھیلے ہوئے گھر کو دیکھنے لگا۔

وہ، لینڈ لارڈ تھا شاید! رینٹ۔۔۔۔۔ پے نہیں کیا میں نے کچھ مہینوں سے تبھی! اس نے گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سرے سے جھوٹ بولا۔

حد ہے لینڈ لارڈ عقل سے فارغ لگتا ہے مجھے! اپنے ہی گھر میں توڑ پھوڑ کون مچاتا ہے! وہ  
تمسخر اڑانے لگا۔

خیر چھوڑو! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟

اس نے بات بد لنی چاہی۔

تم زخمی ہو؟ وہ مڑ کر خون آلودہ قدموں کے نشان دیکھنے لگا۔

نہیں کچھ خاص نہیں! اس نے جھوٹ گھرا۔

کچھ خاص نہیں کی بچی ادھر آؤ یہاں بیٹھو!

وہ ذبردستی اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے پیر کا معائنہ کرنے لگا۔

اففف نبیثہ اففف! وہ برہمی اسکو دیکھتا ہوا فرسٹ ایڈ باکس اٹھالایا۔ نبیثہ اسکے انداز پر

بے اختیار مسکرائی۔ روسی لب و لہجے سے اسکا نام پکارتا کرتا وہ اسے بہت پیارا لگا تھا۔ وہ

فرسٹ باکس کی تمام میڈیسنز کو غور سے دیکھنے لگا۔ نبیثہ سمجھ چکی تھی اسکی الجھن۔

جس کے ساتھ چوبیس گھنٹے ایک ڈاکٹر موجود ہو۔ اسے بھلا کیسے خبر ہوگی کونسی دوائی

کسی مرض کی ہے۔

لاؤ مجھے دو! وہ لب دباتی ہوئی اسکے ہاتھ باکس لینے لگی۔

آں مجھے۔۔ کچھ خاص آئیڈیا نہیں ان چیزوں کا!

وہ خفت زدہ ہوا۔

کوئی بات نہیں، تم نے بتایا نہیں، نبیشہ نے بات بدلی۔ کیا؟ وہ سوالیہ نظروں اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔

کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ وہ بندج پیر پر باندھتی ہوئی بولی۔  
 ایسے ہی بس، تمہیں دیکھنے۔۔۔ لیشم نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔ نبیشہ نے بے اختیار  
 نظر اٹھا کر دیکھا۔ اسکی آنکھوں اپنے لیے محبت ہی محبت نظر آئی۔ اس نے نگاہوں کا  
 رخ بدل لیا۔

نبیشہ؟؟؟ وہ شدت جذبات سے بولا۔

آہ، مجھے لگتا ہے تمہیں جانا چاہیے! وہ جھٹ سے بولی۔ لیشم نے مایوسی سے نگاہیں  
 گھمائیں۔

تم مجھے لینڈ لارڈ کا نمبر دے سکتی ہو!

وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

ک کیوں؟ وہ بوکھلائی۔

کام ہے کچھ! اسکے تاثرات حد سے زیادہ سنجیدہ تھے۔ دل ہی دل میں وہ اسے سبق

سکھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

وہ، وہ مجھ سے کھو گیا ہے م میں ڈھونڈ کر تمہیں دے دوں گی! اس نے ایک اور جھوٹ

بولی۔

او کے، ٹیک کیئر وہ ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈال کر نرمی سے کہتا باہر نکل گیا۔ حالانکہ اسکا

دل نہیں چاہ رہا وہ ایک پل کے لئے بھی اسکی نظروں سے دور ہو مگر کیا کرتا۔ اسے شاید

ابھی اسکی محبت کا احساس ہی نہیں تھا۔ احساس کا ہونا بہت ضروری تھا۔ کسی بھی رشتے

میں۔

ہاں، سارے کنٹینر جہاز میں لوڈ کروادو! جب مکمل ہو تو مجھے خبر کرنا! وہ داخلی دروازہ

بند کرتا ہوا۔ جیسے ہی اندر داخل ہوا اسے گڑ بڑا کا احساس ہوا۔ فون جیب میں اڑس کر

بندوق نکالی اور دھیرے دھیرے قدم کمرے کی جانب بڑھانے لگا۔ دروازے کے

قریب رک کر حیرت سے فرش پر بہتی خون کی ندیوں کو دیکھنے لگا۔ زور سے لات مار  
 دروزہ کھولا تو اندر کا منظر اسکی سوچ سے پرے تھا۔ لڑکی زمین پر پڑی آکسیجن ماسک کے  
 بغیر تڑپ رہی تھی۔ اور نرس کے سر سے خون بہتا ہوا پورے کمرے میں پھیلا ہوا تھا۔  
 خدا غارت کرے تمہیں! وہ زمرہ داروں کو کوستا ہوا بندوق ایک طرف رکھ کر اس لڑکی  
 کو دو بچتے ہوئے اسٹریچر پر ڈالا اور آکسیجن ماسک اسکے منہ پر جمایا۔ دو انگلیاں نرس کی  
 گردن پر رکھ کر اس نے مایوسی سے کندھے جھٹکے وہ مر چکی تھی۔ اسکے اپارٹمنٹ میں  
 آنے کی جسارت آخر کس نے کی۔ وہ غصے میں اٹھا اور لاش کو پھلانگتا ہوا پہلے مارشل اور  
 پھر ایمبولینس کو کال کرنے لگا۔ پولیس کی خدمات لینا جیسے انکی ڈکشنری میں شامل نہ تھا  
 وہ اپنے مسلہ خود سلجھاتے تھے۔ مارشل اسکے حکم پر اگلے کچھ لمحوں میں حاضر تھا۔ ساتھ  
 ہی ایک نئی نرس کا انتظام بھی فوراً کر دیا۔ میمان پریشانی سے چکر کاٹ رہا تھا۔

کون آخر؟ کون ہے وہ خبیسی کی اولاد جس میں اتنی ہمت آگئی، کہ وہ میرے گھر میں  
 قدم رکھے! وہ غصے سے دھاڑا۔ مارشل کی جانب سے مکمل خاموشی تھی۔ اس شہر کیا  
 ملک بھر میں اسکے کئی دشمن تھے۔ مگر اتنی ہمت کسی میں نہیں تھی۔

ہو سکتا ہے بحرام۔۔۔۔ بحرام کا اس سب سے کیا لینا دینا! میمان اسکی بات کاٹ کر بولا۔

کیا پتا سے علم ہو گیا ہو لڑکی کے پاس ہمارے خلاف ثبوت ہے اور ثبوت حاصل کرنے کے لیے،

فضولیات مت بکومارشل، اگر ایسا کچھ ہوتا تو اسکے پاس ایک سو ایک جاسوس ہیں وہ یہ پہلے ہی کر چکا ہوتا

بحرام نہیں کر سکتا یہ، کوئی اور ہے! کوئی تیسرا، جو میری پرائیویٹ پراپرٹی تک پر نظر رکھے ہوئے ہے! مگر کون؟؟؟؟؟ بندوق کی نوک پیشانی پر مارتا پر سوچ انداز میں بولا۔  
خیر، تم یہ پھیلاوا سمیٹوں مجھے سائٹ پر کام ہے رات کو یہ مسلہ میں خود دیکھو نگا! وہ حتی انداز میں اٹھا اور ایک نظر اسٹریچر پر لیٹے وجود پر ڈال کر باہر نکلتا چلا گیا۔

\*\*\*\*\*

اچھ مہینے پہلے |

اسکی سر جری ہوئے کئی وقت گزر چکا تھا۔ آج اسکی پٹیاں کھلنی تھی۔ ڈاکٹر سیانا سے اسکی اچھی دوستی ہو چکی تھی۔ وہ اسے بارہا سمجھا چکی تھی۔ اسے ہر چیز کے لیے تیار رہنا تھا۔ اور ہر صورت میں اپنی نئی شکل کو قبول کر کے اسکے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرنی۔

تھی۔ وہ آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنے سے کترار ہی تھی۔ ڈاکٹر سیانانے اسکا شانہ تھکتے ہوئے اسے حوصلہ دیا۔ اور آئینہ اسکے سامنے کیا۔ اسکے لئے یہ یقین کرنا بہت مشکل تھا۔ وہ اپنے سنہرے بال کھو چکی تھی۔ جو اسے از حد پسند تھے۔ وہ بالکل ایک نئی انسان تھی۔ اس نے بے اختیار اپنے چہرہ کو چھو کر دیکھا۔ عجب سا احساس ہوا اسے۔ اس نے گھبرا کر آئینہ پھینک دیا۔ جو زمین پر چھنا کے کے ساتھ چکنا چور ہو گیا۔ اسکا رد عمل بجا تھا۔ ڈاکٹر سیانانے اسکا چارج سنبھالا تھا سو وہ اسکی رضامندی سے ساری فارمیسیں نبھا کر اسے اپنے گھر لے آئی تھی۔ اسے بیٹی کی طرح محبت اور توجہ دیتی۔ وہ آہستہ آہستہ زندگی کی جانب لوٹ رہی تھی۔ اب تو ہنسنے مسکرانے بھی لگی تھی۔ مگر وہ کئی بار پوچھ چکی تھی۔ کہ اسکی فیملی سے کوئی کیوں نہیں آیا؟ کوئی اسکے بارے میں ہاسپٹل پوچھتا چھ تو نہیں کر رہا تھا؟ سیانہ ہر بار نہ کر دیتی۔ اسکے سوال سیانانے سرے سے احساس جرم میں مبتلا کر دیتے۔ کہ اس نے غلط کیا! زیادتی کی۔ مگر جب وہ اسے ہنستا مسکراتا دیکھتی تو اسے لگتا انکو اسکا شکریہ ادا چاہیے۔ آخر اس نے اسکی جان بچائی اسے نئی زندگی دی۔ اپنے گھر میں اپنے دسترخوان پر اپنے دل میں جگہ دی۔ اور اسے کیا چاہیے۔ مگر ایک بات سے وہ سخت خوفزدہ تھی۔ کیا ہوتا اگر وہ ایک دن سچ جان جاتی؟ اگر اسکی فیملی سے کسی کو معلوم پڑ جاتا؟ اگر بحرام اسکا راز جان لیتا تو؟؟؟

\*\*\*\*\*

یا تو ہاں کر دو یا نہ کر دو، ایسے تڑپاؤ مت بے چارے کو، پتا ہے ماضی میں اس نے بلین ڈالر گریڈ کو ڈیٹ کیا ہے، اگر تمہارے پیچھے آ رہا ہے تو قدر جانو اور خود کو خوش قسمت سمجھو ورنہ ہم جیسی معمولی سے کیفے میں جا ب کرنے والی لڑکیوں کی کیا اوقات !

کیسی ڈشز واش کرتی ہوئی بولی۔

تم صرف احساس کمتری کا شکار ہو رہی ہو کیسی ورنہ ایسا کچھ نہیں! وہ سپاٹ لہجے میں کہتی اپنا سامان سمیٹنے لگی۔ اور پیچھے کے دروازے سے ہوتی ہوئی باہر نکل گئی۔ کیسی نے افسوس سے سر جھٹکتے ہوئے لیشم کو دیکھا۔ جو نہ جانے اسکے انتظار میں کب سے کڑوی کافی ایک کے بعد ایک اپنے حلق میں انڈیلتا جا رہا تھا۔ اور وہ بے قدری پیچھے کے دروازے سے فرار ہو چکی تھی۔ وہ ٹیکسی لئے ساحل پر آ گئی۔ جہاں ان لوگوں نے آخری ٹور کیا تھا۔ ابھی بھی انکی ہنسی کی گونج اسکے کانوں سے ٹکرار ہی تھی۔ زندگی عجیب دور ہے پر آکھڑی ہوئی تھی۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا ماضی میں حیئے۔ یا سب کچھ بھلا کر آگے بڑھ جائے۔ اسکے آگے زندگی اور بھی پڑی تھی مگر وہ تھکنے لگی۔ کوئی رہنما نہ تھا جو اسکی رہنمائی کرتا۔



تم یہاں ہو! وہ چونکی ضرور تھی مگر مڑی نہیں تھی۔ اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ اپنی بے لوث محبت اس پر لٹا رہا تھا۔ اور تھی کہ خود کو اسکا مجرم سمجھنے لگی۔ انکی منزلیں الگ تھی۔ اور پھر اگریٹیم کو پتا چل جاتا اس بیگ والے قصے کے بارے میں وہ اس سے نفرت کرتا۔

تم مجھے نظر انداز کر رہی ہو! وہ اسکے قریب بیٹھ گیا۔ میں خود کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہویشم،

وہ ادا سی سے گویا ہوئی۔  

 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews  
 تم اپ سیٹ ہو؟ اس نے نظر اٹھا کر اسکا اترا ہوا چہرہ دیکھا۔

زندگی کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں! وہ غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہوئی بولی۔

زندگی کو سمجھنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ یہ بہت چھوٹی ہے، اسکی قدر کرو اسے جینے کی بھرپور کوشش کرو! وہ پتھر اٹھا کر پانی میں پھینکنے لگا۔

لیکن میری زندگی تو کسی خوفناک خواب سے کم نہیں ہے! جب پیدا ہوئی کچھ سال بعد ماما کی ڈیتھ ہو گئی، پھر بابا نے دوسری شادی کر لی، چھوٹی ماما کی بھی ڈیتھ ہو گئی، بابا کی

ڈیٹھ ہو گئی پھر زوہان کا ایکسیڈنٹ، پھر رومیصہ کو کھو دیا پھر ایمان! اسکی آواز میں نمی گھلی۔ بہت لکی ہو تم تمہارے پاس ماں باپ ہیں، تم ایک ہیپی فیملی ہو سسیسفل ہو اپنی لائف میں!

اس نے یشم کی جانب گردن موڑی۔

میرے بابا نہیں ہیں، یعنی وہ ماما سے الگ ہو چکے ہیں اور تو اور وہ جاتے جاتے میرے بھائی کو بھی مجھ سے چھین کر لے گئے، پہلے وہ ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے اور اب ہم دونوں بھائی! وہ اسی سے گویا ہوا۔

پھر بھی تمہاری زندگی مجھ سے سو گنا بہتر ہے! آنسو ٹپ اسکی گالوں سے بہنے لگے۔

تمہیں کبھی کسی سے محبت ہوئی نبیشہ؟؟؟

نہ جانے اسکے دل میں سمائی۔

نبیشہ رک کر اسے دیکھا پل بھر کو نظریں ملیں اور یشم نے نظروں زاویہ بدل لیا اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھنا اسکی زندگی کا تکلیف دہ مرحلہ تھا۔

آنہاں! تم پہلے مرد جس سے میری تھوڑی بہت بات چیت ہے، ورنہ تم سن کر حیران

ہوگے میرا زندگی میں کوئی دوست نہیں بنا! وہ خود پر ہنسی۔

واقعی؟؟؟ لیشم کو حیرت ہوئی۔

ہممم! نہ تمہاری طرح میرے ماضی میں بہت لڑکوں سے افسر رہے ہیں، نہ میں کلبسز کرتی ہوں نہ پارٹیز وغیرہ میں جاتی ہو! میں مذہبی قسم کی لڑکی ہو، تنہائی پسند ہوں کم گو ہوں آجکل کی لڑکیوں سے بالکل الگ! وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو گھورنے لگی۔

یہی تو خاصیت لیشم کو اسکا گرویدہ بنا چکی تھی۔

اسے ایسی ہی لڑکی کی تلاش تھی۔۔ ایسی جس کے لئے صرف وہ خاص ہو۔۔ جسکی روح تک اسکے لئے ہو، جس کے خیالوں سے بھی کسی مرد کا گزر نہ ہوا تھا

جسکی نگاہیں، محبت، دوستی، زندگی کا دائرہ کار صرف اسی تک ہو۔۔ جسکے مخلص جزیبوں کا محور صرف وہ ہو

۔۔ کیونکہ وہ اپنے من چاہے انسان چیز پر کسی دوسرے کی نظر بھی پڑنے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

چلیں! کافی وقت ہو گیا ہے! وہ کپڑے جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ شام کے سائے

گہرے ہو رہے تھے۔

دل تو نہیں چاہ رہا مگر تم کہتی ہو تو! وہ بھی اسکی تاکید میں اٹھ کھڑا ہوا۔

اسکی صاف گوئی پر نبیشہ کا دل زوروں سے دھڑکا۔ نظروں سے ہی نہیں اب وہ زبان

سے بھی اقرار کرنے لگا تھا۔

میں چھوڑ دوں؟ اس نے آفر کی۔

نہیں میں چلی جاؤنگی! اس نے انکار کیا۔

پلیز! وہ بتتی ہوا

۔ نبیشہ چاہ کر بھی انکار نہ کر سکی۔ وہ اسکے لیئے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔ جیسے ہی وہ

بیٹھنے لگی اس نے ہاتھ اسکے سر پر ٹکایا۔ اور دروازہ بند کرتے ہوئے گھوم کر ڈرائیونگ

سیٹ سنبھال لی۔

نبیشہ اسکے اوپر پروٹیکٹو انداز پر بے وجہ خفت کا شکار ہوئی۔

چلیں! وہ مسکراتی آنکھوں سے پوچھنے لگا۔ نبیشہ سر ہلایا اور ونڈو کے پار دیکھنے لگی۔ وہ

اس وقت سے ڈرنے لگی تھی جب اسے سچائی کا علم ہوتا۔ اسکا دل بری طرح سے ٹوٹنے

والا تھا۔ نبیشہ کو اسکے ابھی سے برا لگ رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ اپنے نرم خوبستر پر سکون کی نیند سو رہا تھا جب فون بجنے لگا۔ اس نے ناگواری سے کمفرٹر ہٹاتے ہوئے فون اٹھا کر کان سے لگایا اور گلاس وال کے پار سیاہ درختوں پر پڑتی برف پر نظریں ڈکائیں۔

بیرو؟؟؟ نسوانی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔ وہ آج بھی امید رکھتی تھی بیرو پہلے انہیں پکارے گا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بحرام؟؟؟ آواز پھر سے گونجی۔

ہممم۔۔۔ اس نے ہممم کرنے پر اکتفا کیا۔

تم ہمیں لینے نہیں آؤ گے ایئر پورٹ پر؟؟؟ وہ بڑے مان سے پوچھ رہی تھی۔

نہیں میں بزی ہوں تھوڑا، فکر مت کریں ملک لے آئے گا آپ لوگوں کو! اسکی پیش گوئی پر یقین نانا لے پر مایوسی کے بادل چھائے گئے ہونگے۔ ٹوں ٹوں کی آواز کے ساتھ کال منقطع ہو گئی۔ اس نے فون کان سے ہٹا کر بیڈ پر اچھالا اور واشر روم کا رخ کیا۔

شاہر لینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں واپس آیا تو دیپورہ ناشتہ لگا چکی تھی۔ اس نے بے دلی سے دو چار لقمے نکلے اور نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ کسی کی خاطر داری میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے! وہ لفظوں زور دیتا ہوا بولا۔

کب تک یہاں ہیں وہ لوگ؟ وہ کوٹ اٹھا کر پہننے لگا۔

شاید تین دن، اور آج مہندی ہے

دیپورہ نے ٹیب سے شیڈول سے دیکھتے ہوئے فوراً بتایا۔ ٹھیک ہے، تم ہینڈل کر لینا ہو سکتا ہے آج میں دیر سے آؤں! وہ بال اوپر جانب جماتا ہوا بولا۔

جیسے آپ کہیں باس! وہ سر خم دیتی برتن سمیٹنے لگی۔ بحرام پر فیوم اٹھا کر کندھوں پر اسپرے کیا اور فون اٹھاتا باہر نکل گیا۔ دیپورہ نے برتن سمیٹ کر کمرے کی ڈسٹنگ کروائی اور کی کارڈ اٹھا کر کمرہ لاک کر دیا۔ جزیرے کا سب سے اوپری بحرام کے استعمال میں تھا۔ وہیں اسکے نوکر چاکر بھی رہتے تھے۔ اور نچلا حصہ کئی عرصے سے بند تھا۔

آنے والے مہمانوں کی بدولت آج وہاں بھی باتیں اور قہقہے گونجنے والے تھے۔

جزیرے کے سب سے نچلے حصے میں بپ، کسینو، ریسٹورنٹ، مال ویڑھائو سز تھے۔

جہاں لوگوں کا ہجوم ہر وقت لگا رہتا۔ خواہ اس جزیرے سمیت آس پاس کے سارے علاقے پر بحرام کا قبضہ تھا۔ یہاں پرندہ بھی اسکی اجازت کے بغیر نہیں مارتا تھا کجا کہ کوئی دشمن مگر جب بات فیملی پر آتی تو وہ انکی ایکسٹرا کیئر کرتا تھا۔ چاہے زبردستی ہی سہی

دیورہ نے جزیرے کے نیچے ساحل پر خوبصورت سائٹ اپ لگا دیا۔ سفید رنگ کے پردے ہر طرف ہو میں لہرا رہے۔ اسے مشرقی شادیوں کے متعلق کچھ خاص اندازہ نہیں تھا یہ سب اس نے سوشل میڈیا اور مختلف قسم کی رسرچز کے باعث انتظام کیا تھا۔۔۔ اب انہیں مہمانوں کا انتظار تھا۔ وہ کان میں ایئر پوڈ سیٹ کرتی ہوئی شیف کو فون لگانے لگی مہمانوں کے کھانے کا انتظام تو وہ بھول ہی گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

ڈسکولائٹس پانی کی لہروں کو حسین ترین بنا رہی تھی۔ ساحل سے زرا فاصلے پر دولہا اور دلہن کے لیے اسٹیج بنا ہوا تھا۔ جسکے گرد کرسیاں لگائیں گئی تھی۔ بیچ میں ایک سفید رنگ کا فلور تھا جس پر دولہا کے دوست دیوانوں کی طرح ناچ رہے تھے۔ بحرام ابھی تک نہیں لوٹا تھا۔ بے چاری دیورہ انکی خاطر داری میں صبح سے ہلکان ہوئے جا رہی تھی

- ناز لے راستے پر نظریں جمائے بے صبری سے بحرام کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کے علاوہ بھی کوئی تھا جو اس ساری مہندی سے لاغرض سی ایک کونے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ جمائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اسکی نگاہیں بے تابی سے بحرام کی دید کو ترس رہی تھی ورنہ اس بے کار شادی میں اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ تلے دار کڑھائی والے سرخ بلاؤز کے ساتھ اس نے ست رنگی لہنگا پہن رکھا تھا۔ دوپٹے کا نام و نشان کہیں نہ تھا۔ ماتھے پر ٹکا اور کانوں میں خوبصورت آویزیں لٹک رہے تھے۔ ہلکے پھلکے میک اپ نے اسکے حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے۔

بھائی کب آئیں گے یار؟؟؟ مہروش اسکے کندھے پر تھکی مارتی ہوئی پوچھنے لگی۔

مجھے کیا پتا بے وقوف تم بھی تو دیکھ ہی رہی ہو! معروش کی آواز پر وہ مڑ کر خفگی سے اسے گھورنے لگی۔ بے وقوف پکارے جانے پر معروش کے لب پھلے۔ وہ بس رونے والی ہی تھی کہ تبھی پوریج میں آگے پیچھے گاڑیاں آرکی۔ اور کون ہو سکتا تھا سوائے بحرام کے۔ معروف کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔ وہ گاڑی کا دروازہ بند کرتا ہوا باہر آیا۔ اور ملک سے صورت حال جاننے لگا۔

کیسا لگ رہا ہے سب؟ اچھا کیا نام میں نے؟؟ دیوہرہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔ اسکی زبان



پھر غلط وقت پر پھسلی۔ بحرام نے مڑ کر ایک نظر اس سارے ڈیکوریشن پر ڈالی۔  
معروف نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو گرنے سے بچایا۔ وہ اسی جانب دیکھ رہا تھا۔  
وہ پہلے سے کئی گنا زیادہ خوبصورت ہو گیا تھا۔

Bravooo !

مجھے نہیں پتا تھا تم ملٹی ٹاسکنگ ہو دیوہوہ !

وہ متاثر کن انداز میں بولا۔

معروف کو جلن کا احساس ہونے لگا۔ وہ اس لڑکی سے کیوں مسکرا کر بات کر رہا تھا؟؟؟

کیری آن ! وہ کوٹ اتار کر دیوہوہ کو پکڑا تاہو آگے بڑھا۔

آپ کچھ لیں گے؟ وہ آگے بڑھتی اسکے ہم قدم ہوئی۔ وہ ہاتھ بلند کیئے منع کرتا ہوا  
سلطانہ کی جانب بڑھا۔ دور کھڑی معروف کی آنکھوں میں مرچیاں سی بھرنے لگی  
۔ اسے سائے کی طرح بحرام کے آگے پیچھے گھومتی لڑکی زہر لگی تھی۔ کیس ہیں آپ  
دادی؟؟؟ وہ انکے ہتھیلوں پر بوسہ دیتا ہوا بولا۔

جیسی بھی ہوں، تم سے تو کم ہی بے وفا ہوں جو مجھ بوڑھی کو دیکھنے تک نہیں آتا !

وہ ناراضگی سے رخ پھیر گئیں۔

اچھانا۔۔۔ کام کا برڈن ہی اتنا ہے! وہ انکے گرد محبت سے بانہیں پھیلاتا ہوا بولا۔

دادی نے رخ موڑ کر اسکے چہرے کو دیکھا۔ تھکن کے آثار نمایاں تھے۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟؟ وہ حیران ہوا۔

جھوٹ بول رہے ہو تم! یوں کیوں نہیں کہتے کہ تم گھر آنا ہی نہیں چاہتے، یا پھر تمہیں اس لکڑری اور نوکر چاکروں کا چسکہ پڑ گیا ہے جو ہم غریب تمہیں بھاتے نہیں! وہ گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

استغفر اللہ دادی! وہ انکی بات کی تردید کرتا فوراً بولا۔ پرسنسر کہاں ہے؟؟ وہ بات بدلتا انکے کان میں خفیہ سرگوشی کرنے لگا۔

یہیں کہیں ہوگی، تم سے بہت ناراض ہے! وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

کب نہیں ہوتی! وہ افسردگی سے زیر لب بڑبڑایا۔

ساری باتیں دادی سے ہی کر لو گے۔۔۔ ناز لے مسکراتی ہوئی بولی انکی خوش گپیوں میں

حصہ ڈالا۔

بحرام کا مسکراتا چہرہ ماند پڑا۔

کیسی ہیں آپ؟ وہ دادی کے اطراف سے ہاتھ ہٹاتا سرد مہری سے گویا ہوا۔ ناز لے کی آنکھ کا کونہ بھگنے لگا۔

بظاہر مسکراتے ہوئے سر ہلایا

۔ ایک سیوزمی! مجھے کچھ کام ہے! وہ جیبوں ہاتھ ڈالے معذرت کرتا آگے بڑھ گیا۔

وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے سلطانہ! ناز لے اسکی پشت کو گھورتی ہوئی دادی سے مخاطب ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے وقت دو ناز لے! سلطانہ نے موہوم سی امید کا دامن اسے تھمایا۔

اور کتنا وقت دوں! سالوں گزر چکے ہیں! مگر،

مما میں ناراض ہو، مجھے منانامت اب میں نہیں مانوگی! وہ برہمی سے سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی بولی۔

نازلے فوراً سے آنسو پونچھے اور اسکی جانب مڑی۔

کیا ہو امیری جان؟؟؟ وہ اسکے بال سنواری ہوئی بولی۔ بھائی مجھ سے تو ملے ہی نہیں، نہ

میرا حال پوچھا!

وہ ناراضگی سے منہ پھلانے لگی۔

وہ دیکھو وہ اس طرف گیا ہے، جانو مل لو! ناز لے انگلی کے اشارے سے سمجھانے لگی

جہاں سے بحرام ابھی گزرا تھا۔ تمہیں کیا سمجھ آرہا ہے دیورہ؟؟؟

وہ اننا چتے گاتے گاتے لوگوں کے بیچتالیاں بجاتی دیورہ سے مخاطب ہوا۔

اس نے مڑ کر حیرت سے باس کو دیکھا اور پھر بے بسی مسکراتے ہوئے کندھے اچکائے

۔ وہ ساؤتھ کوریا سے تھی۔ صرف اٹیلیں اور کورین زبان جانتی تھی مگر کلر فل رنگ

اور کلچر اسے اچھا لگا تھا وہ انجوائے کر رہی تھی۔

تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا مگر میرے سر میں اس وقت بہت درد ہے، مجھے ایک

کپ کافی، اور ٹیبلٹ چاہیے!

وہ بھنویں سکیرٹا ہوا بولا۔

ابھی لائی! وہ سر خم دیتی کچن کا رخ کا کرنے لگی۔

جلن کے احساس سے معروف کی آنکھیں بھینگنے لگی۔ اس سے تو کبھی بحرام نے زبانی

کلام تک نہ کیا تھا۔ اور دو ٹکے کی نوکرانی کو کس قدر اہمیت دے رہا تھا۔ بحرام نے متلاشی نگاہوں سے کسی کو تلاش کر رہا تھا جب کوئی پیچھے سے اسے دبوچے چلایا۔

بھائی نیسی! پہلے تو وہ اس افتاد پر ہٹ بڑایا۔ پھر مسکراتے ہوئے اپنے سینے پر چپکے ہاتھوں کو پکڑتا ہوا اسے نظروں کے سامنے کیا۔ معروف برے برے منہ بناتی اسے گھورنے لگی۔ وہ بے اختیار ہنسا۔

کیسی ہے میری گڑیا؟ وہ اسکا ناک دباتا ہوا بولا۔

پرنسس! وہ تشویش ناک نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ کہ اسے بھی پرنسس پکارا جائے۔

آہاں، گڑیا وہ مصر ہوا۔

آپ شمال کو تو پرنسس بلاتے ہیں! وہ رونے والا منہ بناتی ہوئی بولی۔

کیونکہ وہ واقعی پرنسس ہے! بحرام نے شرارتا سے چھیڑا۔ اور میں؟ وہ منہ پھلانے لگی

یعنی۔۔۔۔ تم بھی، کچھ کچھ لگتی ہو! وہ لب دباتا ہوا بولا۔ میں شمال کے بال نوچ لوں گی

!وہ جنونی ہوئی۔

ارے رے رے! بحرام نے سرعت سے اسکا ہاتھ تھام کر روکا۔ ورنہ کوئی بعید نہیں تھا وہ کر بھی گزرتی۔

تم اس دنیا کی سب سے خوبصورت ترین لڑکی ہو! وہ اسکے سر پر بوسہ دیتا ہوا بولا۔  
میں کیسے مان لوں! اسے ابھی بھی یقین نہیں آیا۔

کیونکہ میں کہہ رہا ہو پرسنس! وہ اسکی ناک چھو کر بولا۔ پتا ہے شامل جل کر راکھ ہو جائے گی جب میں اسے یہ سنائوگی! وہ فون میں انکی گفتگو کی ریکارڈنگ سیو کرتی ہوئی اسکے کان میں رازداری سے بولی۔ بحرام اسکے انداز پر بے اختیار مسکرا دیا۔

وہ سب سے مل چکا تھا سوائے اسکے۔ اس ہتک آمیز لہجے پر معروف کو سختی سے اپنی توہین کا احساس ہوا۔ جب محبوب سے توجہ نہ ملے تو انسان اسی طرح پاگل ہو جاتا ہے۔  
تجھی کافی کا کپ لاتی دیورہ پر اسکی نظر پڑی۔ وہ لہنگا سنبھالتی ہوئی آگے بڑھی اور زور کہنی مارتی آگے بڑھ گئی۔

آاؤ چھ! نتیجتاً گرم گرم کافی دیورہ کا نازک ہاتھ جلا گئی۔ اسکے خوبصورت چہرے پر

تکلیف کے ثارات نمایاں تھے۔

اوہ آئی ایم سو سوری، میں نے دیکھا نہیں، زیادہ تو نہیں جلاتمہارا ہاتھ !

وہ لہجے میں پریشانی سموئے فوراً سے بولی

مگر دور کھڑے بحرام کی نظریں کی اسی پر تھیں۔ وہ سب جانتا تھا۔

اُس اوکے میم! نوپرا بلم دیورہ ہاتھ جھٹکتی ہوئی زبردستی مسکرائی۔ ملک نے نفی میں سر

جھٹکتے ہوئے اچھتی نگاہ معروف پر ڈالی اور جیب سے رومال نکال کر دیورہ کو تھمایا۔ اسکی

نظروں سے بھلا کچھ چھپ سکتا تھا۔ بحرام غصے سے آگے بڑھا اور اسکی نازک کلانی

دبوچے گھسیٹتا ہوا ایک کونے میں لے آیا۔ معروف کو اسکی توقع نہیں تھی۔ وہ دل ہی

دل مسکرائی۔

تم چاہتی ہو میں تم سے بات کروں، وہ اسے نظروں سے گھورتا آگے بڑھا اور اسکا ہاتھ

دبوچ کر کمر سے لگا دیا۔ آہسہ! وہ درد سے کراہی۔ وہ سخت تنہبی نگاہوں سے اسے

گھورنے لگا۔ معروف کی جان ہوا ہونے لگی۔ اس نے دیکھ لیا تھا شاید۔ مگر وہ زرا بھی

شرمندہ نہیں تھی۔ اس سب کا زمرہ دار وہی تھا نہ وہ اسے نظر انداز کرتا نہ وہ یہ حرکت

کرتی۔

بی ہیوویل مس معروف حیدر! اپنی خندس کہیں اور نکالنا! وہ اسکی کلانی پرائنگلیاں  
گاڑھتا ہوا دبا دبا غرایا۔

آہہ مجھے درد ہو رہا! وہ کراہی۔ درد کی شدت سے اسکی آنکھوں کے گوشے بھگنے لگے۔  
ظاہر ہے، اسے بھی ہوا ہوگا! اسکا اشارہ دیورہ کی جانب تھا۔ بحرام نے ایک جھٹکے سے  
اسے پیچھے دھکیلا۔ وہ آنسو بہاتی اپنی سرخ کلانی دیکھنے لگی۔

وہ اسکے معاملے میں ہمیشہ سے ظالم تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے مجھے ابھی بے وقوف بھی کہا تھا بھائی! محروش نہ موقع جان کر چغلی لگائی۔

اسکا دماغ ٹھکانے لگانے کی ضرورت ہے! وہ مڑ کر قہر بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا  
بظاہر محروش سے گویا ہوا۔ معروف نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ گھبرا  
کر منظر سے غائب ہو گئی۔ ملک دیورا کو ٹیوب تھماتا ہوا واپس مڑا ہی تھا کہ اسکی نظر  
سامنے پڑی۔ سب سے الگ تھلگ ساحل کے کنارے تنہا کھڑی تھی۔ لمبے بال کمر پر  
لہرا رہے تھے۔ کمر پر خوبصورت ڈوریوں کے جال سے اسکا دودھیاجسم نمایاں ہو رہا تھا



- ملک نے بے اختیار نظریں جھکائیں۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں بیبی؟؟؟ اس طرف ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں آپ بیمار پڑ جائیں گی !

وہ سامنے ہاتھ باندھے موڈ بانہ گویا ہوا۔ شمال تیزی سے آنسو پونچھنے لگی۔

ملک کی نظروں سے یہ منظر چھپانہ رہ سکا۔

تمہیں میری اتنی پرواہ کیوں ہے ملک؟ زرا دیکھو ان لوگوں کے ہجوم کو سب اپنی جون میں مگن ہیں! تم بھی جائو اپنے باس کے آگے پیچھے گھومو، اسی کی غلامی کرو مجھے اس سب کی ضرورت نہیں! وہ تنزیہ گویا ہوئی۔ ملک لاجواب ہو چکا ہوا

غلامی کیسی بیبی! یہ تو میری جاب ہے! وہ نرمی سے گویا ہوا۔

جاب؟ دو نمبر جاب کہو اسے! اور پلیز جائو یہاں سے مجھے کسی کی ضرورت نہیں

وہ خوبصورت سی لڑکی اسے پوری دنیا سے ناراض معلوم ہو رہی تھی۔ تبھی بحرام وہاں چلا آیا۔ اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ ملک کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اشارے سے اسے سمجھانے لگا کہ موسم ٹھنڈا مگر ماحول گرم ہے۔ بحرام کے لب پھیلے۔

ہے پرسنسز؟؟؟ وہ پیچھے سے اسکے کان میں سرگوشی کرتا دوسری جانب آکھڑا ہوا  
 - شمال کو اسکی یہ حرکت اڑکا بچپن یاد دلا گئی۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔  
 مبارک ہو آپ ڈاکٹر بن چکی ہیں شمال علی زمان! وہ مسکراتے ہوئے بولا۔  
 شکر یہ باس! وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

بحرام نے ٹھنڈی آہ بھری۔

تم نارمل بیہو کر سکتی ہو کچھ دیر کے لئے!

نارمل بیہو کرنے کے لئے کچھ بچا ہی نہیں ہے بھائی، ہر جگہ باس باس کی رٹ لگائی ہوئی  
 ہے، کبھی باس نے کہا یہ مت کرو، باس نے کہا وہ مت کرو، باس یہاں گئے ہیں باس  
 وہاں گئے ہیں! بحرام ز کہاں ہے؟ وہ بحرام جو میرا بھائی تھا؟ اسکی آنکھوں سے آنسو  
 چھلکے۔

سب کچھ بدل چکا ہے شمال، تمہیں اب چیزوں کو قبول کر لینا چاہیے بچی نہیں ہو تم!  
 وہ رخ موڑتے ہوئے تلخی سے گویا ہوا۔

ہممم سہی کہہ رہے ہیں آپ، آپ بحرام زمان سے دی گریٹ بحرام حیدر بن چکے ہیں

مگر ایک بات یاد رکھیے گا، میں اپنے ماں، باپ کا خون 'احیدر یز' کو کبھی معاف نہیں کرونگی، میں آج بھی ان سے نفرت کرتی ہوں اور کل بھی ان سے نفرت کرتی رہوگی! اور تاقیامت شمال اعلیٰ زمان 'رہوگی آپکی طرح بدلنے والوں میں سے نہیں ہوں! وہ اپنے لفظوں سے اسکا دل دکھا کر جاچکی تھی۔ انکی کے پیچھے ہر گفتگو کا اختتام یہی ہوتا تھا۔ بحرام نے بوجھل دل سے آنسو اندر اتارے اور جیبوں میں ہاتھ ڈالے پانی کی لہروں کو گھورنے لگا۔ پلر کی اوٹ میں چھپی محروش نے انکی گفتگو کا ایک لفظ سنا تھا۔

اس نے بھائی کو پھر ناراض کر دیا! وہ ادا سی سوچنے لگی۔ اسکے دل میں شمال کے لئے نفرت اور بڑھ گئی۔ سزا کے طور پر ٹھنڈے سلس کا گلاس اٹھایا اور آگے بڑھی۔

شمال!

شلس پیچھے چھپائے وہ مسکراتی ہوئی اسے پکارنے لگی۔ دماغ مت کھاؤ محروش! اسکا موڈ پہلے ہی بہت خراب ہو چکا تھا۔ وہ جیسے اسے جواب دینے کے لئے پلٹی اس نے ٹھنڈے ٹھار سلس کا گلاس اسکے سینے پر اچھال دیا۔ ہانہہ! وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے غصے اور بے یقینی اسے دیکھنے لگی۔ بحرام تیزی سے اسکی جانب بڑھا۔

بھائی بچالو! اس سے پہلے وہ کچھ کرتی محروش بھاگ کر بحرام کے پیچھے چھپی۔

یہ کیا بیہودگی ہے! شامل چیخی۔

سوری بٹ نو سوری! وہ اسکی پشت کو جکڑے مزے سے بولی۔

یہ کیا حرکت تھی محروش! بحرام نے بے بسی سے پوچھا۔ وہ جانتا شامل اور انکے بیچ کے تعلقات کچھ اچھے نہیں تھے۔ مگر محروش ابا رمل تھی۔ گھر کی حساس فرد تھی وہ لوگ اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کیا کرتے تھے۔ مگر شامل کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی۔

میں نے آپکا بدلہ لے لیا بھائی! وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتی۔ اسکے گرد گھیرا تنگ کرنے لگی۔ بحرام کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

\*\*\*\*\*

کل کے سارے پلین کینسل کر دو شرائے، ایک خوبصورت سی ڈیٹ اور رینگ کا انتظام کرو!

اس نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے لبوں پر ہاتھ جمایا۔

ریٹلی سر؟ آپ کسی کو پروپوز کرنے والے ہیں!

شرائے حیرانگی سے بولی۔

نہیں prank کرنے والا ہوں! وہ برامان گیا۔

ابھی کرتی ہوں، کیسی رنگ چاہیے آپکو؟؟؟

وہ پر جوش ہوئی۔ اسے عرصے بعد اتنا خوش دیکھا تھا۔ ڈائمنڈ کی رنگ چاہیے، مگر ہو

سمپل! وہ ہاتھوں سے ہینڈ ریپ اتارے ہوئے۔ پانی کی بوتل اٹھانے لگا۔

اوکے! وہ سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

گیٹ ریڈی گرل، تم جلد ہی نبیشہ سے نبیشہ لیشم ہونے والی ہو! وہ تصور میں اپنی دشمن

جاں سے مخاطب ہوا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

\*\*\*\*\*

علی زمان نے ایک غریب گھرانے میں آنکھ کھولی۔ گھر چھوٹا، آمدنی محدود مگر اسکے

خواب بہت بڑے بڑے تھے۔ وہ تین بھائی تھے۔ سب سے بڑا علی زمان تھا۔ جسکی

وجہ سے اسکی ذمہ داری بھی بڑی تھی اسکا باپ اس سے از حد پریشان تھا۔ وہ چھوٹا سا

اسٹور چلاتا تھا۔ چاہتا تھا اسکا بیٹا پڑھ لکھ جائے اور ساتھ انکا اسٹور بھی سنبھال لے مگر علی

زمان کو یہ منظور نہیں تھا۔ وہ پڑھ رہا تھا۔ اور ساتھ نوکری ڈھونڈ رہا تھا۔ مگر چھوٹی موٹی

نو کرمی بھی اس کے ناک کے نیچے نہ آتی۔ صدیقہ بیگم نے تنگ آکر اسکی شادی کا فیصلہ کیا۔ انہیں لگا شاید زمرہ داری پڑے گی تو ہو سکتا ہے وہ سدھر جائے۔ اس نے اپنی منجھلی بہن کے گھر رشتہ ڈال دیا۔ وہ نیم رضامند تھی مگر صدیقہ بیگم نے انہیں یقین دلایا اسکی بیٹی کو کوئی کمی نہیں ہوگی۔ تو وہ مانتی بنی۔ فاطمہ کم عمر اور سانولی مگر سمجھدار اور سگھڑ بہو ثابت ہوئی۔ علی زمان پھر بھی نہ سدھرا۔ بلکہ اسکی حرکتیں اور مشکوک ترین ہوتی جا رہی تھی۔ لوگوں میں افواہیں اٹھنے لگیں کہ علی زمان کا غنڈے موالیوں میں اٹھنا بیٹھنا ہے۔ اس نے اپنی باتوں سے ماں کو تو بہلا لیا تھا مگر باپ اور بیوی کو یقین نہیں دلا پایا تھا۔ فاطمہ اسے کچھ خاص نہ بھائی تھی وہ اسے کم ہی اہمیت دیا کرتا تھا۔ دھیرے دھیرے وقت گزرنے لگا مگر زمان نہ سدھرا۔ فاطمہ حاملہ تھی۔ اسکے ہاں ایک خوبصورت بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ جو بالکل اپنے باپ پر گیا تھا۔ زمان بہت خوش تھا۔ پھر ایک دن اسکے باپ نے اسے مشکوک لوگوں کے ساتھ دیکھ لیا اور ہارٹ اٹیک سے جان کی بازی ہار گیا۔ زمان ہر پل اپنے کو کوستا کہ اسکا باپ اسکی وجہ سے مر گیا۔ اسے احساس ہونے لگا تھا جو کام وہ کر رہا ہے وہ اس میں دھنستا جا رہا ہے۔ اسکا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا تھا۔ وہاں سے ملنے والے پیسے سے اس نے نیا گھر، گاڑی تمام آسائشیں اپنی فیملی کو فراہم کیں۔ گھر اس نے یہی کہا کہ اسکا پر و موشن ہو چکا ہے۔ مگر فاطمہ جانتی تھی کہیں کچھ گڑبڑ

ضرور ہے۔ ایک اچھا آدمی کبھی بھی اتنی جلدی امیر نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ دوسرے بچے کو جنم دینے والی تھی۔ مگر شوہر کی لاپرواہی اسے پل پل مارتی۔ اب تو وہ کئی کئی دن گھر ہی نہ آتا۔ صدیقہ بیگم الگ پریشان تھی۔ آخر کار اسکی ڈلیوری کا وقت بھی آن پہنچا۔ اس نے اس بار بیٹی کو جنم کو دیا تھا۔ وہ بہت روئی۔ اتنا کہ اسکی طبیعت بگڑنے لگی۔ بحرام ابھی بہت چھوٹا تھا۔ معصوم تھا۔ وہ اپنی ماں کو روتے ہوئے دیکھ کر معصومیت سے اسکے رونے کا سبب پوچھتا تو مسکرا کر کہتی

کچھ نہیں۔ مگر بچہ اتنا تو سمجھتا تھا اسکی ماں اگر رو رہی تو کوئی سبب ضرور ہے۔  
 یہ گڑیا میری ہے ماما! وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے شمال کو چھوتا ہوا معصومیت بھرے انداز میں پوچھنے لگا۔ فاطمہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے۔

یہ گڑیا بہت نازک ہے بحرام، تم اسکا خیال رکھنا! وہ رو دی۔ ماما سے باہر لے جاؤں؟  
 وہ جی اٹھا اسکی ماں نے گڑیا سے سونپ دی تھی۔ مگر وہ نہیں جانتا یہ زمہ کتنی بڑی ہے۔  
 ابھی نہیں بحرام، اسے تھوڑا بڑا ہونے دو! ابھی یہ بہت نازک ہے کہیں تم اسے چوٹ نہ پہنچا دو! وہ اسکے نھنھے ہاتھوں پر بوسہ دیتی ہوئی بولی۔ وقت گزرتا جا رہا تھا بحرام چھ سال کا ہو گیا تھا۔ فاطمہ آس بھری نگاہوں سے دروازے کو تکتی رہتی کہیں تو

اسکا شوہر آئے گا۔ مگر وہ نہیں آیا اس نے نہ آنا تھا۔

آخر کار ایک دن وہ بھی شوہر کے دکھ کو سینے سے لگائے منوں مٹی تلے جاسوئی۔ صدیقہ

بیگم پر بچوں کی ذمہ داری آن پڑی تھی۔ اوپر سے بحرام کے معصوم سوال انکا دل چیر

دیتے تھے۔ وہ کبھی اپنی ماں کی موت کا سبب پوچھتا تو کبھی باپ کے بارے میں۔

صدیقہ بیگم چچی سادھ لیتی ہر بار۔ وہ اب بڑا ہو رہا تھا وہ سات سال کا ہو چکا تھا۔ ابھی بھی

شائل کو چھونے سے ڈرتا تھا۔ کہیں وہ اسے چوٹ نہ پہنچادے۔ وہ جیسے ہی روتی وہ

بھاگ کر دادی کو بلاتا۔ وہ اس نازک گڑیا کے پاس جانے کترانے لگا۔ مگر اسکے خیال

میں کوئی کمی نہیں چھوڑتا تھا۔ اسے اپنی ماں کے الفاظ یاد تھے۔ وقت گزرتا گیا وہ اٹھارہ

سال کا ہو چکا تھا۔ اسکی دادی کی بدولت وہ بارہویں جماعت پاس کر چکا تھا۔ شائل نے

ابھی اسکول جانا شروع کیا تھا۔ پھر ایک دن اسکا باپ لوٹ آیا۔ اور وہ اکیلا نہیں آیا تھا۔

ایک انتہائی خوبصورت عورت اور دو بچیوں کو بھی ساتھ لایا۔ وہ دوسری شادی کر چکا تھا

۔ بحرام اب چھوٹا نہیں رہا تھا وہ ان باتوں کو سمجھتا۔ اسکی ماں صرف اس شخص کی وجہ

سے موت کے منہ میں چلی گئی تھی مگر وہ نہیں آیا۔

اور اب دوسری شادی کر کے لوٹا تھا۔ کیوں؟



## کس کی خاطر؟

بحرام کو سخت نفرت محسوس ہونے لگی اپنے باپ سے۔ وہ اس عورت کے ساتھ آئی بچیوں کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتا۔ اسے بہت برا لگتا جب اس کا باپ اسے اور شامل کو چھوڑ کر صرف ان سے پیار جتا تھا۔ دھیرے دھیرے دادی نے بھی اسکے باپ کو معاف کر دیا تھا۔ اور اپنی نئی بہو اور اسکے پہلے شوہر کی دو بیٹیوں سمیت بڑے وثوق سے اپنا لیا تھا۔ اسے ناز لے سمیت اپنے باپ سے بھی نفرت محسوس ہوتی تھی۔ مگر وہ ظاہر نہ کرتا۔ اس کا باپ اسے اعلیٰ تعلیم دلوانے کی خاطر باہر بھیجنا چاہتا تھا اس نے بہت مزاحمت کی۔ وہ پاکستان نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ وہ اپنی گڑیا کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا جسکی ذمہ داری اسکے کندھوں پر تھی۔ لیکن اسکی مزاحمت کسی کام نہ آئی۔ اسکے باپ نے اسے اٹلی بھجوادیا۔ اس نے کوئی سوال نہیں کیا اور خاموشی سے اس کے فیصلے پر سر جھکا دیا۔ جانے سے ایک رات پہلے وہ پوری رات شامل کے سر پہنے جاگتا رہا۔ وہ اسے فاطمہ کی یاد دلاتی تھی اسے وہ بہت عزیز تھی۔ دادی کبھی نہ مانتی ورنہ وہ اسے ساتھ لے جاتا۔ اگلے دنوں وہ اٹلی آگیا تھا بزنس کی تعلیم حاصل کرنے۔ ایک نئی اور حسین دنیا میں۔ وہاں طرح طرح لوگ تھے۔ مگر وہ کسی سے بات نہ کرتا بس اپنے کام سے کام

رکھتا۔ اپنے ڈروم کے ایک لڑکے ایمان سے اسکی دوستی ہو گئی تھی۔ وہ سر پھر اس اپنی من مانی کرنے والا لڑکا سے اچھا لگا تھا۔ کم از کم دوغلا نہیں تھا۔ جو کچھ منہ پر تھا وہی پیٹھ پیچھے بھی تھا۔ اسکی زندگی بھی بحرام سے کچھ مختلف نہ تھی۔ وہ بھی اسے بتایا کرتا تھا کہ اسکے ماں باپ آئے دن جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ محبت کی شادی کب نفرت میں بدل گئی پتا ہی چلا۔ پھر ایک دن وہ بہت ادا اس تھا۔ اس کے پوچھنے پر اس نے بتایا اسکی ماں نے اسکے باپ سے طلاق لے لی ہے وہ اسکے چھوٹے بھائی کو اسکے باپ سے چھین کر لے گئی۔ اسے بے اختیار اپنی گڑیا کا خیال آیا۔ جسے وہ پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ وقت گزرتا گیا وہ پکے دوست بن چکے تھے۔ انکا آخری سیمسٹر چل رہا تھا۔ ایک دن اسکا باپ اسکی ڈروم آیا۔ وہ بہت پریشان لگ رہا تھا۔ اسے سمسٹر کے فوراً بعد پاکستان میں بزنس سنبھالنے کا کہنے لگا۔ مگر اس بار وہ انکی نہیں سننے والا تھا۔ آخری سیمسٹر کے بعد وہ پاکستان لوٹ گیا۔ مگر ایمان سے اسکا رابطہ منقطع نہیں ہوا تھا وہ فون کالز تو کبھی وڈیو کال پر اسے گھنٹوں دل کی باتیں شیئر کیا کرتا تھا۔ کیونکہ اسکے سوا اسکا کوئی دوست نہیں تھا۔ پھر اپنے سے اسے معلوم پڑا کہ ایمان کا باپ اور علی زمان دونوں بزنس پارٹنرز ہیں۔ اسے سن کر حیرت اور خوشی ساتھ ساتھ ہوئی۔ اس نے یہ خوشخبری ایمان کو سنائی تو وہ بھی اتنا ہی لاعلم تھا اس بات سے جتنا کہ بحرام۔۔۔۔۔ بحر حال وہ نوکری تلاش کرنے لگا اسکا باپ اسے ابھی

بزئس کی طرف آنے کے لئے کہتا۔ مگر اب کی بار وہ رعب اور دب دبے سے نہیں بلکہ  
 پیار محبت اور منتوں پر اتر آیا تھا۔ وہ حیران تھا۔ مگر یہ سچ تھا زمان کو اپنی غلطی کا احساس  
 ہو چلا تھا وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر فاطمہ کے کمرے میں زار و قطار رویا کرتا تو کبھی شائل  
 کے ہاتھ چوم کر۔ بحرام نے انتہائی دکھ سے یہ مناظر دیکھے کبھی اسکی ماں بھی ایسے ہی  
 رویا کرتی تھی۔ اسکا دل دھیرے دھیرے اپنے باپ کی طرف سے صاف ہونے لگا۔  
 اور ایک دن زمان نے سے آفس کے لئے بھی مناہی لیا۔ لاکھ برا سہی مگر وہ اسکا باپ تھا  
 بحرام چاہ کر بھی انکار نہیں کر پایا۔ مگر اس نے ناز لے کو معاف نہیں کیا تھا۔ وہ اسکی  
 دونوں بیٹیوں کو سخت ناپسند کرتا تھا۔

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

وہ اونگھتے ہوئے شرٹ سینے سے نیچے کھینچتا ہوا نیچے آیا۔ میڈنا شتے کا ٹیبل سجا رہی تھی

---

سر لڑکی کو ہوش آگیا ہے! مارشل کی پیش گوئی پر وہ ناشتہ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی  
 سے مطلوبہ کمرے کی جانب بڑھا۔

کھڑکی کے سامنے کھڑی رومیصہ چونک کر پلٹی۔۔۔ اجنبی شخص کو اپنی جانب آتا دیکھ کر اس پر سکتہ طاری ہونے لگا۔ اسے لگایہ سچویشن وہ پہلے بھی فیس کر چکی ہے۔ مگر اسکی یاداشت اس بات سے انکاری تھی۔ اسے کچھ یاد نہیں تھا۔ وہ یہاں کیوں؟ کس لئے؟ کب سے ہے؟

مارشل تم باہر جاؤ! وہ گہری نظروں سے اسے گھورتا ہوا مارشل سے مخاطب ہوا۔ وہ جانے کے لئے مڑا تو ایمان نے اسکی پشت سے بندوق اچک لی۔ یہ منظر اسے اور خوف میں مبتلا کر گیا۔

سنو اب! میں نے چھ مہینے انتظار کیا ہے تمہارے ہوش میں آنے کا، اب سیدھے

سیدھے میرے سوال کا جواب دو!

وہ بندوق سے ناک رگڑتا ہوا بولا۔

رومیصہ اپنی جگہ شاکڈرہ گئی۔ وہ چھ مہینوں سے بے ہوش تھی؟؟؟ مگر کیوں؟

پین ڈرائیو کہاں ہے؟ وہ ڈیٹا کہاں ہے جو تم نے مجھ سے چرایا! وہ مدعے کی بات پر آیا۔

پین ڈرائیو کیس۔۔۔ کیسی۔۔۔ کیسی پین ڈرائیو؟؟؟

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔ نقاہت اور کمزوری کے باعث اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔

میرے صبر کا امتحان مت لو! وہ ضبط سے مٹھیا بھینچنے لگا۔

مجھے واقعی نہیں پتا تم کس۔۔۔! اسکی بات لبوں پر ہی دم توڑ گئی اس نے آگے بڑھ کر غصے میں اسکا منہ دبوچے بندوق کی نوک اسکے منہ میں ٹھونس۔

پنڈرا سو کہاں ہے میں نے پوچھا؟؟؟؟ وہ غیظ و غضب کے عالم میں غرایا۔

اونہہ! وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مزاحمت کرتی اپنا آپ چھڑانے لگی۔ مگر بے صد۔۔۔  
بتاؤ ورنہ گولی مار دوں گا! وہ پھر سے چلایا۔۔۔

رومیہ کے دل میں یک دم درد سے ٹھسیں اٹھنے لگیں۔ اتنا شدید تھا کہ اسکی آنکھیں دھیرے دھیرے بند ہونے لگی ساری مزاحمتیں دم توڑ گئیں

یمان نے سخت غصے میں اسے دوڑھکیلا وہ کھڑکی سے ٹکرا کر زمین پر سرکتی چلی گئی۔

اسے پھر سے حواس کھوتا دیکھ کر یمان نے آکسیجن مشین اٹھا کر پوری قوت سے زمین پر

دے ماری۔ یہ لڑکی اسکے لئے امتحان بنتی جا رہی تھی۔ اس نے زندگی بھر اتنا انتظار کسی

چیز کے لئے نہیں کیا تھا۔ جتنا وہ ادنیٰ سی لڑکی اسے چھ مہینوں میں کروا چکی تھی۔ اس نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئی بندوق اٹھائی اور ٹھاہ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا۔

مارشل نے نرس کو اشارہ کیا تو وہ بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اور وہ خاموشی سے وہاں پہرہ دینے لگا۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو جانتا تھا اسکے جانے کے بعد تباہی تو سو فیصد متوقع تھی۔

آریو اوکے میم؟ وہ ادھ موئی کو گھسیٹتے ہوئے بیڈ پر دکھلینے لگی۔ رومیصہ نے دھیرے دھیرے پلکیں واکیں تو اسکے سینے سے درد سا اٹھنے لگا۔

مجھ سے کیا ہوا تھا؟؟؟ وہ زیر لب بڑبڑائی۔

آپ کو گولی لگی تھی۔۔۔ آپ عرصے سے کومہ میں تھی، شکر ہے آپ کو ہوش آگیا!

گولی؟ اسے گولی لگی تھی؟ کیسے؟؟ نرس اسے اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی۔ رومیصہ کا

زہن تاریک ہونے لگا اس نے پلکیں گرا دیں

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

بحرام زندگی میں ایک نیا موڑ آیا۔ اسکے باپ نے اسکی ملاقات عثمان یوسف خان نامی شخص سے کروائی۔ وہ اسکے باپ کے بچپن کا دوست تھا۔ اور انکے ساتھ بزنس میں پارٹنرشپ کرنا چاہتا کرتا تھا۔ مگر جب اسے پتا چلا زمان کی پارٹنرشپ فرمان عاظر کے ساتھ بھی ہے تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ شاید جانتا تھا کہ فرمان انڈر ورلڈ کے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھا تھا اس بات کا علم بحرام کو بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ یا وہ انسوسٹیکیشن سروسز کے لئے کام کرتا تھا جس کا علم ان لوگوں نہ تھا۔۔۔۔۔

اسکے پوچھنے پر عثمان یوسف خان نے صرف اتنا کہا وہ ابھی پارٹنرشپ کے لئے تیار نہیں ہے۔ مگر زمان جانتا تھا اسکے دوست کو کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔ لیکن عثمان یوسف خان کو اس بات کی خبر نہیں تھی کہ اس کا دوست بھی ان کاموں میں اتنا ہی ملوث ہے جتنا فرمان۔ وہ اندر ہی اندر فرمان کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے لگا تا کہ زمان کے سامنے اسے ایکسپوز کر سکے۔ اور پھر وہ اپنے دوست کے ساتھ ایک صاف ستھرا کاروبار شروع کر سکے۔ مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا فرمان کو جب اس بات کی بھنک لگی تو اسے سخت غصہ آیا کوئی تیسرا آدمی کیونکر اسکے کام میں ٹانگ اڑا رہا تھا۔ اور پھر اس نے

وہی کیا جو وہ دشمنوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ عثمان یوسف خان کی فیکٹری پر ایف اے ٹی ایف (FATF) کا چھاپہ پڑا اور وہ وہ چیزیں برآمد ہوئیں کہ اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔ اس پر دہشت گردی کی دفعات لگنے کے بعد عمر قید کی سزا سنائی گئی۔۔۔ بد قسمتی سے عثمان یوسف خان کی اولاد ابھی چھوٹی تھی اور بیوی بیمار۔۔۔ بزنس ضبط کر لیا گیا تھا جسکی وجہ سے اسکے وکیل بھی ساتھ چھوڑ گئے۔۔۔ زمان کے لئے یہ بات کسی جھٹکے سے کم نہیں تھی۔ اسکا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا۔ اگر وہ اپنے دوست کو پہلے ہی خبردار کر دیتا تو وہ فرمان پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے سو بار سوچتا۔ بحر حال اس نے عثمان کو سچ بتانے کا فیصلہ کیا۔ اور اسے سب کچھ سچ بتا بھی دیا۔ عثمان نے نفرت سے اپنے دوست کو جھٹک دیا۔ وہ تو بے خبری میں مارا گیا بے چارہ۔ اگر اسے خبر ہوتی اسکا دوست اس میں ملوث ہے تو وہ پہلے اسے پکڑواتا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ عثمان نے سختی سے تلقین کی کہ وہ اب اس سے ملنے نہ آیا کرے۔ زمان کئی بار اس سے دوبارہ ملنے آیا مگر عثمان ہر بار اس سے ملنے سے انکار کر دیتا۔ یہ بات زمان کے ضمیر پر بوجھ بن چکی تھی اسکی وجہ سے اسکے دوست کی زندگی برباد ہو گئی۔ اسکی سیٹیاں لاوارث ہو چکی تھی۔ پھر اس نے ایک فیصلہ کیا۔ اور بحرام کو ساتھ لئے جیل میں ملاقات کے لئے گیا۔ بحرام ابھی بھی اس سارے قصے سے لاعلم تھا۔ ملاقات کے وقت اس نے عثمان کو زہر دے



دیا۔ جسکے علاج کے لئے اسے جیل باہر لے جایا گیا۔ یہ سب انکا منصوبہ تھا۔ ہاسپٹل میں ڈاکٹر پہلے سے موجود تھے جو اسکے زہر کا علاج کرتے اسکا دوست بچ جاتا۔ اور پھر آسانی وہ اسے مردہ ثابت کر کے جیل سے جان چھڑوادیتا۔ اسکی بیٹیوں کی خاطر وہ یہ سب کرنا چاہتا تھا۔ مگر عین وقت پر کایا ہی پلٹ گئی۔ ہاسپٹل جاتی ایمبولینس ایک دھماکے کے ساتھ ہوا میں اچھلی اور زمین پر گر کر چکنا چور ہو گئی۔ بھرام کا دل دہل گیا اس نے اپنی زندگی میں اتنا خوفناک ایکسڈنٹ نہیں دیکھا تھا۔ علی زمان تو جیسے دوست کے ساتھ ہی مر چکا تھا۔ اسکا دوست اسکی وجہ سے مارا گیا۔ اب وہ کیا منہ دکھاتا اسکی بیٹیوں کو۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ باقی سب انکے منصوبے کے مطابق ہوا تھا۔ یہ مشہور کر دیا گیا کہ عثمان یوسف خان دل کا دورہ دورا پڑنے سے ہاسپٹل میں مر گیا۔ پولیس کا اسکی فیملی سے رابطہ نہیں ہو پایا اسلئے انہوں نے مقامی قبرستان میں اسکی تدفین کی رسومات ادا کر دیں۔ زمان شکستہ حالت میں اپنے دوست کی لاش کو اٹلی لے آیا۔ وہاں کے مقامی قبرستان میں اسکی رسومات ادا کر دیں گئیں۔ بھرام کو ایک چیز بہت تنگ کرنے لگی۔ وہ جیل میں ہونے والے واقعے کا شاہد تھا۔ اسکے باپ نے اپنے ہی دوست کو زہر کیوں دیا؟؟ آخر کار وہ پوچھ بیٹھا اپنے باپ سے۔ زمان نے مارے خوف کے اسے آدھا سچ بتایا۔ کہ وہ اپنے دوست کی جیل میں نکلنے سے مدد کر رہا تھا۔ اسے ڈر تھا کہیں

اسکا بیٹا اس سے نفرت نہ کرنے لگا۔ اسے اب قاتل کی تلاش تھی۔ اصلی قاتل کی۔ جسکے لئے اسے ایک شخص کی مدد درکار تھی۔ جسکے لئے وہ عرصے سے کام کر رہا تھا۔ جسکی بیٹی سے اس نے شادی کی تھی۔ جسکا اصل نام 'حیدر' تھا۔ اور انڈر ورلڈ میں وہ میکسیمیلیئن (Maximiliun) کے نام سے مشہور تھا۔ جو 'سنزیلین' نامی مافیا گینگ کا سربراہ تھا۔ اپنے وقت میں انتہائی دہشت کی حامل تھی۔ ملکوں ملکوں انکے لوگ پھیلے ہوئے۔ زمانہ میکسیمیلیئن کا 'رائٹ ہینڈ' تھا۔ اور فرمان بھی میکسیمیلیئن کے شانہ بشانہ کام کرتا تھا۔ فرمان نے تاتیانہ پیٹرو (Tatiyana petrov) نامی مشہور ماڈل اور فارمرس روس سے پسند کی شادی کی تھی۔۔۔ جب اسے پتا چلا میکسیمیلیئن اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتا ہے تو اسکے منہ سے رال ٹپکنے لگی۔ اگر اسکی شادی نازلے سے ہو جاتی تو اسے اور پاور ملتی، لوگ اسکے آگے جھکتے، اور سب سے بڑھ کر وہ میکسیمیلیئن کے داماد ہونے کا اعزاز حاصل کر لیتا۔ اسے اسکے برابر جگہ مل جاتی۔ اس نے جلد بازی اور لالچ میں آکر تاتیانہ کو طلاق دے دی۔ مگر نازلے کو پہلی نگاہ میں ہی زمانہ سے محبت ہو گئی تھی۔ اس نے اپنے پہلے شوہر سے طلاق لے کر باپ کے سامنے زمانہ سے شادی کی خواہش ظاہر کر دی۔ میکسیمیلیئن اسکی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اسکی شادی علی زمانہ سے کروادی۔ فرمان منہ کی کھا کر رہ گیا۔ اسکے ہاتھ کچھ نہ لگا لٹا گھر بھی اپنے ہی

ہاتھوں اجاڑ لیا۔ وہ بوڑھا ہو رہا تھا اسکی کرڑوں عربوں روپے کی جائیداد تھی وہ کسکے نام چھوڑ کر جاتا کون اسکا سہارا بنتا بوڑھا پے میں۔ وہ تاتیانہ سے اسکا لخت جگر چھین لایا تھا۔ اپنی لالچ کی خاطر۔ تاتیانہ نے بہت ہاتھ پیر مارے مگر وہ اسکی مشکوک سرگرمیوں سے واقف تھی۔ ایک بیٹا تو وہ چھین کر لے جا چکا تھا۔ وہ دوسرے کو نہیں کھونا چاہتی تھی۔ سو اپنا کریر چھوڑ چھاڑ کر اس نے روس میں پناہ لے لی۔ فرمان کے ہاتھ وارث لگ چکا تھا۔ وہ اسکی تربیت اپنے حساب سے کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ اس نے زمان سے دشمنی مول لے لی تھی۔ وہ اسے ایک آنکھ نہ بھاتا۔ ہر بار میکسیمیلین کے سامنے بازی لے جاتا۔ یمان جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا۔ فرمان کو اسکی بحرام سے دوستی ایک آنکھ نہ بھاتی۔ اس نے اپنے کالے کارناموں سے متعلق یمان کو ساری سچائی بتادی۔ پہلے پہل تو اسے یقین نہ آیا۔ پھر اسے وقت لگا مگر اس نے یقین کر لیا تھا۔ فرمان کا تیر نشانے پر لگا تھا وہ زمان سے اپنی نفرت کا زہر اپنے بیٹے میں منتقل کر رہا تھا۔ یمان نے باتوں باتوں میں بحرام سے زکر کر دیا۔ کہ \*اسکا باپ جس اسپیڈ سے جا رہا ہے جلد انڈر ورلڈ میں ایک خصوصی مقام حاصل کر لے گے \* بحرام نے اسکی بات کو مزاق میں ٹال دیا۔ مگر دھیرے دھیرے اسکے باپ کی حرکتیں اس پر آشکار ہونے لگیں۔ آخر کار وہ دن بھی آ ہی گیا جب اسے سچ پتا چل گیا۔ اسکے باپ نے بزنس کے نام پر جھوٹ بولا

تھا۔ لفظ 'مافیا' اسے گالی کی طرح لگا۔ اسکی پوری زندگی جھوٹ پر مبنی تھی۔ اس سچ کے ساتھ وہ اپنے باپ کو قبول نہیں کر پاتا تھا۔ وہ گھر بار سب چھوڑ کر اٹلی آ گیا۔ وہاں اسے آفس میں جاب مل گئی تھی۔ وہ ایک بے نام زندگی گزارنے لگا۔ اور یہاں زمان اور فرمان کٹر دشمن بن چکے تھے۔ ایمان بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چل پڑا۔ آخر کار وہ اسکا باپ تھا وہ دشمنوں کو اس پر کیسے حاوی ہونے دے سکتا تھا۔ میکسیمیلین ساٹھ سے اوپر کا ہو چکا تھا۔ اسے اب وارث کی ضرورت تھی جو اسکی گدی پر بیٹھ سکے۔ زمان پر اسکی نظر شروع سے ہی وہ اس پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کر سکتا تھا۔ جب فرمان کو پتا چلا تو وہ انگاروں پر لوٹنے لگا۔ وہ زمان سے بہت پہلے سے میکسیمیلین کے لئے کام کر رہا تھا اصولاً اسے گدی نشین ہونا چاہیے تھا۔ اس نے زمان کو راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بنایا۔ مگر اسکی چال اسی پر الٹی پڑ گئی۔ زمان تو بیچ گیا مگر میکسیمیلین کو سچ کا پتا چل گیا۔ اس نے اپنے لوگوں میں مشہور کر رکھا تھا کہ اسکے بعد زمان اسکی کرسی پر اسکی جگہ حکومت کرے گا۔ تو فرمان کی کیا اوقات کے اسے وارث پر حملے کروانے کی۔ اس نے غصے میں آکر فرمان کو اپنے گروہ سے عاق کر دیا۔ ہر اثر و سوراخ رکھنے والا شخص جو انکے لئے کام کرتا تھا۔ وہ اسے مافیا فیملی میں شامل کر لیتے تھے۔ اور انکی فیملی میں غدار کی سزا صرف موت تھی۔ فرمان اسکے ہاں بہت عرصے کام کر رہا تھا سو میکسیمیلین نے اسے ایک

موقع اور دے دیا۔ وقت کا پہیا اور آگے سرکا تو میکسیمیلین کو موت نے آلیا۔ اسکے بعد زمان کو 'باس' کی جگہ دے دی گئی۔ سیز لین پر اسکی حکومت چلنے لگی۔ مگر وہ خوش نہیں تھا۔ اسکے اندر ایک خلا سا تھا۔ جو صرف اسکی فیملی پر کر سکتی تھی اسکی حقیقی فیملی۔ پانچ سال کا عرصہ بیت چکا تھا۔ اس نے لوگوں میں جیسے تیسے اپنا سکھ جمالیا تھا۔ اب وہ تھک چکا تھا۔ وہ گھر جانا چاہتا اپنی فیملی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔ اس نے ایک فیصلہ کیا وہ فرمان کو اپنی کرسی دینے کے لئے تیار تھا۔ مگر فرمان کی بد قسمتی۔

سزیلینز نے اس بات سے صاف انکار کر دیا۔ زمان کے بعد اسکے وارث یعنی بحرام کو اس کرسی پر دیکھنا چاہتے تھے۔ زمان بری طرح پھنس چکا تھا۔ وہ اپنی نسلوں کو ایسے برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا۔ مگر کرتا بھی تو کیا؟ سزیلین اتنے پاور فل تھے کہ وہ دنیا کے کسی کونے میں بھی چلا جاتا وہ اسے ڈھونڈ نکالتے میکسیمیلین کی مرنے بعد بھی اسکی حکم عدولی کرنے والے کی سزا صرف موت تھی۔ زمان موت سے نہیں ڈرتا تھا مگر اسکے پیچھے اسکی پوری فیملی تھی۔ اسکے بعد انکے ساتھ کیا سلوک کرتے یہ خدا ہی جانتا تھا۔ سات سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ فرمان سے اسکی دشمنی ابھی بھی قائم تھی۔ وہ بس موقع کی تلاش میں تھا جیسے ہی اسے موقع ملتا وہ زمان سمیت بحرام کو بھی موت

کے گھاٹ اتار کر قصہ تمام کر دیتا۔ پھر اسے کون روک سکتا تھا بھلا۔ سب کچھ اسی کا ہونے والا۔ ان گزرے سالوں میں نہ کبھی بحرام اس سے ملنے آیا نہ زمان کی ہمت تھی اسکا سامنا کرنے کی۔ وہ بھی اب بوڑھا ہو چلا تھا۔ سو وہ فریاد لے کر اسکے پاس گیا۔ بحرام نے نفرت سے اپنے باپ کو ٹھکرا دیا۔ دوسری، تیسری، چوتھی وہ کئی بار بحرام کے پاس گیا۔ مگر بحرام اپنی ضد میں گھر نہ لوٹا۔ وہ جب بھی اس سے ملتا اسکے ہاتھ چوم چوم کر روتا۔ اسکی زندگی اس پر بوجھ بن چکی تھی۔ وہ پیل پیل مر رہا تھا۔ خوابوں خواہشوں کے پیچھے لیا گیا ایک چھوٹا سا اشارٹ کٹ "اسکی زندگی تباہ کر چکا تھا۔ وہ اپنی بیوی کا مجرم تھا۔ اپنے دوست کا قاتل تھا۔ اسکے بچے اس سے نفرت کرتے تھے۔ بحرام پتھر دل نہ تھا۔ زمان اسکا باپ تھا۔ چاہے لاکھ برا سہی مگر وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ وہ بھی تھک چکا تھا۔ زندگی سے بھاگ بھاگ کر۔ کب تک منہ موڑے ایک کونے میں چھپ سکتا تھا۔ سو وہ باپ کے ہمراہ گھر لوٹ آیا۔ شامل اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ ناز لے سے اسکی بات چیت نہ ہونے کے برابر تھی۔ البتہ محروم معصوم تھی۔ ابنار مل تھی۔ اسے بھائیوں کی طرح چاہتی تھی۔ وہ اسکے بات چیت کر لیا کرتا۔ لیکن معروف اسے سخت ناپسند تھی۔ وہ بہت مغرور اور ہر کسی پر اپنے حسن کا رعب جما کر اسے نیچا ثابت کرنے میں لگی رہتی۔ اس نے فرم میں نوکری کر لی تھی۔ باپ سے رسماً اسکی بات چیت تھی۔

ملک رئیس نامی شخص ہر وقت اسکے گھر کے باہر منڈلاتا ہوا نظر آتا۔ اسکے پوچھنے پر اسکے باپ نے بتایا کہ وہ انکی سکیورٹی کے لئے تعینات کیا گیا ہے۔ یہی بات اسے سخت ناپسند تھی۔ وہ کون ہوتے تھے کسی زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے والے۔ اچانک فرمان کی جانب سے اسکے باپ پر پے در پے حملے ہونے لگے۔ پھر ایک دن تو حد ہی ہو گئی۔ کچھ سیاہ پوش اسکے گھر میں گھس آئے۔ صد شکر وہ گھر پر تھا۔ اپنی فیملی کی حفاظت کے لئے۔ ورنہ کون جانتا تھا وہ کیا کر گزرتے۔ اسے سخت غصہ آیا۔ اس نے اپنے باپ سے دو ٹوک بات کی۔ زمان نے بھی اسے تمام سچ بتا دیا۔ وہ آخر کب تک اس سے چھپاتا۔ بحرام نے اس پل خود کو انتہائی بے بس محسوس کیا۔ کئی دن وہ کمرے میں بند رہا۔ فیصلہ ہو چکا تھا وہ اپنے باپ کو مرنے کے لئے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ سو وہ اسکے ساتھ رہنے لگا۔ ہر میٹنگ، ہر ڈیل، ہر شپمنٹ کے وقت وہ سائے کی طرح اسکے ساتھ رہنے لگا۔ فرمان پر زمان کتنا بھاری پڑ رہا تھا یہ وہی جانتا تھا اور اب اسکا بیٹا بھی میدان میں اتر آیا تھا اسے یہ ہر گز منظور نہیں تھا۔ بحرام اور ایمان کا جب کبھی ایک دوسرے سے سامنا ہوتا وہ نفرت سے راہیں بدل لیتے۔

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

لینڈ لورڈ اسے دھمکا کر جاچکا تھا کہ اگر اس نے دو دن میں مکان خالی نہیں کیا تو وہ اسے پولیس میں پکڑوادے گا۔۔۔ نبیشہ کا دل کیا دیوار میں سر مار دے۔

وہ سخت غصے کے عالم میں یشم کو فون کرنے لگی۔ کیونکہ یہ اسی کی حرکت لگتی تھی۔۔۔ بے چارہ بوڑھا لینڈ لارڈ بے وجہ پٹا تھا اسکی وجہ سے۔۔۔

زہے نصیب! کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا نہ نبیشہ! وہ خوشگوار حیرت سے گویا

ہوا۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
اچھا ایک کام کرو، ساحل سمندر پر آ جاؤ جہاں اس دن ملے تھے، وہاں بات کرتے ہیں

اس نے اپنی کہی اور فون بند کر دیا۔

نبیشہ نے قہر بھری نظروں سے سیاہ اسکرین کو گھورا۔

اور بیگ اٹھانے لگی۔

کہاں جا رہی ہو؟ کیسی نے مصروف انداز میں پوچھا۔

آج میں اس شخص کا دماغ ٹھکانے لگا دوں گی! وہ غصے سے بیگ اٹھاتی باہر نکل گئی۔



آرام سے ہینڈ سم کا دل مت توڑ دینا

کیسی نے اسکے پیچھے سے ہانک لگائی۔

ایسی کی تیسری اسکے دل کی! وہ زیر لب بڑبڑائی اور ٹیکسی لئے مطلوبہ جگہ پر آگئی۔ وہاں پہنچ کر دنگ رہ گئی۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ سمندر کے پل پر ہلکے گلابی رنگ کرپردے لہرا رہے تھے۔ درمیان میں ٹیبل کے گرد دو کرسیاں پڑی تھی۔

اس نے زور سے سر جھٹکا۔ غالباً وہ سب اسکے لیے نہیں تھا۔

ہے گرل! وہ پیچھے سے اسکے کان میں گنگنایا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ چونک کر پلٹی۔ وہ سیاہ تھری پیس میں ملبوس بالوں کو نفاست سے اوپر کی جانب سیٹ کیے ہلکی سی بریڈ میں پرکشش لگ رہا تھا۔ وہ ششدر رہ گئی۔ اس نے مڑ کر ایک نظر ڈیکوریشن پر ڈالی۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا؟

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے لینڈ لارڈ کو پیٹنے کی! یاد آنے پر غصہ پھر سے عود آیا۔

اففف! ایک تو اس خمبیس نے تمہارے گھر میں توڑ پھوڑ مچائی اوپر سے جھوٹ بول رہا

تھا۔۔۔ کہ میں نے کچھ نہیں کیا تو بس مجھے غصہ آگیا! لیشم نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

اس معصوم بوڑھے نے واقعی کچھ نہیں کیا تھا اب وہ اسے کیسے سمجھاتی۔

تم اپنے غصے کو کنٹرول میں رکھو، اور میرے معاملات میں دخل دینا بند کرو! وہ انگلی اٹھا کر بولی۔

اچھانا! غصہ چھوڑو میرے پاس تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے! وہ اسکی کہنی تھامتا ہوا اسے پل کی جانب لے جانے لگا۔

مجھے تمہارے کسی بھی سرپرائز میں کوئی دلچسپی نہیں، مجھے جانے دو! وہ اندر سے خوف زدہ تھی۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں آج نہیں! وہ پھبھرا۔

میں نے کہا میرا ہاتھ چھوڑو! وہ چیخی۔

نہیں چھوڑوں گا! وہ لفظوں پر زور دیتا ہوا دبو د چلایا۔ میری بات سنو اب، میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں! تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، پلیز زرز سے یس؟

وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتا ہوا شدت جذبات سے گویا ہوا۔ وہ شاکی نظروں سے اسکا جنونی انداز دیکھنے لگی۔ وہی ہوا جسکا ڈر تھا۔

ی ی یہ ناممکن ہے! اس نے ہوش میں آتے ہوئے اسے پرے دھکیلا۔

کیوں؟؟؟ وہ بے یقین ہوا

آخر کیا کمی ہے مجھ میں، میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا ہمیشہ۔۔۔۔ بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔ یقین کرو بس ایک بار ہاں کر دو! وہ پر امید نگاہوں دیکھتا اسکے قریب آیا۔ اسے کھونے کے ڈر سے جان نکلتی جا رہی تھی۔

اگر محبت کرتے ہو تو اپنے تک رکھو یہ سب، تم اپنی محبت مجھ پر تھوپ نہیں سکتے! وہ جلالی انداز میں چلائی۔ لیشم کی آنکھوں میں غصہ اور بے یقینی در آئی۔ وہ اسکی محبت کی نفی کرتی۔۔۔ اس نے سہ لیا تھا۔ مگر یہ محبت کی توہین تھی اسے قطعی منظور نہیں تھا۔ کچھ بھی ہو جائے اسے لیشم کی ہونا ہوگا۔ وہ جیب سے انگوٹھی نکال کر زبردستی اسے پہنانے لگا۔

تم پاگل ہو گئے ہو کیا، یہ کیا کر رہے ہو! وہ درد سے چلائی۔ ہاں ہاں میں پاگل ہو گیا ہو دماغ خراب کر دیا ہے تم نے میرا، ہر وقت میرے حواسوں پر چھائی رہتی ہو اوپر سے یہ لہجہ یہ بے نیازی جیسے تم نہیں جانتی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، میرا ضبط اور مت آزماؤ ہمیشہ!

وہ جنونی ہوا۔

یہی۔۔۔ یہی فرق ہے تم میں اور مجھ میں، ہم کبھی ایک نہیں ہو سکتے سمجھے تم؟ کبھی بھی نہیں! نبیشہ نے بے دردی سے انگوٹھی نکال کر زور سے زمین پر پھینکی۔

یشم نے انتہائی دکھ سے یہ منظر دیکھا۔ زمین سے بیگ اٹھاتی ایک نفرت سے بھرپور نگاہ اس پر ڈال آگے بڑھی۔ اسکے سینے میں جلتی آگ نے آنکھوں کا رخ کر لیا تھا۔ یشم کی برداشت بس یہی تک تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر اسے اپنی طرف کھینچا اور کمر کے گرد گرفت مضبوط کرتے لبوں پر لب رکھنے چاہے۔۔۔۔۔

نبیشہ کے سانسیں تھمیں۔ بیگ اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا۔۔۔ اسے یشم سے اس قدر انتہائی رویے کی امید نہیں تھی۔ اس نے پوری قوت سے اسے پیچھے دھکیلا اور ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر دے مارا۔

یشم نے بے یقینی سے اپنا گال چھوا۔ اس تھپڑ کی تپش سے اسکا گال اتنا نہیں سلگا تھا جتنا جذبوں کی توہین کیے جانے پر اسکا دل سلگ رہا تھا۔ وہ دیوانہ وار آگے بڑھ کر پھر اسے دبوچنے چاہا۔ نبیشہ نے طیش میں آ کر ایک اور تھپڑ اسکے گال پر جڑا۔

شیم آن یو! وہ بے یقینی سے بڑبڑاتی ہوئی بیگ اٹھا کر وہاں بھاگتی چلی گئی۔

یشم کو اسکی گالوں پر چمکتے آنسو دیکھ کر فوراً سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

مگر وہ اسے ٹھکرا چکی تھی۔ ماضی کے کئی سائے اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائے۔ اسکا دل اس بار یہ صدمہ قبول نہیں کر پارہا تھا۔۔۔ کیونکہ اسے واقعتاً نبیشہ سے محبت تھی۔۔۔ وہ دل کو دبوچے درد سے کراہا اسے شدید تکلیف ہو رہی تھی دھیرے دھیرے وہ تکلیف بڑھتی جا رہی تھی اسکا کھڑار ہنا محال ہونے لگا۔ سانس لینے کی کوشش میں اسکے قدم پیچھے کی جانب لڑکھڑائے اور وہ بے ہوشی کی حالت میں پانی میں گر کر ڈوبتا چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

بحرام نرم دل کا مالک تھا۔ وہ عورتوں بچوں پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ نہ لوگوں کو بے جا قتل کرتا تھا۔ جبکہ یمان اسکے بالکل برعکس تھا۔ وہ اپنے باپ کی طرح انتہائی ظالم تھا۔ فرمان نے اسکے دل میں تاتیانہ کے خلاف اتنا زہر بھردیا تھا کہ اسے اب ہر عورت بری لگنے لگی تھی۔ وہ عورتوں سے نفرت کرتا تھا۔ بحرام اسے لوگوں پر ظلم کرتا دیکھ کر اندر ہی اندر

کڑھتار ہٹانے کی بیچ تو دوستی کا رشتہ بھی ختم ہو گیا تھا جسکے ناطے وہ اسے سمجھا سکتا۔ جو بھی تھا اسکے دل میں ایمان کے لئے ایک نرم گوشہ ابھی بھی تھا۔ فرمان کب سے جس موقع کی تلاش میں تھا وہ موقع اسے جلد ہی مل گیا۔ اس نے زمان سمیت بحرام کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ جس کے نتیجے میں زمان موقع پر ہی دم توڑ گیا جسکے بحرام تشویش ناک حالت میں ہسپتال میں پڑا تھا۔ سزیلینز میں 'باس' کی موت کی خبر سن کر ہرام ساچ گیا ہر طرف بغاوت سر اٹھانے لگی۔ ملک میں قتل و غارت مچ گئی۔ لوگ غم و غصے میں شہر میں توڑ پھوڑ کرنے لگے۔ ناز لے پر یہ خبر بہت بھاری تھی اسکا محبوب شوہر قتل ہو چکا تھا۔ بیٹا ہسپتال میں پڑا تھا جسکے شامل پر تو جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ اسکا بھائی اور باپ ایک ساتھ موت کے منہ کیسے چلے گئے۔ انکی تو کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ ٹی وی پر ہر روز نئی نئی خبریں سننے کو ملتیں۔ لوگ اسکے باپ بھائی کو دہشت گرد پکار رہے تھے کیوں؟ اسکا چھوٹا سادماغ اس بات کو تسلیم نہ کر پایا۔ اور نروس بریک ڈائون کے نتیجے میں وہ بھی ہاسپٹل پہنچ گئی۔ ملک رئیس کشمکش کا شکار تھا۔ وہ یہاں رہ کر انکی حفاظت کرتا یا زمان اور بحرام کو ڈھونڈتا۔ جو منظر سے غائب ہو چکے تھے۔ اسے علم تھا ان دونوں کو سزیلین اٹھا کر گئے تھے۔ وہ تب تک زمان کی لاش اور بحرام کو انکے حوالے نہ کرتے جب تک کسی فیصلے پر نہ پہنچ جاتے۔ اس نے ناز لے سے بات کی۔ آخر کار وہ

میکیسیمیلین کی صاحبزادی اور زمان کی بیوی تھی۔ اسکا رتبہ بھی انکے برابر تھا۔ اسکی بات پر وہ مان بھی گئے۔ زمان کی لاش بھی اسکے حوالے کر دی مگر وہ بحرام کے لئے نہ مانے۔ وہ اسے بحرام دینے کے لئے تیار نہیں تھے اگر زمان زندہ ہوتا تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی وصیت کرتا۔ مگر اس سچویشن میں بحرام ہی اگلا وارث تھا یہی رول تھے۔ اور نازے میکیسیمیلین کے بنائے گئے رول کے خلاف نہیں جاسکتی تھی۔ دل کے مقام سے ایک انچ دور گولی لگنے کی وجہ سے بحرام کی حالت تشویش ناک تھی۔ وہ کئی دنوں بعد ہوش میں آیا۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو ہاسپٹل کی جگہ ایک محل نما کمرے میں پایا۔ جہاں نوکر چاکر تھے۔ ڈاکٹروں کی فوج تھی۔ پہلے پہل تو اسے سمجھ نہیں آیا۔ پھر جب اسکا دماغ یہ سمجھنے کے قابل ہوا تو اسکے پیروں تلے زمین نکل گئی۔ اپنے باپ کی طرح وہ بھی دلدل میں دھنستا جا رہا تھا۔ اس نے وہاں سے جانے کی خواہش ظاہر کی مگر وہ نہ مانے۔ وہ غصے سے چیخا چلا یا۔ مگر تب بھی نہ مانے۔ اسکے باپ کی تدفین کی خاطر انہوں نے اسے جانے دیا۔ بحرام نے سوچ لیا تھا۔ وہ اپنی فیملی کو لے یہاں سے بہت دور کہیں کسی اور ملک روپوش ہو جائے گا۔ مگر یہ اسکی بھول تھی۔ وہ اسکی فیملی کو بہت پہلے سے نظر بند کیئے ہوئے اسکے پاس دو آپشن تھے یا تو وہ انکو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوئے دیکھتا۔ یا سزیلیں کا حصہ بن جاتا۔۔۔ جسکا نمونہ ان

لوگوں نے ملک رئیس کو مار پیش کر دیا تھا دادی، اسکی گڑیا، ناز لے، محروش، معروف، ملک رئیس تو مارا جا چکا تھا اسکا بیٹا عالیان کتنی معصوم جانیں اسکے صرف ایک ہاں سے بچ جاتی۔ فیصلہ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اپنے باپ کی جگہ پر آ گیا تھا۔۔۔ اب سزیلینس میں اسکی حکومت تھی۔۔۔ اسکے بعد سے اس نے 'مافیا' کے معنی بدل دیئے تھے۔ اپنے باپ کے اکاؤنٹ کا سارا پیسہ، اسکول، یونیورسٹیز، کالجز، ہاسپٹل، ریسٹورنٹ، مالز، ریزورٹ، کلبز، ویڑ ہا سز اور ہوٹلز پر لگا دیا۔ وہ صاف ستھرا بزنس کرنے لگا۔ موجودہ وقت میں چھتیس ممالک میں اسکا بزنس پھیل چکا تھا۔ اس نے سزیلین کی کاہیہ انہی پر پلٹ ڈالی۔ میکسیملین کے بنائے گئے سارے قوانین بدل دیئے گئے۔ لوگ اپنی مرضی سزیلین کے ہاں کام کرتے اپنی مرضی سے چھوڑ جاتے۔ انکی عورتوں بچوں پر کوئی زور بدستی نہیں کر سکتا تھا۔ معصوموں کو قتل کرنا واقعتا اسکی فطرت نہیں تھی۔ اسلحے، ڈرگز سے اسکا دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔ حقیقتا مافیا کے معنی بدل گئے تھے اسکی قیادت میں۔ مگر اسکا رعب و بد با پہلوں سے زیادہ تھا۔ ظالموں کے لئے انتہائی ظالم تھا۔ وہ بیک وقت دہشت کا دوسرا نام اور دریادلی کی اعلیٰ مثال تھا۔

خاص طور پر انڈر ورلڈ میں اسکی طاقت اور ایمان کی دہشت کا زکرا ساتھ ساتھ کیا جاتا تھا



-- جب کے بحرام اپنے باپ کے توسط سے، اور ایمان اپنے بل بوتے پر اپنی دھاک بٹھا چکا تھا۔۔۔ لوگ بحرام کے ذریعے اسے تکلیف پہنچانا چاہتے تھے چونکہ ان دونوں کی دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔ مگر ایمان دشمنی بھی اصولوں پر کیا کرتا تھا اور دوستی بھی۔۔۔

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

وہ سائٹ سے تھکا ہار اپنے اپارٹمنٹ میں آرام کرنے کی غرض سے آیا تھا۔ مگر وہاں آتے ہی اسے وہ لڑکی یاد آئی۔ وہ میڈ کو کھانے کا کہہ کر اسکے کمرے کی جانب بڑھا۔ اسے دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے خوفزدہ ہو گئی۔ اور بیڈ سے اٹھ بیٹھی۔

تو پھر کیا سوچا تم نے؟؟ وہ گہری نظروں سے دیکھتا کر سی کھینچ کر اسکے بے حد قریب بیٹھ گیا۔

ک ک کس بارے میں! وہ ہکلاتی دور کھسکی۔

ایمان اسکی ڈھٹائی کا قائل ہوا۔ اس نے غصے سے آکسیجن مشین کی تار بہت زور سے

کھینچی۔ جو ایک چنگاری کے ساتھ ٹوٹ کر اسکے ہاتھ میں آگئی۔ وہ اسکے دونوں ہاتھ

دبوچتے ہوئے تار سے گرہیں لگانے لگا۔

رومیصہ کی جان ہوا ہونے لگی۔

یہاں نے متلاشی نگاہوں سے رخ موڑ کر میڈیکل باکس سے کٹراٹھالیا اور اسکی جانب

مڑا۔

ہاں، تو کیا کہہ رہی تھی تم؟؟؟

وہ انتہائی نرمی سے گویا ہوا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومیصہ نے سرخ آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں؟؟؟ یہ تو بہت غلط بات ہے نا؟؟؟

یا تو تم مجھے اس ڈیٹا کے بارے میں بتائو، یا میں تمہارے ناخن کھال سے الگ کر دوں گا،

یقین مانو تمہیں بہت درد ہوگا! وہ دھمکی آمیز لہجے میں اسکا ہاتھ دبوچتا ہوا بولا۔

رومیصہ اپنی جگہ پر شا کڈ رہ گئی۔ کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا تھا؟

نہیں؟؟؟ وہ جواب طلب نگاہوں دیکھتا ہوا اسکی انگلی کٹر میں دبانیے لگا۔

پہلیز! میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی، مجھے چھوڑ دو کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو  
! وہ آہستگی سے کہتی رودی۔

آریو شیور؟؟ وہ تاکید کی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

اس نے جھٹ سے گردن ہاں میں ہلائی۔ ایمان نے نظر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں جھانکا  
عموما لوگ اسکے ٹارچر کے آگے گٹھنے ٹیک کر سچ بولتے ہی بنتے۔ یا تو وہ لڑکی بہت ڈھیٹ  
تھی یا وہ واقعی کچھ نہیں جانتی۔ اس نے تار کھینچ کر اسکے ہاتھ آزاد کر دیئے اور خاموشی  
سے باہر نکل گیا۔ رومیصہ نے سکھ کا سانس لیا۔ نبیشہ سہی کہتی تھی۔ یہ شخص واقعی  
وحشی درندہ تھا۔ چھ ماہ کا عرصہ اس نے بے ہوشی میں گزار دیا۔ اب وہ اور دیر نہیں کر  
سکتی تھی اسے جلد سے جلد ان دونوں کو ڈھونڈنا تھا۔ اس سے بھی پہلے اس وحشی شخص  
کے چنگل سے آزادی درکار تھی اسے۔ اس نے باہر آ کر انتہائی غصے کے عالم میں مارشل  
کا گریبان دبوچے۔

تم نے غلط لڑکی پر میرا تناو وقت برباد کر دیا حتم انسان !

اب اس شخص کو تلاش کرو جسکے پاس وہ پینڈرا ایو ہے، ورنہ تمہیں میرے ہاتھوں سے  
کوئی نہیں بچا سکے گا مارشل، اور ان لڑکیوں کی تلاش بھی جاری رکھو جہاں ملیں وہیں مار

دینا پہلے ہی انکا کیا بہت بھگ رہے ہیں! وہ سختی سے تلقین کرتا آگے بڑھ گیا۔ مارشل کو نئے سرے سے فکر لاحق ہو چکی تھی۔

اسے جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ہاسپٹل کے بستر پر پایا۔ زرد اور رکھے صوفے پر شرائے لیٹی ہوئی تھی۔ کل کا منظر یاد کرتے ہی یکایک اسے اداسی نے لپیٹ میں لے لیا۔ دروازے کے باہر سے باتوں کی آوازیں آرہی تھی۔

لیکن اسے کوئی ٹینشن نہیں تھی کل تک تو بہت اچھا تھا اچانک کیسے ہو گیا سب؟؟  
تاتیہ نے پریشانی سے سر تھام لیا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Anyways miss tatiyana ,take care of his heart  
,u know his state very well !

ڈاکٹر کہہ کر جا چکا تھا۔

تاتیہ نے لمبی سانس اندر کھینچی اور اندر آگئی۔

تاتیہ مجھے گھر جانا ہے! وہ عاجزی سے گویا ہوا۔

جب تک ڈاکٹر تمہیں ڈسچارج نہیں کرتے، تم یہاں سے نہیں ہلو گے! وہ سختی

سے گویا ہوئی۔

تاتیہ پلیز! اسے گھٹن محسوس ہونے لگی۔

ڈرپ بے دردی سے کھینچ کر ہاتھ سے اتاری اور کمفر ٹرہٹاتا اٹھ بیٹھا۔

یشم، ڈونٹ ہرٹ یور سیلف! وہ ملتی ہوئی۔

i don't hurt myself ,my heart hurt me tatiya !

وہ پھٹ پڑا۔ اسکی سرخ آنکھیں اور شکست خوردہ لہجہ تاتیہ کو کچھ اور ہی کہانی سنانے لگے

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا پر اہلم ہے یشم؟؟؟ کیا ایسا کچھ ہے جو میں نہیں جانتی؟ وہ چا نچتی نگاہوں سے دیکھتی

اسکے قریب ہوئی۔ کچھ نہیں ہے! ایک پل کو اسکا دل چاہا سب کچھ کہہ دے مگر وہ اسے

اپنی وجہ پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

Ah , yashum Do you really think i dont see the

fire burning inside you ??? come on tell me

what's going on???

وہ نرم لہجے میں بولی .

اسکے نرمی برتنے پر ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے لیشم اسکے قدموں میں آ بیٹھا اور  
دونوں اپنے ہاتھ میں لئے۔ مجھے وہ چاہیے، میں اس لڑکی سے بہت محبت کرتا ہوں  
تاتیہ۔۔۔ اسکے بغیر نہیں رہ سکتا مر جاؤنگا میں پلیز، مجھے بس وہ چاہیے! وہ اسکے گٹھنے پر  
سر رکھتا ہوا روپڑا۔ تاتیہ شاکڈ رہ گئی۔ وہ ایسا تو کبھی نہیں تھا۔ خاص طور لڑکیوں کے  
پچھے بھاگنے والا۔

اسکے بیٹے کو واقعی محبت ہوگئی تھی؟ وہی محبت جس نے اسے برباد کر کے رکھ دیا تھا اور  
اب اسکے بیٹے کی جانب رخ کر چکی تھی۔ اسکی زبان تالو جا چکی وہ تسلی کے دو لفظ بھی  
اپنے بیٹے سے نہ کہہ پائی۔

\*\*\*\*\*

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

([Neramag@gmail.com](mailto:Neramag@gmail.com))

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

رومان کی شادی ختم ہو چکی تھی۔ وہ اس خوبصورت جزیرے پر تین دن گزار کر آج واپس جا رہے تھے۔ سبھی تقریباً خوش تھے۔ ایک عرصے کے بعد ان سب نے بحرام کے ساتھ وقت گزارا تھا۔ معروف گلاس وال کے پار سیاہ درختوں پر گرتی برف دیکھ کر مسرور انداز میں ایڑھیوں پر گھومی۔ وہ بحرام کے سنگ کئی یادیں یہاں سے لے جا رہی تھی۔ اسے بھلا اور کیا چاہیے تھا۔

ہاہہ! چور کہیں کی؟ محروش کی آواز پر وہ ناگواری سے پلٹی۔ وہ بحرام کا کوٹ ہاتھوں میں لئے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی، جو اس نے مہندی کی رات خاموشی سے اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھ لیا تھا۔

تو تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیگ کو چھونے کی! وہ سرعت سے آگے بڑھتی کوٹ واپس لینے لگی۔ کہیں وہ اسکا پول نہ کھول دے سب کے سامنے۔

چور کہیں کی، تمہارے پاس اتنے کپڑے ہیں پھر بھی تم نے بیرو بھائی کے کپڑے چرائے، میں ابھی انکو بتا کے آتی ہو! وہ نادان کہاں جانتی تھی اس نے کس ارادے سے کوٹ اٹھایا تھا۔

ارے ارے ارے ارے، بے وقوف کہاں جا رہی ہو! ایسا کچھ نہیں ہے وہ لپک کر اسے



روکنے لگی۔ اسکا کوئی بعید نہیں تھا۔ وہ بتا بھی دیتی۔

تو کیسا ہے ہاں؟ تمہیں شرم آنی چاہیے معروف

مما کہتی ہیں چوری کرنا غلط بات ہے!

وہ معصومیت سے بولی۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے معاف کر دو غلطی ہو گئی مجھ سے!

وہ جان چھڑانے لگی۔

ایسے نہیں؟ تم پہلے چلا کر سب کو بتاؤ شمال چڑیل ہے! وہ اپنی شرط بیاں کرنے لگی۔

کیا؟ تمہارا دماغ خراب ہے کیا لڑکی!

معروف بے یقینی سے چلائی۔

ٹھیک ہے پھر میں بیرو بھائی کو بتا کر آتی ہو!

وہ کندھے اچکاتی آگے بڑھی۔

اے رکو، پاگل لڑکی! وہ اسکے پیچھے بھاگی۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ کیوں شور مچایا ہوا ہے تم لوگوں نے! ناز لے ساڑھی کا پلو لپیٹتی ہوئی وہاں برآمد ہوئی۔

مما اس نے بیر و بھائی کی چیزیں چرائی ہیں! دیکھیں محروش نے کوٹ لہراتے ہوئے پل بھر میں اسکا بھانڈا پھوڑ دیا۔ محروف نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

یہ مجھے دے دو میری جان، اور بحرام بھائی سے اسکا زکرمٹ کرنا ٹھیک ہے؟ ورنہ وہ ہمیں دوبارہ یہاں نہیں بلائیں گے پھر تم کیسے ملو گی بیر و بھائی سے؟ وہ اسے بہلاتے ہوئے کوٹ واپس لینے لگی۔

محروش پر سوچ انداز میں سر بہلاتی باہر نکل گئی۔

کیا حرکت تھی یہ؟ ناز لے اسکی جانب متوجہ ہوئی

معروف نہ بے اختیار نگاہیں چرائیں۔

میں نے منع کیا تھا نا تمہیں معروف؟ اپنی منہ زور خواہشوں کو لگام دو وہ تمہارا بھائی ہے

کچھ شرم کروا گر کسی کو پتا چل گیا تو کیا سوچے گا تمہارے میں!

وہ دبہ دبہ غرائی۔

وہ میرا بھائی نہیں ہے میں کتنی بار کہہ چکی ہو میں اس سے محبت کرتی ہو! وہ بے باک انداز میں چیخی۔ آواز قدرے بلند تھی۔

نازلے نے بڑھ کر اسکا بازو دبوچا۔

بکو اس بند کرو بحر ام نے سن لیا تو نہ جانے تمہارے ساتھ کیا سلوک کرے گا! وہ اسکی بازپرس کرنے لگی۔

سنتا ہے تو سن لے، میں اس سے محبت کرتی ہو بس! وہ بے خوفی سے کہتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ نازلے کا دل چاہا سر پیٹ لے۔ یہ لڑکی اسے زمانے میں رسوا کر کے چھوڑے گی۔ بحر ام کو اس بات کی بھنک لگ جاتی تو اسے جان سے مار دیتا۔

\*\*\*\*\*

شمال سیرٹھیاں اترتی نیچے آئی۔ لائونج میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اسے چارونہ چار نازلے سے پوچھنا پڑا۔ بھائی کہاں ہیں؟؟ سپاٹ لہجے میں مخاطب ہوئی۔

نازلے نے رخ موڑ کر لاعلمی سے کندھے اچکائے۔ اس سے تو وہ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتا تھا۔ شمال وہی سیرٹھیاں دوبارہ پھنگتی اوپر آگئی۔

اوپر والا وسیع پورشن محل سے کم نہیں تھا۔

مجھے بھائی سے ملنا ہے! وہ اٹل لہجے میں بولی۔

گارڈز سر ہلاتے ہوئے اندر گیا۔ اور واپس آکر احترام اسکے لئے دروازہ کھول دیا۔ ایک

پل کو تو اسے یقین نہ آیا۔ اسے لگا وہ جنت میں آگئی ہو۔ یہ اس جزیرے کا سب سے

حسین حصہ تھا۔ دیواروں کی جگہ ہر سو گلاس والی نظر آرہے تھے۔ باہر برف پڑ رہی

تھی۔ اسے لگا بڑے سے برف کے میدان میں بس فرنیچر سیٹ کر دیا گیا ہو۔ کس قدر

حسین منظر تھا۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویکم میم! شمال کا طلسم ٹوٹا

وہ چونک کر مڑی۔

بھائی یہاں رہتے ہیں؟ وہ حیرانی سے پوچھنے لگی۔

دیوہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط تھا وہ 'صرف' اپنے کمرے میں

رہتا تھا۔

بہت خوبصورت ہے دیوہ! وہ ستائشی نظروں سے گھوم کر دیکھنے لگی . .

خیر، تمہارا ہاتھ کیسا ہے؟ وہ کان کے پیچھے بال اڑستی ہوئی بولی۔

پہلے سے بہتر ہے! وہ مسکرائی۔

میں بھائی سے مل سکتی ہو، یعنی انکے کمرے میں جاسکتی ہو! وہ تمہید باندھنے لگی۔

جانتی تھی یہ ناممکن ہے۔

آئی ایم سوری میم مگر۔۔۔

پلیززز! مردانہ آواز پر وہ دونوں چونک کر مڑی۔ تو ملک ہاتھ کے اشارے سے شامل  
 کوراستہ دکھانے لگا۔

تھینک یو! وہ چہکتی ہوئی اوپر کی جانب بڑھی۔

دیورہ تنبیہی نظروں سے ملک کو گھورنے لگی۔ وہ اسکی نظروں کا اثر نہ لیتے ہوئے کوٹ

کے بٹن بند کرتا باہر نکل گیا۔ وہاں پہنچی تو دروازہ بند تھا۔ اس نے مایوسی سے کندھے

جھٹکے۔ اور رخ موڑ کر مدد طلب نگاہوں سے لابی میں کھڑے سوٹڈ بوٹڈ گارڈ کو دیکھا

۔ وہ آگے بڑھا اور کی کارڈ دروازے میں سوائپ کیا۔ جس سے دروازے کھل گیا

۔ تھینک یو سوچ! شامل بے اختیار اس سے لپٹی۔ وہ شخص اسکی حرکت کا زرا برابر اثر

کانہ لیتے ہوئے پھر سے اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا۔ اس نے جیسے قدم کمرے میں رکھا وہ پہلے سے زیادہ حیران ہوئی۔ کمرہ گویا گھر ہو جیسے۔ اتنا بڑا اور شاندار۔ خوبصورت نقش و نگار والا معمولی بیڈ سے قدرے بڑا بیڈ! ایک جانب کتابوں کی ریک تھی جس کے اطراف کرسیاں پڑی تھی۔ بڑے سے گلاس وال کے پار وہی منظر تھا۔ جسکے آگے اسکی خصوصی چیز پڑی تھی۔ ایک طرف ڈریسنگ روم اور اسکے آگے اسی طرح کے اور کئی دروازے تھے۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک کمرے کا دروازہ سرکایا تو اسے ہر طرف پینٹنگ بورڈ نظر آئے۔

وہ بے اختیار اسے بچپن کی یاد دلا گئے۔ بحرام اسے بچپن میں ڈرائنگ بنا کر دیا کرتا تھا۔ جو اسے بہت پسند آتی مگر نہ جانے کیوں اس میں کلر کرنے کے بعد اسکی خوبصورتی ماند پڑ جاتی۔ انکا اس بات پر ہمیشہ جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ بحرام اسے کہتا تھا وہ کلرنگ ٹھیک سے کرتی۔ جبکہ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتی تھی۔ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ وہ صوفے پر پڑی شرٹ اٹھا کر پہنتا ہوا بولا۔

شمال نے دیکھا کہ اسکی پیٹھ پر آڑے ترچھے جا بجا چوٹوں کے سرخ نشان تھے۔

ان رنگوں کو تلاش کر رہی ہو بھائی؟؟ وہ نم آواز میں بولی۔

کیسے رنگ؟ وہ مڑے بغیر بولا۔

وہی رنگ جو آپ بچپن میں پینٹ کر کے ڈرائنگ میں جان ڈال دیا کرتے تھے! وہ دروازہ واپسی بند کرتی اسکی طرف آئی۔

اور تم رنگ بھرنے بہت بری تھی! وہ ہلکا سا ہنسا۔

میں اب بھی بہت بری ہوں! اسکی آواز میں نمی گھلی۔

پتا ہے میری زندگی بھی ایسی ہی ہے چارٹ بورڈ پر بنی خالی ڈرائنگ کی طرح، سمجھ نہیں آرہا اس میں رنگ کیسے بھروں، رنگوں کو ہاتھ لگاتی ہوں تو ہاتھوں پر چھلک جاتے ہیں، مجھے ڈر ہے کہیں بچپن کی طرح اس خوبصورت پینٹنگ کو بھدانا کر دوں! اب تو میرے پاس رہنمائی کے لئے آپ بھی موجود نہیں ہیں بھائی! وہ رو دی۔

شمال! وہ اسے کہنی سے تھامتا ہوا اپنے ساتھ لگانے لگا۔ میں آپ کے ساتھ رہ سکتی ہو بھائی؟؟ وہ اسے سینے سے لگی روتے روتے پوچھنے لگی۔ انتہائی معصومانہ سوال تھا۔ تم جانتی ہو یہ ممکن نہیں ہے شمال! اسکے لہجے میں سرد مہری در آئی۔ وہ بھی چاہتا تھا اپنی گڑیا، دادی کے ساتھ ایک بھر پور فیملی کی طرح رہے۔ مگر وہ اس پوزیشن میں نہیں تھا

- وہ انہیں اپنے سے دور رکھ کر ہی محفوظ رکھ سکتا تھا۔

تو پھر ٹھیک ہے وہ آنسو پونچھتی ہوئی پیچھے ہٹی۔

آپ میرے ساتھ چلیں، اس نے ہتھیلی بحرام کے سامنے پھیلائی۔

میری آفر ابھی بھی موجود ہے، چلیں نا بھائی ان لوگوں سے کہیں دور چلتے ہیں، مجھے ان

حیدر ریز کے بیچ نہیں رہنا، آپ میں دادی ایک فیملی کی طرح نارمل زندگی گزارنے کہیں

دور چلتے ہیں، میں بابا کی طرح آپ کو کھونا نہیں چاہتی بھائی! وہ آنکھوں آس لیے اس

امید سے فریاد کرنے لگی کہ بحرام اس بار مان جائے گا۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

تم چیزوں کو اور کمپلیکس بنا رہی شامل!

ہر بار کی طرح بحرام نے بے رخی سے رخ موڑ لیا۔

شامل کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا۔ اس نے ہتھیلی بے جان چیز کی طرح پہلو میں گرائی

- آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی بحرام

ملک کا اشارہ سمجھتے ہوئے اسکے قریب ہوا۔

چلو شاباش، تمہارے جانے کا وقت ہو گیا ہے! وہ اس کا گال تھپتھپاتا ہوا بولا۔ شامل نے



آنسو بھری نگاہ اسکی جانب اٹھائی۔

آپ نے ایک بار پھر میرا دل توڑ دیا بھائی! سماٹانہ سہی کہتی ہیں آپ بدل گئے ہیں بھائی۔۔۔ وہ آنسوؤں کے بیچ کہتی ایک نظر دروازے پر کھڑے ملک پر ڈالتی باہر نکل گئی۔ بحرام کو اسکی نظروں نے اندر تک ہلا ڈالا۔ وہ کہاں اپنی گڑیا کا دل توڑنا چاہتا تھا۔ وہ بس اسکے معصوم سوالوں کے سامنے کمزور پڑ جاتا تھا۔ شامل نادان تھی بچی تھی۔ مگر وہ تو سمجھدار تھا جانتا تھا یہ ممکن نہیں ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو وہ انہیں لے کر کب کا اسکا دلدل سے نکل جاتا۔ مگر فرار ممکن نہیں تھی۔

\*\*\*\*\*

تم نے آج کا اخبار دیکھا بیش؟؟؟ اسکے سنسنی خیز انداز پر نبیشہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔

کیوں کیا ہوا؟ وہ خود کو نارمل ظاہر کرتی کسٹمز کے لئے کافی بنانے لگی۔

یہ دیکھو؟ وہ اخبار اسکے سامنے پھینکتی ر سپشن کارخ کرنے لگی۔ اس نے جیسے اخبار پر نظر

ڈالی۔ وہ دنگ رہ گئی۔ یہ کیسے ممکن تھا؟؟؟ وہ اسے صحیح سلامت چھوڑ کر آئی تھی۔ پھر

یشم کا یہ ایکسڈنٹ؟؟؟

وہ ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ یک دم کینے میں شور و غل سا مچ گیا۔ سیاہ نقاب پوش آکر توڑ پھوڑ مچانے لگے۔ لوگ خوف و ہراساں ہو کر باہر کی جانب بھاگنے لگے۔

یہ کیا ہو رہا ہے کیسی؟؟؟ اسکی سانس گلے میں اٹکی۔

پتا نہیں سوئی! کون لوگ ہیں یہ کیسی خوفزدہ ہو کر بولی۔

کیسی کے سوال پر اس نے بے اختیار اسے دیکھا۔ اسکے دماغ میں جھماکا سا ہوا

وہ لوگ اسکے لئے آئے تھے؟ ہاں۔۔۔ وہ لوگ پینڈرا سیکو کی تلاش میں آئے تھے۔

نبیشہ نے تیزی سے اپنا بیگ اٹھایا اور کیسی ہاتھ تھامتھی پچھلے دروازے سے باہر کی جانب بھاگی۔ مگر اسکی بد قسمتی وہ انکی نظر میں آگئی۔

کیسی سنو، تم اس راستے سے جاؤ میں وہاں سے جاتی ہو! وہ اسکا ہاتھ چھوڑتی ہوئی عجلت

میں بولی۔ تو وہ سر ہلاتی دائیں جانب گلی مڑ گئی۔ جب وہ جانتی تھی ان درندوں کو تو

کیونکر کسی معصوم کی جان خطرے میں ڈالتی۔ بھاگتے بھاگتے اسکی سانس پھولنے لگی۔

وہ رک کر سانس بحال کرنے لگی۔ اتنے میں وہ اسکے سر پر آپہنچھے۔ اس نے انتہائی

خوفزدہ ہو کر بیگ پر گرفت مضبوط کی۔ اسے لگا اب تو وہ گئی۔ وہ لوگ اسے موت کی

گھاٹ اتار دیں گے۔ تبھی وہاں ایک اور شخص کو دپڑا اور ان کو بے جا بیٹنے لگا۔ نبیشہ حیران پریشان ہو کر یہ منظر دیکھنے لگی۔ وہ اکیلا ان تین لوگوں پر بھاری تھا۔ وہ زیادہ دیر اس کے سامنے ٹک نہیں پائے اور دم دبا کر وہاں سے بھاگ گئے۔

تُوٹھیک ہے؟؟؟ وہ مڑ کر نبیشہ سے پوچھنے لگا۔

اس نے بے اختیار گردن ہلائی۔ وہ شخص سر ہلاتا ہوا مڑا۔ ت۔۔۔ تھینک یو! وہ پیچھے سے ہانکی۔

تھینک یو کیسا، میں نے دیکھا ایک اکیلی لڑکی کو تین لوگ مارنے کے واسطے آئے، یہ تو زیادتی ہوئی نا!

اسکے عجب انداز پر نبیشہ تعجب سے مسکرائی۔

ت ت تمہارا بازو زخمی ہے! وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔ اسکی کہنی سے خون کی لکیریں بہہ رہی تھی۔

اچھا؟ کدھر! آپنے کو فیل نہیں ہوا!

اس شخص نے کہنی موڑ کر دیکھا اور لاپراوہی سے گویا ہوا۔

یہاں پاس میں میرا گھر ہے، اگر تم چاہو تو۔۔۔

وہ اسکے زخمی ہاتھ کو دیکھ کر بے اختیار بولی۔ پہلی بار اسے ایک راہ چلتے اجنبی شخص سے خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔ حالانکہ اس کا رویہ بہت عجیب سا تھا اور بات کرنے کا انداز بھی

ویسے میں جاتا نہیں ہے، اگر تو کہتی ہے تو چل! وہ کندھے اچکا کر کہتے ہوئے اسکی جانب بڑھا۔

وہ تیزی سے قدم اٹھاتی ہوئی اسکے ہم قدم ہوئی۔ شام ڈھل چکی تھی۔ سڑکوں پر اسٹریٹ لائٹس آن ہونے باوجود ملگجہ سا اندھیرا تھا۔ وہ اس شخص کے چہرے پر نظر ڈالتی اسکا جائزہ لینے لگی۔ سانولہ سے رنگ پر مناسب نین نقش تھے سر پر بال نہ ہونے کے برابر، گلے میں بھاری چین لٹک رہی تھی، اسی سے ملتے جلے ہاتھ میں کئی بینڈ پہن رکھے تھے۔ ڈھیلی ڈھالی شرٹ پر گھٹنوں سے قدرے پھٹی ہوئی جینز پہنی ہوئی تھی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہے میں اندھیرے میں اتنا بھی خوفناک نہیں دکھتا!

ن ننہیں نہیں تو، کس نے کہا تم خوفناک ہو! اسکی آواز پر اس نے گھبرا کر صفائی دی۔

لاک گھماتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا۔ اور لائٹ آن کی۔ صد شکر اسکا گھر سہی  
حالت میں تھا۔

تم بیٹھو میں فرسٹ ایڈ باکس لاتی ہوں! وہ اسے صوفے کی جانب اشارہ کرتی ہوئی اندر  
سے فرسٹ ایڈ باکس اٹھالائی۔ تیرے گھر میں اور کوئی نہیں ہے کیا؟؟  
وہ ارد گرد نگاہ گھماتا ہوا بولا۔

نہیں، میں اکیلی ہوں! وہ اداسی سے گویا ہوئی۔

اپنا بھی اس دنیا میں کوئی نہیں ہے! وہ سر جھٹکتے ہوئے مسکرایا۔ نبیشہ جانتی تھی اس  
مسکراہٹ کے پیچھے کا درد۔ ڈریسنگ کرنے کے بعد وہ فرسٹ ایڈ باکس سمیٹتی اٹھ  
کھڑی ہوئی۔

کافی؟؟؟ وہ فارمل ہوئی۔

کافی نہیں پیتا میں، ڈرنک ہے تو بول!

وہ بے نیازی سے بولا۔

میں ڈرنک نہیں کرتی! نبیشہ اسکا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔ ایسا کیا؟؟؟ اسے جیسے یقین نہیں

ہوا۔

نبیشہ نے جھٹ سے سر ہلایا۔

ٹھیک ہے پھر اپنا کیا کام ادھر !

وہ جانے کے ارادے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

نبیشہ نے اسکے انداز پر بمشکل لب دبائے۔

بائے داوے، اپنے کو چسپ بولتے ہیں! وہ ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔

نبیشہ! اس نے جھجھکتے ہوئے ہاتھ تھام لیا۔

رمیشہ؟

نبیشہ!

علیشہ؟

نبیشہ،

ملیشہ! وہ جتنی بار اسے درست کرتی وہ نئی طریقے سے اسکا نام پکارتا۔

خیر چھوڑ، میں چلتا ہے! وہ خفت کا شکار ہوا۔

آتے رہنا! وہ بے اختیار بولی!

جسپر نے حیرانی سے مڑ کر دیکھا۔ عمو ماعورتیں اسے غنڈہ موالی جان کر رستہ بدل لیتی تھی یہ پہلی لڑکی تھی اسے گھر آنے کی دعوت دے رہی تھی۔

ی ی یعنی، تم سے بات کر کے اچھا لگا! اور تم نے میری جان بچائی! وہ اسے اپنی طرف دیکھا پا کر گھبرا کر صفائی دینے لگی۔

واللہ، اسکا انداز بہت عجب تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ کی بے اختیار ہنسی چھوٹی۔

ویسے تجھے ایک راز کی بات بتاؤ،

وہ قدرے نبیشہ کی جانب جھکا۔ وہ بغور اسے سننے لگی۔ میں جیل سے بھاگ کے آیا ہے

ابھی، تیرے لئے مسئلہ بننا نہیں چاہتا سمجھی نا؟ اسلئے شکر یہ اب میں چلا!

وہ دو انگلیاں ماتھے پر رکھتا ہوا داخلی دروازے کی سیڑھیاں اتر گیا۔ نبیشہ کو زیادہ حیرانی

نہیں ہوئی تھی۔ اسکے حلیے اور لب و لہجے سے اسکے تعلقات کا اندازہ ہو گیا تھا۔ وہ اسکے

لئے کیا مسئلہ بنتا اسکی زندگی اپنے آپ میں ایک بہت بڑا مسئلہ تھی! اسے تو اب یہی ڈر لگا رہتا تھا کہ وہ کسی اور کے لئے مسئلہ نہ بن جائے۔ وہ بو جھل دل سے سوچتی ہوئی دروازہ لاک کرنے لگی۔ اسی سڑک پر زرافا صلے پر کھڑی سرخ رنگ کی گاڑی میں موجود لیشم نے آنکھوں میں غضب کا غصہ لیئے اسٹیرنگ کو مضبوطی سے مٹھیوں میں جکڑا۔

\*\*\*\*\*

پوربچ میں سیاہ گاڑی آرکی۔ ڈاکٹر سیانا اپنا بیگ اور فائلیں سمیٹ کر مینیجر کے حوالے کرتی آگے بڑھی۔

انا! کہاں ہے؟ وہ لائونج میں قدم رکھتے ہی انا کو پکارنے لگی۔ یہ اب اسکا معمول سا بن گیا تھا۔

میم وہ اپنے کمرے میں ہیں! نوکر کی پیش گوئی پر وہ سر ہلاتی اسکے کمرے کی جانب بڑھی۔ وہ اداس سی صوفے پر سر ٹکائے کھڑکی کے باہر چہکتی چڑیا کو دیکھ رہی تھی۔ کمرے میں ہر چیز درہم برہم تھی۔ ڈاکٹر سیانا سمجھ چکی تھی آج پھر اسکی مینیٹل اسٹیٹ اچھی نہیں ہے۔



انا! وہ بے حد نرمی سے پکارتی کانچ کے ٹکڑوں کو ہیل سے ایک طرف سرکاتی اسکی  
جانب بڑھی۔

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہو اسیانا !

وہ غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہوئی بولی۔

یہ صرف ایک حادثہ تھا سویٹ ہارٹ، اور تم اپنی قسمت کو کیوں کوس رہی ہو! وہاں

صرف تم تو نہیں تھی، وہاں ہزاروں لوگ تھے جو اس حادثے کا شکار ہوئے،

وہ نرمی سے کہتی اسکے نزدیک بیٹھ گئیں۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قدرت نے تمہیں دوسرا موقع دیا ہے! اسکا فائدہ اٹھائو ایک نئی زندگی شروع کرو!

وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔

مجھے نفرت ہے! اس نے بے اختیار سیانا کو دیکھا۔

سیانا دھک سے رہ گئی۔ اسے لگاسب کچھ ختم ہو گیا۔ اسکا راز فاش ہونے والا ہے۔

مجھے نفرت ہے اپنے چہرے سے! ایسا لگتا ہے میں بناوٹی ہوں کوئی محوٹہ چہرے پر

سجائے گھوم رہی ہو، مجھے اپنا چہرہ پسند نہیں ہے میں کیسے اسکے ساتھ جیوتوں میں مرنا

چاہتی ہوں! وہ جلالی انداز میں چیختی اپنے چہرے کو ناخنوں کو نوچنے لگی۔

نہیں نہیں نہیں، سیانہ نے سرعت اسکے ہاتھ دبوچے۔

تم بہت خوبصورت ہو انا! زرا دنیا کی نظر سے دیکھو، اس کمرے کی چار دیواری سے باہر نکلو سجو سنوروں، آؤٹنگ پر جائو، نئے دوست بناؤ! انکے ساتھ گھلو ملو گی تو تمہیں زندگی کا اندازہ ہوگا!

ہو نہہ! اس نے تمسخرانہ انداز میں ہاتھ چھڑائے۔ کبھی اسے سجناسنورنا بہت پسند ہوا کرتا تھا۔  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 میں تمہاری وجہ سے بہت پریشان ہوں انا!

وہ فکر مندی سے بولی۔

آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں! میں ٹھیک ہوں! وہ پھر سے کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔

مجھے WHO کی جانب سے نوٹس ملا ہے وہ لوگ غریب ممالک میں علاج معالج کے کیمپس لگا رہے ہیں! مجھے وہاں جانا ہوگا کچھ مہینوں کے لئے!

اسکی بات پر انارخ موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

میں تمہاری طرف سے بہت فکر مند ہوں اسلئے میں نے فیصلہ کیا ہے جب تک میں لوٹ نہیں آتی تم بیرو کے ساتھ رہو گی! میں تمہیں اس حال میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی!

بیرو کون؟؟؟ اس نے غیر دلچسپی سے پوچھا۔

وہی جو اس دن پارٹی پر ملا تھا تمہیں! یاد نہیں؟



انا کے سامنے چھن سے اس خوبصورت شخص کا سراپا لہرایا۔

مجھے کہیں نہیں جانا سیانا! میں یہیں رہنا چاہتی ہو! وہ ادا سی سے بولی۔

ہر گز نہیں! تمہیں بیرو کے حوالے کر کے پھر جائو گی! اکیلے چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتی! پینگ کر لو!

وہ حتمی انداز میں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

انا بو جھل دل سے اٹھی اور پیروں کو قدرے اونچا کیئے چلتی ہوئی کانچ کے ٹکڑوں کو

پرے کرتی ڈرار سے گولیاں نکال نکلنے لگی۔ اور سوتی بنی۔ اسکا یہی کام تھا۔ دن ہو یا رات جب اسکا موڈ آف ہوتا وہ گولیاں نکل کو فرار حاصل کرتی۔ اسے کمرے میں قید چھ مہینے سے اوپر ہو چکے تھے۔ نہ وہ باہر نکلتی نہ کسی سے ملتی جلتی۔ بس اپنے کمرے کی کھڑکی سے ان چہماتی چڑیوں کو دیکھتی رہتی۔ وہ بھی کبھی ان مشابہ رکھتی۔

\*\*\*\*\*

جاپان سے انجینئر آچکے ہیں باس !

دیورہ نے آکر اسے اطلاع دی۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
ہمم ! انہیں میٹنگ روم میں بٹھائو میں آتا ہو !

وہ دھڑادھڑا فائلوں پر سائن کرتا ہوا مصروف انداز میں بولا۔

ڈاکٹر سیانا کی جانب سے آپ کے لئے ایک میسج ہے اگر آپ فری ہیں تو !

ہوں؟؟ کیا بات ہے؟؟ اس نے رک کر پوچھا اور پھر سے مصروف نظر آنے لگا۔

وہ (WHO (world health organization کی جانب سے ہیلتھ

مشن پر دوسرے ممالک جا رہی ہیں اور چاہتی ہیں کہ انکی بیٹی تب تک آپ کے پاس

رہے اسکی مینٹل کنڈیشن بہتر نہ ہونے کی وجہ سے !

بحرام کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔ پارٹی والی رات دو منٹ کی ملاقات نے اسکی زندگی کے معنی بدل دیئے تھے۔ اب اگر وہ اسکے قریب رہتی تو وہ یقیناً بغاوت پر اتر آتا۔ جو کہ اسے منظور نہیں تھا وہ چاہ کر بھی کچھ قائدے قوانین توڑ نہیں سکتا تھا۔ دیورہ جو اب طلب نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

نہ تو یہ ہاسپٹل ہے اور نہ ہی میں کوئی مینٹل ڈاکٹر ہوں! وہ سرعت سے جذباتوں پر قابو پاتا اپنے خول میں سمٹا۔ فائلیں سمیٹ کر دیورہ کی جانب بڑھانے لگا۔

Pardon????

وہ نا سمجھی سے فائلیں تھامنے لگیں۔ اب اسکا مطلب 'ہاں' تھا یا 'ناں'۔ بے چاری سمجھ نہیں پائی۔ اسکا باس کبھی کبھی بہت مشکل باتیں کیا کرتا تھا۔ وہ کوٹ پہنتا ہوا باہر نکل گیا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے واپس مڑا۔

مہمان کی خاطر داری میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے! اس کے لیے بہتر ہے تم پہلے سے ہی ڈاکٹر کا انتظام کر لو! سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ دیورہ کو لگا یہ صلاح

اس نے مزاق میں دی ہوگی۔ مگر اسکے سنجیدہ چہرے پر مزاق کا شائبہ تک نہ تھا۔ وہ دو دن سے ان پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ ایمان نامی شخص رات گئے تک لوٹا اور مارشل وقت بے وقت کام کی صورت میں یہاں آتا اور چلا جاتا۔ صبح کے دس بج رہے تھے وہ اپنی کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔ جیسے ہی مارشل کی گاڑی مین گیٹ سے باہر نکلی۔ وہ سرعت سے دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ اور سیڑھیوں سے نیچے جھانکنے لگی۔ نوکر چاکر اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ اور ایمان سو رہا ہوگا۔ اس نے اندازہ لگایا۔ اور دو بارہ کمرے جا کر دروازہ بند کر دیا۔ بیڈ شیڈ کھینچ کر اس نے بالکونی کی ریلنگ سے باندھی اور اسے پکڑتے ہوئی نیچے اترنے لگی۔ مگر فاصلہ زیادہ تھا اور شیٹ چھوٹی۔ وہ جیسے ہی نیچے کودی کانٹے چھنے کی وجہ سے اسکی ٹانگ زخمی ہو چکی تھی۔ مگر وہ اسکا اثر نہ لیتے ہوئی سرعت سے جھاڑیوں کی اوٹ میں ہوئی۔ گارڈ گاہے بگاہے یہاں چکر کاٹ رہے تھے۔ اسے انکی نظروں میں آئے بغیر یہاں سے گزر کر مین گیٹ کی طرف جانا تھا۔ مگر وہ جیسے ہی آگے بڑھی۔ اسٹیل کی خاردار جالیاں بچھی ہوئی تھی جو بس قسمتی سے ادکی نظروں سے نہیں گزر سکیں۔۔ جالی پر اسکا پیڑ اور اسکی فلک شکاف چیخ پورے گھرنے سنی۔ اپنے نرم گداز بستر پر سکون سے سویا ایمان ہڑبڑا کر اٹھ

بیٹھا اور کھڑی سے نیچے جھانکنے لگا۔ گارڈن میں وہ اپنا پیر تھامے بیٹھی تھی۔

اب کیا موت پڑ گئی صبح صبح! ایمان کو قہر چڑھا۔

وہ صوفے سے شرٹ اٹھا کر پہنتا ہوا نیچے گارڈن میں آ گیا ہے۔

چہ چہ چہ! آئم سو سوری تم زخمی ہو گئی! دراصل ہم یہ اپنے دشمنوں کے لئے بچھا کر

رکھتے ہیں، یونو سیف ہوتا ہے! تاکہ کوئی یہاں سے بھاگ نہ پائے!

وہ اسکے آنسوؤں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے آخری الفاظ چبا چبا کر بولا۔

وہ درد سے دوہری ہوئے جا رہی تھی۔ اوپر سے اس ظالم شخص کی باتیں اسے زہر لگ رہی تھی۔

اللہ غارت کرے تمہیں! وہ زہر خند لہجے میں بولی۔

ایمان نے اسکی بات کو کمپلیمنٹ سمجھ کر انجوائے کرتے ہوئے اس قریب سے اٹھ بیٹھا

اسے اٹھا کر اندر لے آؤ! وہ کہتا ہوا اندر کی جانب بڑھا۔ گارڈ اسکے حکم کی تعمیل کرتے

ہوئے اسے کندھے پر لاد کر اندر لے جانے لگے۔ وہ چیخی چلائی۔ مگر اسکی مزاحمتیں بے

کارگنیں۔ نرس نے اسکے پیر کا معائنہ کرنے کے بعد ڈریسنگ کر دی اور وہاں سے نکلتی بنی۔

کیا کر رہی تھی تم گاڑن میں؟ وہ چانچتی نگاہوں سے دیکھتا ہوا اسکی جانب مڑا۔

رومیصہ نے بے اختیار نگاہیں چرائیں۔ اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

تو یمان شک بلکل سہی تھا؟؟؟ وہ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

تمہیں اسکی سزا ملے گی، اس دن چھوڑ دیا تھا اسکا مطلب یہ نہیں کہ مجھے تم پر کوئی شک

نہیں! چلو اٹھو! وہ اپنی نیند ٹوٹ جانے پر پہلے ہی تپ چکا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ک ک کہاں؟ میرے پیر میں چوٹ لگی ہے!

وہ التجائیہ انداز میں بولی۔

تمہیں کہاں چوٹ لگی ہے کہاں نہیں، ہو وکیٹر! وہ سفاکی سے بولا۔ رومیصہ کی آنکھوں

سے زار و قطار آنسو جاری ہونے لگے۔

تمہارے پاس دل نہیں ہے کیا؟ وہ روتے ہوئے اس پر چلائی۔ پتا نہیں کبھی نوٹ نہیں

کیا! وہ بے نیازی سے کہتا اسکی کہنی دبوچ کر اٹھانے لگا۔



آہسہ! وہ پیر پر وزن پڑنے کی وجہ سے اٹھنے والے درد کی شدت سے چیخی۔ بیان کی اب برداشت سے باہر ہونے لگا تھا۔ وہ اسے کندھے پر لاد کر گاڑی میں تقریباً پھنکتا ہوا۔ ٹھاہ سے دروازہ بند کرتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالنے لگا۔ کہاں لے جا رہے ہو مجھے؟ وہ چیخی۔

سوال کرنا بند کرو! تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اب میرے ساتھ رہو گی اپنی آخری سانس تک! یہی تمہاری سزا ہے وہ غرایا۔ اور ٹول سے رسی نکال اسکے ہاتھ باندھنے لگا۔ رومیصہ نے بے یقینی سے یہ منظر دیکھا۔ اور پھر اسکا سیٹ بیلٹ باندھا اور گاڑی آگے بڑھالے گیا۔

کک کیا مطلب؟ تمہارے ساتھ کیوں رہو گی میں؟؟ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔

وہ خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔

میں کیا پوچھ رہی ہو جواب دو؟

وہ زور سے پیر پختی چلائی۔

یہاں کو اسکا چلانا سخت ناگوار گزرا۔

میرے گھر میں کئی نوکر چاکر تمہارے جانے سے ایک اور کا اضافہ ہونے والا ہے زیادہ کچھ نہیں! وہ اطمینان سے بولا۔ نوکری وہ بھی تمہارے گھر میں؟

وہ استزائیہ انداز میں ہنسی۔

میں ایک پرو فیشنل وکیل ہو وحشی انسان!

وہ بے باکی سے اسکی جانب دیکھتی ہوئی بولی۔

اوپسہ! کوئی بات نہیں وکیل کی نوکری بھی بری نہیں ہے! اس نے متاثرہ انداز میں کہتے ہوئے گاڑی روکی۔ اور اسکے ہاتھ کھول دیئے۔ وہ بمشکل گاڑی کے سہارے باہر

نکلی اور محل نما بنگلے کو سراٹھا کر دیکھنے لگی۔ جہاں تک اسکی نظر پڑی اس بلندی تک

گارڈز کا پہرہ تھا۔ وہ سخت مایوس ہوئی۔ یہاں سے اسکا نکلنا ناممکن سا لگنے لگا۔ وہ اسے

پائوں کی پرواہ کیئے بغیر اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے اندر لے جانے لگا۔ رومیصہ کو اس

شخص سے انتہا کی نفرت محسوس ہوئی۔ وہ راہداریوں سے نکلتا جا رہا تھا۔ راستہ تھا کہ ختم

ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اور رومیصہ کی درد سے جان نکلنے لگی۔ اس نے لائونج میں

لا کر اسے زور سے صوفے پر پٹخا۔ وہ صوفے پر گرتی تقریباً چھلی اور نفرت بھری نگاہ اس شخص پر ڈالی۔

ان سے ملنے، یہ ہیں ہماری نئی وکیل! وہ تیزی انداز میں اسکا تعارف کروانے لگا۔ وہ سب تو ٹھیک ہے مگر یہ کیا طریقہ ہے یمان! اس آواز پر رومیصہ چونک کر پلٹی۔ سرخ مخمل کی بڑے سے تخت والی کرسی پر بیٹھا وہ شخص۔ عمر لگ بھگ ساٹھ کے قریب تھی۔ نفاست سے سجے سفید بال بلوتھری پیس میں ملبوس آنکھوں پر نظر چشمہ سجائے اخبار لپیٹ کر برہمی سے یمان سے گویا ہوا۔

ہونہ! یمان نے استزائیہ انداز میں ہنکارا بھرا اور فروٹ کی ٹوکری سے سیب اٹھاتا سیڑھیاں پھلنگتا اوپر کی جانب بڑھا۔ رومیصہ ہونکوں کی طرح گرد و نواح میں دیکھنے لگی۔ جیسے کسی غلط جگہ آگئی۔

چھوڑو اسے وہ ایسا ہی ہے اسکا براماننا تم!

اس قدر نرم لہجہ۔

رومیصہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔



چھ بجنے کے قریب تھے کیفے بند ہونے والا تھا۔ وہ اپرن اتار کر رکھتی اسٹاف روم سے بیگ لینے کے لئے بڑھی۔ جیسے ہی دروازہ کھلا وہ دانت دکھاتے ہوئے اسے ہاتھ ہلانے لگا۔

جسپر تم؟؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ وہ قدرے حیران ہوئی۔ ایسے ہی!

اس نے مزے سے کندھے اچکائے۔

تمہیں کیسے پتا چلا میں یہاں کام کرتی ہوں؟

وہ بیگ اٹھانے لگی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو اس میں مشکل کیا ہے، اپنے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا یہ! وہ اطمینان سے بولا۔ اچھا وہ بیگ

اٹھاتی آگے آگے چل دی۔ کہاں؟ وہ سوالیہ نظروں سے پوچھنے لگا۔

ساحل پر چلتے ہیں، میری فیورٹ جگہ ہے! وہ مڑ کر کہتی آگے آگے چلنے لگی۔

یہ تمہاری گاڑی ہے؟؟ وہ چونک کر اسے گاڑی کے قریب جاتا دیکھنے لگی۔

نہیں چوری کی ہے! وہ آرام دہ لہجے میں بولا۔

کیا؟ وہ چیخی۔ اسے لگا وہ ابھی کہہ دے گا! نہیں یار میری اپنی ہے! مگر وہ ایسے کسی موڈ

میں نہیں تھا۔

تو فکر مت کر کسی کو پتا نہیں چلے گا! چل آ جا !

وہ کہتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ سنبھالنے لگا۔

نبیشہ نے اتنا ریلیکس اچور اپنی زندگی پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ اسکے ساحل سمندر پر آگئی۔

اس سے باتیں کر کے اچھا لگا تھا۔ وہ برا انسان نہیں تھا بس حالات نے اسے ایسا بنا دیا تھا

-

میں انہی سڑکوں پر پلا بڑھا، نہ ماں کا پتہ نہ باپ کی خبر! انہیں ڈھونڈنے کی فرست ہی نہیں ملی جب مجھے سمجھ آیا کوئی کسی کا نہیں ہے، انسان کی ضرورت رشتے نہیں روٹی ہے

رشتے تو چھوڑ جاتے کبھی برے وقت میں تو کبھی اچھے وقت میں!

جب دنیا میں اکیلے آئے ہیں اکیلے جانا ہے، سارا سفر اکیلے طے کرنا ہے تو رشتوں کا

احسان کیوں لے انسان یہ قسمت والوں کو ملتے ہیں! وہ پتھر اٹھا کر پانی میں پھینکنے لگا

بس ایک بھائی ہے اپنا ڈیوائس، پر وہ اپنے کو پسند نہیں ہے!، تو اپنے بارے میں کچھ بتا؟

وہ رخ موڑ کر پوچھنے لگا۔

میرے پیرنٹس پہلے ہی انتقال کر گئے تھے، ہم تین بہنیں تھی، یہاں آنے کے بعد میں اکیلی رہ گئی وہ دونوں خوفناک حادثے کا شکار ہو گئیں۔۔۔ اٹلی نکل گیا ان دونوں کو! نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی آواز بھینگنے لگی۔

یہ اٹلی باہر سے جتنا خوبصورت ہے نا، اندر سے اتنا ہی گہرا ہے یہ ایک دلدل کی طرح ہے جو اسے جان لیتا ہے بس پھر اسکے لئے کوئی واپسی نہیں وہ اس میں دھنستا چلا جاتا ہے!

کتنا سہی کہہ رہا تھا وہ۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
تم میری ہیلپ کرو گے؟ وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

میں کیا ہیلپ کر سکتا تیری؟ تیرے کوچور بننے کا ہے کیا؟ وہ استزائیہ انداز میں ہنسا۔  
تم مجھے سیلف ڈیفینس سکھا دو بس! وہ بہت سہ چکی تھی۔ اگر اس دلدل میں رہنا تھا اسے پہلے اپنی حفاظت کا بندوبست کرنا تھا۔ آئے دن کوئی نہ کوئی منہ اٹھائے چلا آتا۔  
یہ نامی تلوار نہ جانے کب تک اسکے سر پر لٹکتے رہنی تھی کون جانتا تھا۔ وہ جان تو دے سکتی تھی مگر پین ڈرائیو نہیں۔ ویسے بھی اسکے پاس بچا ہی کیا تھا۔ سوائے ایک

مقصد کے۔ جو تھا ایمان کی بربادی۔

ہیلوووو؟؟؟ وہ اسکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرانے لگا۔ میں نے پوچھا تیرے کو کیوں  
سکھنے کا ہے سیلف ڈیفنس؟ اسے اچھنبہ ہوا۔

کیوں کہ میں اس شہر میں اکیلی رہتی ہو، میرا کوئی دوست، کوئی اپنا نہیں ہے، اسلئے اپنی  
حفاظت کرنا ضروری ہے، اب ہر بار میری جان بچانے کے لئے تم تو نہیں آؤ گے نا! وہ  
ہلکا سا ہنسی۔



سہی بولی، اپنے کو کوئی مسئلہ نہیں!  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے رضا مندی سے شانے اچکائے۔

شکریہ! وہ سر خم دیتی ہوئی بولی۔

تیرے کو اسکے لئے اپنی اسٹریٹ آنا پڑا گا روز!

وہ کپڑے جھاڑتا ٹھکھڑا ہوا۔

صبح کے وقت میں یونیورسٹی جاتی ہوں اور شام کو کیفے کے بعد کچھ بچتا ہے؟؟

وہ اپنا شیڈول بتانے لگی۔



چلے گا! وہ نارمل انداز میں کہتا آگے بڑھ گیا۔

تھینک یو جسر، تم سے بات کر کے اچھا لگا!

وہ پیچھے سے ہانگی۔

میشن نٹ! وہ گاڑی آگے بڑھالے گیا۔ اس سارے عرصے میں وہ پہلی خود کو ہلکا پھلکا

محسوس کرنے لگی۔ شانوں سے اک ان دیکھا بوجھ سا سر کنے لگا۔

ویٹ فارمی، ایمان عاطر! وہ زہر خند لہجے میں کہتی بیگ کندھے پر ڈالے آگے بڑھ گئی۔

\*\*\*\*\*

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

\*\*

وہ بے دلی سے بیگ میں کپڑے پھینکتی پیننگ کرنے لگی۔ سیانا صبح چھ بجے کی فلائٹ سے

جاچکی تھی۔

جب وہ اٹھی تو اسے اپنے سر پہنے نوٹ ملا۔

جس پر اسکی دو ایسوں اور کھانے کاشیڈول لکھا ہوا تھا۔ اس نے بے اعتنائی سے کاغذ پھاڑ

کر ڈسٹبن کی نظر کر دیا۔ وہ زندگی سے سخت مایوس نظر آنے لگی تھی۔ شاور لینے کے بعد

اس نے جینز اور ٹی شرٹ زیب تن کی۔ بال سمیٹ کر اونچی پونی میں مقید کر لئے۔

ڈرائیور آپکا ویٹ کر رہا ہے انابھی!

ٹھیک ہے تم بیگ لے جاؤ میں آتی ہوں!

وہ حکم صادر کرتی لونگ شوز پہننے لگی۔ اس نے سنا تھا ٹائیگر ہلز پر بہت سردی ہے سو وہ اندازاً لونگ کوٹ ہاتھ پر ہینگ کرتی گو گلزاٹھائے اور گاڑی کا رخ کرنے لگی۔ اونچے نیچے روڈ، خوبصورت مناظر اسے ماضی کی یاد دلا گئے۔ اس نے بے دلی سے شیشہ چڑھایا۔ اور سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ جزیرے پر پہنچتے ہی اسے لگا اس نے یہ منظر پہلے کہیں دیکھا ہو۔ ٹائیگر ہلز کی بلند ترین چوٹی پر وہ تاریخی جزیرہ اپنی خوبصورتی کی مثال آپ تھا۔ ڈرائیور گاڑی سے سامان نکالنے لگا۔ اسکا دل کیا ایسے ہی یہاں کھڑی رہے۔ یہ منظر آنکھوں سے کبھی او جھل نہ ہو۔ پہاڑوں پر برف سے اٹے سیاہ درخت دیکھنے والے کی نظروں کو خیرہ کیئے دیتے تھے۔

تم جاؤ میں کچھ دیر یہاں رکوں گی! وہ ڈرائیور سے کہتی کیفے کی جانب بڑھی۔

one Americano please !

وہ کافی کا آرڈر دیتی کر سی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ اسکا موڈ یہاں آکر پہلے سے کافی بہتر ہو گیا تھا۔  
 - مایوسی کے بادل چھٹنے لگے۔ وہ اتنی سردی میں بھی صرف ٹی شرٹ ملبوس تھی۔ اسے  
 سردی اچھی لگ رہی تھی۔ لوگ مڑ مڑ کر اس دیوانی کو دیکھنے لگے۔ وہ انکی نظروں کا  
 مفہوم سمجھتی بے اختیار مسکرائی۔

\*\*\*\*\*

\*\*

جاپان سے آئے انجینئرز کے پرجیکٹو آئیڈیا سے بے حد بھائے تھے۔ فلحال اس نے  
 بائیس ارب کا بجٹ پاس کیا تھا۔ پہلے وہ خود اپنی آنکھوں سے سب دیکھنا چاہتا تھا۔ جس  
 کے لئے وہ کچھ دن جاپان جا رہا تھا۔ اسکی غیر موجودگی میں ساری ذمہ داریاں ہمیشہ کی  
 طرح ملک کے کندھوں پر تھی۔

اور وہ آپ کی نئی مہمان جو ابھی۔۔۔۔

اسکی طرف سے ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں وہ کلیئر ہے! وہ ملک کی بات کاٹ کر کہتا  
 کوٹ اٹھا کر پہننے لگا۔ شرٹ کے اوپری دو بٹن حسب عادت کھلے تھے۔

یہ کچھ فائلیں ہیں جن پر آپ کے سگنچرز چاہیے! ملک نے فائل میز پر رکھیں۔ اس نے ہاتھ میں گھڑی پہنی۔ اور پرفیوم اٹھا کر گردن پر اسپرے کرنے لگا۔ میرے آنے سے پہلے سزیلینز کی میٹنگ اریج کرنا، مگر اس سے پہلے تم ان کے پل پل کی خبر مجھے دو گے!

وہ سختی سے تشبیہ کرنے لگا۔

جیسے آپکا حکم! ملک سر خم دیتے ہوئے باہر نکل گیا۔ بحرام نے حتمی نگاہ آئینے پر ڈالی۔ اور دھڑادھڑا فائلوں پر سگنچرز کھینچے اور باہر نکل آیا۔ آئی لینڈ کے وسیع اور کشادہ ٹیرس پر پرائیویٹ پلین جانے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ اسکے بیٹھتے ہی پہاڑوں سے دور ہوتا گیا۔

\*\*\*\*\*

\*\*

وہ یہاں جیسے قید ہو کر رہ گئی تھی۔ نوکر اسے کھانا دے جاتے۔ کبھی وہ خود باہر آ کر کھا لیتی۔ فرمان اکثر یہاں پایا جاتا۔ اور ایمان کی کچھ خبر نہیں تھی۔ وہ زیادہ تر اپنے

اپارٹمنٹ میں رہتا تھا۔ ریگنر فرمان کا خاص آدمی تھا اور انتہائی خوفناک بھی۔ جسکی ایک نظر سے ہی انسان خوف سے مر جائے۔ رومیہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ یہاں سے کیسے نکلا جائے۔ بزنس کنسلٹس، قوانین کے متعلق جانکاری، سبیشنز غرض کے وہ لوگ اس سے وکیل کا مکمل کام لے رہے تھے۔ فرمان اس سے متاثر نظر آ رہا تھا۔ جب وہ اسکا کوئی بزنس سے ریلینڈ کام کرتی وہ اسکی تعریف ضرور کرتا۔ رومیہ سمجھ نہیں پارہی تھی آخر جائے تو کہاں جائے۔ فرمان ایمان کے علم میں لائے بغیر کچھ نہیں کرتا تھا۔ اس لئے اسکی مدد لینا بھی اپنے پیر پر کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا۔ اسے ایمان سے سخت نفرت محسوس ہونے لگی۔ اس شخص نے انکی ہستی بستی زندگیاں تباہ کر دیں تھی۔ جسکا اسے ملال تک نہ تھا۔

آٹو بر خوردار، کہاں ہو آجکل؟ نظر آنا ہی بند ہو گئے ہو؟؟؟ فرمان فائل اٹھا کر ریگنر کے حوالے کرنے لگا۔

سائٹ پر کنسٹرکشن کا کام چل رہا ہے صبح سے وہیں تھا آپ کو تو زحمت نہیں ہوئی اسلئے مجھے ہی جانا پڑا! وہ تکان سے صوفے پر پھیلا۔ ساتھ ہی بندوق نکال کر ٹیبل پر دھری۔ تم ہونا میرے شیر۔۔۔ میرے سب کام کرنے کے لئے! اور پھر مان لو کہ میں بوڑھا

ہو چکا اب سب کچھ تمہیں ہی سنبھالنا ہے۔۔۔ فرمان اسکے شکوے پر ہلکا سا ہنسا۔

کیا بات ہے ڈیڈ؟ آج پھر کوئی کام نکل آیا ہے آپ کو؟؟ وہ سر کے نیچے ہاتھ باندھتا ہوا

بول۔

ہا ہا ہا ہا!! فرمان کا قہقہے بے ساختہ بلند ہوا

اسمبلی سے بل پاس کروانا ہے بیٹا!

وہ اسکی حاضر دماغی کا قائل ہوا۔

کیسا بل؟؟؟ وہ ٹانگ ہلاتا ہوا سر سری سا پوچھنے لگا۔

تم بس ڈن کرو؟ کیسا؟ کب تمہیں پتا چل جائے گا! وہ بولا۔

ٹھیک ہے، جیسے آپ کہیں ڈیڈ! وہ رضامندی ظاہر کرتا ہوا اٹھا اور کمرے کی جانب بڑھا

۔ فرمان اسکی فرمانبرداری کا قائل ہوا۔ اسے شدت ماضی میں کی جانے والی غلطیوں کا

احساس ہونے لگتا تھا کبھی کبھی۔ وہ ایمان کا بچپن نہیں چھیننا چاہتا تھا۔ وہ تاتیہ کے ساتھ

خوش رہنا چاہتا تھا مگر۔ اسکی جلد بازی اسے لے ڈوبی۔ جسکا ملال اسے اندر ہی کھائے جا

رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

\*\*

ایک مہینے بعد |

اس نے آفس جوائن کر لیا تھا جو فرمان کی حمد لی کا نتیجہ تھا۔ مگر وہ ہنوز کوئی قدم اٹھانے سے قاصر تھی۔۔ کیونکہ اسکے سارے لیگل ڈاکمنٹس یمان کے قبضے میں تھے وہ واپس جاتی بھی تو کیسے؟؟؟ مارشل چوبیس گھنٹے سائے کی طرح اسکے ساتھ ساتھ رہتا۔ وہ محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ آفس سے گھر اور گھر سے آفس تک۔ اسکے دل میں یمان کے لئے نفرت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔ اسکی وجہ سے وہ ابھی تک اپنی بہنوں کو ڈھونڈ نہیں پائی تھی۔ اتنے بڑے اٹلی میں ان دونوں سوں کو ڈھونڈنا تقریباً ناممکن تھا۔ وہ واپس پاکستان بھی نہیں جاسکتی تھی۔

\*\*\*\*\*

\*\*

جاننے ہو مجھے یہ لڑکی بہت پسند آئی !

میٹنگ برخواست ہو چکی تھی۔ تمام لوگ اٹھ کر جا چکے تھے۔ فرمان کی آواز پر لبوں پر مٹھی دبائے یمان نے مڑ کر گلاس وال کے پار سیاہ بزنس کوٹ میں ملبوس آفس میں مصروف رومیصر پر نظر ڈالی۔

تو؟ وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

تو کیا؟ فرمان نے سوال پر سوال کیا۔

دیکھیں ڈیڈ، آپ کی عمر گزر چکی ہے شادی کی، آپ نے دیر کر دی! وہ سنجیدگی سے بولا



ہا ہا ہا۔۔۔ فرمان کا فلک شگاف قہقہہ میٹنگ روم میں گونجا۔

میں اپنی نہیں تمہاری شادی کی بات کر رہا ہو بر خوردار! فرمان سنجیدہ ہوا۔

پھر تو آپ یقیناً مزاق کر رہے ہیں ڈیڈ!

اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

دیکھو، لڑکی خوبصورت ہے، پڑھی لکھی ہے قابل ہے، تمہاری نسلیں سنوار دے گی،

مجھے تو بہت پسند ہے میری طرف سے ہاں سمجھو! وہ حتمی انداز میں بولا۔



ایسے کیسے ہاں سمجھو؟ کہاں سے آئی ہے؟ فیملی بیک گراؤنڈ کیا ہے؟ ایمان عصر تراشا  
 فیملی بیک گراؤنڈ کی کسے پرواہ ایمان، لڑکی اس قابل ہے کہ تمہارے ساتھ شانہ بہ شانہ  
 چل سکے اور مجھے منظور ہے یہ بات،

فرمان لفظوں پر زور دیتا اسے باور کروانے لگا کہ آخری فیصلہ اسی کا ہوگا۔

کم آن بابا، میں شادی وادی کے موڈ میں بلکل نہیں ہو! اس نے بے زاری سے پہلو بدلا

تم جانتے ہو تم میرے اکلوتے وارث ہو،  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 ہاں جانتا ہوں، اور لگتا ہے آپ کے لئے اتنا کافی نہیں ہے آپ ایک اور چاہتے ہیں! وہ  
 اسکی بات کاٹ کر بولا۔

آف کورس، تم شادی کرو گے میں دادا بنوگا،

بچا پیدا نہیں ہو اور یہ ہیں کہ برتھ ڈے پارٹی منار ہے ہیں! ایمان اسکی دور اندیشی پر  
 اکتاہٹ بھرے انداز میں بڑبڑایا۔

فرمان اسکی کھسر پھسر نوٹ کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

میں نے فیصلہ کر لیا ہے، شادی تمہاری اسی لڑکی سے ہوگی،

لیکن ڈیڈ آپ دیکھ نہیں رہی میری بنتی نہیں اس لڑکی سے اور نہ ہی ہم ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں!

اس نے جان چھڑوانا چاہی۔

تو پسند کرنا شروع کر دویمان، لڑکی نہیں مان رہی تو اسے بھی منانا تمہارا کام ہے "بائے ہک یا بائے کک"، شادی ہو جانی چاہیے! وہ ٹیبل بجا کر حکم صادر کرتا یہ جاوہ جا۔ مگر ڈیڈ

... اس پہلے وہ مزاحمت کرتا فرمان گلاس ڈور دھکیلتا باہر نکل گیا۔ اس نے غصے سے

کر سی اٹھا کر زور سے ٹیبل پر دے ماری۔ وہ ان شادی بیاہ جیسی چیزوں سے بہت دور

نکل آیا تھا۔ اوپر سے موصوفہ کو منانا بھی اسی کے سر تھوپ دیا گیا تھا۔

کیا بیہودگی ہے یہ! اس نے ناگواری سے سوچا۔

\*\*\*\*\*

\*\*

وہ کیفے سے تھکی ماندی گھر لوٹی۔ چابیاں ایک طرف پھینک کر اس نے شو ز اتارے۔

اور بیگ صوفے پر پھینکا۔ اور خود بھی گرنے کے سے انداز میں بیٹھی۔ جگ سے گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے اسے غیر معمولی سا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی کسی نے پیچھے سے اسکی گردن میں رسی ڈال کر تنگ کر دی۔ اسکی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں وہ سانسوں کی کمی کے باعث تڑپتی اپنا آپ چھڑانے لگی۔ پوری قوت سے اس نے پانی کا جگ اٹھایا اور بنا دیکھے اس شخص کے سر پر دے مارا۔ وہ اپنے سر کو سہلاتا ہوا سے دور ہوا۔ وہ سنبھل کر فوراً بیدار ہوئی۔ مگر وہ ایک شخص نہیں تھا وہاں کئی سیاہ فام تھے۔

ہینڈ زاپ! کمرے سے نکلتے مارشل نے اس پر بندوق تانی۔ وہ گھبرا کر ہاتھ اوپر کرتی جیسی ہی پلٹی۔ اپنی جگہ پر دنگ رہ گئی۔ وہی شخص تھا۔ جو ایمان کے ساتھ نظر آتا تھا۔ یقیناً اسی کے لئے کام کرتا تھا۔

پین ڈرائیو کہاں ہے؟؟؟ وہ بندوق اس پر تانے سختی سے گویا ہوا۔

میرے پاس کوئی پینڈرائیو نہیں ہے! وہ ان سب پر باری باری نظر ڈالتی ہوئی بولی۔ اس سے پہلے وہ کوئی کاروائی کرنے کا سوچتی۔ وہ شخص اسکے سر پر آکھڑا ہوا۔

ہمیں بے وقوف سمجھ رکھا ہے؟ ہاں؟ وہ گرجا۔

میرے پاس کوئی پین ڈرائیو نہیں ہے میں نے کہا نا!

وہ چلائی۔

میں تین تک گنتا ہوں، اگر تم نے وہ پینڈرائیو ہمارے حوالے نہیں کی تو۔۔۔۔۔ وہ

بندوق کی جانب توجہ دلاتا دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔

ایک، دو، وہ انتظار میں تھا۔ نبیشتہ ابھی بھی موقع تلاش کر رہی تھی۔ مگر وہ اسکے سر پر کھڑے تھے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکی۔ اور تین کی آواز کے ساتھ ہی اس شخص نے ٹریگر پر انگلی دبا دی۔ نبیشتہ کو چیز بہت زور سے اپنے دائیں جانب پیوست ہوتی محسوس ہوئی۔ اسکی پلکوں میں جنبش ہوئی۔ وہ تیزی سے ہونکے بھرتے ہوئے اپنے پیٹ کے دائیں طرف ہاتھ رکھتی دھڑام سے زمین بوس ہو گئی۔ اسکی آنکھوں کے سامنے سے منظر دھندلانے لگا۔

گھر کا چپہ چپہ چھان مارو۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا

وہ فرش پر گری درد سے کرا رہی تھی مگر ان میں کسی کو اس پر رحم نا آیا۔۔۔ کئی لمحے گزرنے گئے بعد اس نے بند ہوتی آنکھوں دیکھا کہ وہ شخص اسکے اوپر سے گزرتا باہر

نکل گیا۔۔۔ شاید پین ڈرائیو مل گئی تھی ان لوگوں کو؟؟؟ یشم نے سڑک سے زرا دور گاڑی روکی اور باہر نکل آیا۔ یہ اسکا روز کا معمول تھا وہ دیوانوں کی طرح اسکا تعاقب کیا کرتا تھا۔ اسکے گھر سے سیاہ فاموں کو نکلتا دیکھ کر یشم کا دل ڈوب کر ابھرا۔

نبیشہ۔۔۔ اسکے لب بے ساختہ پھڑ پھڑائے۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا دروازے کو ضرب لگا کر اندر داخل ہوا۔ زمین پر ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ اور وہ بے جان حالت میں اوندھے منہ پڑی تھی۔ یشم اپنی سانسیں تھمتی ہوئی محسوس ہوئی۔

نبیشہ شششششہ! وہ حلق کے بل چلاتا ہوا۔ اسکا سر اپنی گود میں رکھنے لگا۔

نہیں نہیں نہیں ننبیشہ! اٹھو؟ کیا ہوا؟؟؟

وہ کپکپاتے ہاتھوں سے اسکا گال تھپتھپانے لگا۔

نبیشہ؟؟؟ وہ زوروں سے چلایا۔ اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ اپنا کوٹ نکال کر اسکے زخم پر باندھتا ہوا۔ اسے بانہوں میں اٹھائے گاڑی کا جانب لے جانے لگا۔

\*\*\*\*\*

ریش ڈرائیو نگ کرتے ہوئے اسے ہاسپٹل لے آیا۔ ڈاکٹر زاسے ایمر جنسی میں لے

گئے۔ اور وہ شکست خوردہ حالت میں بیچ پر گرا۔ وہ میچ کے سلسلے کل ہی روس سے لوٹا تھا اسے پتا ہوتا وہ دونوں کی غفلت اسے یہ دن دکھائے گی وہ اسے کبھی نہ اکیلا نہ چھوڑتا۔ بار بار آپریشن تھیٹر کے باہر سرخ بتی کو دیکھتا اس آس میں چکر کاٹنے لگا کہ وہ واپسی میں اسے زندگی بخش دیں گے۔ اسے اسکی محبت زندہ لوٹا دیں گے۔ انتظار تھا کہ طویل ہوتا جا رہا۔ آپریشن تھیٹر کا دروازہ جیسے کی سرکا۔ وہ تیزی سے نرس کی جانب بڑھا۔

ک۔۔ کس۔۔ کیسی ہے وہ؟؟؟ وہ پر امید نگاہوں سے گویا ہوا۔ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے خون بہت بہہ چکا ہے ہمیں خون کی ضرورت ہے! وہ بولی۔

م۔۔ میں تیار ہو! اسکے جسم کا آخری قطرہ بھی اسے زندگی بخشتا تویشم خوشی خوشی دے دیتا۔

آپ ایسے نہیں دے سکتے اسکے لئے ٹیسٹ کرنے ہونگے، کیا معلوم آپ کا بلڈ گروپ ان سے میچ کرتا بھی یا نہیں! وہ کہہ کر جا چکی تھی۔یشم کو اپنے پیروں کو کھڑا رہنا مشکل لگا۔ اسے کھونے کے احساس سے اسکی روح کانپنے لگی۔ ذہن بیدار ہونے پر وہ سیدھا ہو بیٹھا۔ اور کڑے تاثراتوں سے جیب سے فون نکالتا ہا سپٹل سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کا رخ کرنے لگا۔

تمہیں دو ہفتے پہلے ایک شخص کی تصویر بھیجی تھی \*\*\*\*\* انسان! سو رہے ہو کیا

ابھی تک اسکے بارے میں کوئی خبر نہیں دی مجھے!

وہ غیظ و غضب کے عالم میں چیخا۔

ہاں فوراً سے پہلے اسکا ایڈریس بھیجو مجھے!

وہ سرعت میں گاڑی پر سوار ہوا اور تقریباً اڑتے ہوئے مین روڈ کا رخ کیا۔ تبھی اسکے

فون پر بپ ہوئی۔ اس نے ایڈریس نوٹ کرنے کے بعد فون ڈیش بورڈ پر اچھا ل دیا۔

مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر اس نے گاڑی کی ڈگی سے ہاکی اٹھائی اور چلا پڑا۔ رات کے تقریباً

دس بج رہے تھے۔ اسٹریٹ لائٹس آن تھی۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا مطالبہ جگہ پر آن پہنچا

-

اجنبی شخص کو اپنی گلیوں سے گزرتا دیکھ کر جسپر تاش کے پتے پھینکتا بندر کی طرح

چھلانگ لگا مار بل کی بنی بنچ سے نیچے کودا۔ اور اسکے ساتھ ساتھ اسکے یار دوست بھی

عجب نگاہوں سے اسے گھورنے لگے۔

ابےےےےے یہ تو فینس باکسر ہے، اپنا روسی۔۔۔ کیا نام ہے اسکا اپنے کو یاد

نہیں آرہا، وہ؟؟؟؟؟

جسپر کی نظر جیسے ہی اسکے چہرے پر پڑی۔ وہ خوشگوار حیرانی سے ماتھے کو پھوڑتا اسکا نام یاد کرنے لگا۔

خیر چھوڑ، میں تیرا بہت بڑا فین ہے، معلوم ہے ہمیشہ تجھے ٹی وی پر دیکھا پر سامنے کبھی ایسے تجھے لائیو دیکھے گا میں، واللہ مجھے اس بات کا یقین نہیں آرہا! وہ خوشی کا اظہار کرتا جینز سے ہاتھ رگڑتے ہوئے اسکی جانب بڑھانے لگا۔

یشم نے قہر بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے اپنا سر زور سے اسکے سر سے پٹخا۔ جسپر لڑکھڑا کر زمین پر جا گرا۔ آہسہ! وہ چلاتے ہوئے ہاکی پھینک کر اندھا دھند اس پر مکے برسائے لگا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی اس لڑکی کے آس پاس گھومنے کی، ہاں؟؟؟ منع کیا تھا میں نے!

وہ طیش کے عالم میں اسے پیٹنے لگا۔

ک کون؟ کون۔۔۔ لڑکی بھائی اپنے کو بولنے کا موقع تو دو! وہ درد کی شدت سے چلایا۔



وہی لڑکی جو تمہاری وجہ سے آج میں ہاسپٹل پڑی ہے! اس نے چلاتے ہوئے کہا۔

کون ملیشیا؟؟ جسپر شا کڈ رہ گیا۔

یشم کا غصہ تھا کہ تھمنے ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

اگر اسے تیری وجہ سے کچھ ہو گیا نا تو دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں! وہ ہاکی اٹھاتا ہوا

پھولی ہوئی سانسوں سے بولا۔

بھائی تیرے کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ میں کچھ نہیں کیا۔۔ اور میں اسکو منع کیا تھا

میں اچھا آدمی نہیں ہے وہ نہیں مانی، وہ اپنے پاس مدد کو آئی تھی!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جسپر درد سے کراہتا ہوا صفائی پیش کرنے لگا۔

خبردار، وہ دھاڑا۔

خبردار، میں کافی ہوں اسکی مدد کے لئے اب اگر اسکے پاس جانے کا خیال بھی تمہارے

دل میں آیا تو میں تمہارا دل نکال کر کتوں کے آگے ڈال دوں گا سمجھے؟؟؟

وہ ہزینی انداز میں اسکا گریبان دبوچتے ہوئے چلایا۔ اور ہموار سانسیں بحال کرتا ہوا ہاکی

اٹھائے نفرت بھری نگاہ اس پر ڈال کر واپس ہو لیا۔



ہر گز نہیں! بھرام نے اس بے تگے سوال پر نظریں اٹھا دیکھا۔ وہ آج تک سمجھ نہیں پایا  
خواتین روتی کیوں تھی؟ جبکہ رونا کسی مسلہ کا حل نہیں تھا۔ اس نے دیپورہ کو بلوا کر کمرہ  
صاف کرنے کا کہا۔

میں تمہارے ساتھ رہ سکتی ہوں کچھ دیر؟؟؟ انا غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہوئی بولی۔  
ہاں؟؟؟ وہ چونکا۔

مجھے اکیلے خوف آتا ہے! انانے ملتجی نگاہ اسکی جانب اٹھائی۔

تمہیں یہاں کسی چیز سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں، دیپورہ تمہارے سات

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے ہوں، یہاں کی ہر چیز سے

وہ رخ موڑ کر کہتی پھر سے ایک بار رودی۔

بھرام کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

آ۔۔ آ لرائٹ آ لرائٹ، وہ اسے روتا دیکھ کر نیم رضامند ہوا۔

وہ آنسو پونچھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

دھیان سے! وہ کانچ کے ٹکروں کی جانب اسکی توجہ دلاتا ہوا جھٹ سے بولا۔ وہ سر ہلاتی آگے بڑھی۔

تم نے کھانا کھایا؟ وہ سر سری سا پوچھنے لگا۔  
مجھے بھوک نہیں ہے لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے!  
اسکے سوال پر وہ اس قدر معصومیت سے بولی۔

بحرام غش کھا کر گرتے گرتے بچا۔ کیا تھی یہ لڑکی؟ وہ سوچ کر رہ گیا۔ اسکے کمرے میں قدم رکھتے ہی بے پایا سی خوشبو نے اسکا استقبال کیا۔ یہ یقیننا اسکے گلون کی دلکش مہک تھی جو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

وہ دیورہ کو کھانا لگانے کا حکم دیتا فریش ہونے چلا گیا! انا کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ اس قدر بڑا وسیع، اور شاندار کمرہ بالکل جیسے کسی شہزادے کی خواہ گاہ ہو۔

وہ بنا شرٹ کے ٹاول سے سر رگڑتا باہر نکلا آیا۔

انانے نظر پڑتے ہی بے اختیار رخ موڑ لیا۔

تم پو لیس مین ہو؟ وہ اسکے بے داغ جسم پر سرخ نشانات دیکھ کر بولی۔

بحرام کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔ اسے اندازہ تھا وہ کیوں پوچھ رہی ہے۔

اوں ہونہ! اس نے نفی میں سر ہلایا۔

سو لجر؟ وہ کچھ سوچتے ہوئے پھر پوچھنے لگی۔

نہیں! بحرام پھر سے نفی کرنے لگا۔

عام انسان کے۔۔۔ دیورہ کھانا لگانے لگی تو وہ خاموش ہو گئی۔ وہ کھانا لگا کر جا چکی تھی۔

بحرام نے شرٹ اٹھا کر پہنی اور کرسی کھینچے منتظر نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ انا کونہ

چاہتے ہوئے بھی بیٹھنا پڑا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کھانے میں مصروف نظر آنے لگا۔

اناکى نظر گابگا ہے اسکے خوبصورت چہرے پر پڑتی اور مایوس لوٹ آتی۔ وہ مزاج کا اتنا

گہرا انسان تھا کہ اسکے سامنے بیٹھے ہوئے بھی وہ انداز نہیں لگا سکتی تھی۔ وہ کیا سوچ رہا

ہے؟ یا اسکا موڈ کیسا ہے۔ وہ کسی مشکل پہیلی کی طرح تھا۔

پوچھو، کیا پوچھنا چاہتی ہو؟

اسکے اچانک بولنے پر انا کوا چھو لگا۔

بحرام نے اطمینان سے کھانا کھاتے ہوئے پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھایا۔

جو اس نے کھانتے ہوئے لبوں سے لگایا۔ اسے توقع نہیں تھی وہ اتنی جلدی اندازہ لگا لے گا۔

تمہارا نام کیا ہے؟ وہ آہستگی سے بولی۔

بحرام کا منہ میں نوالہ لے جاتا ہاتھ تھما۔

تم جانتی ہو! اس نے جواب گول مول کر دیا۔

ہو سکتا ہے میں بھول چکی ہو؟ وہ اسے کریدنے لگی۔ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے! وہ برہمی کا اظہار کرنے لگا۔

انا خاموشی سے لقمے لینے لگی۔ وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔ دیپورہ بوتل کے جن کی طرح اسکے لئے کافی لئے حاضر تھی۔ وہ حیران تھی انکی انڈر اسینڈنگ پر۔  
میم آپ کو کچھ چاہیے!

نو تھینکس! دیپورہ کے سوال پر اس نے مسکرا کر کہا تو وہ ٹیبل صاف کروانے لگی۔

دیپورہ سے اسکی اچھی دوستی ہو چکی تھی۔

تم بیڈ پر سو جاؤ،

نہیں میں۔۔۔

چاہو تو لائٹ بند کر لو ہیو آگڈ نائٹ،

اس پہلے وہ کوئی مزاحمت کرتی وہ شخص حاکمانہ انداز میں بولا اور کافی کاکپ لئے اسٹڈی

ٹیبیل پر فائلوں میں سر دیئے مصروف نظر آنے لگا۔

انا بے اختیار گھڑی دیکھنے لگی۔ رات کے تین بج رہے تھے۔ وہ ابھی بھی کام میں

مصروف تھا۔ صبح اسے آفس بھی جانا تھا۔ تو وہ سوتا کس وقت تھا؟ انسان ہے یا روبوٹ

اس نے اچنبھے سے سوچا۔ اور بیڈ کا رخ کیا۔

بیڈ اتنا وسیع تھا کہ دس لوگ اس پر بیک وقت سو سکتے تھے۔ ہر چیز سے اسکی خوشبو

آ رہی تھی وہ ان کمفر ٹیبیل فیمل کرنے لگی۔

کیا مصیبت ہے، اس نے اکتا کر پہلو بدلا۔ اور تکیہ منہ پر جما کر سوتی بنی۔ بحرام نے ایک

ترچھی اس پر ڈالی اور مصروف نظر آنے لگا۔ اسکے curious mind سوالوں کا

اچھے سے اندازہ تھا۔ مگر بحرام زمان ایک راز کی طرح تھا۔ جو ہر کسی پر آشکار نہیں ہوتا

تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ بزنس میں ہونے والی پیچیدگیوں سے پہلے ہی پریشان تھا۔ اوپر فرمان نے 'شادی' نام کا عذاب اسکے سر پر مسلط کر رکھا تھا۔ وہ کشکش کا شکار تھا تبھی مارشل وہاں چلا آیا۔

لڑکی کا کام بھی تمام ہو گیا اور پینڈر ایو بھی مل گئی !

Bravo!



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس خوشخبری پر وہ جی جان سے کھل اٹھا۔

دیکھیں ہمیں اور کیا ملا ہے،

مارشل نے کہتے ہوئے ایک فوٹو فریم اسکے حوالے کیا۔

وائے وائے وائے۔۔۔ وہ حیرانی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اس نے ہمارے ساتھ گیم کھیلا یا ہم نے؟ مارشل !

وہ تصویر پر نگاہ ڈکائے سنجیدگی سے پوچھنے۔



غالباً تو اس نے! مارشل نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

تو چلو، اب ہماری باری ہے

وہ اطمینان سے کہتا کرسی پر بیٹھ گیا۔

man ،By the way , you did a great job

وہ متاثرہ نظروں سے مارشل کو دیکھتا ہوا بولا۔ اور پینڈرا سواٹھا کر لا کر میں رکھنے لگا۔

\*\*\*\*\*

NEW ERA MAGAZINE

محل جیسے گھر میں لگژری لائف جینے والے شہزادوں کی سی آن بان رکھنے والا وہ لڑکا  
کو ریڈور میں رکھی پنج پر شکستہ حالت میں سر ٹکائے بیٹھا۔ رات سے صبح ہو چکی تھی۔ مگر  
وہ اپنی جگی سے ہلاتک نہ تھا۔ قدموں کی چاپوں پر وہ آس بھری نگاہ سے ڈاکٹر کو دیکھتا  
اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

پیشنت اب خطرے سے باہر ہے، اسے اوٹی سے روم میں شفٹ کرنے کے بعد تم مل  
سکتے ہو! یہ خوشخبری سنتے ہی لیشم کو لگا اسکے اندر نئی روح پھونک دی ہو۔

تھینک یو سو میچ! وہ مشکور ہوا۔

ڈاکٹر سر خم دیتا آگے بڑھ گیا۔ لیشم نے ٹھنڈی سانس اندر کھینچتے ہوئے سر بیچ سے کی پشت سے ٹکایا۔

\*\*\*\*\*

ششششش! اس نے آواز پر چونک کر سر اٹھایا تو یکایک تاثرات نفرت میں تبدیل ہونے لگے۔

کیا چاہیئے؟ وہ سفاکی سے گویا ہوئی۔

ہممم، اچھا سوال ہے! لیکن میں چاہتا ہوں پہلے تم یہ دیکھ لو!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر سوال کرنا وہ اطمینان سے کہتا کر سی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کیا؟ میں سمجھی نہیں؟ وہ نا سمجھی سے بولی۔

ایک منٹ! ایمان نے بھرپور نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے جیب سے فوٹو نکال کر اسے دکھائی

-

رومیصہ کے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا۔ اس نے تصویر اسکے ہاتھ سے جھپٹی۔ جیسے یقین کر

لینا چاہتی ہو کہ جو اس نے دیکھا وہ جھوٹ تو نہیں۔ یہ ان تینوں بہنوں کی مشترکہ تصویر

تھی۔

ی ی یہ تمہارے پاس کیسے آئی؟ وہ دھاڑی۔

سوال یہ بھی اچھا ہے مگر غیر ضروری ہے! تم جانتی ہو میری دسترس سے کچھ بھی پرے نہیں!

بلا کا اطمینان تھا اس شخص کے چہرے پر۔

رومیہ کا دل کیا اسکا منہ نوچ لیا۔

تم برباد ہو جاؤ، تمہیں کبھی خوشیاں نصیب نہ ہوں

وہ نفرت سے پھنکاری۔

تھینک یو۔۔۔ وہ مزے سے بولا

کیا چاہیے تمہیں؟ آنسو ٹپ ٹپ اسکی آنکھوں سے گرنے لگے۔ وہ بے بسی کی انتہاؤں پر تھی۔

Merry me!

یمان نے کندھے اچکا کر کہتے ہوئے اسکے سر پر دھماکہ کیا۔

what did you just said?

اسے لگا شاید اس نے غلط سنا۔

I said , merry me

یمان اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لفظ بہ لفظ دہرایا۔

ت۔۔ تو تم اسکے ذریعے مجھے بلیک میل کر رہے ہو؟؟

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تصویر پر انگلی رکھتے ہوئے انتہائی دکھ سے بولی۔

سمجھدار ہو! وہ لب پھیلا کر کہتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا۔

تم میری نفرت کے بھی قابل نہیں ہو جانور کہیں کے، اور چاہتے ہو تم سے شادی

کر لوں؟ وہ نفرت سے پھنکاری۔

اپنا منہ سنبھال کر بات کرو، مس وکیل ورنہ یہ الفاظ تمہیں بہت مہنگے پڑنے والے ہیں!

وہ غصے سے کرسی پرے دھکیلتا اٹھ کھڑا ہوا۔

خیر۔۔۔ آخر کار فیصلہ تمہارا ہی ہوگا!

کوئی ذبردستی نہیں ہے۔۔۔ وہ انتہائی دوستانہ لہجے میں کہتے ہوئے جانے کے لئے مڑا۔

سارے راستے اس پر بند کیئے وہ کس قدر شان سے کہہ رہا تھا۔ فیصلہ تمہارا ہی ہوگا۔

اس نے طیش کے عالم میں ٹیبل پر پڑی چیزوں زور سے ہاتھ مار کر زمین پر پھینک دیا۔

انہیں اکیلا چھوڑ دو ایمان، خدا کے لئے

انہیں اپنی زندگی جینے دو! وہ فریادی انداز میں چلائی۔ تم چاہو تو میری جان لے لو، مگر

انہیں اکیلا چھوڑ دو،

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بے بسی سے بولی۔

تمہاری لی تو تھی۔۔۔ چہ تم بچ گئی

ایمان نے مڑ کر ایک نگاہ اسکے آنسو سے تر چہرے پر اور پھر زمین پر بکھرے کانچ کے

ٹکڑوں پر ڈالی۔ اور سنی ان سنی کرتا باہر نکل گیا۔

یہ کیمکیم کیمکیم کیمکیم، میں تم سے بات کر رہی ہوں سن رہے ہو!

وہ اسی پشت پر چلائی۔ مگر بے سدھ وہ جاچکا تھا۔

وہ تصویر پر ایک نظر ڈالے ٹیبل کی پشت سے ٹیک لگا زمین پر بیٹھ گئی۔

مس وکیل اپنے آفس میں توڑ پھوڑ کر رہی ہیں، جانو دیکھو کہیں انہیں چوٹ و وٹ تو نہیں آئی نا!

وہ لہجے میں انتہا کی ہمدردی سمیٹے ریسپشن پر موجود دور کر سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

جو کام چھوڑ کر بھاگتی ہوئی اسکے آفس میں داخل ہوئی۔ میم آریو اوکے؟

جانو یہاں سے رومیصہ نے سسکتے ہوئے گھٹنوں سے ہاکاسا سر بلند کرتے ہوئے کہا۔

آپ کو چوٹ تو نہیں لگی، میں ڈاکٹر کو بلوائو؟

میں نے کہا جانو یہاں سے! وہ اس بار حلق کے بل چلائی۔ ریسپشنسٹ بوکھلا کر سر ہلاتی

وہاں سے غائب ہو گئی۔

تم بہت پچھتاؤ گے یمان! اس نے بڑ بڑاتے ہوئے لب بھینچے

\*\*\*\*\*

جب اس کی آنکھ کھلی تو ایک انتہائی خوبصورت منظر اس کا منتظر تھا۔ گلاس وال کے پار سیاہ درختوں پر بر فباری ہو رہی تھی

واااااا! وہ سحر انگیزی سی تقریباً چلاتے ہوئے بستر سے چھلانگ کر زمین پر اتری اور گلاس وال کے قریب جا کھڑی ہوئی۔ ٹیبل پر جھکی دیوڑہ اسکی آواز پر گھبرا کر مڑی اور توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے زمین پر جا گری۔

اوہ آئی ایم سو سوری !

اس نے معذرت کرتے ہوئے ہاتھ بڑھایا۔  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 دیوڑہ غش کھا کر پھر سے گرنے والی تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ ابھی بحرام کے بستر سے برآمد ہوئی ہے۔

آپ یہاں کیسے؟؟؟ وہ حیران تھی۔

وہ۔۔۔ رات مجھے ڈر لگ رہا تھا تو میں یہاں آگئی !

انا اسکی نظروں سے گھبرا کر فوراً بولی۔ کہیں کچھ غلط ہی نہ سمجھ لے۔

خیر، وہ۔۔۔ کہاں گئے؟ تمہارے پاس! اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

وہ تورات ہی چلے گئے تھے! دیورہ نے گویا اسکے سر پر بم پھوڑا۔

کیا؟ وہ حیرانی سے چیخی۔

اس شخص کے بارے میں نئے نئے انکشاف کس قدر جان لیوا تھے۔

جی۔۔۔ آپ ناشتہ کریں گی؟

آہاں، پہلے میں فریش ہو جاؤ پھر ہم اکھٹے ناشتہ کریں گے! وہ خوشی سے کھکھلائی۔ ایک

آخری نگاہ کمرے پر ڈالتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں آگئی۔ بحرام کے کمرے میں عجب

سائیکون تھا اسکا دل چاہا وہیں رہے۔ مگر چاہتے ہوئے بھی کچھ کہہ نہ پائی۔ فریش ہونے

کے بعد وہ آئینے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ اک عرصے بعد اسکا دل چاہا کیوں نہ ہلکا پھلکا

میک اپ کر لیا جائے۔ اس نے مسکارے سے پلکیں سنواریں اور گلو زلبوں پر لگاتے

ہوئے نیچے آگئی

۔ چلیں! وہ دیورہ سے مخاطب ہوئی۔

کہاں؟ آپ جائیں، میں نہیں جاسکتی مجھے بہت کام ہیں! وہ گھبرا کر فوراً بولی

کچھ نہیں ہوتا ہم یوں گئے اور بس یوں آئے! وہ اسکا ہاتھ تھامے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگی



- دیورہ نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا کل تک جو اداس اداس گھوم رہی تھی  
اچانک ہی چہکنے لگی تھی۔

\*\*\*\*\*

نبیشہ کی آنکھیں ہاسپٹل کے بستر پر کھلیں۔ منظر قدرے واضح ہوا تو اسے یاد آسکے  
ساتھ کیا ہوا تھا۔

نہی۔۔۔ نہیں نہیں، اب یہ مت کہنا کہ میں زندہ ہوں! اس نے دلبرداشتہ ہو کر سر  
تکیے پر پٹخا۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
شکر ہے میم آپ کو ہوش آگیا!

نرس کی آواز پر پلکیں موندے جو ابھی کسمسانے کے لئے لیٹا تھا جھٹ سے اٹھ بیٹھا۔  
تھینک گاڈ۔۔۔ تھینک گاڈ تمہیں ہوش آگیا نبیشہ! پتا ہے میری جان نکل گئی تھی تمہیں  
اس حالت میں دیکھ!

اس نے روانی میں کہتے ہوئے بے ساختہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

تم؟ نبیشہ نے آنکھیں سکیریں۔ وہ یہاں کیسے آیا؟

ہاں میں۔۔ کیوں! کیا ہوا تم کسی اور کو ایکسپیکٹ کر رہی تھی! وہ ادا سی سے گویا ہوا۔  
 نبیشہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔ سرخ آنکھیں رت جگے کی چغلی  
 کھا رہی تھی۔ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ شرٹ پر خون کے دھبے واضح تھے۔  
 ملگجے سے حلے میں وہ تھکا ہوا لگ رہا۔ نبیشہ نے بے بسی سے پلکیں میچیں۔ اس شخص نے  
 ایک بار پھر اسکی جان بچا کر اس پر احسان کیا تھا۔ وہ احسان جو وہ لینا نہیں چاہتی تھی۔  
 تم چاہو تو گھر جا سکتے ہو! وہ نقاہت کے باعث آہستگی سے بولی۔

ہر گز نہیں! جب تک تمہاری کنڈیشن بہتر نہیں ہو جاتی میں یہیں رہوں گا! اس نے  
 سرے سے انکار کیا۔  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اتنے ضدی کیوں ہو! نبیشہ برہمی سے بولی۔

صرف تمہارے لئے!

اس نے مسکراتے ہوئے دبی دبی سرگوشی کی

نبیشہ نے اسے گھوری سے نواز کر رخ پھیر لیا۔

\*\*\*\*\*

وہ آفس سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گھر آگئی تھی۔ اس نے انتہائی غصے سے بیگ زمین ہی پر پھینکا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

کہاں جا رہی ہو بہو؟؟؟ زرا یہاں آنا!

اس قدر میٹھے لہجے پر اسکے بڑھتے قدموں کو بریک لگی۔ تو سب اس میں شامل ہیں!

اس نے ضبط سے سوچا اور اٹے قدموں اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ یمان بھی وہاں

موجود تھا۔ ٹانگ پر ٹانگ جمائے قدرے پھیل کر صوفے پر آرام دہ حالت میں بیٹھا

بے نیاز سا نظر آ رہا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چونکہ اب تم میرے گھر کی بہو بننے جا رہی ہو، اسلئے یہ تمہارے لئے چھوٹا سا تحفہ میری

طرف سے!

فرمان نے فائل اٹھا کر اسکی جانب بڑھی۔

یہ کیا ہے؟؟؟ وہ سرد مہری سے پوچھتی فائل کھول کر دیکھنے لگی۔ جس میں وہ فرمان کے

بزنس میں پچاس پرسنٹ کی حصے دار بن چکی تھی۔

اس نے اچھتی نگاہ سب پر ڈالی! سب کا رد عمل کتنا نارمل تھا۔ ظلم و زیادتی کے باعث اسکی

آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے۔ اسکا دل کیا اس محل نما گھر کو آگ لگا دے۔  
یہ میری زندگی ہے، سنا تم لوگوں نے کوئی کھیل تماشہ نہیں جو تم سب لوگ شاہانہ انداز  
میں کھیل رہے ہو! اس لئے کیا کرنا ہے کیا نہیں اسکا فیصلہ صرف میں کرونگی!  
صرف میں؛

وہ چلا چلا کر سب واضح کرنے لگی۔

اور نہیں چاہیے مجھے تمہاری دولت کا ایک ٹکدہ بھی، بہتر ہو گا تم اپنے پاس ہی رکھو!  
وہ نفرت سے فائل اسکے سامنے اچھال کر غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔  
فرمان اپنا سامنہ لے کر رہ گیا اس بے عزتی پر۔۔

یہاں نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسی روک نہیں پایا اور فلک شگاف قہقہہ لگاتا ہنس پڑا۔ اس  
نے ایک عرصے بعد 'ناٹک' انجوائے کیا تھا۔

برخوردار، اپنی ہنسی کو زرا قابو میں رکھو! فرمان نے برہمی کا اظہار کیا۔ یہ اسکا طریقہ تھا  
۔ انسانوں کو پرکھنے لگا۔ اور وہ اسکے دیئے گئے امتحان میں پاس ہو گئی تھی۔ اوکے، سوری  
ڈیڈ! وہ ہنسی دبا تا سیدھا ہو بیٹھا۔

بہتر ہو گا کہ تم بھی آنے والے وقت کے لئے تیار ہو جاؤ، کیونکہ یہ لڑکی تمہیں ناکوں چنے چبوانے والی ہے، اور پھر تم ہی تو کہتے ہو ایک ہیں مان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتی! فرمان کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

ہونہہ! ایمان نے تمسخرانہ انداز میں ہونکا بھرا۔

جیسے کہہ رہا ہو 'دیکھ لیں گے'۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ برف کے گولے بنا بنا کر ایک دوسرے کو مارتے ہوئے آئی لینڈ سے قدرے دور آ گئی تھی۔ دیپورہ کو ایک دوست مل گئی تھی اور انا کو اپنے جیسی منجلی!

ان کی گاڑیوں اس طرف آتا دیکھ کر دیپورہ کی مسکراہٹ تھی۔

مارے گئے! اسکے لبوں سے بے اختیار پھسلا۔

انانے موقع جان کر برف کا بڑا سا گولا بنا یا اور تیزی سے اسکے سر پر دے مارا۔ وہ ہڑبڑا کر گری اور برف میں دھنس گئی۔ وہ سر پیچھے کی جانب گرائے ہنسی اور ہنستی چلی گئی۔

مجھے اٹھائو بے مروت انسان ورنہ باس اس دنیا سے اٹھا دیں گے!

اسکی دبی دبی آواز پر وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھی۔ اور ہاتھ بڑھا کر اسکی مدد کرنے لگی۔۔ دیورہ برف کا کارٹون لگ رہی تھی۔ انا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

اس نے جلدی سے کپڑے جھاڑ کر اسکا ہاتھ کھینچتی روڈ پر لے آئی۔

وہ۔۔۔ باس انا میڈم کو کچھ کام تھا نیچے (فلور) مال میں اسلئے ہم،

دیورہ نے اسکے سخت تاثراتوں سے گھبرا کر صفائی دینا چاہی۔ اسے لگا اب تو وہ گئی باس اسے ٹائیگر ہلز سے نیچے دھکا دے دیں گے۔۔

ہاں نظر آرہا ہے کتنا ضروری کام تھا انا میڈم کو! وہ تنزیہ انداز میں کہتا اسکی بات دہرانے لگا۔

انا کا دل کیا ایک کرارہ سا جواب دے اس کھڑوس شخص کو مگر چپ رہی۔

Get in the car..

بحرام نے حکم صادر کیا۔ البتہ اسکی آنکھوں پر چشمہ ہونے کے باعث وہ اسکے تاثرات نوٹ نہیں کر پائی۔

دیورہ نے ملک کے برابر فرنٹ سیٹ سنبھال لی اور وہ بحرام کے ساتھ پچھلی سیٹ پر

براجمان ہوئی۔

اففففف۔۔۔ اس شخص کے ساتھ بیٹھنا بھی کتنا ان کمفر ٹیبل فیل کرتا ہے !

اس نے دل ہی دل میں سوچا۔ ایک الگ سارعب تھا اسکی شخصیت میں۔ اوپر سے وہ

خوبصورت اتنا تھا کہ نظر بھر کر دیکھنا بھی محال تھا۔ اسکی نظروں کی تپش وہ اپنے

چہرے پر محسوس کرتے ہوئے بحرام نے رخ جیسے ہی موڑا۔ وہ ہڑبڑا کر جھٹ سے

کھڑکی کے باہر دیکھتی لا تعلق سی نظر آنے لگی۔

بحرام نے بے ساختہ لب دبائے۔ جزیرے پر پہنچتے ہی وہ دونوں گدھے کے سر سے

سینگ کی طرح غائب ہو گئیں۔ بحرام نے اپنے کمرے کا رخ کیا۔ وہ تھکا ہوا تھا اب

آرام کرنا چاہتا تھا۔ اناشاور لینے بعد ڈھیلی سی شرٹ پہنی اور پکن میں آگئی۔ دوپہر کے

کھانے کا وقت ہونے ہی والا تھا نو کر کھانے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس نے فروٹ

کاٹ کر پیالے میں ڈالا اور کانٹا اٹھائے اپنے کمرے میں آگئی۔ مگر یہاں بھی اسکا دل

نہیں لگ رہا تھا۔

کیوں نہ اس ہینڈ سم کے کمرے میں جایا جائے !

اس کے زہن میں خیال کودا۔ وہ نوکروں کی نظر سے بچتی بچاتی اسکے کمرے میں آگئی۔  
 صد شکر دروازہ کھلا تھا۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا واشر روم سے پانی گرنے کی آوازیں  
 آرہی تھی۔ وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ آگے بڑھ کر اسکی وارڈروب ایک طرف  
 سرکائی تو گویا شا کڈ رہ گئی۔

Polo blue ,Armani , gucci, sauvage,tom ford  
 noir

اور بھی مختلف قسم کے برینڈز کے پرفیوم اسکی وارڈروب میں سجے ہوئے تھے۔ جو اس  
 وقت لاکھوں روپے کی مالیت کا ایک پرفیوم تھا۔ مختلف برینڈز کے  
 جوتے، کپڑے، گھڑیاں! ان پر لگے برنڈ ڈٹیک دیکھ کر اسکا سر چکرانے لگا۔ اتنے مہنگے  
 اور برنڈ ڈٹیک پڑے پہنتا تھا وہ؟؟؟

وہ بے یقینی سے بڑبڑائی۔ اس نے تو آج تک ہزاروں سے اوپر کی قیمت تک کا سوٹ  
 زیب تن نہیں کیا تھا۔ کجا کہ لاکھوں۔

اس شخص کی وارڈروب ہی کروڑوں روپے کی مالیت کی تھی اس قدر شاہانہ لائف  
 اسٹائل۔



کون تھا وہ؟؟؟ اسکے دماغ میں کئی سوالات ابھرے۔

وہ اپنے خیالوں میں اتنی مگن تھی کہ اسکی آہٹ محسوس نہ کر سکی۔۔

جیسے ہی پلٹی وہ عین اسکے پیچھے کھڑا تھا۔

اففف! ڈرا ہی دیا! وہ سینے پر ہاتھ جماتی اس افتاد پر بو کھلا گئی

یہاں کیا کر رہی ہو تم؟؟؟ وہ کڑے تاثراتوں سے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔ اسکے چہرے اور

بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ انا کا دل بے اختیار دھڑکا۔

ایسے ہی! وہ دانتوں کی نمائش کرنے لگی۔

ایسے ہی کیا؟ بحرام نے ابرو اچکایا۔

وہ دانت دکھاتی وارڈوب سے چپکتی قدم گھسیٹے ہوئے اسکے سامنے سے ہٹ گئی۔

بحرام سر جھٹک کر شرٹ پہننے لگا۔

یہاں زیادہ مزہ آتا ہے! وہ آرام دہ انداز میں صوفے پر پیر پھیلائے بیٹھ گئی۔

یہ میرا کمرہ ہے مس انا! کوئی پکنک پوائنٹ نہیں!

اسے اسکا انداز ایک آنکھ نہ بھایا۔

ہاں تو۔۔۔ تم کہیں اور شفٹ کر لو کچھ دن جب تک میں یہاں ہوں! وہ سمجھاؤ دینے لگی

-

بحرام نے ضبط سے لب بھینچ کر اس سر پھری کو دیکھا۔ وہ آرام کرنا چاہتا تھا مگر انابی بی کے ہوتے ہوئے ناممکن سی بات لگ رہی تھی۔

اب آپ یہاں سے تشریف لے جانا پسند کریں گی انابی بی! کیونکہ میں آرام کرنا چاہتا



ہوں! وہ زرا اسکی جانب جھکتا ہوا گزارش کرنے لگا

کھائیں گے؟ وہ اسکی بات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے فروٹ کی طرف توجہ دلاتی مزے سے پوچھنے لگی۔

میں بے وقت نہیں کھاتا!

وہ ضبط سے مٹھیاں بھپچتا ہوا پیچھے ہٹا۔

یہ کیا بات ہوئی کھانا تو کھانا ہوتا ہے، جب دل چاہے کھا لو! وہ اسکی بات کا logic

نہیں سمجھی۔

بحرام نے ضبط لب بھینچے

انا کو اسے زچ کر کے مزا آنے لگا۔ مگر کہیں وہ غصے میں اسے اٹھا کر پٹخ ہی نہ دیتا سو  
خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ٹھیک ہے چلی جاتی ہوں۔۔ مگر پھر آؤ گی! وہ احسان کرنے کے سے انداز میں بولی۔  
بحرام نے سکون کا سانس لیا۔

وہ نزاکت سے الوداعی انداز میں انگلیاں ہلاتی دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔ اسکی  
آنکھوں میں چمکتی شرارت دیکھ کے بحرام نے نفی میں سر جھٹکا وہ شاید رات کچھ زیادہ  
ہی مہربان ہو گیا تھا اس پر۔۔۔ یہ اسی مہربانی کا نتیجہ تھا

وہ بجھے دل سے کمرے میں آئی۔ اور کپڑوں سمیت سردی کی پرواہ کیئے بغیر شاور سے  
نیچے جا کھڑی ہوئی۔ اسکے دل و دماغ میں ایک سی جنگ چل رہی تھی۔

ہمیشہ وہ ہی کیوں قربانیاں دے؟؟ وہی کیوں اپنی زندگی دائو پر لگائے؟ کیا اسکا خوشیوں  
پر کوئی حق نہیں تھا۔ کبھی کبھی اسے نبیشہ اور ایمان سے جلن سی ہونے لگتی۔ انہیں

زندگی میں سب کچھ ملا تھا۔ وہ خوش تھیں۔

ہر بار رومیصہ ہی انکی کھڑی کی گئی مصیبتوں اور مسلوں کو حل کرتی آئی۔ اور اس بار بھی وہ پیچھے نہیں ہٹی تھی۔ اس نے اپنی زندگی دائوپر لگادی تھی۔

وہ ان کی خوشیاں، ان کے حقوق، دیکھتے اور پورا کرتے کرتے خود کی ذات کو فراموش کر بیٹھی تھی ہر پل اسکی ذات کو اس قدر گہرے زخم لگے تھے کہ جن کامرہم بھی کسی کے پاس موجود نہیں تھا۔۔۔

کاش کہ وہ بھی ان کی طرح خود غرض ہوتی، مطلبی ہوتی تو اس کی ذات اس قدر بکھری ہوئی شکستہ حال نہ ہوتی۔

وہ تو ان کی بڑی بہن ہونے کا حق کرتے کرتے ہی ختم ہو چکی تھی۔۔۔ اس کی خوشیاں، اسکے خواب، اسکی خواہشیں کسی کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔؟؟؟

اس کے مقدر میں تو صرف درد، تکلیف، آزمائش اور اپنی خواہشوں کے خون سے دوسروں کی خوشیوں کو پروان چڑھانا لکھ دیا گیا تھا جیسے۔۔۔ کتنے وثوق سے اس نے اپنی زندگی تباہ کر ڈالی تھی۔

جس سے وہ زندگی میں سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی اس سے شادی کرنے والی تھی  
 --- کس قدر جان لیوا تصور تھا ایک شرابی اور عیاش انسان کو اپنے شوہر کے روپ میں  
 تسلیم کرنا۔۔ اس نے انتہائی دکھ سے پلکیں میچیں

پانی اسکے جسم سے پھسلتا ترتر زمین پر بہہ رہا تھا۔ اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ سوائے  
 یمان سے نفرت کے۔ اسے کئی لمحے ایسے ہی گزر گئے دھیرے دھیرے اسکی پلکیں  
 بھاری ہونے لگی۔ اور وہ دھڑام سے بے جان چیز کی طرح زمین بوس ہو گئی۔ گرنے  
 کے باعث ہاتھ ٹب سے اسکا سر ٹکرایا اور بھل بھل خون بہتا فرش پر پھیلنے لگا۔

\*\*\*\*\*

انگلی صبح یشم نے شرانے کو کال ہاسپٹل بلا دیا تھا۔ وہ اسے نبیشہ کی نگرانی میں چھوڑ کر  
 کچھ دیر کے لئے گھر چلا گیا تھا۔ نبیشہ دوائوں کے زیر اثر غنودگی میں تھی۔ شرانے نے  
 تاتیہ کو انفارم کیا۔

اور ٹیب اٹھا کر بوریت دور کرنے کی خاطر سوشل میڈیا اسکروول کرنے لگی

\*\*\*\*\*

وہ جیسے ہی راہداری سے گزرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا اسے غیر معمولی سا احساس ہوا۔  
 رومیصہ کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ عموماً وہ دروازہ بند کر کے رکھتی تھی۔

ہیلوووووو؟؟؟؟

وہ چونک کر دروازے پر دستک دینے لگا۔ مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ اس نے زرا سا قدم  
 آگے لیئے تو واشروم سے خون کی لہریں کمرے کے فرش پر پھیلیں ہوئی تھیں۔

What the hell is going on??

وہ حیران پریشان سا ہو کر واشروم کا دروازہ کھولنے لگا۔ شاور سے گرتا پانی اسکے وجود کو  
 بگھورہا تھا۔ وہ کسی بے جان سی زمین پر گری پڑی تھی۔ سر سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ نہ  
 جانے کب سے یہاں ایسے ہی پڑی تھی کسی نے نوٹ ہی نہیں کیا۔

ڈیم اٹ! اس کے لبوں سے بے اختیار پھسلا۔ وہ شاور کو ہاتھ مار کر بند کرتے ہوئے اس  
 کا گال تھپتھپانے لگا۔ شششششش!

مس رومیصہ؟؟؟؟ مگر اس کا جسم یک لخت ٹھنڈا پڑا ہوا۔ وہ اسے بانہوں میں بھرتا پورچ  
 میں کھڑی گاڑی کی جانب لے آیا۔۔۔

انہیں کیا ہوا؟؟؟ مارشل قدرے حیرانی کہتا گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔

کیا خبر! وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔ وہ اسے ہاسپٹل لے آیا۔ ڈاکٹر نے فوری طور پر اسے ایڈمٹ کر لیا تھا۔ مارشل کو اسکے پاس رہنے کی تاکید کرتا۔ مضطرب حال سا ہاسپٹل سے نکلتا اپنے اپارٹمنٹ آ گیا۔ چہرے پر کسی گہری سوچ کے آثار تھے۔ رومیصہ کی حالت اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔ وہ رشتوں میں زبردستی کا بلکل بھی قائل نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا وہ کس قسم کا انسان ہے۔۔۔ کوئی بھی نفوس اسکے ساتھ زیادہ دیر ٹک نہیں سکتا تھا۔۔۔ اور اسے اس بات کا گلہ بھی نہیں تھا

حتیٰ کے اس نے تو اپنی ماں سے بھی شکوہ تک نہ کیا جو بچپن میں سب کچھ جانتے بوجھتے اسے ظالم شخص کے حوالے کر گئی۔

اسے ابھی دھندلا سا بچپن یاد تھا۔۔۔ جب کبھی اسے رات کو نیند نہیں آتی تو وہ اٹھ کر تاتیہ کے پاس چلا جایا کرتا تھا اور اسے بیدار کر کے کہتا

"مجھے نیند نہیں آرہی" وہ ایسا جان بوجھ کر کیا کرتا تھا

تاتیہ فوراً نیند سے بیدار ہو کر پوچھتی

طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟

پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کرتی، ڈروانا خواب تو نہیں دیکھ لیا نا۔۔۔ لیشم سے جھگڑا ہوا  
کیا؟؟؟

تو اسکا معصومیت سے بھرا جواب ملتا۔۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ سونا ہے"

اور کبھی کبھی تو وہ سردرد کا بہانہ بنا دیا کرتا تھا۔۔۔ حالانکہ اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا  
کہ سردرد ہوتا کیسے ہے۔۔۔ وہ اسے اپنے پاس سلا لیا کرتی۔۔۔ اسے سوپر ہیروز کی  
کہانیاں سنایا کرتی تھی۔۔۔ وہ ان کہانیوں پر ایمان بھی لے آیا تھا۔۔۔ ان کو ماننے لگا تھا  
مگر یہ حسین پل اور سکون کی زندگی چند دنوں میراث تھی۔۔۔ پھر وہ بڑا ہو گیا۔۔۔  
فرمان اور تاتیہ کے جھگڑے بھی بڑھ گئے۔۔۔ وہ، اور لیشم سہمے سہمے رہنے لگے۔۔۔  
انہیں کچھ خبر نہیں تھی جھگڑوں کی وجہ کیا ہے۔۔۔ اور پھر تو حد ہی ہو گئی۔۔۔ فرمان نے  
تاتیہ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ اسے بے حد غصہ آیا۔۔۔ اس نے اپنے ٹیب سے فرمان کا سر پھوڑ  
دیا۔۔۔ تاتیہ اس سے سخت ناراض آنے لگی۔۔۔ کئی دن گزر گئے اس بات کو۔۔۔ مگر وہ



اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔ اسے ان دونوں ہی سے نفرت محسوس ہونے لگی۔۔۔ اسے اکثر اتوں کو نیند نہیں آتی تھی مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔ ان دونوں کے جھگڑے حد سے بڑھ گئے تھے۔۔۔ جس سے اسکی زندگی بہت متاثر ہو رہی تھی۔۔۔ کیونکہ یشم ابھی بہت چھوٹا تھا۔۔۔ وہ ناتواں جسم کو راحت پہنچانے کی خاطر کبھی نیند کی گولیاں، تو کبھی اینٹی ڈپریشن کی گولیاں کھا کر گزارا کرنے لگا۔۔۔ ماں باپ کی عدم توجہی نے اسے بری صحبت کی جانب دھکیل دیا۔۔۔ وہ شراب نوشی کرنے لگا۔۔۔ اور پھر ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ فرمان کے ہمراہ اسکے نئے گھر آ گیا۔۔۔ اسے اندازہ تھا وہ دونوں الگ ہو چکے ہیں۔۔۔ مگر اب اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ وہ تاتیبہ اور فرمان دونوں ہی سے نفرت کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔ وہ نہ تو اسکول جاتا نہ ہی کسی اور کام میں اسکا دل لگتا فرمان نے اس پر زور زبردستی کرنی چاہی۔۔۔ وہ نہیں مانا۔۔۔ پھر اسے مارا پیٹا بھی گیا۔۔۔ اسے اونچی جگہوں پر لٹکایا گیا۔۔۔ اسے اندھیروں میں دھکیل دیا جاتا کئی کئی دن بغیر کھانے دیئے۔۔۔ وہ بچپن ہی سے اندھیروں اور اونچائی والی جگہوں سے خوف کھاتا تھا۔۔۔ اس واقعے کے بعد کے اسکے سارے ڈر ختم ہو گئے۔۔۔ وہ کسی طرح بھاگ آیا اس قید سے۔۔۔ اور اپنے پرانے گھر کی تلاش کی کرنے لگا۔۔۔ جس کے دروازے پر لگا بڑا سا

فقل اسکا منہ چڑا رہا۔۔۔ اب وہ ان گھر کے مکینوں کے لئے بے معنی ہو گیا تھا۔۔۔ وہ گھر چھوڑ کر جا چکے تھے۔۔۔ اس رات وہ دروازے سے لگ کر بہت رویا۔۔۔ وہ معصوم بچہ اپنے ماں کے ہاتھوں کا لمس یاد کر کے اس اندھیرے میں تڑپ تڑپ کر دم توڑ گیا۔۔۔ جسے سوپر ہیروز کی کہانیاں بہت تھی۔۔۔ جسے نئے نئے ماڈل کی گاڑیوں کا بہت شوق تھا۔۔۔ جسے فٹبال کھیلنا بہت پسند تھا۔۔۔ وہ پوری رات ٹھٹھرتی سردی میں گھٹنوں میں سر دیئے روتا رہا۔۔۔ شاید اسکی ماں لوٹ آئے۔۔۔ مگر وہ نہیں آئی۔۔۔ اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس معصوم بچے کی قبر بنائی اور نشانی کے طور پر اپنا لاکٹ قبر پر پھینک دیا۔۔۔ (جسکا دوسرا ٹکڑا لیشم کے پاس تھا)۔۔۔ کہ اسکی ماں جب کبھی بھی لوٹے تو اس پر ماں ہونے کا حق نہ جمائے کیونکہ وہ ایمان امر چکا تھا۔۔۔ اور فرمان کی جہنم میں واپس لوٹ گیا۔۔۔۔

تاتیہ نے لیشم کو اس پر ترجیح دی۔ مگر اس میں لیشم کا کوئی قصور نہیں تھا۔ وہ آج بھی لیشم سے اتنی ہی محبت کرتا تھا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔ اسے اکیلے رہنے کے بعد احساس ہوا کہ تنہائی کتنی جان لیوا ہوتی ہے۔ مگر اس نے کبھی کسی چیز کے لئے نہ قسمت کو دوش دیا نہ لوگوں کو۔ قسمت اسکا ماننا تھا کہ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوتی وہ چاہے اپنے اعمال

سے سنوار لے۔ چاہے تو بگاڑ دے۔۔۔ اور اس نے اپنے اعمال سے بگاڑ کر ایک بار پھر  
سے سنواری تھی۔۔۔۔۔ اس نے اپنی سرخ آنکھیں رگڑی اور اٹھ کھڑا ہوا  
وہ کسی فیصلہ پر نہ پہنچ پارہا کہ اسے اس لڑکی کو جانے دینا چاہیے؟ یا فرمان کی بات ماننی  
چاہیے؟؟

آہوازاہی سے فریزر سے برف کے ٹکڑے بائول میں ڈالے۔ کبڈ سے شراب کی بوتل  
اور گلاس اٹھا کر ٹیس پر آ بیٹھا۔ یہ اسکی تنہائی کی ساتھی تھی۔ اتنے عرصے سے وہ اسی  
کے سہارے اپنی فرسٹریشن اکیلا پن دور کیا کرتا تھا۔

\*\*\*\*\*

یشم دو گھنٹوں کی نیند لینے بعد فریش ہو کر واپس آ گیا تھا۔ گاڑی پارک کرتے وقت اسے  
غیر معمولی سا احساس ہوا۔ اس نے زرارخ موڑا تو کئی جانی پہچانی گاڑیاں وہاں قطار میں  
موجود تھیں۔ وہ سر جھٹکتا ہوا آگے بڑھا۔ مارشل کو فون پر بات کرتا دیکھ کر اسکے  
بڑھتے قدم رکے۔ یہ وہی شخص تھا اس دن پولیس اسٹیشن کے باہر یمان کے ساتھ تھا

---

یہ ہاسپٹل کے باہر کیا کر رہا ہے؟؟؟ لیشم کو اچھنبہ ہوا۔ کہیں یمان کو کچھ۔۔۔ کسی احساس کے تحت وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ہاسپٹل کے اندر داخل ہوا مگر سامنے سے آتا یمان دوسرے دروازے سے باہر نکل گیا اس نے شاید لیشم کی موجودگی نوٹ نہیں کی تھی۔ لیشم نے اسے سہی سلامت دیکھ کر شکر کا کلمہ ادا کیا اور ریسپشن کی جانب بڑا۔۔۔

یہ جو ابھی یہاں سے باہر گئے ہیں؟

مسٹر یمان۔۔۔

وہ یہاں کس لئے آئے تھے! وہ ریسپنسنٹ سے پوچھنے لگا۔ وہ کسی لیڈی کے ساتھ آئے تھے سر، جو گرنے بعث زخمی ہو گئی تھی! ریسپنسنٹ کے جواب پر اس نے تعجب بھنویں سکیریں۔۔۔

اوکے۔۔۔ وہ سر ہلاتا آگے بڑھ گیا۔

لیڈی؟؟؟؟ ہو سکتا ہے اسکی گریفینڈ ہو کوئی! وہ پر سوچ انداز میں نبیشہ کے روم کا دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہو گیا۔ کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟؟؟ وہ مسکرایا۔

نبیشہ پھیکا سا مسکراتی اثبات میں سر ہلانے لگی۔

میں پولیس کو کال کرنے والا ہوں اور وہ تمہارا بیان ریکارڈ کرے گی، اسکے بعد ہم انکے خلاف مرڈر کے چارجز بھی فائل کریں گے! وہ آرام دہ لہجے میں کہتا اسکا سکون فنا کر چکا تھا۔

ن۔۔۔ نہیں اسکی ضرورت نہیں! اہسہ،

وہ بوکھلا کر کہتی اٹھنے کی ناکام کوشش کرتی درد سے کراہی۔

کیا کر رہی ہو؟ جسٹ کام ڈائون نبیشہ!

یشم فکر مندی اسکے قریب ہوا۔ نبیشہ کا رویہ انتہائی غیر معمولی تھا اسکا ماتھا ٹھنکا۔ وہ کچھ تو چھپا رہی تھی

نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے یشم!

اس بے اختیار اسکا ہاتھ تھام کر التجا کی۔

کیسے ضرورت نہیں ہے، تم موت کے منہ سے واپس آئی ہو میں ہرگز اس بات کو انور نہیں کر سکتا!

وہ اٹل تھا اپنی بات پر۔

پلیزززز! وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

یشم نے ایک نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی اور نرمی سے ہاتھ چھڑا کر پولیس کو کال کرنے لگا۔

کچھ ہی دیر میں پولیس وہاں پہنچ چکی تھی۔ اسکا بیان ریکارڈ کرنے لگی۔۔۔

اس نے وہی کہا جو اسے کہنا چاہیے تھا۔ نہ اس نے ان لوگوں کے چہرے دیکھے، نہ اسکی

کسی کے ساتھ کسی کے ساتھ کوئی دشمنی تھی اور نا ہی وہ ان میں سے کسی کو پہچانتی تھی۔

پولیس بیان ریکارڈ کر کے چلی گئی تو نبیشہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

یشم یہ بات نوٹ کیئے بغیر نہ رہ سکا۔ آخر کیا چھپا رہی تھی وہ؟ خیر وہ پتالگا کر ہی دم لے گا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دل میں پختہ ارادہ کر لیا تھا۔

\*\*\*\*\*

فون کے چنگھاڑنے کی آواز سے اسکی آنکھ کھلی۔

وہ کفر ٹرہٹاتا کسلمندی سے اٹھ بیٹھا۔۔۔ تب تک فون بند ہو چکا تھا۔ وہ نظر ثانی کی

زحمت کیئے بغیر اٹھا اور گلاس وال کے پار دیکھنے لگا۔ شام کے سائے گہرے ہو رہے

تھے۔ رات کو اسکی سزیلین کے ہاں میٹنگ تھی۔ وہ ہفتے میں ایک بار ایک ٹیبل پر اکھٹے بیٹھتے ہوتے تھے۔ اور اسکے لوگ اسے تمام ہفتے کی رواداد سناتے۔ پھر وہ فیصلے پر پہنچتا۔ ہفتے میں یہ دن اپنے آپ میں ہی اذیت تھا۔ اسے شدت سے اسکے باپ کی یاد آنے لگی۔ وہ نہ جانے کیسے یہ سب اپنے اندر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا اسکا قاتل فرمان ہے بس موقع کی تلاش میں تھا۔ جیسے اسے یہ موقع ملتا وہ فرمان کو ازیت ناک موت دیتا۔ بالکل ویسے ہی جیسے اس نے بے رحمی سے عثمان یوسف خان کو مارا تھا۔ کسی احساس کے تحت وہ مڑا۔ تو اس دشمن جاں کو اپنی جانب تکتا پایا۔ اس نے ایک نظر ڈال کر رخ پھیر لیا۔ وہ اس سے جتنا دور رہنے کی کوشش کرتا وہ اتنا ہی اسکے قریب آرہی تھی۔ وہ چاہتے ہوئے بھی اپنے جذباتوں پر قابو کھورہا تھا۔ تم نے بتایا نہیں،

تمہارے جسم پر یہ نشانات کیسے؟ انا ایک نگاہ اس پر ڈالتی اس کی نظروں کے تعاقب میں باہر دیکھنے لگی۔ تمہیں اس سے کیا، اپنے کام سے کام رکھو !

وہ سفاکی سے بولا۔

تم میں کچھ تو ہے جو میں نہیں رکھ پارہی ہوں اپنے کام سے کام ! وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھتی زرا سا قریب ہوئی۔

اچھاااا! جیسے کے؟؟؟

وہ دلچسپی سے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہتا گلاس وال سے پشت ٹکائے اسکی جانب متوجہ ہوا

جیسے کہ یہ لگژری لائف۔۔۔ یہ نوکر چاکر !

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بے خوفی سے بولی۔

تو اس میں اتنا کیوریس ہونے والی کیا بات ہے؟

وہ اطمینان سے بولا۔

کیوریس ہونے والی بات ہے نا، ہر کسی کے پاس تو یہ سب نہیں ہوتے

وہ تجسس سے بولی۔

میں تو بس ایک چھوٹا سا بزنس مین ہوں !

یہ اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ تھا۔ جو اس نے ابھی ابھی بولا۔ وہ اس پر زرا سا

پیشمان نظر نہیں آ رہا تھا۔ چھوٹا سا؟ ریکلی؟؟؟



انا اسکے جواب پر بے حیرانگی دے بولی

ہاں! بحرام نے انتہائی معصومانہ انداز میں سر ہلایا۔

یعنی چھوٹا سا بزنس مین، لاکھوں روپے کے کپڑے پہنتا ہے، ہزاروں طرح کے کھانے کھاتا ہے، لگژری لائف اسٹائل کے ساتھ رنگ برنگی گاڑیوں میں گھومنا، اور ہزاروں نوکر چاکر؟؟؟؟ وہ تنقیدی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔ بحرام اسکے انداز پر دلکشی سے مسکرایا۔ مگر بولا کچھ نہیں۔

وہ جانے کے مڑا ہی تھا کہ انا سرعت سے اسکے راستے میں آئی۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

جواب دو؟؟؟ ویسے تمہیں پتا ہے میں آنکھیں بھی پڑھ لیتی! اسے اپنی بات نظر انداز

کیئے جانا پسند نہیں آیا۔ اچھا! تو بتائو، کیا کہتی ہیں یہ آنکھیں؟

وہ سیر تھی تو وہ سوا سیر۔ اسکی زندہ دلی پر مسکرایا جو نھنھی سی جان لئے اسکے سامنے بھڑ رہی تھی۔

انا اسکی مسکراہٹ پر اپنی ہی بات بھول گئی۔

بتائو؟؟؟ وہ منتظر نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا اسکی جانب جھکا۔ انا بے اختیار پیچھے ہٹی۔

م م میں پتالوں گی، دیکھنا تم! وہ پیل بھر کو ہکلائی

اسکا ڈگمگایا طمینان واپس لوٹا آیا۔

مجھے انتظار رہے گا مس انا! وہ زرا سا جھک کر سرگوشی کرتا ہوا بولا۔ اسکے کلون کی  
مہک نھنوں میں گھستی محسوس ہوئی۔ انا نے بے اختیار صوفے پر گرفت مضبوط کرتے  
ہوئے خود کرنے سے بچا یا۔

بحرام نے سرتاپا تنقیدی نگاہ اس پر ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔ انا اپنی رکی ہوئی سانس بحال  
کرنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

\*\*\*\*\*

رومیہ کو جب ہوش آیا اس نے خود کو ہاسپٹل کے بستر پر پایا۔ اٹھنے کی کوشش کی تو سر  
سے شدید قسم کی ٹھیسیں اٹھنے لگیں۔ وہ درد سے کراہتی دوبارہ لیٹ گئی۔ اسکے دروازہ  
کے باہر پہرہ تھا۔ وہ چلتے پھرتے کسی شخص کو دیکھ سکتی تھی۔ اس نے بے بسی سے رخ  
موڑ لیا۔ اسکا دل بہت اداس تھا۔

بابا۔۔۔۔۔ آپ کہاں ہیں مجھے آپ کی ضرورت ہے، پلیز آجائیں، دیکھیں۔۔۔۔۔ میں

کس جہنم میں پھنس گئی ہوں! وہ دھیرے دھیرے سے سرگوشیوں میں شکوہ کرتی رو  
دی۔

\*\*\*\*\*

و میٹنگ سے واپس لوٹا تو اسکے ہاتھ زیادتی کے باعث سرخ پڑے ہوئے تھے۔ نفاست  
سے سجے بال ڈھے کر ماتھے پر گر رہے تھے۔ وہ تیزی سے چلتا عمارت سے باہر آیا اور  
بندوق ملک کے ہاتھ میں دے کر گاڑی کا رخ کرنے لگا۔ اسے غصے میں دیکھ کر ملک کی  
کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہ پڑی۔ وہ خاموشی سے گاڑی آگے بڑھالے گیا۔

کسی نو چلو، وہ لبوں پر مٹھی جمائے کسی گہری سوچ کے زیر اثر تھا۔ ملک سرہلاتے ہوئے  
کسی نو کا رخ کرنے لگا۔ کسی نو میں ہر جانب شور غل مچا ہوا۔ ڈرنک سرو کرتے ویٹرز آ جا  
رہے تھے۔ برہنہ لباس میں ناچتی عورتیں منچلوں کا دل بہلا رہی تھی۔ وہ کوٹ اتار  
ملک جانب اچھلتا آگے بڑھ گیا۔ ان سب سے لا تعلق بار ٹینڈر کے ریسپشن کے سامنے  
اونچی سی کرسی رکھے بیٹھا

یہاں ایک کے بعد ایک گلاس چڑھائے جا رہا تھا۔ بحرام نے نظر گھما کر اسے تلاش کرنا  
چاہا تو اسے زیادہ دقت پیش نہیں آئی۔ ایسے ماحول میں بھی ان حسیانائوں کے جلوئوں کو

سرے سے نظر انداز کا جگر ایک ہی شخص کے پاس تھا۔ اور وہ تھا ایمان عاظر۔

وہ اسکے برابر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

بارٹینڈر نے اسے سافٹ ڈرنک سرو کی۔ وہ شراب نہیں پیتا تھا۔۔۔

محبت صرف خود غرض لوگوں کو سوٹ کرتی ہے، میرے جیسے سادہ دل آدمی کو محبت

نہیں کرنی چاہیے

وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولا۔۔۔

تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ مگر سادہ نہیں ہو سکتا سارے

بحرام نے اسے آئینہ دکھانا چاہا۔۔۔

لڑکی کا مطلب ہے عذاب، پتا ہے؟؟؟

خیر تجھے کیسے پتا ہوگا تو تو سنگل ہو میری طرح !

سن؟؟؟؟ ایک 'فرینڈلی ایڈوائس' دیتا ہوں..

اگر اپنی زندگی کا کباڑا نہیں کرنا چاہتا تو شادی مت کرنا کبھی بھی۔۔۔

یہ لڑکیاں اچھی خاصی زندگی جہنم بنا دیتی ہیں جہنم! وہ لبوں سے گلاس لگاتا ہوا اسکی بات کا جواب دیئے بغیر اپنی ہی ہانکنے لگا۔

وہ ہمیشہ 'یمان' بن کے اس مخاطب ہوا کرتا تھا۔ اسکا دوست 'اس' سے تبھی مخاطب ہوتا تھا جب کبھی وہ دکھی ہوتا تھا۔ اور آج وہ دن تھا۔

اچھا،،، میرا نظریہ تم سے بہت الگ ہے!

وہ سنجیدگی سے بولا۔



وہ ہنکارا بھرتا ہوا اس پر نگاہ ڈالے بغیر بولا۔ اور جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

بحرام نے سامنے نظر ٹکائے سنجیدگی سے اسکا بازو دبوچ کر روکا۔

کیا چاہیئے تجھے؟ یمان نے انتہائی سفاکی اسکا ہاتھ جھٹکا۔

تم نے سیکریٹری جنرل کو انکی فیملی کے متعلق بلیک میل کیا؟؟؟ بحرام کڑے تاثراتوں سے سوال کرنے لگا۔

یہ میں تجھے کیوں بتاؤں۔۔۔ ہاں؟؟؟ ہے کون تو؟؟؟

بہتر ہو گا تو میرے بزنس میں ڈانگ مت اڑا! وہ اسکی کرسی کی پشت سے ہاتھ ٹکائے  
اسکی جانب جھک کر بولا۔

واقعی۔۔۔ نشہ تیرے دماغ کو چڑھ چکا ہے

بحرام کا خدشہ جائز تھا۔

ہو نہہ، دنیا میں ایسی کوئی شراب نہیں بنی جسکا نشہ یمان کو چڑھ سکے، ڈیئر فارمر فرینڈ  
وہ تنفر سے گردن اکڑا کر بولا

'فارمر فرینڈ' پکارے جانے پر بحرام کے لب خونخود مسکرائے۔

تمہیں بائیس ارب کا بجٹ کس پروجیکٹ کے لئے چاہیے تھا؟

وہ پھر سوال کرنے لگا۔ جسکا مطلب تھا اسکا کچھ تو نفع یا نقصان کی وجہ بنا تھا وہ۔۔۔

تجھے کیا ہے! ہاں؟؟؟

اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتا تو!

اب کے یمان کا ضبط جواب دینے لگا۔ اور وہ چلا اٹھا۔ بحرام جو س کا گلاس حلق میں

انڈیلنے کے بعد آرام دہ انداز میں اٹھا اور ایک زوردار مکہ اسکے جبرٹوں پر دے مارا۔

یمان انتہائی غصے کے عالم میں اپنے جبرٹے پر ہاتھ رکھے ضبط کی انتہاؤں پر تھا۔۔

اس نے غصے سے شراب کی خالی بوتل اٹھائی اور بحرام کے سر پر دے ماری۔۔

وہ انتہائی غصے سے اپنے سر کا جائزہ لینے لگا۔۔

جھگڑا اچھی بات نہیں ہوتی پیارے۔۔

کوئی لڑکی طرح طرح سے اس چہرے کو چھوتی چاشنی لہجے میں سموائے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Tere Ki Pothi

ہاتھ کیسے لگایا۔۔ الو کی پٹھی۔۔ تیری تو۔۔

اس سے پہلے یمان غصے میں بے قابو ہو کر اس کا بھی سر پھوڑ ڈالتا۔۔

بحرام نے سرعت سے اسکے گرد گھیرا بنا کر اسے دبوچا۔۔

ہاتھ کیسے لگایا اس نے مجھے۔۔ وہ بے قابو ہونے لگا۔۔

سالے تو جانور کا جانور ہی رہے گا۔۔

بحرام نے اسے دبوچ کر دوردھکیلا۔۔

اتنا برا تو کوئی خوبصورت لڑکی بھی نہیں مانتی جتنا تو منارہا ہے گدھے۔۔۔ ہاتھ ہی تو لگایا ہے

وہ اسے عنصیلی نظروں سے گھورنے لگا

تو میرا باپ بننے کی کوشش مت کر سمجھاناں؟؟

وہ الٹا اس پر چڑھ دوڑا۔۔۔

تیرا باپ بننے سے اچھا میں مرنا پسند کروں گا!

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اکڑ کر بولا۔۔۔

تیری اتنی اوقات ہے بھی نہیں۔۔۔ اسے غصے آنے لگا

ملک کو یہ منظر رتی برابر نہ بھایا۔۔۔ اس نے آگے بڑھنا چاہا مگر بحرام نے اسے ہاتھ اٹھا

کروہیں روکا۔۔۔

یہ کتا جو تیرے پیچھے دم ہلاتے رہتا ہے، یہ صرف بھونکتا ہے یا کاٹتا بھی ہے۔۔۔؟؟

وہ تمسخرانہ انداز میں ملک کو مخاطب کرنے لگا



تجھے ابھی کاٹ کے دکھاتا ہوں! وہ آستیں چڑھاتا ہوا قہر بھری نگاہوں سے گھورتا اسکی  
جانب بڑھنے لگا۔۔۔

باہر جاؤ تم! بحرام نے تحکمانہ انداز میں بولا تو وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتا باہر نکل گیا

---

ہو نہہ! ایمان کی اسکا تپا ہوا چہرہ دیکھ کر مزا آنے لگا۔۔۔

فرمان کے انڈسٹریل ایریا میں جو کیمیکل ہے وہ بہت جلدی آگ پکڑتا ہے۔۔۔ ایسا میں  
نے سنا ہے!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ انتہائی اطمینان سے جیبوں میں ہاتھ ڈالتا ہوا بولا۔۔۔

ایمان کالبوں تک جاتا گلاس والا ہاتھ تھما۔۔۔ غالباً وہ دھمکی دے رہا تھا۔۔۔

بتا دینا سے۔۔۔ وہ قہر بھری نگاہ اس پر ڈالتا ہوا بولا۔۔۔

بلکل۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ اس نے فرمان برداری سے سر ہلایا۔۔۔ وہ ایمان ہی کیا جو کسی

نقصان سے ڈر جائے۔۔۔

اس سے پہلے بحرام کچھ کہتا اسکا فون بجنے

وہ فون نکال کر کان سے لگاتا اس رش اور شور غل والی جگہ سے نکلتا چلا گیا۔ باہر اسکے گارڈ اسکے منتظر تھے اسکے بیٹھتے ہی گاڑی آگے بڑھالے گئے۔

\*\*\*\*\*

یشم مجھے گھر جانا ہے وہ اکتا چکی تھی۔ عجب سی مایوسی اس رگ و پھ سرانیت کر گئی تھی۔

ٹھیک ہے۔۔ میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں، مگر تم اپنے نہیں میرے گھر جاؤ گی، میں تمہیں اس حال میں اکیلا بلکل بھی چھوڑ نہیں سکتا اسلئے جب تک تم بلکل صحت یاب نہیں ہو جاتی تم میرے گھر میرے ساتھ رہو گی! بس

وہ حتمی انداز میں کہتا اٹھا اور فار ملیٹیز پوری کرنے ریسپشن کی جانب بڑھا۔

تبھی زور سے کسی سے ٹکرایا۔

آئی ایم سوسوری! وہ چھوٹے ہی بولا۔

سرپر سفید رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی وہ لڑکی کسی سے خوفزدہ تھی۔ وہ بس اتنا ہی

دیکھ پایا

اسکی بات کا جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گئی۔ اس نے سر جھٹک کر ریسپشن پر فارم فل کیا

اور دوبارہ کمرے میں آگیا۔۔۔

چلیں، وہ اسکی جانب ہاتھ بڑھاتا ہوا نرمی سے بولا۔ نبیشہ چاہ کر بھی اسکا ہاتھ نہ جھٹک سکی۔ اور اسکے سنگ ہاسپٹل سے گھر آگئی۔ وہ اسے سیدھا اپنے کمرے میں لے آیا۔ وہ مزاحمت کرتی رہ گئی مگر اس نے ایک نہ مانی۔ اب تم یہاں آرام کرو اور میں پریکٹس روم میں ہوں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا!

وہ نرمی سے تاکید کرتے ہوئے مڑا۔

ش۔۔۔ شرائے کہاں ہے؟ وہ اسکے ساتھ اکیلے خود کو ایک کمرے میں پا کر کنفیوز سی ہونے لگی۔

تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟

وہ بھنویں سکیرتا حیران سا ہو کر پوچھنے لگا

ن۔۔۔ نہیں تو! وہ ذبردستی مسکرائی

فکر مت کرو اس بار ایسا کچھ نہیں کرونگا جو تمہیں مجھ سے دور کر دے! وہ دھیمی سی سرگوشی کرتا اسکا گال تھپتھا کر پریکٹس روم کی جانب چلا گیا۔

نبیشہ ہکا بکارہ گئی۔۔۔ اسکے انداز پر

وہ کس قدر پر سکون تھا اسکو لے کر۔۔۔ کیا ہو گا جب اسے ایئر پورٹ والے قصبے کے

بارے میں پتا چلے گا۔ وہ کیسا سلوک کرے گا اسکے ساتھ؟؟؟

اس نے سوچ کر جھر جھری لی۔

وہ اسکی جنونی طبیعت سے بے حد خوفزدہ تھی۔

\*\*\*\*\*



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

([Neramag@gmail.com](mailto:Neramag@gmail.com))

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

وہ رات کے دو بجے گھر لوٹا تو اسکے تاثرات سخت ناگوار ٹھہرے۔۔۔۔۔ وہ جتنا اس لڑکی پر عاشق تھا اس سے کئی زیادہ تنہائی اس پر عاشق تھی۔۔۔۔۔

اسے اپنے تنہائی کے لمحات میں خلل بلکل بھی پسند نہیں تھا۔ جہاں وہ سگریٹ جلائے بلا تکان اسے سوچے جاتا۔ اسکی نئی تصاویر بنانا اس سے ڈھیروں باتیں کرتا نہ تھکتا۔ وہ کائونچ پر سر رکھے سکون سے محو خواب تھی۔

وہ گھنٹوں کے بل اسکی قریب بیٹھا۔۔۔ اسکے چہرے کو نظروں کو حصار میں لئے۔

یہ سوچ رہا تھا کہ وہ بار بار اسکے کمرے میں کیوں آتی تھی؟ اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی؟

مگر ہنوز انکے بیچ زمین آسمان تک کا فاصلہ تھا۔ وہ اسے اپنے عشق میں گرفتار دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا جیسے وہ اسکی محبت میں تڑپا تھا۔ اسکے قرب کی چاہ میں جیسے اس نے طاق راتیں آنکھوں میں کاٹی تھی۔ وہ بھی انا سے ایسی ہی محبت چاہتا تھا۔۔۔۔۔

یک دم اسکے چہرے پر تکلیف کا آثار نمایاں ہونے لگے۔ بحرام کچھ سمجھتے ہوئے اسکے قریب سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تبھی وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔ بحرام پانی کے گلاس لئے اسکی جانب بڑھایا۔ جو اس نے خاموشی سے تھام کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔

جب تک اپنے ڈر پر قابو پانا . نہیں سیکھو گی، یہ ڈر تمہیں ایسے ہی ڈراتا رہے گا۔۔۔

وہ اطمینان سے کہتا اسکے مقابل صوفے پر بیٹھا اور سگریٹ جلائی۔

انہ نے اسکی بات پر نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

تمہاری عمر کیا ہے؟ وہ سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتا ہوا چھت کو گھورنے لگا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیس! وہ نا سمجھی سے بولی۔

اگر تم مذہبی ہو، تو تمہیں پتا ہونا چاہیے نا محرم کے کمرے میں اس وقت اکیلے پائے

جانے کا مطلب!

وہ تنز کر رہا تھا نہ ہی تنقید۔ بس عام سے لہجے میں بولا۔ وہ نہیں چاہتا تھا اسے قریب پا کر

وہ اپنا سالوں سے کیا گیا ضبط منٹوں میں کھودے۔ بھلے وہ اسکی محبت سے لاعلم تھی۔

آ۔۔ آئی ایم سوری!

وہ اسکی بات کا برا منائے بغیر آہستگی سے بولی۔

بحرام نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ چھت کو گھورتا آج ہونے والی میٹنگ کے بارے میں سوچنے لگا۔

انا کشمکش کا شکار تھی یہاں رکے یا اپنے کمرے میں چلی جائے۔ تبھی اسکی نظر بحرام کی زخمی ہتھیلی پر پڑی۔ سرخ خون جم چکا تھا۔ ہاتھوں کی گٹھانیں تک سرخ تھی۔ تمہارا ہاتھ زخمی ہے؟ وہ فکر مندی سے بولی۔

اسے تکلیف ہوئی تھی نہ جانے کیوں۔ وہ اپنے معاملے میں اتنا پرواہ کیوں تھا! شاید وہ کسی گہرے سوچ کے زیر اثر تھا اسلئے اسکی بات سن نہیں پایا۔ وہ اٹھی اور اسکے ہاتھ کا جائزہ لینے لگی۔ بحرام نے بھنویں سکیرتے ہوئے سوالیہ نظر اس پر ڈالی اور بے رخی سے ہاتھ کھینچ لیا۔

وہ اٹھی اور فرسٹ ایڈ باکس اٹھالائی۔۔۔

بحرام نے ضبط سے لب بھینچے۔ وہ چاہ کر بھی اسکے ساتھ سخت رویہ نہیں اپنا سکا تھا۔ وہ منتظر نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ انا اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ



لیتی ہوئی کرٹن بھگو کر اسکا زخم صاف کرنے لگی۔

تم میرے متعدد سوالوں کے جواب نظر انداز کر دیتے ہو! کیوں؟؟ وہ شکوہ کرنے لگی۔  
بحرام جانتا تھا اسکا اشارہ کس جانب تھا۔۔۔

کیونکہ تمہارے سوال بلا جواز ہیں جنکا کوئی جواز نہیں بنتا! وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

وہ اسکے ہاتھ پر ڈریسنگ کیئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ گھڑی پر نظر ڈالی تو رات کے تین بج رہی تھی۔

تم۔۔۔ کچھ کھاؤ گے؟ اس نے ایسے ہی پوچھ لیا۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیوڑہ دیکھ لے گی، تم زحمت مت کرو! وہ تلخی سے بولا۔ تو انا سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔ اسکے جانے کے بعد اس نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر بندھی پٹی پر ڈالی۔ اور بے دردی سے اتار کر ڈسٹن کی نظر کی کر دی۔ وہ ان چھوٹی موٹی چوٹوں کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔

انا اپنے کمرے میں آتے ہی مضطرب انداز میں ٹہلنے لگی۔ یہ مجھے کیا ہو رہا تھا۔۔۔! وہ بحرام کے متعلق اپنے اندر ابھرتے نئے احساسات سے پریشان ہونے لگی تھی۔ وہ کیوں

اسکے لئے اس قدر پریشان ہو رہی تھی۔ حالانکہ اس کھڑوس نے تو شکریہ تک نہیں کہا۔  
اسکی پریشانی کے بدلے میں۔

اففف۔۔۔ اس نے بیڈیر بیٹھتے ہی سر تھام لیا۔۔۔

کاش ولدان یہاں ہوتی۔ نبیشہ، رومیصہ اسے یک لخت سب یاد آنے لگے تھے۔ اسکی  
آنکھیں جل تھل ہونے لگیں۔ وہ بیڈاٹھ کر گلاس وال پردے ایک طرف کرتی  
راکنگ چیئر ہو جھولتے ہوئے اپنا ماضی یاد کرنے لگی۔ جو اب اک حسین یاد بن کے رہ  
گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews  
\*\*\*\*\*

اس نے بے دردی سے ڈرپ کھینچ کر ہاتھ سے دور پھینکی۔ ہاسپٹل کی چار دیواری میں  
اسکا دم گھٹ رہا تھا۔ اسکا سانس لینا محال ہو رہا تھا۔ اور کمفرٹر ہٹاتی اٹھ بیٹھی۔ صد شکر باہر  
مارشل نہیں تھا۔ وہ سکون سے باہر تو جاسکتی تھی کم از کم کھلی ہو میں سانس لینے۔۔۔

نقاہت اور کمزوری کے باعث اسکا چکرار ہا تھا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باہر آگئی۔

تبھی وہ اچانک اسکا توازن بگڑا اور وہ زور سے کسی سے ٹکرائی۔ وہ شخص معذرت کرتا اسکی طرف دیکھنے لگا۔ مگر وہ نظر انداز کیئے باہر آگئی۔ گارڈن ایریا میں بھی طرح طرح کے لوگ اسے تنہائی چاہیئے تھی کچھ پل کے لئے۔ سو وہ گاڑی میں بیٹھی اور اسٹارٹ کرتے ہوئے بالکل وہیں اسی ویڑھاؤس کے نزدیک ٹوٹے ہوئے لکڑی کے مکان میں آگئی۔ دیواروں کا سہارے لے کر آگے بڑھتے ہوئے اس نے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا۔

ورنہ اسکا سر زوروں سے چکرا رہا تھا۔

ہر بار کی طرح اس بار اسنے آخر کار اپنے دل کو سختی سے صبر کی تلقین کی کیا معلوم خدا نے اسکے لئے کیا بہتری سوچی ہو۔ وہ خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھ گئی۔ آنکھیں میچے سکون سے کھڑکیوں سے آتی ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر اتارنے لگی۔ آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ اب تو اسے معلوم بھی نہیں تھا کہ کس درد پر رونا اور کس پر مرہم رکھنی ہے۔ یہاں تک کہ وہ رونا ہی بھول چکی تھی۔ اسے یہاں آئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔ جنگل میں ہر طرف خاموشی تھی اور بلا کا سکون تھا۔ مارشل اسے ہاسپٹل کے کمرے میں نہ پا کر گھبرا کر ایمان کو فون کرنے لگا۔ وہ اس وقت

آفس میں مصروف تھا۔ فون بجنے پر اس نے مصروف انداز میں اٹھا کر کان سے لگایا  
- اور چھوٹتے ہی بولا۔

مارشل مجھے ابھی بہت کام ہیں بعد میں بات کرتے ہیں، کہتے ہی وہ فون رکھنے ہی والا تھا  
کہ مارشل بول پڑا۔

سر، ب۔۔۔ بھابھی بھاگ گئی !

کیا مطلب؟ بھاگ گئی؟ کہاں گئی؟

وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتا نہیں میں صرف کچھ دیر کے لئے واشروم کی جانب گیا تھا اتنے میں ہی وہ نہ جانے  
کہاں چلی گئی !

وہ گھبرا کر تفصیل بتانے لگا۔

ٹھیک ہے، تم اس کا فون نمبر ٹریس کر کے اسکی لوکیشن مجھے بھیجو! وہ عجلت میں بولتا ہوا  
گاڑی کی جانب بھاگا۔۔۔ چاہے زبردستی ہی سہی اس کا نام اب اسکے ساتھ جڑنے والا تھا  
- وہ چاہ کر بھی اسے جانے نہیں دے سکتا تھا۔ وہ گاڑی بیٹھتے ہی زن سے آگے بڑھا

لے گیا۔ کان میں ایئر پوڈسٹ کرتے ہوئے اس نے پھر سے مارشل کو کال ملائی۔  
 تو لوکیشن پتا چلنے پر وہ قدرے حیران ہوا۔ اور فون بند کر دیا۔ یہ لڑکی پہلے بے ہوشی کی  
 حالت میں اور اب ہوش میں آکر اس کا ضبط آزما رہی تھی۔ اتنا پریشان تو وہ آج تک خود  
 کے لئے بھی نہیں ہوا تھا جتنا اسکے لئے ہونا پڑ رہا تھا وہ جنگل کے قریب گاڑی روکے۔  
 آگے بڑھا وہاں ایک گاڑی پہلے سے موجود تھی۔ وہ یقیناً اسی میں آئی تھی۔ وہ طیش  
 کے عالم میں آگے بڑھا اور بھرپور قسم کی لات مار لکڑی کا خستہ حال دروازہ دورا اچھال  
 دیا۔

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Urdu | English  
 کیا کر رہی ہو تم یہاں؟  
 وہ غضبناک نظروں سے گھورتا ہوا پوچھنے لگا۔ جو گھٹنوں میں سر دیئے لا تعلق سی بیٹھی  
 تھی۔

میں کیا پوچھ رہا ہوں؟ وہ جواب نہ ملنے پر دھاڑا۔  
 تم سے ایک بات پوچھوں؟؟؟ رومیہ خاموشی سے اٹھی اور اسکے عین مقابل آکھڑی  
 ہوئی۔۔۔

میں تمہارے سوالوں کے جواب دینے دلچسپی نہیں رکھتا

وہ کڑے تاثراتوں سے بولا

تم نے مجھے کیوں بچایا؟؟؟ مرنے کیوں نہیں دیا

اسکی آواز کپکپائی۔۔۔

میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی تمہیں بچانا، نہیں بچانا چاہیے مجھے تمہیں۔۔۔

وہ غصے سے بولا

رومیصہ کو لگا تھا شاید اس میں کچھ انسانیت باقی ہو

کم از کم یہ ہی کہہ دیتا کہ میں نے تمہیں انسانیت کے ناطے بچایا۔۔۔ مگر وہ غلط تھی

اس نے طیش میں آکر لات گھما کر اسے دے ماری

وہ اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا اس لئے لڑکھڑا کر دور جا گرا۔۔۔ اور پھٹی پھٹی

آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا اسے اس لڑکی اس چیز کی توقع ہر گز نہیں تھی

واقعی۔۔۔ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی ہی تھی جو تم نے مجھے بچا لیا۔۔۔ وہ زہر خند

لہجے میں کہتی۔۔۔

کہنی سے ناک رگڑتی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔

حد ہو گئی۔۔۔ جواب پسند نہیں آیا تھا تو ویسے ہی بتا دینے مارنے کی کیا ضرورت تھی! وہ  
کپڑے جھاڑتا ٹھہ کھڑا ہوا

تم مجھے اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟؟؟ یا تم ایک کام کرو مجھے مار ہی دو، ایک ہی بار میں  
یہ قصہ تمام ہو جائے کم از اس قید خانے کی ازیت سے تو چھٹکارا مل جائے گا!  
وہ قدرے غصے سے نم آواز میں بولی۔



NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس قید سے تو اب تم مر کر ہی رہائی پاسکتی ہو!

وہ کر خنگی سے گویا ہوا۔

اب اگر میری اجازت کے بغیر تم نے باہر قدم رکھا، یا میرے کالز اور میسیجز کو اگنور کیا  
تو ایسی سزا دوں گا جو تم نے قانون کی کتابوں میں نہ پڑھی ہو گی نہ کبھی سنی ہو گی! سمجھ گئی  
نا؟؟؟؟ وہ دبہ دبہ غرایا۔۔

رومیصہ سنی ان سنی کرتی ونڈو گلاس کے پار دیکھنے لگی۔۔۔ یمان کو یہ بات سخت ناگوار  
گزری





اتنی بے تابی کس بات کی ہے۔۔۔ تمہیں آگے ایسے بہت سے مواقع ملیں گے! وہ  
 تمسخرانہ انداز میں اپنے بازو سے اٹڈتی خون کو بوندوں کو ٹشو سے رگڑتا ہوا بولا  
 کیا جواب دو نگاہ میں ڈاکٹر کو۔۔۔ کہ میری ہونے والی بیوی نے مجھے کاٹ لیا چہ۔۔۔  
 کتنی شرم کی بات ہے

وہ نفی میں سر جھٹکتا انتہائی دکھ سے بولا

رومیہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا

انجیکشن لگوانے پڑیں گے، ورنہ تمہارا زہر میرے اندر بھی پھیل جائے گا! وہ اسکا مزاق  
 اڑا رہا تھا  
 اٹارہا تھا  
 اٹارہا تھا

تم سے تو کم ہی زہریلی ہوں۔۔۔

وہ غصیلی نظروں سے گھورتی ہوئی بولی

تو مطلب تم مانتی ہو تم زہریلی ہو! فاتحانہ مسکراہٹ نے یمان کے لبوں کا احاطہ کیا

وہ جواب دیئے بغیر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔۔۔

رات دیر سے سونے کے باعث صبح اسکی آنکھ دیر سے کھلی۔ اس نے گھڑی میں وقت

دیکھا تو صبح کے دس بج رہے تھے۔ اس نے بھرپور انگریزی لیتے ہوئے پردے ایک سر کا دیئے۔ دو پہاڑوں پر بحرام سیاہ جینز اور کیپ ملبوس ورک آؤٹ کرتا واضح دکھائی دے رہا تھا۔ وہ چونک کر آگے کو ہوئی۔

گڈ مارنگ! دیورہ کی آواز پر وہ چونک کر مڑی۔ اور کافی کا کپ تھام لیا۔

یہ شخص سوتا نہیں ہے کیا؟ جب بھی دیکھو کچھ نہ کچھ کرتا ہی رہتا ہے،

وہ سوالیہ نظروں سے دیورہ کو دیکھتی ہوئی بولی۔

اگر دن ہو تو صرف دو گھنٹے، رات ہو تو صرف چار گھنٹے کی نیند لیتے، باقی کا سارا وقت انکا شیڈول کے حساب سے گزرتا ہے!

وہ کہتی ہوئی جو س کا گلاس لئے جانے کے لئے مڑی۔

انا حیرانی کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی۔

رکور کور کو، یہ کہاں لے جا رہی ہو؟

یہ باس کے لئے،

لاؤ مجھے دے دو،

وہ کافی کا کپ رکھتی اسکے ہاتھ سے ٹرے لینے لگی

مگر باس ناراض ہونگے آپ،

نہیں ہوتے تم جائو یہ میں دے آتی ہو !

وہ عجلت میں کہتی ٹرے لئے آگے بڑھ گئی۔

دیوہ سر تھام کر رہ گئی۔ یہ لڑکی اسے نوکری سے نکلا کر ہی دم لے گی۔

گڈ مارنگ !

وہ چہکتی ہوئی ٹرے لئے اسکے نزدیک آکھڑی ہوئی

بحرام نے سپاٹ تاثراتوں سے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور مصروف نظر آنے لگا۔

حد ہو گئی، انسان مسکرا ہی دیتا مگر نہیں موصوف نے جیسے مسکرا نا سیکھا ہی نہ ہو !

وہ دل ہی دل میں کڑھی۔

وہ جست لگا کر اپنے پیروں پر اٹھا اور پھولی ہوئی سانسوں سے ٹاول اٹھا کر منہ رگڑنے لگا

خاموشی سے اسکے ہاتھ سے جو س کا گلاس لیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

انسان شکریہ ہی کہہ دیتا! بے مروت کہیں کا!

وہ چاہتے ہوئے بھی کہہ نہ پائی۔

اسکی نظر غیر ارادی طور بحرام کے ہاتھ کی جانب مبذول ہوئی۔ جہاں سرخی ابھی بھی واضح تھی۔ اور اسکا کیا گیا بینڈج غائب تھا۔ ابھی کچھ گھنٹے ہی تو گزرے تھے کہ اس نے اتار بھی پھینکا۔ اسکے جذبات کونہ جانے کیوں ٹھیس پہنچی تھی وہ خاموشی سے واپس کمرے میں آگئی۔

بحرام نے رخ موڑ کر تعجب سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔ انا کی سوچ بلکل بھج تھی مگر اسے ہمدردی نہیں محبت چاہیے تھی۔ خالص محبت

\*\*\*\*\*

رات کے نہ جانے کس پہر اسکی آنکھ کھلی تو وہ دیوانہ صوفہ اسکے بیڈ کے قریب کھینچے اس پر سویا ہوا تھا۔

بال جا بجا تھے پر گر رہے تھے۔

اپنے مضبوط بازوؤں کو سینے کے گرد لپیٹے وہ سوتے ہوئے بے حد معصوم لگ رہا تھا۔ بے  
 خبری میں صوفے کے بالکل کنارے تک آچکا تھا۔  
 یشتمم! وہ گھبرا کر چیخی۔

ک کیا ہوا؟ وہ بری طرح سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟؟؟

وہ فکر مندی سے اسکی جانب جھکا۔

ہاں، میں تو ٹھیک ہوں تم۔۔۔ تم گرنے والے تھے!

اس نے بمشکل لب دبائے۔

اوہ، وہ میں صوفے پر کبھی سویا نہیں، اسلئے بس

وہ نجل سا ہوا۔

نبیشہ نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟

وہ خفت مٹانے کی خاطر اس پر خفا ہوا۔

تم بیڈ پر سو جاؤ میں صوفے پر سو جاتی ہوں !

وہ بیڈ کرائون سے ٹیک لگاتی ہوئی اونچا ہوئی۔

نہیں، اٹس اوکے میں ٹھیک ہوں یہں تم آرام کرو !

وہ جھٹ سے بولا۔

ٹھیک ہے سو جاؤ پھر! وہ نرمی گویا ہوئی۔



مجھے اب نیند نہیں آئے گی، تم سو جاؤ،

وہ بالوں میں انگلیاں پھیرتا ہوا صوفے پر پھیلا۔

اس کی آنکھوں سے بھی نیند کو سوں دور تھی۔ وہ اسکی جانب رخ موڑے ہاتھ گالوں

کے نیچے جمائے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

نبیشہ؟؟؟ نیند کی خماری اسکی آواز میں چھلکی۔ ہمممم؟؟؟ اس نے ہمم پر اکتفا کیا۔

تمہاری زندگی میں اور تو کوئی نہیں ہے نا؟؟؟

وہ نہ جانے کس احساس کے تحت بولا۔ اسے اسکا چہرے کے قریب آنا بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

اسکے اچانک سوال پر نبیشہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

میرا مطلب ہے وہ چہرے؟؟

یشم اسے اٹھتا دیکھ کر گھٹنوں پر کہنیاں جماتا ہوا آگے کو ہوا۔

ن۔۔ نہیں، تم کیوں پوچھ رہے ہو!

اس نے حیرانی سے پوچھا۔

ویری گڈ! اس کے چہرے پر یک دم خوشی کے تاثرات ابھرے۔ وہ اٹھا اور صوفے

ایک طرف کرتے ہوئے کمرے میں لگی اسٹائٹلش ایلیڈی لائٹس آن کر دیں۔ جس

سے ہر طرف رنگ برنگی روشنیاں سمیت چمکتے ستاروں کی سی راشنیاں کمرے میں

تیرنے لگیں۔ وہ ڈرار سے کوئی چیز اٹھاتا ہوا اسکے قریب آیا

اور منتظر نگاہوں سے ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔

ک کیا کر رہے ہو؟؟؟ وہ گھبرا گئی اسکا دل ڈوب کر ابھرا۔

آؤنا! وہ مصر ہوا۔

اس نے کچھ توقف کے بعد آہستگی سے ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ اسے لیتے کمرے کے بیچ و بیچ جا کھڑا ہوا۔ ایک ٹھنڈی سانس اندر کھینچتے ہوئے وہ گھٹنوں کر بل اسکے قدموں بیٹھ گیا۔

نبیشہ دھک سے رہ گئی۔ وہ یہ کیا کرنے جا رہا تھا؟۔

پھر سے۔۔۔؟؟؟ نہیں ننننن وہ دل ہی دل میں چیخی

تم جانتی ہو جب تم روس آئی جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا، تب سے ہی مجھے کچھ ہو گیا تھا

اس وقت مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا کیونکہ یہ میرے لیے یہ جذبات بہت نئے تھے میں انہیں کوئی نام نہیں دے سکا پھر تم مجھے یہاں ملی اور دھیرے دھیرے وہ جذبات محبت سے عشق میں تبدیل ہو گئے۔۔۔ تمہارے بغیر زندگی کا تصور کرتا ہوں تو جان نکلنے لگتی ہے

پتا ہے اس روز تمہیں زخمی حالت میں دیکھ کر میری روح فنا ہو گئی تھی، اسکے لب و لہجے



سے خواہش کی حدت اور جذبے کی شدت کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا  
 نبیشہ کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی وہ سانس روکے اسے سننے لگی۔  
 میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں نبیشہ، مجھے سے شادی کرو گی؟؟؟ وہ آنکھوں میں  
 ڈھیروں محبت سمیٹے سوال کرنے لگا۔

نبیشہ کا سانس حلق میں اٹکنے لگا۔ وہ دوسری بار بھی اس کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔  
 مگر! کرتی تو کیا کرتی۔

ی می شتم میں تمہیں کچھ بتانا۔۔۔ اسکی آواز پر لرزش طاری ہونے لگی

پلیز، اس بار نہ مت کرنا، اور انتظار کی سولی پر مت لٹکانا، میں اور انتظار نہیں کر سکتا  
 پلیز۔۔۔

ہاں کر دو، یقین مانو میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا، بس ایک بار ہاں کر دو

وہ فریادی انداز میں کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

اسکی چہی شتم کی جان لے رہی تھی۔

میں، وہ۔ یشم! وہ واضح طور پریشان سی ہو کر رہ گئی تھی۔

پلیز۔۔۔ ہاں کر دو؟ دل کی دھک دھک میں اضافہ ہونے لگا

۔ یشم یہ تم نے مجھے کس مشکل میں ڈال دیا ہے۔ وہ انگلیاں مروڑتی کشمکش کا شکار تھی

ہاں کرے یا ناں،

ہاں؟؟؟ وہ منتظر سا اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔ نبیشہ نے نظریں اٹھا کر اسکی آنکھوں

میں دیکھا۔ اسکی ایک 'ناں' سے ان مسکراتی حسین آنکھوں کی چمک کھوسکتی تھی۔ اسکے

لب مسکرانا چھوڑ سکتے تھے۔ اور یقیناً اسکا دل ٹوٹ جاتا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ پلیز زرز زرز؟ وہ بے تابی سے کہتا اسکا ہاتھ تھام کر اپنے دل کے مقام پر رکھنے لگا۔

دیکھو۔۔۔ میرا دل کتنے زوروں سے دھڑک رہا ہے، تمہاری ایک ناں سے یہ

دھڑکنیں رک بھی سکتیں ہیں!

وہ لب اسکے کان کے قریب لے جاتا ہوا بو جھل آواز میں بولا۔ نبیشہ جی جان سے لرزی

ٹ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے! اس نے خود کو کہتے ہوئے۔ کیا؟؟؟ ہاں؟؟؟ وہ

خوشی سے چلایا۔

اس نے انگلیاں مروڑتے ہوئے سر ہلکا سا اثبات میں ہلایا۔

بس پھر کیا تھا وہ بے ساختہ مسکرایا۔

رکو۔۔ رکو ایسے یہ خوشی بلکل ادھوری ہے !

وہ بوکھلاتے ہوئے جیب سے انگوٹھی نکال کر اسے پہنانے لگا۔

اس۔۔ اسکی کیا ضرورت تھی ! وہ کنفیوز سی ہو کر بولی ایسے کیسے نہیں، وہ ٹوکتے ہوئے

بولی  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بائے داوے تھینک یو سوچ !

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے لیے خوشی سے بے قابو ہو کر

اسے سینے لگانے لگا۔

نبیشہ اس افتاد پر بوکھلائی۔

سسس آہہہہہ ! زخم کی تاب نہ لا کر وہ درد سے کراہی۔

آ۔ آ۔ آئی ایم سو سوری! وہ معذرت کرتا فوراً پیچھے ہٹا۔ میں کچھ زیادہ ایکسائیٹڈ ہو گیا

تھا! سوری

وہ بے اختیار ہی مسکرایا۔

تھیک یونس اگینن!

خوشی اسکے انگ انگ سے چھلک رہی تھی۔

نبیشہ پھیکا سا مسکرائی۔

پتا نہیں اس نے غلط کیا تھا یا سہی۔۔!!

تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو نا!

وہ خیال آنے پر فوراً بولا۔ نے گھڑی دیکھی تورات کے تین بج رہی تھی۔

آئی ایم سو سوری رات کے اس وقت تمہیں پریشان کیا۔

وہ کوئی تیسری بار اس سے معذرت کر رہا تھا

مسکراہٹ تھی کہ لبوں سے جدا ہو کے نہیں دے رہی تھی۔

نبیشہ کے دل پر بوجھ سا آگرا۔۔

تم سو جاؤ نا، تمہیں نیند آرہی ہوگی

وہ اٹھا اور اسے کمفرٹر اوڑھانے لگا۔

وہ اسکے انداز پر بوکھلا کر رہ گئی۔

اس نے خاموشی سے کمفرٹر سینے تک رخ موڑ لیا۔ اور ایک نظر اپنی انگلی میں پہنی ڈائمنڈ رنگ ڈالی۔

اسے تاثرات عجیب ہونے لگے تھے۔ ایک پل کو اسے لگا اس نے جلد بازی میں فیصلہ کیا۔ پھر سر جھٹکتی آنکھیں بند کیئے سوتی بنی۔ وہ فلحال یہ سب سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

دوسری جانب یشم بے جاہی دیوانوں کی طرح مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ سر کے نیچے باندھے چھت کو گھورتا نہ جانے کیا سوچ رہا تھا۔ ایک بات تو طے تھی خوشی سے آج رات اسے نیند نہیں آنے والی تھی۔

\*\*\*\*\*

وہ صبح اٹھی تو سر میں ہلکا پھلکا درد ابھی بھی ہو رہا تھا۔ اگر یہاں رہتی تو سوچ سوچ کر

پاگل ہو جاتی

اسی لئے اس نے آفس جا کر خود کو مصروف رکھنے کا سوچا۔ اور فریش ہونے کے بعد  
 لیمن کلر کا اسٹائلش سائز نس سوٹ پہن کر آئینے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ اس نے  
 کبھی زندگی میں اتنا میک اپ نہیں کیا تھا جتنا وہ ان کچھ دنوں میں کر چکی تھی۔ متواتر  
 رونے کے باعث اسکی آنکھیں سوج چکی تھی۔ کمزوری کے باعث آنکھوں کے گرد سیاہ  
 حلقے ابھر آئے تھے۔ بے رونق چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ اس نے گالوں پر پھسلتے آنسو پونچھے  
 اور ہلکا ہلکا پھلکا میک اپ کرنے کے بعد بالوں کی لٹھیں ماتھے سے پکڑ کر کان کے  
 پیچھے اڑھسیں اور کمرے سے باہر نکل آئی۔  
 مارشل اسکی توقع کے برعکس اسکے کمرے کے باہر کھڑا تھا۔ اس نے سوالیہ نظروں سے  
 مارشل کو دیکھا تو جھٹ سے بول پڑا۔

یہ بیان سر کے آرڈرز ہیں!

رومیہ کے تاثرات تھے۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔

بیمان نے ناشتے کے ٹیبل سے زرا سا رخ موڑ کر اسے دیکھا اور پھر آرام سے پیر ہلاتا  
ناشتے کا انتظار کرنے لگا۔

کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے؟؟ وہ اس پر چیخی۔

کیا؟؟؟ انتہائی معصومانہ انداز تھا۔

رومیصہ کا دل کیا فروٹ کی ٹوکری اٹھا کر اسکے سر پر الٹ دے۔

میں اکیلے رہنا چاہتی ہو، مجھے یہ نوکروں کی فوج پسند نہیں بہتر ہو گا تم مارشل کو اپنے  
الفاظوں میں سمجھا دو ہر جگہ سائے کی طرح میرا پیچھا کرنا بند کرے!

وہ زور سے ٹیبل ہر ہاتھ مارتی ہوئی بلند آواز میں بولی۔ آئی۔ ایم۔ سوری، جسکے وہ انتہائی  
غور سے اسکی بات سننے کے بعد لفظ بہ لفظ اسے باور کروا تا کندھے اچکا کر بولا اور اپنے  
لئے ناشتہ نکالنے لگا۔

رومیصہ نے طیش میں آکر زور سے جو س کے جگ کو ہاتھ مار کر ٹیبل سے گرا دیا۔ جو  
چھناکے کی آواز کے ساتھ فرش پر ہر سو بکھرتا چلا گیا۔

سیڑھیوں سے اترتے فرمان نے کڑے تاثراتوں سے یہ منظر دیکھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے صبح صبح؟؟؟ وہ گرجدار آواز میں کہتا نیچے آیا۔ ہاتھ میں خوبصورت سی تسبیح تھام رکھی تھی۔ جس کے موتی وہ پے در پے لبوں سے کچھ بڑبڑاتا ہوا گرائے جا رہا تھا۔

رومیصہ نے انتہائی حیرانی سے یہ منظر دیکھا۔

یہ تو آپ اپنے بیٹے سے پوچھیں!

وہ زہر خند لہجے میں بولی۔

کیوں یمان؟؟؟ تم نے بہو سے کچھ کہا؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرمان کر سی کھینچ کر بیٹھا اور

اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اس قدر محبت بھرے لہجے میں 'بہو کی ناراضگی' کے متعلق 'پوچھے جانے پر یمان غش

کھا کر گرنے کو تھا۔ کبھی اسکے لئے تو اتنا محبت بھرا لہجہ استعمال نہیں ہوا۔ وہ ایک اچھتی

نگاہ ان دونوں پر ڈال کر جواب دیئے بغیر ناشتہ کرنے لگا۔

لفظ 'بہو' پر رومیصہ کا زہریلی نگاہوں سے باپ بیٹے کو دیکھا۔



بیٹھ جاؤ بیٹا، بیٹھ کر بات کرتے ہیں !

وہ نرمی سے گویا ہوا۔

رومیصہ غصہ ضبط کرتی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

اپنے بیٹے سے کہیں ہر جگہ میرے پیچھے لوگوں کو بھیجنا بند کرے ورنہ نتانج کا زمے دار

وہ خود ہوگا !

وہ دھمکی بھرے لہجے میں بولی۔

ٹھیک ہے میں تمہیں اپنے الفاظ دیتا ہوں، چلو شاباش اب غصہ مت کرو اور ناشتہ کرو

!

فرمان یمان کو نظروں سے گھورتا ہوا اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔

رومیصہ نے سر جھٹک کر دو چار لقمے زہر مار کئے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

بیٹھو ابھی مجھے تم دونوں سے کچھ بات کرنی ہے !

فرمان اسے اٹھتا دیکھ کر بولا۔

اور نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا پوری طرح سے انکی جانب متوجہ ہوا۔

جبکہ یمان لا تعلق سا کھانے سے انصاف کرنے میں مصروف تھا۔

میں کچھ دنوں کے لئے بزنس کے سلسلے سان فرانسسکو جا رہا ہوں کم از کم ایک ہفتہ لگے گا

، تب تک تم دونوں شادی کی شاپنگ کمپلیٹ کر لو،

میرے واپس آتے ہی ہم دھوم دھام سے شادی کا سلیبریشن کریں گے! کیا کہتے ہو؟؟؟

وہ ان دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے بولا۔

رومیصہ کے حلق سے نوالہ اترنا مشکل ہو گیا۔

وہ بے یقینی سے اس انسان کو دیکھنے لگی۔ جسے زور زبردستی کرنے کے بعد ابھی بھی لگتا

تھا کہ وہ خوشی خوشی اس شادی کو سلیبریٹ کرے گی۔

اگلے ہفتے میں بڑی ہوں! یمان مصروف انداز میں بولا۔ ٹھیک ہے تو پھر دو ہفتے تک کا

وقت ہے تم لوگوں کے پاس شاپنگ وغیرہ کر لو اسکے بعد ہم شادی کی ڈیٹ فکس

کر لیں گے! وہ حتمی انداز میں بولا۔

رومیصہ کا آنکھیں جل تھل ہونے لگیں تو وہ کرسی گھسیٹتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور

مارشل سے گاڑی کی چابی چھنتے ہوئے باہر نکل آئی۔ گاڑی تک آتے آتے اسکے رے ہوئے آنسو زار و قطار بہنے لگے۔ اس نے منہ پر سختی سے ہاتھ جماتے ہوئے سسکیاں دبائی۔ اتنا بے بس زندگی میں اس نے کبھی خود کو محسوس نہیں کیا تھا۔

مارشل، کیا بات ہے بیٹا؟؟؟

اب کیا تمہیں یاد دلانا پڑے گا، میں صبح کیا کہا تھا

ہونے والی بھابھی کو کسی صورت اکیلا نہیں چھوڑنا!

وہ کرخت لہجے میں بولا۔

تو مارشل فوراً سے پہلے اسکے پیچھے بھاگا۔

یہاں! فرمان سختی سے اسے ٹوکا۔

اسے اپنی حکم عدولی خاص پسند نہیں آئی۔

ڈیڈ، وہ بھی اسی کے انداز میں بولا۔

بہتر ہوگا آپ میرے معاملات سے دور رہیں!

وہ اسے باور کروانا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

اسے بھی دخل اندازی پسند نہیں تھی وہ اپنے معاملات میں خود مختار تھا۔

\*\*\*\*\*

بحرام ملک کے ہمراہ کے کہیں جا رہا تھا۔ اس نے کھڑکی سے نیچے جھانکا اور تیزی سے کافی کا کپ رکھتی اسکے پورشن کی جانب بڑھی۔ اسکے اندر کا جاسوس جاگ چکا تھا۔ وہ اس راز نما شخص کے بارے میں جاننے کی لئے بے تاب تھی۔ اس پہلے گارڈز سے دیکھتے وہ تیزی سے ایک کمرے کا دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہو گئی۔ غالباً وہ کوئی میٹنگ روم تھا مگر انتہائی شاہانہ طرز کا۔ ایک بڑے سے تخت والی کرسی کے دائیں بائیں کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔ جن کے سامنے ڈائس اور مائک بھی فکس تھا۔ کرسی کی پشت والی دیوار پر بحرام کی بڑی سی تصویر نمایاں نظر آرہی تھی۔ وہ چونک آگے بڑھی۔ اسکی تصویر سے پہلے دو تصویریں اور چسپاں تھی دیوار پر۔

ایک قدرے بوڑھے شخص کی اور ایک درمیانی عمر کا شخص تھا جسکی شکل عین بحرام سے ملتی تھی۔

شاید اسکے والد اور دادا ہوں؟؟

وہ دل میں سوچتی ہوئی آگے بڑھی۔ اور بے اختیار اسکی انگلیاں بحرام کی تصویر پر سرایت کرنے لگیں۔

ان دونوں تصویروں میں ایک چیز نمایاں تھی۔

وہ تھا تصویر کے کونے پر بنا BZ کا عجب سے ڈیزائن والا 'Logo' اسے لگا اس نے

ایسا نشان پہلے بھی کہیں دیکھا تھا۔ مگر کہاں؟؟؟ زہن پر زور ڈالنے سے یونیورسٹی کی

کینیٹین کا منظر اسکی آنکھوں سے سامنے لہرایا۔

جہاں وہ لڑکی کو روکے اس سے سوال جواب کر رہی کہ وہ کینیٹین کا بل دیئے بغیر ہی

کھانا کیسے بٹور لیتی ہو۔

ہو سکتا ہے اسکا بھائی بحرام کی کمپنی میں کام کرتا ہو! وہ سوچتے ہوئے آگے بڑھی اور میز

پر رکھی فائلیں کھول کر دیکھنے لگی۔ جو اسکی دلچسپی سے بالکل عاری تھی۔

سو وہ دبے قدموں کمرے سے نکلی اور اگلے کمرے رخ کیا۔ بنیادی طور پر یہ اسٹڈی روم

تھا جو کسی لائبریری سے کم نہیں لگ رہا تھا ہر طرف ریک میں نفاست سے سچی کتابیں

ہی کتابیں نظر آرہی تھی۔ ایک طرف فائلیں ریکس میں فائلیں رکھی گئیں تھی۔ جن کے قریب درمیانی سائز کا اسٹڈی ٹیبل پڑا تھا۔ وہ آگے بڑھ کر وہاں پڑے صفحات کا جائزہ لینے لگی۔ کسی زبان میں کچھ سطریں لکھی ہوئی تھی۔ جو اسکے سر کے اوپر سے گزری۔

اس نے ڈرار کھنگالے تو وہی BZ کے نام والا 'تمخہ' اسکی نظروں سے گزرا۔ اس نے وقت ضائع کیئے بغیر اٹھا کر جینز کی جیب میں ڈالا۔ اور ڈرار بند کرتے ہوئے الماری میں سب اعزازت کو دیکھنے لگی۔ جو مختلف خدمات کی وجوہات پر اسے ملے تھے۔ جن میں کچھ اسکی اور وہی درمیانی عمر والے شخص کی تصویریں تھی۔

یہی شخص اسکا باپ تھا اس اب یقین ہو چلا تھا۔

مختلف چیزوں سے نظریں گزارتے ہوئے ایک تصویر پر اسکی نظر رک سی گئی۔ وہ سناٹے میں رہ گئی۔

بابا! بے ساختہ اسکے لب بڑبڑائے۔ اس نے سرعت سے تصویر اٹھا کر دیکھی۔ اس یقین نہیں آرہا تھا۔

اسکے باپ کی تصویر وہ بھی بھرا م کے والد کے ساتھ؟؟؟ اس تصویر میں ایک طرف  
بھرا م بھی تھا۔ وہ شکل سے کافی ینگ نظر آ رہا تھا۔ جس کا مطلب واضح تھا۔  
تصویر پرانی تھی۔

ہیل کے ٹک ٹک کی آواز پر اس نے تیزی سے تصویر فریم سے نکال سے کر اپنے قبضے  
میں کر لی اور کتابوں کی ریک کے قریب آکھڑی ہوئی۔

آپ یہاں ہیں؟ میں آپ کو کمرے میں ڈھونڈ رہی تھی؛ دیبوره سرسری سا بولی۔

ہاں میں بور ہو رہی تھی تو سوچا کوئی کتاب پڑھ لوں!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے تاثرات نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔ مگر شاک اتنا شدت آمیز تھا کہ وہ  
چاہ کر بھی نارمل بیہو نہیں کر پار ہی تھی۔

لنچ پر آپکا ویٹ ہو رہا ہے! پلیز وہ اسے راہ دکھانے لگی

توانا مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

میں زرا اپنے سے ہو کر آتی ہوں!

وہ دیبوره سے کہتی اپنے کمرے کا دروازہ دھکیل کر اندر آگئی۔ اور تصویر نکال کر پھٹی

پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔ اس نے اتمغہ اور تصویر اپنے ڈرار میں رکھی اور چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل ظاہر کرتی باہر آگئی۔ مگر اندر سے وہ مزید الجھ گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

وہ مکمل صحت یاب تو نہیں مگر چلنے پھرنے کے قابل ہو چکی تھی۔ اس نے صبح سے گھر جانے کی رٹ لگا رکھی تھی اور لیشم تھا کہ مان کے نہیں دے رہا تھا۔ اس نے اپنے گھر کے قریبی علاقے میں اپارٹمنٹ دیکھ رکھا تھا۔ جو وہ اسے دکھانے کی ضد کر رہا تھا۔ چارو نہ چار نبیشہ کو ماننا ہی پڑا۔ اپارٹمنٹ کافی خوبصورت اور وسیع تھا۔ کم از کم سنگل افراد کے لئے تو کشادہ تھا۔ وہ اسکا سامان سمیٹے پرانے گھر سے نئے گھر میں شفٹ کرنے کے بعد پورے دن کی مشقت کے بعد گھر جا چکا تھا۔

مگر نبیشہ کے اندر ابھی بے چینی سی تھی۔ اسے وہ پین ڈرائیو نہیں ملی تھی۔ اگر وہ پین ڈرائیو کھو جاتی تو اسکی زندگی کا مقصد تباہ و برباد ہو جاتا۔ لیشم کے جانے کے بعد اس نے ٹیکسی لی اور پرانے گھر آگئی۔ البتہ وہ چل پھر سکتی تھی بہتر تھی مگر فلی ریکور نہیں ہوئی تھی۔ اس نے لاک میں چابی گھمائی اور دبے قدموں اندر داخل ہو گئی۔ گھر کا فرنیچر جوں کا توں پڑا تھا۔ اس نے فوری طور اپنے کمرے کا رخ کیا۔ عجلت میں بیڈ شیٹ اتار کر



زمین پر پھینک دی۔ میٹر س اٹھا کر دیکھا تو اسکی سانسیں حلق میں اٹکنے لگی۔ پینڈر ایو  
غائب تھی۔

ک کہاں گئی؟؟؟ وہ حیرت اور بے بسی سے دبہ دبہ غرائی۔ یقینا اسکے ایکسیڈنٹ کی رات  
وہ لوگ اپنے ساتھ لے گئے تھے

یا اللہ، اب میں کیا کروں گی؟؟ خدا تمہیں غارت کرے ایمان! تم برباد ہو جاؤ!  
وہ بے دم سی ہو کر زمین صوفے پر ڈھے گئی۔

تبھی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹنے کی آوازیں آئیں۔ اسکی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے  
رہ گئی۔

اب کون آگیا؟؟؟ وہ برق رفتاری سے اٹھی اور دروازہ کی اوٹ سے باہر جھانکنے لگی۔  
لائونج کے بیچ و بیچ ایک پتھر پڑا تھا۔ وہ کشمش میں مبتلا تھی کہ جائے یا نہ جائے۔ کپکپاتے  
ہاتھوں سے اس نے ماتھے پر آیا پسینہ پونچھا۔ اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی آگے بڑھی  
۔ ایک نظر کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے پر ڈالی اور کاغذ میں لپٹا پتھر اٹھا کر کاغذ الگ کیا  
۔ جس میں 'اردو زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ اس نے سرعت سے کاغذ سیدھا کیا۔

اس پر لکھے ایک سطر کے جملے نے گویا اسکے ہوش اڑا دیئے۔

اتہمہاری بہن زندہ ہے 'وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کاغذ دیکھنے لگی۔ اس نے بار بار سطر پڑھی۔ مگر ابھی بھی وہ بے یقین تھی۔ ایمان کو تو اس بد قسمت نے خود اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا تھا۔

تو کیا رومیہ؟؟؟ رومیہ زندہ ہے؟؟؟

غم و حیرانگی کے ملے جلے تاثرات سے بڑبڑائی

آنسوؤں سے لبالب آنکھیں بے اختیار مسکرا اٹھی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی کھڑکی سے کوئی سایہ سا گزرا۔

کون ہے وہاں؟؟؟ رکو؟؟؟ وہ چلائی۔

آئیہہہہہ! حرکت کے باعث اسکے زخموں سے درد کی ٹھسین اٹھنے لگیں۔ وہ پھر بھی

تیزی سے اسکے پیچھے دوڑی مگر وہ سیاہ پوش اسے سڑک پر بھاگتا دیکھائی دیا۔ اے رکو

؟؟؟ یہ کیا مزاق ہے؟؟؟ میں نے کہا رک جاؤ؟؟؟ وہ چلائی۔ درد کی شدت اور بے

بسی سے اسکی قوت جواب دینے لگی۔ وہ گھٹنوں کے بل وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔

رک جائو؟؟؟؟ وہ پھر سے چیخی

مگر وہ سایہ تاریک رات کے اندھیرے میں کہیں غائب ہو گیا۔

پلیزر رک جائو؟؟؟ کہہ دو کہ تم میرے ساتھ کوئی مزاق نہیں کر رہے! وہ سسکی۔

رومی!!! تم واقعی زندہ ہو؟؟؟ یا کوئی میرے ساتھ مزاق کر رہا ہے؟ وہ کاغذ پر ایک

نگاہ ڈالتی بلند آواز رودی۔ صدے اور بے یقینی کی کیفیت میں وہ نوٹ ہی نہ کر پائی کہ

اٹلی جیسے ملک میں 'اردو' بولنا، پڑھنا صرف وہی لوگ جانتے تھے۔ جو اس میں مہارت

رکھتے ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

\*\*\*\*\*

آفس میں آنے کے بعد اس نے خود مصروف کر لیا تھا۔ وہ اپنے اسٹنٹ کے ساتھ

ایک کیس اسٹڈی کر رہی تھی

جسپیون نے اطلاعی پیغام اسے دیا

میم آپ کو لارڈ نے میٹنگ روم میں یاد کیا ہے!

اس نے سخت ناگوار نظروں سے پیون کو دیکھا اور سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسٹنٹ کو

ہدایات دینے کے بعد میٹنگ روم میں آگئی۔

اور سوالیہ نظروں سے ان سب پر ڈالی۔

خاص طور پر CEO کی کرسی پر بیٹھے فرمان پر ڈالی۔ جسکے ایمان نے اس پر اور اس نے ایمان پر نگاہ غلط ڈالنے کی قطعی غلطی نہیں کی۔

ہم اپنی ہونے والی بہو اور اس کمپنی میں ففٹی پرسنٹ کی پارٹنر کو بوڑد کے ممبران کے ساتھ متعارف کرانا چاہتے تھے! وہ متاثرہ نظروں سے اسے دیکھ کر کہتا ہوا۔ وہاں بیٹھے

لوگوں سے مخاطب ہوا۔  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 ہاں؟؟؟ رومیصہ نے بے یقینی سے یہ منظر دیکھا

- یہ شخص کس مٹی کا بنا تھا؟؟؟ وہ سمجھ نہیں پائی۔ وہاں بیٹھے لوگوں کی نظریں اچانک

ہی رومیصہ کو خود پر جمیں ہوئی محسوس ہوئی

**Congratulations!**

کی آوازیں اسکے کانوں میں زہر گھولنے لگیں۔

رومیصہ نے نفرت سے مٹھیاں بھینچی۔

بیٹھو بیٹا! فرمان کرسی کی جانب اشارہ کرتا ہوا تحکمانہ انداز میں بولا

مجھے اس میٹنگ میں کوئی انٹرسٹ نہیں! ایکسیوزمی وہ سپاٹ لہجے میں کہتی دروازہ  
دھکیلتی واپس مڑی گئی۔ فرمان اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔ جبکہ یمان خاموشی سے کرسی  
چھوڑتا اٹھا کھڑا ہوا۔ اس کا رخ رومیصہ کے آفس کی جانب تھا۔ وہ اپنے آفس میں داخل  
ہونے ہی والی تھی کہ یمان اس کا بازو دبوچتا ہوا اسے راہداری میں لے آیا۔

کیا بد تمیزی ہے یہ؟؟؟ وہ اس افتاد پر بوکھلائی۔

وہ تو ابھی میں نے کی ہی نہیں! ہونے والی بیگم!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ انگلیاں اسے بازو میں گاڑھتا لفظ چبا چبا کر ادا کرنے لگا

رومیصہ نے سختی سے لب بھینچے

اگر تم نے لوگوں کے سامنے آئندہ ایسی کوئی حرکت کی جس سے فرمان کو شرمندگی کا

سامنا کرنا پڑا تو میں تمہارا حشر نشر کر دوں گا!

وہ سرد آنکھیں اس پر ٹکائے دہ دہہ غرایا۔

اسکے لفظوں پر رومیصہ نے تحمل کا مظاہرہ کیا ورنہ وہ اس کا منہ توڑ دینے کا ارادہ رکھتی تھی

ریٹلی؟؟؟ تمہیں لگتا ہے میں تمہارے باپ کے ساتھ مل کر انکے سو کالڈ بزنس کو فروغ دوں تاکہ لوگ ہمیں ہیپی فیملی سمجھیں واقعی یمان عاطر؟  
وہ مزاحمت کرتی زہر خند لہجے میں بولی۔

میرا ضبط مت آزمائو! ورنہ تم جانتی نہیں ہو میں عورتوں کے معاملے خاصا برا مشہور ہوں

اس نے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے اسکے بازو کو زور سے جھٹکا دے کر چھوڑا۔  
ضبط تو تم میرا آزما رہے ہو، جانے کونسی منحوس گھڑی تھی جو میں یہاں آ کر پھنس گئی،  
میری ایک بات کان کھول کر سن لو اگر تم باپ بیٹے اپنے فیصلے مجھ پر مسلط کرنے سے باز نہ آئے تو بہت پچھتاؤ گے، دیکھنا میں زندگی موت سے بھی بدتر کر دوں گی! وہ اپنی کلانی سہلاتی ہوئی نفرت بھرے لہجے میں بولی۔

کیا فرق پڑتا ہے میری زندگی پہلے بھی جہنم ہی تھی!

وہ خود اذیتی سے گویا ہوا

اب چلو خاموشی سے میٹنگ میں! تحکمانہ انداز میں کہتے ہوئے اسکا بازو دبوچے اپنے

ساتھ گھسیٹنے لگا۔

رومیصہ نے جبراً آنسو اپنے اندر اتارنے لگی۔ اسکا دل چاہا اس شخص کا گلہ دبا دے۔

\*\*\*\*\*

وہ کل سے شش و پنج میں مبتلا تھی۔ اس تصویر والی بات پر بحرام سے بات کرے یا نہ کرے۔

تبھی ملازم نے رات کے کھانے کی اطلاع دی۔

وہ سر ہلاتی پر سوچ انداز میں پچن کے قریب رکھی ڈائننگ ٹیبل پر آ بیٹھی۔ عموماً یہاں ملازم ہی کھانا کھایا کرتے تھے کیونکہ بحرام اپنے کمرے میں کھانا کھاتا تھا۔ اسکے علاوہ

کوئی دوسرا نفوس موجود نہ تھا۔ تبھی لینڈ لائن پر کال موصول ہونے لگی۔ ریسپنسنٹ

موجود نہیں تھی۔ شیف کھانا بنانے میں مصروف تھا۔ دیپورہ بھی آس پاس دیکھائی نہ

دی۔ اس نے آگے بڑھ کر کریڈل اٹھا کر کان سے لگایا۔

کون؟؟؟ اس نے فارمل ہوئی۔

میں ناز لے۔۔۔ ایک پولی بحرام میری کالز نہیں اٹھا رہا اگر وہ اس وقت موجود ہے تو

میری بات کرواؤ !

مقابل کی بات سن کر وہ ٹھٹھکی۔

بحرام؟؟؟؟

ہاں ہاں بحرام کی بات کر رہی ہوں۔۔۔ کیا ہو گیا لڑکی تمہیں! وہ عورت قدرے جھنجھلائی۔

اور انا کو اپنے ارد گرد کے تمام منظر تھمتے دکھائی دیئے۔ لفظ 'بحرام' پر اسکا دل ڈوب کر ابھرا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یعنی 'بیر واکا' اصل نام بحرام تھا۔

کہیں یہ 'بحرام زمان' تو نہیں؟؟؟

اس پر کپکپی طاری ہونے لگی۔۔۔

زمان نامی شخص بابا سے جیل میں ملنے آتا تھا !

ایسے لوگ پتا نہیں مر کیوں نہیں جاتے !



وہ سیزیلن مافیانامی ایک گینگ کا سربراہ ہے!

وہ لوگ بہت خطرناک ہیں!

وہ دہشت گرد ہے "جیسی کئی آوازیں اسکے کانوں میں گونجنے لگیں۔ وہ ایمان نامی بلا

کے چنگل سے آزاد ہونے کے بعد اب بحرام کے ہاں پہنچ گئی تھی۔ اسکی زندگی تھی یا

کوئی کھیل تماشہ جو ہر موڑ پہ ٹوٹتی ہے؟

ہر موڑ پہ دھوکہ فریب جعل سازی۔

اوخدا، اسے زمین آسمان گھومتے دکھائی دیئے۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کریڈل اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا۔ صدمہ اتنا زور دار تھا کہ وہ اپنے اعصاب برقرار

نہ رکھ سکی اور بے ہوش ہو کر زمین بوس ہو گئی۔

ملازمین سنیورا، سنیورا (میم، میم)

پکارتے اسکی طرف بھاگے۔

دیورہ نے گہرا کرپانی کے چھینٹے اسکے منہ مارے۔

حواس لوٹتے ہی وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

آریو اوکے؟؟؟ دیپورہ کی آواز اسے اپنے نزدیک محسوس ہوئی۔۔۔

ہاں، ہاں ہاں میں ٹھیک ہو !

وہ بدحواسی کے عالم میں اسکا چہرہ دیکھ کر کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اگر آپ کہیں تو میں ڈاکٹر کو بلا دوں؟

دیپورہ فکر مندی سے بولی .

نن نہیں، میں ٹھیک ہوں! وہ سیڑھیاں پھلانگتی اپنے کمرے میں آگئی۔ اور آتے ہی خوف سے پہلے دروازہ لاک کر لیا۔ ماضی میں اغوا کی قید، ازیت کا کرب تازہ ہو چکا تھا۔ اسے بوسیدہ کمرے کی تاریکی، اکیلا پن،

اپنی عزت پر حرف آنا سب ایک ایک کر کے یاد آنے لگا۔ وہ لبوں پر سختی سے ہاتھ رکھتی سسکیاں دبانے لگی۔

اسے خوف تھا کہ کہیں سے بحرام نہ آجائے،

وہ بھی اسے قید میں ڈال دیں !

اسے اپنی آنکھیں دھواں دھواں ہوتی نظر آنے لگیں۔ بلکل اسی طرح جیسے اس

قیامت کی رات میں میوزیم میں تھی۔ ہر طرف شور اور چیخیں بلند ہونے لگیں۔ اس نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ جمائے۔ لوگ بھاگ رہے تھے۔ مگر وہ اکیلی کھڑی تھی خوف سے اسکا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ وہ اس بھیڑ میں دب کر رہ گئی تھی۔

نہ نہ ننبیش نبیشہ؟؟؟ اسکے لب بڑبڑائے۔

رومی؟؟؟؟ وہ اس بھیڑ کو چیرتی ہوئی چلانے لگی۔

تبھی لوگوں کا سمندر چھٹ گیا۔ لوگوں کی فلق شگاف چیخیں بلند ہوئی۔ وہ نا سمجھی سے اطراف میں دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لوگ کیوں چلا رہے تھے؟

سب اسکی جانب کیوں دیکھ رہے تھے؟

تبھی کسی کی نظروں کے تعقب میں اس نے چھت کی جانب کی دیکھا جہاں لکڑی سے

بنی چھٹ کا ایک حصہ اسکے سر پر لہرا رہا تھا۔ اس پر موت کا سا سکتہ طاری ہونے لگا۔

لوگ چلا رہے تھے، کوئی اسے ہٹ جانے کو کہہ رہا تھا۔ مگر اسے کچھ سنائی نہ دیا۔ اور

آگ سے لپٹی پوری کی پوری چھت ہی اس کے سر پر آگری۔

نبیشششہہہہ! بچاؤ مجھے کوئی؟ میں جل رہی ہو! بچاؤووووووو

ااااا! اسکی فلق شگاف چیخوں سے جزیرے کی درود یوار تک ہل گئیں۔ کمرے کا دروازہ  
دھڑا دھڑا بجنے لگا۔

بچاؤ بچاؤ! کی آوازیں سرگوشیوں میں تبدیل ہونے لگیں۔ وہ ہونکے بھرتی بے یقینی  
کے عالم میں اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔ وہ سہی سلامت تھی۔  
اس نے بے اختیار اپنے چہرے کو چھوا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چہرہ بھی اصلی حالت میں تھا مگر؟؟؟

وہ سرعت سے آئینے کے سامنے ہوئی۔

یہ 'وہ' نہیں تھی! یہ تو کوئی اور تھی۔ یہ تو 'انا' تھی۔ جبکہ 'ایمان' تو اس رات ہی جھلس  
کر مر چکی تھی۔

س نے حلق کے بل چلاتے ہوئے ڈریسنگ پر سچی نفاست سے چیزوں کو زمین پر پھینک  
دیا۔ بیڈ شیٹ کیا، کیا صوفوں کے کیشن سے لے کر کمرے کر ٹن تک اس نے ہر چیز تباہ و  
برباد کر دی۔ وہ صدمے کی کیفیت میں تھی اس نے بہت مشکل سے خود کو پھر سے

زندگی سے متعارف کروایا تھا۔ ایک چھوٹے سے انکشاف نے اسکی ساری محنت اور  
کوششیں برباد کر دی تھیں وہ پھر سے پہلی جیسی بننے جا رہی تھی۔

وہ آفس سے لوٹا تو تمام ملازمین کو اناکار وازہ توڑتے ہوئے پایا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟ اسکی گرجا دار آواز گونجنے پر دیورہ کے علاوہ سب ادھر ادھر  
چھٹ گئے۔

انا میڈم دروازہ نہیں کھول رہی ہیں باس، اس سے پہلے بھی وہ بے ہوش کر گئیں  
تھی میں نے ڈاکٹر کو بلوانے کا کہا تو انہوں نے منع کر دیا!  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
دیورہ پریشان حال سی بولی۔

اسکی بات سن کر بحرام کی تکان اڑن چھو ہو گئی۔

تم جاؤ اس روم کی چابی لے کر آؤ! وہ فکر مندی سے کہتا دروازہ ناک کرنے لگا۔ مگر  
اندر کوئی جواب موصول نہ ہونے پر اسکا پریشانی میں اضافہ ہونے لگا۔ اسی اثنا میں  
دیورہ چابی لے آئی۔ اس نے لاک میں چابی گھما کر دروازہ سرکایا۔ تو درہم برہم کمرہ  
اسکا انتظار کر رہا تھا۔

جسے دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا تھا وہ حواسوں میں نہیں تھی۔

ہر طرف کشن سے نکلی روئی، کانچ کے ٹکڑے، نوٹ بک کے کاغذات کمرے میں سجے قیمتی اوونفیس شوپس لیمپ غرض ہر چیز قیامت کا سا منظر پیش کر رہی تھی۔

سکنے کی آواز پر وہ چونکا۔

یہ آواز کہاں سے آرہی تھی؟؟؟ اس نے مڑ کر گلاس وال کی جانب نظر ڈالی تو وہ پردے کے پیچھے چھپی گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی باقاعدہ کانپ رہی تھی۔

مس۔۔۔۔۔ انا؟؟؟ وہ محتاط قدم اٹھاتا ہوا اسکی جانب بڑھا۔ مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ خاموشی سے اسکے پاس بیٹھ گیا۔

انا؟؟؟ وہ بے حد نرمی سے گویا ہوا۔ اسکی پکار پر اس نے چونک کر سر اٹھایا خالی نظروں سے اسے گھورنے لگی۔ یکایک اسکی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔

بحرام کا دل کیا ہر اس چیز کو فنا کر دے جو اسکے آنسوؤں کا سبب بنی تھی۔

تم رورہی ہو؟؟؟ حیرت ہے، مجھے تو لگا تھا تم روتی نہیں! وہ اسے نظروں کے حصار میں

لیئے دوستانہ لہجے میں بولا۔

انہوں نے اسے گولی ماردی! وہ چہرہ گھنٹوں میں جھکائے بولی۔

کسے؟؟؟ وہ ٹھٹھکا۔

رومی کو! اسکی آواز لرزی۔

رومی کون؟؟؟ وہ سوالیہ گویا ہوا۔

میری بہن، وہ بچانے آئے تھی، اُس نے اسے گولی ماردی! کہتے ہوئے وہ رو پڑی۔ وہ حیران رہ گیا اسکی باتوں پر۔ بس؟؟؟ وہ پوچھنے لگا۔

مجھے تکلیف ہو رہی ہے وہ آنسوؤں سے تر چہرہ لیئے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

کہاں؟ بجرام دل چاہا اسکے سارے دکھوں کو کسی پوٹلی میں بند کیئے کہیں دور پھینک آئے۔

پتا نہیں کہاں، بس بہت تکلیف ہو رہی ہے! مجھے اپنا جسم جھلستا ہوا محسوس ہو رہا ہے آگ میں!

وہ غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہوئی بولی۔

وہ لاجواب کے لئے ہو گیا۔

میرا پورا جسم جل چکا ہے دیکھو؟؟؟ وہ اپنے ہاتھ کی جانب اسکی توجہ دلاتی ہوئی بولی۔

جبکہ بحرام شاکی نظروں سے اسکی بے داغ کلائیوں کو دیکھنے لگا۔

یہ یہ۔۔۔ یہ میں نہیں ہوئی، یہ بال بھی میرے نہیں ہے، یہ چہرہ بھی میرا نہیں! وہ بد

حواسی میں اور نہ جانے کیا کیا کہہ رہی تھی بحرام کو شدت سے کسی انہونی نے کا احساس

ہوا۔ وہ حواسوں پر قابو پاتا ٹھ کھڑا ہوا۔

چلو آؤ، آرام کر لو۔۔ تم تھک گئی ہو گی! وہ نرمی سے کہتا ٹھ کھڑا ہوا۔ اور ساتھ ہاتھ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی جانب بڑھایا۔

تم مجھ سے وعدہ کرو تم کسی کو نہیں بتائو گے؟؟؟

وہ خوفزدہ سی ہو کر بولی

ایک نظر اسکے ہاتھ پر ڈال کر اسے دیکھنے لگی۔

وعدہ! وہ نہیں جانتا تھا وہ کس بارے میں بات کر رہی تھی۔ مگر اسکا دل آنکھیں

موندے اسکی ہر بات ماننے کو تیار تھا۔ وہ اسکا ہاتھ تھامے اسے اپنے کمرے میں لے آیا



وہ کمرہ اب ویسے کباڑ خانے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اسے کمنفر ٹراوڑھا کر گلاس وال کے سامنے آکھڑا ہوا۔ وہ پھر سے اٹھ بیٹھی۔

اور عجب نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

وہ بے ساختہ ہی مسکرایا۔

اب کیا؟؟؟

مجھے اپنے گھر جانا ہے؟؟ وہ خفگی سے بولی۔

میں تمہیں صبح لے جاؤ گا! وہ نرمی سے بولا۔

مجھے تم پر بھروسہ نہیں! وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔ بھروسہ رکھو! وہ بہت مان سے

بولا۔

تو وہ تعجب سے گھورتی ہوئی دوبارہ لیٹ گئی۔ بحرام فون پر ملک کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

اس لڑکی کے بارے میں ساری انفورمیشن مجھے اپنے ٹیبیل پر چاہیے! وہ تحکمانہ انداز

میں بولا۔

مگر باس آپ نے تو کہا تھا لڑکی کلیئر ہے!

کچھ بھی کلیئر نہیں ہے ملک! کچھ بھی نہیں

اسکے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی۔ فون بند کر کے صوفے پر دھرا۔ اور ایک نظر  
بستر میں سمٹی اناپر ڈال کر سگریٹ جلائی۔ آج پھر اسکی رات دشمن جاں کے سرہانے  
اسکے تخیل میں گزرنے والی تھی۔

\*\*\*\*\*

نبیشتہ تذبذب کا شکار تھی۔ کیا کرے؟ کیا نہ کرے؟

حتی انداز میں آنسو پونچھتی اٹھی۔ پانی کے گلاس کے ساتھ ٹیبلٹ نگلی اور ایک گہری  
سانس لے کر جیپر کا نمبر پیش کیا۔ اسے سخت حیرانی ہوئی بیل جا رہی تھی۔

مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا

دوسری کا موصول ہونے پر اس نے کال کاٹ دی۔

ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ نبیشتہ فون کرے اور وہ کاٹ دے۔ اس نے پھر سے کال ملائی۔

ہیلو جیپر؟ کہاں ہو تم یار! کب سے کال کر رہی ہوں تمہیں؟ فون کیوں نہیں اٹھا رہے

میرا!

وہ جھنجھلائی۔

اچھا چھوڑو سب میری بات سنو؟ مجھے تم سے ضروری کام ہے تم میرے بھیجے ہوئے  
ایڈریس پر آ جاؤ میں تمہیں مل کر بتاتی ہوں !

اس نے عجلت میں کہتے ہوئے اسکی بات سنے بغیر کال کاٹ دی۔ اور اپنے گھر کا ایڈریس  
میسج کرنے لگی۔

پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد وہ اسکے گھر موجود تھا۔

کیوں بلا یا اپنے کو؟؟؟ اسکا لہجہ اکھڑا ہوا تھا۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم۔۔۔؟ ناراض ہو مجھ سے جسپر؟؟ اسے اچھنبہ ہوا۔

کاہے ہی ناراضگی یا رملیشہ! وہ اطراف میں دیکھتے ہوئے اسکے نظر انداز کرنے لگا۔

یہ تمہارے چہرے پر کیا ہوا؟؟ وہ سخت حیرانی سے اسکی چوٹوں زدہ چہرہ کو دیکھتے ہوئے  
بولی۔

جسپر اپنی جگہ حیران تھا۔ اسے سچ میں معلوم نہیں کیا؟؟؟ میرے ساتھ کیا ہوا؟ اور کس  
نے کیا؟

وہ دل میں سوچنے لگا۔

جسپر؟؟؟ میں تم سے پوچھ رہی ہو؟ کیا ہوا؟ یہ چوٹیں کیسے لگیں تمہیں؟

وہ اسکے چہرے کے سامنے ہاتھ ہلاتی ہوئی بولی۔

ن نہیں کچھ نہیں بس! چھوٹا سا ایکسڈنٹ تھا!

وہ اصل بات چھپا گیا۔

اچھا تم بیٹھو، میں کچھ کھانے کے لاتی ہوں پھر تسلی سے بات کرتے ہیں!

وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ عجلت میں کچن کی جانب بڑھی۔ اسکی ضرورت نہیں، اپنے کو

جانے کا ہے؟

جو بولنا جلدی سے بول! وہ قدرے تلخ لہجے میں بولا۔

نبیشہ چونک کر مڑی۔ اور آدھے راستے سے واپس ہوئی۔ ٹھیک ہے! وہ بیٹھتے ہوئے

بولی۔

مجھے کوئی میری بہن کے متعلق میسج دینے کی کوشش کر رہا ہے، تم میری مدد کرو گے

جسپر؟؟؟

ہو سکتا ہے وہ سچ کہہ رہا ہو، ہو سکتا رومی سچ میں زندہ ہوں! تم میری مدد کرو ہم اسے  
ڈھونڈ۔۔۔۔۔

بس ہاں، بس ملیشیا! وہ اسکی بات کاٹا اٹھ کھڑا ہوا۔ زندگی میں کوئی بھی کسی کے ساتھ  
ہمیشہ نہیں رہتا، انسان کو اپنے مسلہ اپنی پریشانیاں خود حل کرنی چاہیئے، دوسروں کے  
سہارے کب تک جیوگی آخر!

اس کے کڑوے الفاظوں پر اسکی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئی۔

میں ایک بار تیری جان بچایا، تیرے کو ہمت دیا  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
حوصلہ دیا، تیرے کو سیلف ڈیفنس بھی سکھایا میں، کس لئے؟؟؟ اس کو کب استعمال  
کرے گی تو؟؟؟،

آخر کب تک تو دوسروں پر انحصار کرے گی؟ بس کریار رونا چھوڑ دے، اپنے آنسوؤں  
سے میرے کو کمزور نہیں کرنے کا، ٹھیک ہے؟؟؟ میں وہ آدمی نہیں ہے سمجھی؟؟؟  
اور پلیز ہاں، اپنے کو بار بار تنگ کرنا بند کر!

وہ قدرے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہتا ہوا باہر نکل گیا۔ جانتا تھا اسکے الفاظ اسے

تکلیف دیں رہے ہوں گے۔ لیکن اسکا دور رہنا ہی بہتر تھا۔ اگر وہ لڑکائی میں اس سے  
محبت کرتا تھا تو وہ کون ہوتا تھا بھلا بیچ میں آنے والا۔

کسی کی غصیلی نظروں نے جسپر کا بہت دور تک پیچھا کیا

اسکے الفاظ ہتھوڑے کی مانند نبیشہ کی سماعتوں پر برسنے لگے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا جسپر! کب تک دوسروں پر انحصار کرونگی؟ کوئی کب تک میرا  
ساتھ دے گا!

یہی دنیا کائی تھی۔ یہی حقیقت تھی۔ رب ذوالجلال کے علاوہ بھلا کون سچا سا تھی تھا  
انسان کا۔ حتیٰ کہ انسان کے سگے رشتے بھی اسے چھوڑ کے جانے والے تھے ایک دن۔  
اور پاک ذات ازل تا ابد تک رہنے والی تھی۔

\*\*\*\*\*

پلکوں کی باڑ توڑ کر آنسو گالوں پر پھسلنے لگے۔ چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے  
۔ وہ کسی ڈرائونے خواب کے زیر اثر تھی۔ جو اگلے ہی پل میں ٹوٹا اور وہ جھٹکے سے اٹھ  
بیٹھی۔ گہرے گہرے سانس لینے۔ سینے میں دل کسی بے لگام گھوڑے کی طرح

دھڑک رہا تھا۔ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی وہ یقین کر لینا چاہتی تھی کہ یہ محظ ایک خواب تھا۔ اپنی بھیگی ہتھیلیاں نظروں کے سامنے کیئے۔

اسے حیرت ہوئی وہ رو رہی تھی؟

تبھی کسی احساس کے تحت اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ شرٹ سے بے نیاز اوندھے منہ صوفے پر بحرام سویا ہوا۔

وہ بری طرح سے چونکی۔

یہ بحرام کا کمرہ تھا؟ وہ یہاں کیسے آئی؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کمر ٹرہٹاتے ہوئے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو رات کے چار بج رہی تھی۔ اور بے اختیار قدم اٹھاتے ہوئے اسکے صوفے کے قریب جا کھڑی ہوئی۔ ٹیبل پر ایک گن اور سکریٹ کے سگار سے ایش ٹرے بھرا پڑا تھا۔

'بحرام زمان' اپنے آپ میں ایک ازیت اور وحشت سے بھرپور نام تھا۔

'وہ ہمارے باپ کا قاتل ہے' جیسی آوازیں اسکے دماغ پر بار بار ہتھوڑے برس رہی تھی۔ اتنے سالوں بعد اپنے باپ کے قاتل کو سامنے پا کر اس کا خون کھولنے لگا۔ انہیں کھونے

کے بعد انہوں نے کتنی ازبیتیں اور خواریاں کاٹیں تھی۔

سوچ کر ہی اسکی آنکھیں دھواں دھواں ہونے لگیں۔

وہ بے ساختہ قدم اسکی جانب بڑھانے لگی

بحرام گہری نیند کے زیر اثر تھا۔ جب کسی احساس کے تحت اسکی حسیں بیدار ہونے لگیں۔ مگر وہ ہنوز نیند میں تھا۔ کچھ اسکی تلخ زندگی کا تجربہ تھا۔ کچھ اسکے دشمنوں کی مہربانی۔ وہ جھٹکے سے اٹھا اور انا کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسے دبوچ کر صوفے پر گرایا اور اسکی گردن کے گرد گھیرا تنگ کر دیا۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ انا کو کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا۔

تج۔۔۔۔ چھ۔۔۔۔ چھوڑو مجھے!

وہ تکلیف کے باعث دبہ دبہ چیخی۔

اسکی آواز پر بحرام نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تو اسے سامنے پا کر حیران رہ گیا۔ وہ تو کوئی دشمن گردان کر اسے دبوچے ہوئے تھا۔ نیند کی خماری اسکی آنکھیں سرخ پڑیں تھی۔ انا کو اسکی آنکھوں سے خوف سے محسوس ہونے لگا۔ وہ تیزی سے اسکے مضبوط



ہاتھوں پر ہاتھ مارتی اپنی گردن چھڑانے لگی۔

بحرام تیزی سے پیچھے ہٹا۔

وہ سرعت سے اس سے دور ہوتی دونوں ہاتھ گردن پر جمائے گہرے گہرے سانس

لیتی تنفس بحال کرنے لگی۔

اسکے اندر کا خوف زوروں شور سے سر اٹھانے لگا تھا۔

آخر کار وہ بحرام کی دسترس تھی ہو سکتا ہے یہ اسکی کوئی چال ہو۔؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی ایم سو سوری! وہ اتنا ہی بول سکا۔

انا اسکی توجہ نہ پا کر آگے بڑھی اور گن اٹھالی۔

اسے نہیں پتا تھا وہ کیا کرنے جا رہی تھی مگر قاتل اسکے سامنے تھا اور وہ اپنے باپ کا بدلہ

لے کر حساب برابر کرنا چاہتی تھی اسے صرف اتنا یاد تھا۔

م۔۔۔ مجھے سب پتا چلا گیا،

وہ کپکپاتے ہاتھوں سے گن پر گرفت مضبوط کرتی ہوئی بولی۔

بحرام چونک کر مڑا۔

تو اس سے ابھی ہوئے حملے کا حساب لینا چاہ رہی تھی؟؟؟ اسے زرا برابر حیرانی نہ ہوئی۔

کہا تھا نامیں نے، سب پتالگا لونگی، اور دیکھو مجھے تمہارے سارے کارناموں کا علم ہو چکا

ہے بحرام زمان !

وہ زہریلے لہجے میں بولی۔

جیسے کہ؟؟؟؟ بحرام نے نہ سمجھی سے بھنویں سکیرٹیں۔ میں تم سے کچھ سوال پوچھنا

چاہتی ہوں، سچ سچ بتانا! وہ خود کو مضبوط ظاہر کرتی ہوئی بولی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا!!! اسکے انداز پر بحرام کے لب پھیلے۔

وہ قدرے اطمینان نے اسٹڈی ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا اور اطمینان سے اسے دیکھنے

لگا۔

میرے بابا کو تم نے مارا؟؟؟

وہ بھرائی آواز میں کہتی اسے پریشانی میں مبتلا کر گئی۔ تمہارے بابا؟؟؟ وہ بظاہر سپاٹ

لہجے میں پوچھنے لگا

عثمان یوسف خان!

انانے گویا سکی سماعتوں پر دھماکہ کیا سر

وہ حیران پریشان سا سے دیکھنے لگا۔

وہ عثمان یوسف خان کی بیٹی تھی؟

اسکے باپ کے جگری دوست کی بیٹی تھی۔

انا منتظر نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

بولو؟ جواب دو تم نے مارانا نہیں؟؟؟!

مگر اسے خاموش پا کر اسے یقین ہو چلا تھا۔

نہیں! وہ قدرے اونچی آواز میں بولا۔

وہ اور زمان تو اسکے باپ کو بچانا چاہتے تھے۔ اب بھلا انکا کیا قصور اگر فرمان نے بیچ میں

ٹانگ نہ اڑائی ہوتی تو وہ شخص آج زندہ ہوتا۔

جھوٹ بول رہے ہو تم؟؟؟ وہ ہزیانی انداز میں چلائی۔ جھوٹ تو آپ نے بھی بولا مس

انا، جہاں تک ہم سب جانتے ہیں آپ ڈاکٹر صاحبہ کی بیٹی ہیں اب اچانک سے عثمان یوسف خان کا انکشاف کچھ ہضم نہیں ہوا!

وہ بات کو گول مول کر گیا۔ جب تک ملک اسے انا کے بارے میں ساری انفارمیشن نہیں دے دیتا۔ اسکے بارے میں کوئی بھی رائے قائم کرنا ممکن نہیں تھا۔

نہیں ہوں میں کسی ڈاکٹر کی بیٹی، اور نہ ہی میرا نام انا ہے، ایمان ہو میں۔۔۔ ایماااان عثمان !

وہ چلا اٹھی۔۔۔ آخر کار بول دیا۔ جو اسکے دل میں تھا۔ جو وہ چلا چلا کر دنیا کو بھی بتانا چاہتی تھی کہ وہ ایمان عثمان ہے۔ مگر اسکے چہرے نے اسکی شناخت بدل دی تھی۔

وہ دل ہی دل میں محفوظ ہونے لگا۔ مگر بولا کچھ نہیں۔ اسے لوگوں سے سچ اگلو انا خوب آتا تھا۔

اب ڈاکٹر سیانا ہی بتا سکتی تھی سچ کیا ہے !

خیر تم جو بھی مس انا یا مس ایمان،

بہتر ہو گا پہلے تم تحقیق کر لو اس بارے میں !

کیونکہ ہمارے والدین دوست تھے اور میرا باپ دوست سے بے وفائی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا !

وہ اپنے لفظوں سے واضح کر چکا تھا۔ کہ وہ بے گناہ ہے۔ ایمان کی گرفت گن پر کمزور پڑی۔ اسکی نظروں کے سامنے وہ تصویر گھوم گئی۔ جو اسکی بات کا واضح ثبوت تھی کہ انکے والدین آپس میں دوست تھے۔

بندوق والا ہاتھ اسکا پہلو میں جا گرا۔

وہ اسکا یقین کر لینا چاہتی تھی۔ مگر؟؟؟  
 اگر تم نے انہیں مارا تو کس نے مارا؟؟؟ وہ ٹھٹھکی۔

وہ تمہارے والد ہیں، اسلئے یہ بھی تم پتالگاؤ مجھے اور بھی بہت کام ہیں! وہ بے نیازی سے کہتا جگ سے پانی گلاس میں اڈیلتے کر لبوں سے لگانے لگا۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی سویا تھا۔ اس بے وقوف لڑکی نے اپنے پاگل پن میں جگا کر اسکی نیند خراب کر دی تھی۔

اب آپ جانا پسند کریں گی، مس وٹ ایور، جو بھی آپکا نام ہے! وہ جھنجھلایا۔

انانے اچھٹی نگاہ اس پر ڈالی اور گن سمیت جیب سے لائبریری والا فوٹو نکال ایمانداری سے ٹیبل پر رکھا۔ اب جسکے واضح ہو چکا تھا۔ وہ بحرام کے الفاظ پر ایمان لے آئی تھی۔ تو وہ اس پر یقین کرنا چاہتی تھی جس کی یہ ایک چھوٹی سی شروعات تھی۔

بحرام نے کڑے تاثراتوں سے یہ منظر دیکھا۔

تو یہ سب پھیلاوا اس تصویر سے پھیلا تھا۔

بے وقوف لڑکی سیدھا آکر مجھ سے پوچھ لیتی!

نہ جانے اپنے دماغ میں کیا خیالی پلاٹوں پکاتی رہی تھی بحرام نے قدرے بے زاری سے سوچا۔

اب آپ جائیں گی یا "لیونگ سرٹیفیکٹ" پاس کروانا پڑے گا آپکا! وہ کڑھ کر بولا۔

اناجو اس سے معذرت کرنے کا سوچ رہی تھی فوراً سے پہلے ارادہ کینسل کرتی پیر پٹختے ہوئے اپنے کمرے میں جانے لگی۔ بحرام بھی کمفرٹر کھینچ کر لیٹ گیا۔

اسکے بستر سے بھینی بھینی اسکی مہک آرہی تھی۔

حد ہوگئی اب تو! وہ جھنجھلا کر رہ گیا۔

\*\*\*\*\*

رومیصہ اپنے دھیان آفس سے نکل رہی تھی کہ اچانک میڈیا کے نمائندے اسکے گرد جمع ہو گئے۔

واٹ دا ہیل؟ وہ چکرا کر رہ گئی

اس نے مڑ کر مدد طلب نگاہوں سے مارشل کو دیکھا جو خود حیران تھا۔

کام ڈائون گائیز! جسٹ کام ڈائون

اچانک وہاں مرادانہ آواز گونجی۔ رومیصہ نے سخت ناگواری سے کندھے جھٹکے۔

تم لوگوں کو تمہارے سارے سوالوں کے جواب ملیں گے

but please

Don't bother my queen !

یہاں اسکے کے گرد گھیرا تنگ کرتا اس قدر محبت بھرے لہجے میں بولا۔ کہ رومیصہ

غش کھا کر گرنے کو تھی۔ اسکی جسارت اور اسکے الفاظ پر۔

اور ہاں یہ سچ ہے، ہم بہت جلد شادی کرنے والے ہیں،

کیوں میری جان؟؟؟

وہ لکشی سے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھتا ہوا بولا۔ رومیصہ کا دل چاہا اسکا منہ نوچ لے۔

کس قدر دوغلا انسان تھا وہ۔

اپنے گندے ہاتھوں سے مجھے چھوئو مت !

اس نے لوگوں کی پرواہ کیئے بغیر نفرت سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔

اوہ، سوری میں نے نوٹ نہیں کیا، اگلی بار سینڈٹائز کر کے چھوئوں گا،

وہ اسکی مزاحمت کا اثر نہ لیتے ہوئے چہرے پر ایک بڑی سی مسکراہٹ سجائے۔ اسکے

گرد گھیرا بنائے دوبارہ اسے آفس میں لے لیا۔

تمہاری کھوپڑی میں عقل نام کی چیز ہے یا نہیں؟؟؟ مسکراہٹ یک دم غائب ہو چکی

تھی۔ جسکی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی۔

رومیصہ اسکی بات کو نظر انداز کرتی دروازے کی جانب بڑھی۔



بات سنو مس پاکستانی، اگر دوبارہ تم نے میڈیا کے سامنے ایسی کوئی حرکت کی جس سے

میری عزت پر حرف آیا

تو سوچ لو تمہارا کیا حال ہوگا؟؟؟

وہ غضبناک نظروں سے گھورتا دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔ ہونہہ عزت؟؟؟، لوگ تمہارے وحشی انداز سے خوفزدہ ہیں وہ تم سے ڈرتے ہیں تمہاری عزت نہیں کرتے اسلئے بے فکر رہو یہ خوف عزت والوں کو ہی چجتا ہے !

وہ بے خوفی سے کہتی ایمان کو طیش دلا گئی۔  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 اپنے لفظوں پر دھیان دو، وہ دانت پیس کر بولا

ورنہ کیا؟؟؟ وہ بے باکی سے چیلنجنگ انداز میں کہتی اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگی

مجھے بھڑکاؤ مت۔۔۔

اس نے غراتے ہوئے جیب سے بندوق نکال رو میصہ پر تانی

ہانہہ، میں ڈر گئی۔۔۔

وہ لبوں پر انگلیاں جمائے خوفزدہ ہونے کا ڈرامہ کرنے لگی

اس نے غصیلی نگاہوں سے گھورتا ہوا ٹریگر پر انگلی دبا ہی دیتا اگر رومیصہ کے اسٹنٹ  
سے دخل اندازی نہ دی ہوتی

ایک پل کو تو وہ بھی ڈر گئی تھی۔۔۔

وہ ہونکو کی طرح ان دونوں کامنہ تکتنے لگا

ارے، رک کیوں گئے آؤنا۔۔۔ تم بھی دیکھو ان ڈبل اسٹینڈرڈ لوگوں کی اصلیت۔۔

وہ نفرت سے گویا ہوئی



باہر جاؤ تم۔۔۔

یمان آج اسکا دماغ ٹھکانے لگانے کے درپہ تھا۔۔

تم نہیں جاؤ گے۔۔۔

وہ تحکمانہ لہجے میں بولی

اسٹنٹ بوکھلا کر رہ گیا

باہر جاؤ وووو! وہ دھاڑا

تم نہیں جاؤ گے، وہ اس سے بھی بلند آواز میں چلائی

یمان کا غصہ سوانیزے پر تھا۔۔ اس نے ٹریگر پر انگلی جمائی۔۔ ساتھ ہی ٹھا، ٹھا،  
آوازوں کے ساتھ آفس کے شیشے چکنا چور ہو گئے۔۔ وہ اسے گریبان سے دبوچ کر  
بلکل کنارے پر لے آیا۔۔

چھوڑوووووا سے۔۔

وہ جی جان لرزی۔۔

چھوڑ دوں؟؟؟ اس نے تاکید چاہی۔۔ اگر وہ اس لڑکے کو چھوڑ دیتا تو بلند و بالا عمارت  
سے نیچے گرنے کے بعد خدا ہی اسے بچا سکتا تھا۔۔ وہ بے چارہ تھر تھر کانپنے لگا

ن نن نہیں منن نہیں نہی ن۔ ن پلیرا سے جانے دو

وہ سچ خوفزدہ سی ہو کر چلائی۔۔

یمان نے گردن کو زرا سی جنبش دی اور لڑکے کو پوری قوت سے دوردھکیلا دیا۔۔

اگلے ہی پل وہ لڑکھڑا کر ٹیبل پر جا گرا

دیکھا تم نے۔۔ اگلی باری تمہاری بھی ہو سکتی ہے

اس لئے مجھ سے الجھنے کی غلطی مت کرنا

وہ انتہائی اطمینان کے ساتھ پانی گلاس میں انڈیلتے ہوئے گلاس اسکی طرف سرکاتا ہوا  
بولتا۔۔۔

وہ ہنوز خوف سے گہری گہری سانسیں لے رہی تھی

اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئی تو یاد رکھنا،

تمہارے بہنیں بھی آس پاس رہتی ہیں !

وہ چبا چبا کر ذو معنی انداز میں کہتا باہر نکل گیا۔

جاہل و حشی! وہ انتہائی نفرت سے اسکی پشت پر دھاڑی۔ یمان سنی ان سنی کرتا باہر نکل

گیا۔ اسکی دکھتی رگ سے وہ بخوبی واقف تھا۔ وہ ہر بار بہنوں کے نام کی دھمکی سن کر

خاموشی سے بیٹھ جاتی۔۔

مگر کب تک؟؟؟

\*\*\*\*\*

وہ انتہائی طیش کے عالم میں زنجیر سے لٹکتے بڑے سے باگسنک بیگ پر زور زور سے پیچ

رسید کرتا کسی کو بہت کچھ باور کرانا چاہ رہا تھا۔ اس لڑکی کا عشق خون بن کر اسکی رگوں میں دوڑنے لگا تھا۔ جو بھی اسکے قریب جانے کی کوشش کرتا لیشتم کو اپنا رقیب معلوم ہونے لگتا۔

Stay away from her

وہ بیگ کو مٹھیوں سے جکڑ کر گہرے تنفس کے بیچ رک رک کر بولا۔ مسلسل مکے رسید کرنے بعث زیادتی سے اسکے ہاتھ تک سرخ پڑ چکے۔ مگر اسکا غصہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔ غصیلی آنکھیں لہو ٹپکانے لگیں تھیں۔

لیشتم؟؟؟ کیسا ہے میرا بیٹا؟؟؟ تبھی تاتیبہ چہچہاتی آوقزا سکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔

اسکے جلتے سینے پر ٹھنڈی پھواری برسنے لگی۔۔۔

وہ روس میں اور لیشتم کے اٹلی میں ہونے کی وجہ سے آج تقریباً مہینے بعد اس سے مل رہی تھی۔

تاتیبہ؟؟؟ وہ حیران رہ گیا۔ البتہ چہرے پر یک لخت پریشانی کے تاثرات ابھرے۔

میری جان؛ پتا ہے کتنا مس کیا میں نے تمہیں !

وہ اسکے بغل گیر ہوئی۔

میں نے بھی، کیسی ہو تم؟ اور اچانک کم از کم بتادیتی میں لینے آجاتا ایر پورٹ! وہ تنفس بحال کرتا ہوا بولا۔ ساتھ ہی اسکے ماتھے پر لب رکھے۔ اور ہاتھوں پر لپیٹے سیاہ ہینڈ ریپ اتارنے لگا۔

اگر تم کہتے کہ تم لینے آرہے ہو تو کیا میں نہ بتاتی! وہ مسکرا کر کہتی۔ اسکی بات اسی پر لوٹانے لگی

- یشتم ہلکا سا مسکرایا۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
چلو، کسی ریسٹورنٹ چل کر اچھا سا کھانا کھاتے ہیں، پھر میری میٹنگ ہے اور شام کو مجھے واپس بھی جانا ہے! وہ گھڑی دیکھتی ہوئی بولی۔

تم اب یہیں رہو کچھ دن میرے ساتھ! تم سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہے تاتیہ! وہ اداسی سے کہتا اسکے گرد بانہوں کا گھیرا بناتے ہوئے تھوڑی اسکے سر پر سجائی۔

آں آن؟؟؟ کیا بات ہے؟ میرا بیٹا اس ہے؟

وہ خشگوار حیرت سے گردن اٹھا کر پوچھنے لگی۔

اسکارویہ قدرے عجیب لگا تھا تاتیہ کو۔ جب سے وہ روس سے اٹلی شفٹ ہوا تھا۔ اسے تب سے شک تھا مگر وہ لیشم کے انتظار میں تھی کہ اسکا بیٹا ہمیشہ کی طرح اپنی ماں سے شیر کرے گا۔ مگر! ہاسپٹل والے حادثے کے بعد بھی اس نے کچھ خاص معلومات نہیں دی تھی اسے۔۔

تم بس میرے ساتھ رہو تاتیہ، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے!

وہ بات کو گول کر گیا۔

اچھا، چلو جلدی سے چینیج کر کے آؤ لیشم، مجھے میٹنگ کے لئے لیٹ نہ ہو جائے! وہ یاد آتے ہی عجلت سے کہتی دور ہٹی اور اسکی پیشانی پر گرتے بالوں کو ایک طرف کرتی ہوئی بولی۔

لیشم برے برے منہ بناتا کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔ کچھ یاد آنے پر رک کر مڑا اور ایک نظر جھولتے بیگ پر ڈالی۔

کم آن لیشم! اب کیا سوچنے لگے؟

تاتیہ اسے بیچ راستے میں ٹھہرا دیکھ کر بولی۔

وہ نفی میں سر ہلاتا آگے بڑھ گیا۔

ہفففف! شرائے؟؟؟؟ تاتیہ نے ایک ٹھنڈہ آہ بھرتے ہوئے شرائے کو پکارا۔ وہ اسکے شیڈول اور ڈیلی روٹین کے بارے میں ڈسکشن کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ وہ آرام دہ انداز میں ونڈو کے قریب رکھی چیئر پر بیٹھ گئی۔

یس مام؟ اتنے میں شرائے بھی وہاں آ پہنچی۔ وہ سیدھی ہو بیٹھی۔ اس سے پہلے وہ شرائے سے کوئی بات کرتی اسکی نظر سفید فرش پر گرمی سرخ خون کی بوندوں پر پڑی۔ یہ کیا ہے؟؟؟ وہ تیزی سے اٹھی اور فرش پر گھٹنہ موڑ کر بیٹھ گئی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شرائے کے گویا ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے خون دیکھ کر۔

تاتیہ نے دو انگلیاں فرش پر رکھتے ہوئے نظروں کے سامنے کیں تو وہ واقعی خون تھا۔ جو اس باکسنگ بیگ سے ٹپک رہا تھا۔ وہ خوف و ہراساں سی ہو کر دور بد کی۔

اس۔۔۔ اسے کھولو؟؟؟ ششرائے

خوف اور سنسنی اسکے جسم میں دوڑنے لگی۔

کھولو بھی؟؟؟ وہ بے تابی سے چیخی۔



شرائے نے بڑھ کر کپکپاتے ہاتھوں سے بیگ کی زپ نیچے سرکادی۔ اچانک سے خون میں لت پت ایک شخص دھڑام سے زمین پر آگرا۔ شرائے چیختے ہوئے دوڑ بدکی۔ ورنہ وہ عین اسکے اوپر آگرتا۔ تاتیہ اپنی شا کڈرہ گئی۔

یہ شخص کون تھا؟ اور یہاں کیسے آیا؟

یشتم کو اسکا علم تھا یا نہیں

چیک کرو؟ زندہ ہے یا مر گیا؟

تاتیہ کے گلے سے بمشکل آواز نکلی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شرائے نے سر ہلاتے ہوئے تھوک نکل کر خشک گلے کو تر کیا۔ اور پوری قوت سے اسے سیدھا کرتے ہوئے دو انگلیاں اسکی گردن پر جمائیں۔

بولو بھی زندہ ہے یا مر گیا؟

تاتیہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

ز زندہ ہے !

شکر ہے، شکر ہے خدا کا! تاتیہ نے بے اختیار شکر کا کلمہ پڑھا۔

ایمبولینس کو فون کرو جلدی! وہ فوراً سے بولی۔

تو شرائے عجلت میں فون ملانے لگی۔

تاتیہ زرا تر چھی نگاہ سے اس شخص کو دیکھنے لگی۔ سانولہ سے رنگ کا اونچی لمبی  
قد و قامت، گلے میں بڑی سی زنجیر لٹک رہی ہاتھ میں کئی ربرٹ بینڈ پہن رکھے تھے اس  
شخص کا حلیہ عام لوگوں سے کہیں الگ تھا۔

اس نے خوف سے جھر جھری لی اور رخ پھیر لیا۔

تبھی لیشم وہاں آ پہنچا۔

اس نے زمین پر پڑے جسپر کو دیکھ کر غصے سے مٹھیاں بھینچیں۔ صبح پیداشانی پر پریشانی  
کی لکیریں نمایا ہونے لگیں۔۔۔ وہ اب تاتیہ کو کیا جواب دے گا!؟؟؟

کیا ہے یہ سب؟؟؟؟ وہ اس پر نظر پڑتے ہی بولی۔

تم اس سب میں مت پڑو تاتیہ! اس نے نظریں چرائیں

تم نے مارا ہے نا اس شخص کو؟ کیوں؟

وہ جا بختی نگاہوں سے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔

تم مت پڑو اس معاملے میں

یشم نے رخ پھیر لیا۔

کیا پوچھ رہی ہوں میں تم سے مارا ہے اسے؟

تاتیہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں دبو چتی ہوئی چلائی۔

ہاں! ہاں میں نے مارا ہے اور اب میں اسے جان سے مار دوں گا! وہ غصے سے پھبر کر بے

ہوش شخص کی جانب بڑھا۔ تاتیہ کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ اس کے

ایک زوردار طمانچے نے یشم راستہ روکا۔

اس نے بے یقینی سے اپنا گال چھوا۔

مجھے تم سے یہ امید بلکل نہیں تھی یشم،

میں تمہیں ایک اچھا اور سینسیبل انسان بنانا چاہتی تھی یشم! مگر میری تربیت میں ہی

شاید کوئی کمی رہ گئی۔۔۔ میں ناکام رہ گئی جو تم بھی اپنے باپ اور بھائی کی طرح خون

خرا بوں پر اتر آئے ہو!

وہ بے تحاشہ دکھ سے چلا اٹھی

تاتیہ کو روتے دیکھ کر اس نے ضبط سے مٹھیاں بھنجی اسکا کا دل ہولنے لگا۔ البتہ اسے اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام قطعی پسند نہیں تھا۔

چلو مان لیا تم غصہ آجاتا ہے، تم کنٹرول نہیں کر پاتے مگر تم نے حد پار کر دی لیشم، تم ایک معصوم انسان کو۔۔۔۔

معصوم نہیں ہے وہ۔۔۔ بلکل بھی معصوم نہیں ہے

جب میں اسے منع کر چکا ہوں۔۔۔۔

وہ صرف میری ہے۔۔۔ اس نے میرے نام کی انگوٹھی پہنی ہے۔۔۔ وہ مجھ سے شادی کرنے والی پھر اسکی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ اسکے قریب جانے کی۔۔۔ وہ جلالی انداز میں چیختا ہوا ایک بار پھر سے اسکی جانب لپکا

تم اس حد تک پہنچ گئے لیشم۔۔۔ وہ بے یقینی سے اسکے راستے میں آئی۔۔۔

میں اس سے محبت کرتا ہوں تاتیہ۔۔۔ وہ بے بس ہوا

کیا وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے؟؟؟ یا تمہارے نام کی "صرف" انگوٹھی اسکے ہاتھ میں ہے

مگر اس کے دل میں کوئی اور بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔

اسکی بات پر یشم نے بے ساختہ زوروں سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

تم اپنا وعدہ بھول گئے یشم۔۔۔ تم نے ایک بار بھی اپنی کے بارے میں نہیں سوچا۔۔۔

اسکی آواز بھرا گئی

آج اس لڑکی کی خاطر تم نے اسے مارا ہے، کیا معلوم کل تم "اس" لڑکی کو بھی مار دو گے

۔۔۔ اسے کوئی نقصان پہنچا دو۔۔۔

یشم سناٹے میں رہ گیا۔۔۔ وہ کئی لمحے کچھ بول ہی نہ پایا۔۔۔ زرا سارخ موڑ کر اس نے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جسپر کو دیکھا تو اسکی ساری نفرت زائل ہو گئی۔۔۔ یہ کیا کر دیا اس نے؟؟؟؟

وہ بالوں کو مٹھیوں میں دبوچتا صوفے پر گر سا گیا۔۔۔ تاتیہ الگ تھلگ سر تھامے

پریشان حال سی بیٹھی تھی

تم نے مجھے بہت ڈسا پائینٹ کیا ہے یشم، بہت زیادہ

وہ بلند آواز رو دی۔ یشم نے التجائیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ اپنی ماں کو روتا نہیں دیکھ

سکتا۔ جانتا تھا اسکی قربانیاں لازوال ہیں وہ پوری عمر بھی اسکی خدمت کرتا تب بھی اسکی

محبتوں کا کفارہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔

آئی ایم سوری۔۔

وہ خاموشی سے اٹھا اور اسکے گھٹنوں سے آگے۔۔

ہر بار سوری، ہر باری وہی غلطی۔۔۔ بس کر دو لیشم اب تم بچے نہیں رہے جو میں  
تمہارے کھڑے کینے گئے بکھیرے سمیٹتی رہوں۔۔۔ پتا نہیں کب تم اپنی قدر جانو  
گے

تمہارے ڈاکٹرز، اسٹاف، شرانے  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کو ناامید کیا ہے تم نے۔۔۔ تمہیں شرم آنی چاہیے

اسکا سر بے اختیار جھک گیا

اک صرف تمہیں اچھا اور صوبر لائف اسٹائل دینے کی خاطر میں کیا کچھ نہیں کیا، یمان  
کو کھو کر میں نے تمہیں پایا ہے، ایک ماں کے دل پر کیا گزرتی ہے جب اسے اپنی اولاد  
کے بیچ موازنہ کرنا پڑے یہ تم نہیں سمجھ سکتے اسکے لئے یمان آج بھی مجھ سے نفرت  
کرتا ہے

وہ کہتی کہتی پھر سے روپڑی۔

تاتیہ! آئی ایم سوری؛

یشم پیشمائی کی اتھاء گہرائیوں میں ڈوبا۔

آئی ایم سوری! آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی آج کے بعد کبھی ہوگا، آئی

پراس، پلیزروتومت! اسکا دل پریشان ہونے لگا۔

آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ تھام لیئے۔

مجھے جانا ہوگا، میٹنگ کے لئے لیٹ ہو رہی ہوں! وہ اپنے ہاتھ چھڑا کر بیگ تھام کر باہر نکل گئی۔

جسکا مطلب تھا وہ ہنوز اس سے ناراض تھی۔

تاتاتیہ، آئی ایم سوری؟ تاتیہ،

اسکی تو ساری دنیا جیسے ویران ہونے لگی۔ اب وہ اسے کیسے منائے؟ انکار شتہ روٹھنے

منانے کہیں پرے تھا۔ وہ کبھی ایسی حرکت نہیں کرتا جو تاتیہ کی ناراضگی کا باعث بنے۔

یہ تو کم بخت عشق تھا جو اسے ہر دوسرا شخص اپنا رقیب محسوس ہونے لگتا تھا۔ ورنہ وہ

بہت حساس اور محبت کرنے والا لڑکا تھا۔ وہ غصے میں اٹھا اور گاڑی کی چابیاں لے کر باہر نکل گیا۔۔۔ بے مقصد سڑکوں پر آوارہ گردی کرتے کرتے کب شام سے رات ڈھل گئی اسے علم نہیں ہوا

غیر ارادی طور پر گزرتے لمحے اسکی نظر بیٹل گراؤنڈ پر پڑی۔۔۔ جہاں الیگل Fight ہوا کرتی تھی وہ کالج کے دنوں میں شوقیہ طور پر اکثر ایسی جگہوں کا رخ کرتے۔۔۔ وہ فائٹرز پر بیٹ لگایا کرتے تھے مختصر یہ کہ دوسروں الفاظوں میں یہ موت کا کھیل تھا۔۔۔۔۔ سرخ روشنیوں سے گراؤنڈ میں جھر مٹ لگائے نفوس عجب ہیولے سے لے سے نظر آرہے تھے۔۔۔ تیز بجتا میوزک کے علاوہ وہاں کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ گاڑی سے باہر نکل آیا۔۔۔ حالانکہ اسے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ مگر وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں کھو چکا تھا۔۔۔

اے جمورے۔۔۔ ادھر کیا کر رہا ہے، دم ہے تو آ جا

اسے دور کھڑا دیکھ کر کر منچلوں تعجب ہونے لگا

بس پھر کیا تھا اسے خود کو سزا اور ازیت دینے کا نیا موقع مل گیا تھا۔۔۔ وہشت ٹپکتی

آنسو سے اس نے سینے ٹرٹ دبوچ کر زمین پر اتار پھینکی اور جھر مٹ کے پیچ کھڑے



شخص کے مقابل آگیا۔۔ پہلے پہل تو جسپر کا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے بار بار آنے لگا اس نے خوب پیٹا اس نوجوان کو۔۔ مگر اسکا توازن بگڑا تو مقابل اس پر سبقت لے گیا وہ اسے اندھا دھند پیٹنے لگا۔۔ ستم تو یہ تھا کہ اس نے مزاحمت کی کوشش ہی نہیں کی اور خود کو قسمت کے سہارے چھوڑ دیا۔۔ ورنہ کہاں وہ ٹرینڈ باکسر اور کہاں منچلے نوجوان۔۔ اسے بس اتنا یاد تھا کہ وہ اپنی ماں کو ناراض کر آیا تھا۔۔ تبھی اس کے دل میں درد کی ٹھیسیں اٹھنے لگیں اس پر غنودگی طاری ہونے لگی۔۔ مگر اسکا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔۔ اچانک پولیس کے سائرن کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔ نوجوانوں میں شور سا مچ گیا کوئی دم دبا کر بھاگ کھڑا ہوا تو کوئی تو پولیس کے ہتھے چڑھ گیا۔۔ ایسے میں ایک بچہ اسے گھسیٹتا ہوا گرائونڈ کے پار سڑک پر لے آیا۔۔ اور اپنا آلودہ سا کوٹ جلدی سے اسکے جسم پر ڈال دیا۔۔ پولیس اسے فوٹ پاتھ پر سویا بھکاری یا نشئی گردان کر آگے بڑھ گئی۔۔

Signore stai bene???

(۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟ سر؟؟)

ان کے جاتے ہی بچے نے اسکا گال تھپتھپایا۔۔

ہوں مننیہ! اس نے زوروں سے سر جھٹکا اور میلے کھیلے کپڑوں والے بچے کو دیکھنے لگا  
 -- اور پھر آس پاس نظر دوڑائی --

Bevi un po 'd'acqua

(پانی پی لیں)

بچے نے ڈھکن کھول کر بوتل سے پکڑائی اور بھاگ کر زمین پر پڑی اسکی شرٹ اٹھالایا  
 اس نے لبوں سے بوتل لگاتے ہوئے تعجب سے اس بچے کو دیکھا۔ اس ننھنے سے بچے  
 نے اسے بچایا تھا؟؟؟ ورنہ میڈیا میں اسکا کیا تماشہ بنتا یہ تو خدا ہی جانتا تھا۔ اسکا پورا  
 جسم شدید درد کی لپیٹ میں آگیا۔۔۔ وہ بمشکل اپنے قدموں میں کھڑا ہو پایا

Sono davvero un tuo grande fan

Vegilo diventare come te

(میں آپکا بہت بڑا فین ہوں۔۔۔)

میں آپ کے جیسا بننا چاہتا ہوں!) !

وہ ننھنا بچہ آنکھوں میں خوابوں کی امنگیں لئے بہت محبت سے بولا۔۔۔ یشم کو اس پل

اپنے آپ سے سخت نفرت محسوس ہونے لگی۔۔ اس کے مداح اسے کیا سمجھتے تھے اور وہ کیا نکلا۔۔۔!!!

Vuio soldi???

(تمہیں پیسے چاہیے؟؟؟)

وہ بچے کا حلیہ دیکھ کر اپنائیت سے پوچھنے لگا۔۔

اس نے جھٹ سے سر نفی میں ہلایا

Vuoi un pasto???

(کھانا؟؟؟)

وہ پھر سے پوچھنے لگا

بچے کا سر ناں میں ہلا

Allora cosa ??

(تو پھر؟؟؟)

اس نے بھنویں سکیر کر پوچھا

Voglio il tuo autografo

(مجھے آٹوگراف چاہیے۔۔۔)

وہ اپنی نھنھی ہتھیلی اسکے سامنے پھیلائے قدرے جھجک کر بولا

وہ اس بچے کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔ وہ اسے اپنا آئیڈیل سمجھتا تھا۔۔۔ کیا وہ آئیڈیل بننے کے لائق تھا بھی؟؟؟



میرے پاس پین نہیں ہے،

اس نے کچھ توقف کے بعد کہا

اٹس اوکے۔۔۔ وہ مایوس ہونے لگا

اسکے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ اس نے نھنھی ہتھیلیاں تھام کر اس پر لب جمائے۔۔۔ اور اٹھ کھڑا ہوا

Stare fuori casa troppo a lungo non è una

buona idea . andare a casa

(اس وقت گھر سے نکلنا اچھی بات نہیں گھر چلے جانو)

وہ اسکے بالوں میں ہاتھ گھماتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا

اس نھنھے مداح کی محبت بھری نظروں نے بہت دور تک اسکا پیچھا کیا

\*\*\*\*\*

نبیشہ آج کئی دن بعد کیفے آئی تھی۔ کیسی پر اسکی بیماری کے بعد سارا بوجھ آن پڑا تھا۔ کیونکہ کیفے میں صرف وہ دونوں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ باس نبیشہ کو فائر نہ کر دے اس ڈر سے کیسی نے اسکا کام بھی اتنے دن سنبھالے رکھا۔ نبیشہ اسکی محبت پر بہت مشکور تھی۔ اس نے بلیک کافی ٹرے میں رکھی۔ اور عجلت میں لئے کچن سے باہر نکلی۔ مگر کسٹمر جاچکا تھا۔ وہ کب سے کافی کے انتظار میں بیٹھا تھا مگر رش کے باعث اسکا نمبر دیر سے آیا۔

کیا ہوا؟

کیسی اسے بیچ راستے میں کھڑا دیکھ کر سر سر سے ساپو چھنے لگی۔

کچھ نہیں یار، کسٹمر بہت دیر سے ویٹ کر رہا تھا مگر خیر، اب وہ چلا گیا

وہ مایوسی سے واپس مڑی۔

تو جانو، اسکے پیچھے بھاگو باہر کہیں ہوگا !

کیسی اپنی trick اسے بتانے لگی۔ وہ بھی اکثر ایسا ہی کیا کرتی تھی۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھی لیکن اسکے ٹیبل پر پڑی ہوئی چٹ اسکی نظروں کے سامنے سے گزری۔

اس نے چونک کر ایک نظر باہر ڈالی۔

مگر وہ شخص وہاں کہیں نہیں تھا۔ غالباً وہی اس ٹیبل پر چھوڑ گیا تھا۔ اس نے حیرانی سے چٹ کھولی کر تو ششدر رہ گئی۔ وہی لکھائی۔ وہی ایک لائن کا میسج۔

جیسے اسے پرانے گھر میں موصول ہوئی تھی۔

بریکنگ نیوز دیکھو؟؟؟؟

وہ قدرے حیران ہوئی پڑھ کر۔

مگر وہ نظر انداز بلکل نہیں کر سکتی تھی۔

تیزی سے اسٹاف روم کی طرف دوڑ لگائی۔ اور ٹی وی کار موٹ تلاش کرنے لگی۔ جیسے ہی اس نے ٹی وی آن کیا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔

رورومی؟ اس کے لب پھڑ پھڑائے۔

رومی۔۔ تم واقعی۔۔ وہ بھیگی آنکھوں مسکرا اٹھی۔

مگر اسے یمان کے بغل میں دیکھ کر ایک اسکی مسکراہٹ ماند پڑی۔ اور نیوز لائن میں گردش کرتے الفاظ گویا اسکے ہوش اڑا چکے تھے۔

رومیہ یمان سے شادی کر رہی ہے؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے لگا کمرے چھٹ اسکے سر پر آگری

نہیں نہیں نہیں، رومی ایسا نہیں کر سکتی،

یہ ضرور غلط خبر پھیلائی ہے کسی نے،

رومی پلیز ڈونٹ ڈو دس تم جانتی ہو اس شخص نے ہماری زندگی موت سے بھی بدتر

کردی ہے

پلیز مت کرو اس سے شادی !

وہ اسکرین پر چلتی فوٹج کو دیکھتی گویا اسی سے مخاطب ہوئی۔

وہ مر بھی جاتی تب بھی اس بات کا یقین نہ کرتی کہ رومیصہ ایمان سے شادی کرنے والی تھی۔

یہ سب جھوٹ تھا میڈیا کی چلابازی تھی !

وہ ہاتھوں کو آپس میں جوڑے پانوں کو زور زور سے ہلاتی صوفے پر بیٹھی تیزی سے ہل رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کرے؟ رومیصہ سے ملے؟؟؟ اس شخص کو تلاش کرے؟؟؟ یا ایمان کے خلاف وہ ثبوت ڈھونڈے؟ پین ڈرائیو تو وہ پہلے ہی گنوا چکی تھی۔۔۔

وہ یقیناً رومیصہ سے جبراً شادی کر رہا تھا اتنا تو اسے اندازہ تھا۔ رومیصہ یہاں ان حالات میں صرف انکی کی وجہ سے تھی۔ اسکی ایک پکار پر وہ دوڑی چلی آئی تھی۔ اب اسکی باری تھی کہ وہ اسکے لئے کچھ کرے۔ ڈرنے کا وقت اب ختم ہو چکا تھا۔ وہ ایمان کونا کون چنے چبوانے والی تھی۔ اس نے۔ نفرت سے مٹھیاں بھینچیں



کیا ہوا تم اچانک یہاں کیوں آگئی؟ کیسی دروازے کے چوکھٹ سے جھانکتی ہوئی بولی۔

ہاں بس سر چکر رہا ہے، میں گھر جانا چاہ رہی تھی اگر تم سب سنبھال لو تو!

اس نے بھنویں سکیڑے بات ادھوری چھوڑی۔

اٹس اوکے، یوجسٹ ٹیک کیئر آف یور سیلف!

وہ خوشدلی سے بولی۔

تھینک یو کیسی! وہ بے اختیار اسکے بغل گیر ہوئی

۔ نسبتہ کا اس سے کوئی گہرا ناٹھ نہ تھا۔ نہ ہی وہ کلوز فرینڈز تھی۔ اسکے باوجود کیسی کی

قربانیاں اسکے لئے لازوال تھیں۔ وہ اسکی بے لوث محبت کی اسیر ہوئی۔ دنیا میں کیسی

جیسے لوگ ڈھونڈنا یا ملنا آج کل مشکل ہی نہیں ناممکن سا ہو گیا تھا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم گھر پہنچی تو لیشم کو دروازے پر انتظار کرتے پایا۔

وہ گاڑی کے بونٹ پر گھٹنا موڑ کر بیٹھانہ جانے کن خیالوں میں گم تھا۔ گزرے دنوں

ہونے والی تلخ کلامی کے باعث وہ اسے آج نظر آیا تھا۔

اس نے ٹھنڈی آہ بھری اور آگے بڑھی۔

تم یہاں؟؟ وہ سرسری سا پوچتی دروازے کا لاک کھولنے آگے بڑھی۔

ہاں بس تمہیں دیکھنے آیا تھا! وہ ازلی انداز میں بولا۔

البتہ آج وہ کچھ اداس سا تھا۔

کب سے یہاں بیٹھے ہو؟ وہ بولی۔

شاید دو گھنٹے سے! وہ کندھے اچکا کر بولا۔ اسکے لئے وہ تمام عمر بھی انتظار بھٹی میں جل

سکتا تھا۔ ایسا ایشم علیم کا عشق تھا۔

نبیشہ کے ہاتھ بے اختیار تھمے۔ اس نے زرا سا رخ موڑ کر اسے دیکھا۔ تو اسے ہی دیکھ رہا

تھا۔ آج اسکی آنکھوں کی چمک کہیں غائب تھی۔ وہ اسے اداس لگا۔

اسے اپنی دیکھتا پا کر وہ ہلکا مسکرایا۔

نبیشہ نے رخ موڑ کر دروازہ کھول۔ ے لگی۔

تم کچھ کھاؤ گے؟؟ وہ فارمل ہوئی۔

ہممم ! بھوک لگی ہے وہ آہستگی سے بولا۔

تو نبیشہ بیگ رکھتی کچن کا رخ کرنے لگی۔

وہ پاستہ بنانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

اسے رومیصہ کی یاد بے اختیار ہی آئی۔

اسے اسکے ہاتھ بنایا ہوا پاستہ بہت پسند تھا۔ وہ اسٹوو آن کرتی کبڈ سے پین تلاش کرنے لگی۔

اسکے گھسنے ہر طرف سے اسکے چہرے کو گھیرے میں لینے لگے۔ وہ اکتا کر انہیں جوڑے میں مقید کرنے لگی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مت باندھو، تم ایسے اچھی لگتی ہو!

وہ کچن کی شیلف سے ٹیک لگائے محویت سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

نبیشہ چونک کر مڑی۔

افسو وہ! تم مجھے کبھی کبھی ڈرا دیتے ہو لیشم!

وہ اسے ڈپٹی ہوئی بولی۔

یشم کو اس انداز میں وہ بے حد بھائی۔  
 میں کچھ ہیپ کر دو؟؟ وہ آگے بڑھا۔  
 رہنے دو میں جانتی ہو تم کتنے سگھڑ ہو!  
 وہ ہلکا سا ہنسی۔

تم میرا مزاق اڑا رہی ہو؟ اس سارے عرصے میں یشم اسے پہلی بار اس سے مسکرا کر  
 باتیں کرتا دیکھ رہا تھا۔

نہیں تو، وہی کہا جو سچ ہے،  
 وہ رخ کر بولی اور پھر سے مصروف نظر آنے لگی۔

یشم کی ادا سی اچانک سے کہیں ہو گئی۔

وہاں سے کٹنگ بوڑ دینا،

وہ مصروف انداز میں بولی۔

یشم رخ موڑ کر نظروں کے سامنے رکھا کٹنگ بورڈ تلاش کرنے لگا۔ اسکے فرشتوں کو

بھی خبر نہیں کٹنگ بورڈ کس بلا کا نام ہے۔ نبیشہ نے جیسے ہی رخ موڑا۔ تو اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ اسکی بے اختیار ہنسی چھوٹی۔

یشم اسکی کھلکھلاتی آواز پر چونک کر مڑا۔

کیوں ہنس رہی ہو؟؟؟ وہ برا سامنہ بنا کر بولا حالانکہ اسے کہیں نہ کہیں علم تھا۔ وہ اسکے اسگھڑا ہونے کا مزاق اڑا رہی ہے۔

کٹنگ بورڈ پر سبزیاں رکھ کر کاٹتے رکھتے ہیں مسٹر باکسر، اتنا بھی نہیں پتا! کیا ہو گا تمہارا

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مصنوعی انداز میں کہتی زرا سا اسکے قریب ہو کر کٹنگ بورڈ اٹھانے لگی۔

ہاں تو، مجھے پتا تھا! وہ خفت مٹانے کی خاطر بولا۔

تبھی نظروں کے سامنے ہونے باوجود تم دیکھ نہیں پارہے تھے! وہ ہنسی۔ ساتھ ہی ہاتھ

کی پشت کی بال ہٹانے لگی۔ یشم نے آگے بڑھ کر اسکی مشکل حل کرنی چاہی۔ اس نے

جیسے ہی ہاتھ اسکی صراحی دار گردن میں ڈالتے ہوئے بکھرے بال سمیٹنے چاہے۔

اسکا جان لیوا لمس اپنی گردن پر پا کر نبیشہ کا کٹنگ بورڈ پر تیزی سے چلتے ہاتھ کا توازن

بگڑا اور چھری اسکے ہاتھ کوزخمی کر گئی۔

سسس آہہ !

وہ تیزی سے اپنا ہاتھ جھٹکتی درد سے کراہی۔

کیا ہوا؟ وہ پریشانی سے کہتا اسکا ہاتھ دبوچتے ہوئے جائزہ لینے لگا

اف نبیشہ اففف! تم دھیان سے نہیں کر سکتی تھی !

وہ اسے جھاڑ پلاتا ہوا بولا۔ اب وہ اسے کیا بتاتی اسکا دھیان بھٹکانے والا بھی وہ خود ہی تھا

۔ اسکا ہاتھ واش بیسن کے پانی سے گزارنے بعد بھی خون نہ رکنے باعث یشم نے اسکی

انگلیاں لبوں میں دبائی۔

ک۔۔۔ کیا کر رہے ہو؟؟؟ بس زرا سی چوٹ ہے یشم

چھوڑو میں دیکھ لوں گی! وہ بری طرح گھبرا کر دوڑ بدکی۔ ہوں ننہ! وہ تنہی نظروں سے

گھورتا ہوا خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگا۔

چھوڑو بھی! منمنائی۔

تم انتہائی لاپرواہ لڑکی ہو نبیشہ!

اگر زیادہ ہاتھ کٹ جاتا تو! وہ بھڑکا۔

اتنا خون خرابہ دیکھ کر تم کہیں بے ہوش نہ ہو جانا یشم! وہ اسکی پوزیسونس کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اسکی ڈانٹ ڈپٹ سے چڑ کر بولی۔ یشم اسے سخت نظروں سے گھورتا اسکا ہاتھ چھوڑ کر پچن سے باہر نکلا۔

اب کہاں جا رہے ہو؟؟ وہ پیچھے سے ہانکی۔

فرسٹ ایڈ باکس کہاں ہے؟ وہ وہیں سے چلایا۔

ہو نہہ، موصوف پوچھ تو ایسے رہے ہیں جیسے ساری دوائوں کا مجموعی علم انہی کے پاس ہو، بینڈنگ تک تو کر نہیں کر سکتے، اتنا سا خون دیکھ کر جان نکل جاتی ہے،

اور چلے ہیں دوادار و کرنے

بتاؤ بھی؟ اسکے چلانے کی آواز پر نبیشہ کی چلتی زبان کو بریک لگی۔

ڈرار میں ہوگا! وہ چلا کر کہتی کھانے پر دھیان دینے لگی۔ جو تقریباً تیار تھا۔ اسے فرسٹ ایڈ باکس لاتا دیکھ کر نبیشہ باہر آئی اسکے ہاتھ سے باکس لیا اور صوفے پر ڈھے۔

یشم اس بد تمیزی پر اسے گھور کر رہ گیا۔

یہ لو تم کر دو! وہ بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والوں میں سے تھی۔

ن نہیں تمہیں درد ہو گا اس لئے تم خود کر لو!

یشم نے بہانہ بنایا۔

ہو نہہ، آیا بڑا تمہیں درد ہو گا! وہ نقل اتارتی ہوئی بولی۔ یشم کی جیسے ہی نظر اس پر پڑی

وہ قدرے حیران ہوا پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

چلو اٹھو ڈاننگ ٹیبل سیٹ کرو شہاباش!

وہ رعب دار آواز میں کہتی فرسٹ ایڈ باکس ایک طرف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ۔۔۔ کیسے کرتے ہیں؟؟ یشم نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔ نبیشہ کا دل کیا اپنا سردیوار میں

مار دے۔

ٹانگیں اوپر اور سر نیچے کر کے! وہ اسکی طرف جھکتی چبا چبا کر بولی۔

ہیں؟؟ واقعی؟ یہ تو بہت آسان ہے!

وہ مطمئن انداز میں بولا۔ نبیشہ نے فرسٹ ایڈ باکس پر زور سے سر پٹخا۔ وہ کیسے بھول گئی کہ

ایک پرو فیشنل باکسر سے بات کر رہی تھی۔



\*\*\*\*\*

ناشتے کے ٹیبل پر صرف رومیصہ موجود تھی۔

فرمان سان فرانسکو جا چکا تھا ایک ہفتے کے لئے۔

اور یمان کی ہمیشہ کی طرح کوئی خبر نہیں تھی وہ کب آتا اور کب جاتا تھا۔ نہ ہی اسے کوئی دلچسپی تھی جاننے میں۔ وہ بے دلی سے کپ کر گردانگی گھماتی نہ جانے کن سوچوں میں مگن تھی۔

تبھی یمان شرٹ کی آستینیں چڑھاتا ہوا نیچے آیا اور اس پر غلط نگاہ ڈالے بغیر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

اس نے چونک کر سراٹھایا۔

جیسے ہی نظر یمان پر پڑی رومیصہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ وہ کرسی پیچھے دھکیلتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

بیٹھ جاؤ،

وہ مصروف سا بولا۔ انداز میں ہلکا سا تحکم تھا

رومیصہ سنی ان سنی کرتی اپنا فون اور بیگ اٹھانے لگی۔ میں نے کہا بیٹھ جاؤ! وہ اس بار سختی سے گویا ہوا۔ نہیں تو؟ کیا ہاں؟؟؟ کیا کرو گے تم؟ میں تمہاری جاگیر نہیں ہوں

اسلئے مجھ پر رعب جمانا بند کرو!

اسے اسکا انداز ایک آنکھ نہ بھایا۔

تمہیں تو ملک کی سرحدوں پر ہونا چاہیے!

ہمیشہ جنگ کرنے کے موڈ میں تیار رہتی ہو!

وہ کھانا چھوڑ کر اسے دیکھتا ہوا بولا۔ شاید وہ اچھے موڈ میں تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارے پاس دس منٹ ہیں! وہ جو س کا گلاس لبوں سے لگاتا ہوا بولا۔

ہو نہہ، اسکے بعد کیا؟ تم میری جان لے لو گے؟

وہ بھنویں سکیرتی ہوئی بولی۔

تمہاری یہ خواہش میں جلد پوری کر دوں گا، فلحال کے لئے ہم اپنی شادی کی شاپنگ پر

جار ہے ہیں،

سو گیٹ ریڈی ان ٹین منٹس مجھے انتظار کرنا پسند نہیں! وہ کہتے ہوئے نیپکن سے ہاتھ

پو نچھنے لگا۔

رومیصہ کی آنکھیں دھواں دھواں ہونے لگیں۔

میرے کیس کی آج ہیئرنگ ہے، آج ممکن نہیں!

وہ فوراً بولی۔

ممکن نہیں ہے تو بناؤ، تمہارے علاوہ ہزاروں وکیل ہیں اس ملک وہ دیکھ لیں گے، تم

صرف میرے حکم کی تعمیل کرو ورنہ مجھے عمل کروانا اچھے سے آتا ہے!

وہ چبا چبا کر کہتا باہر نکل گیا۔

الہی، مجھے صبر دے کہیں میں اس شخص کا قتل نہ کر دوں! وہ ضبط سے جبرے بھینچتی

ہوئی بولی۔

اور اسکے تعاقب میں چل دی۔

ارے واہ، تم تو بڑی جلدی سمجھ گئی وہ متاثرہ نگاہوں سے دیکھتا گاڑی میں بیٹھا۔ رومیصہ

کادل کیا اسکا گلہ دبا دے۔ وہ خاموشی سے ضبط کرتی اسکے برابر والی سیٹ سنبھالی۔ کچھ

ہی دیر میں وہ اسے 'میلان فیشن ہائوس' سے جگمگاتی شاندر عمارت میں لے آیا۔

ان سے ملو، یہ ہے وانی میری ڈیزائنر،

اور وانی ان سے ملو یہ میری ہونے والی بیگم ہے !

وہ انکا تعارف کروانا صوفے پر قدرے پھیل کر بیٹھ گیا۔ ہیلو میم ! وہ لڑکی اسے دیکھ کر پرو فیشنل انداز میں مسکرائی۔ رومیصہ چاہنے کے باوجود بھی مسکرانہ سکی۔ وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے تیزی سے پیر ہلاتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ اس سب سے لاعلم اپنے آپ میں مگن لا تعلق سی کھڑی تھی۔

اس ہائوس کا سب سے خوبصورت جوڑا دیکھا و انہیں، آخر کار انکی بھی کچھ خواہشات ہونگی شادی کو لے کر !

وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ لبوں پر سجاتا ہوا بولا۔ شیور سر ! وہ سر ہلاتی ہوئی واپس مڑی۔

رومیصہ جو کب سے ضبط کیے کھڑی تھی۔

اسکے سر پر جا پہنچی۔

اگر اتنا ہی شوق ہے میری خواہشات جاننے کا تو پہلی فرست میں انکار کر دو، اور میرے

لیگل ڈاکمنٹس لوٹا دوتا کے میں اپنے ملک جاسکوں!

وہ اسکی طرف جھکی لفظ چبا چبا کر بولی۔

یمان کو اسکی حالت سے ہنپ آنے لگا۔

نا۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔کن ! وہ ہاتھ بڑھا کر اسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کان میں سرگوشی کرنے لگا

اسی اثنا میں وانی خوبصورت جوڑوں کے ریک کو دھکیلتی اسکے قریب لے آئی۔

مجھے ان میں سے کوئی بھی پسند نہیں!

وہ نگاہ ڈالے بغیر غصے سے بولی۔

یمان بے اختیار مسکرایا۔

بلکل، انہیں روسی لباس دکھائو آفر آل یہ مجھ سے اتنی محبت جو کرتی ہیں ظاہر ہے میری

خواہش کے مطابق پہنیں گیں! کیوں بیگم؟ وہ اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ رومیصہ نے

اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا۔

وانی پھر سے سفید میکسیز کا ریک اسکے قریب لے آئی۔ اس قدر خوبصورت میکسیز

دیکھنے والے کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں . مگر اس نے سرسری سی نگاہ ڈال کر رخ موڑ لیا۔ یمان اٹھا اور ریک کنگھانے لگا۔

ایک انتہائی خوبصورت مگر عریاں قسم کی سفید میکسی اسکی جانب بڑھائی۔۔۔

ٹرائے کرو؟ تم پر بہت خوبصورت لگے گا !

وہ زبردستی اسکے سینے سے لگتا ہوا بولا۔

میں نے ایسا بے ہودہ لباس آج تک نہیں پہنا !

رومیہ نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔ دراصل اسکی چواڑا سی ماحول کی عین عکاسی کر رہی تھی

جس ماحول میں وہ پلا بڑھا تھا۔ کوئی نئی بات نہیں تھی

تو کوئی بات نہیں آج پہن لو! وہ لفظ چبا چبا کر کہتا اسے باور کرانے لگا کہ وہ اسکے حکم کی

غلام تھی۔

اس سے پہلے رومیہ کچھ کہتی یمان کا فون بجا۔ ایکسیوزمی، وہ کہتے ہوئے ڈریس اسے

تھماتا فون کان سے لگائے ایک طرف ہو گیا۔

میم پلیز آپ ایک بار ٹرائے تو کریں آپ پر بہت اچھا لگے گا! ڈیزائنر کی آواز پر اس نے

کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور چارونہ چار ڈریس تھا مے چینجنگ روم میں آگئی۔  
 جہاں ہر طرف دیواروں بڑے بڑے سے شیشے نظر آرہے تھے۔ اس نے زور پر قیمتی  
 لباس صوفے پر اچھا لیا۔

میم میں کچھ ہیلپ کر دو آپ کی !

وانی اسکے پیچھے کمرے میں آئی .

خدا کے لئے مجھے اکیلا چھوڑ دو بس اتنی سی ہیلپ کر دو! وہ چڑ سے بولی تو وانی سر ہلاتی باہر  
 نکل گئی۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومیصہ اٹھی اور بے بسی سے ڈریس کو دیکھنے لگی۔ جس کا بلاؤز آف وائٹ اور نچلا حصہ  
 بھی بمشکل گھٹنوں تک تھا۔ باقی سارا کا سارا ڈریس باریک سی نیٹ کا تھا جس پر مختلف  
 ڈیزائنز کے پھول لگے ہوئے۔

کہاں پھنس گئی ہوں میں یا خدا! اسے سخت غصہ آیا۔

وہ فون سنتے ہی مارشل کی طرف آیا۔

اور اسے رومیصہ پر کڑی نظر رکھنے کی تاکید کرنے لگا۔ اسے آفس سے کال آچکی تھی

اسکا جاننا ضروری تھا۔

ویسے زمانے بیگم؟ وہ آرام دہ لہجہ میں بولا۔

وہ جینچنگ روم میں ہیں! ڈزائیز کی بات پر سر ہلاتا روم کی جانب بڑھا۔ جیسے کی اسکے قدم دروازہ کی چوکھٹ پر پڑے اسے ہر سو آئینوں میں وہی دکھائی دینے لگی۔ سفید رنگ کی آف شولڈر میکسی میں سادگی سے بھرپور قیامت لگ رہی تھی۔ یمان نے آنکھیں بند کرتے ہوئے زور سے سر جھٹکا۔ جیسے کچھ غلط دیکھ لیا۔ وہ اپنے ڈریس سے الجھتی گرتی پڑتی زرا آگے کوچلی۔ اس سے پہلے وہ پھر سے گر جاتی یمان سرعت سے آگے بڑھا۔ اسکے مضبوط شانوں پر انحصار کرتے ہوئے رومیصہ نے خود کر گرنے سے

بچایا۔

دیکھ لیا، کس قدر بیہودہ ڈریس ہے،

وہ زہر خند لہجے میں اس سے دور ہوتی ہوئی بولی۔

یمان کی والہانہ نظریں ابھی بھی اس پر جمیں تھیں۔

وہ اچانک اپنی بات ہی بھول چکا۔



ٹھیک ہے، جیسے تمہاری مرضی، میں جا رہا ہوں مارشل یہیں ہے اسی کے ساتھ واپس آنا اور اگر یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو میں تمہاری جان لے لوں گا! وہ اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا بمشکل بولا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ آتے ہی اس نے زور سے مکا گاڑی کے بونٹ پر رسید کیا۔

اندر اسے کیا ہو گیا تھا؟ اسے کب سے کسی عورت کی خوبصورتی متاثر کرنے لگی بھلا۔ اس نے تنفر سے سوچا اور سر جھٹک کر گاڑی آگے بڑھالے گیا۔ رومیصہ اسکی پشت کو گھور کر رہ گئی۔ اور تیزی سے ڈریس چینج کر کے باہر آگئی۔ میم آپکو پسند آیا! ڈزائیز چھوٹے ہی بولی۔

برامت مانناوانی، تمہارے سارے ڈریس بہت خوبصورت ہیں مگر میں یہ عریاں لباس نہیں پہن سکتی، تم ایک کام کرو مجھے پاکستانی کیلکشن دیکھاؤ،

آئی ایم سو سوری وہ تو آپکو دو ہفتے پہلے آرڈر کرنا چاہیے تھا، ہمارے پاس اویلیبل نہیں ہے ابھی!

اچھا! رومیصہ سخت مایوس ہوئی۔

پاکستانی اور انڈین کلچر آلموسٹ سیم ہی ہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو انڈین لہنگے دکھا دوں!

وانی کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

ہممم ٹھیک ہے! وہ رضامندی سے سر ہلانے لگی۔

کچھ ہی دیر رنگ برنگ لہنگوں پر پڑتی لائٹیں اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔

یہ بھی بہت خوبصورت ہے مگر۔۔۔۔

میں سمجھ گئی آپ کی پرابلم، وہ جھٹ سے بولی۔

آپ پسند کر لیں میں یہ بلکل آپ حساب سے بنوادوں گی

آ۔۔۔ آ اوکے، وہ اٹھی اور ایک سرخ لہنگا نکال کر اسے تھمایا،

پلیز اسکے ساتھ جیولری وغیرہ بھی دیکھ لینا! وہ جان چھڑانے کے انداز میں بولی تو وانی

مسکرا کر سر ہلانے لگی کچھ دیر میں اسکے لہنگے سمیت ساری چیزیں اسے تھمانے لگی۔

تھینک یو! وہ فارمل ہوئی۔ اور بیگنز تھامتی باہر نکل آئی۔ مارشل گاڑی سے ٹیک لگائے

اسکے انتظار میں پہلے سے ہی کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر اسکے ہاتھ سے بیگنز تھام کر گاڑی میں

رکھنے لگا۔

\*\*\*\*\*

ملک نے فائلیں لا کر میز پر دھری۔ بحرام مصروف انداز میں لیپ ٹاپ نظروں سامنے کیئے ہوئے تھا۔

مس انا سہی کہہ رہی تھیں، وہ واقعی

عثمان یوسف خان صاحب کی بیٹی ہے،

کچھ مہینے پہلے وہ اپنی بہن کے ہمراہ یونیورسٹی آف میلان میں اسکالرشپ پر پڑھائی کے

سلسلے میں آئی تھی، پھر ایک رات اچانک وہ کلب کے گیٹ سے اغوا ہوئیں اور لگ

بھگ دو ہفتے بعد میوزم میں دیکھی گئی، جہاں آگ لگنے کے باعث مس انا جل گئیں اور،

ان کی بہن کی کچھ خبر نہیں مگر ہم تلاش کر رہے ہیں

وہ دوسری لڑکی وہ کہاں گئی؟؟ وہ کیوں ابھی تک انا کے زندہ ہونے سے لاعلم ہے

اسے تجسس ہوا۔

دراصل مقامی قبرستان میں انا یعنی ایمان عثمان کے نام کی قبر ملی ہے ہمیں!

ملک کی بات پر اسکا ماتھا ٹھنکا۔ اسے سخت حیرانی ہوئی۔

اس کہانی میں جھول کہاں ہے ملک؟

وہ پر سوچ انداز میں پوچھتا کر سی چھوڑ کر جیبوں میں ہاتھ ڈالے گلاس وال کے پار دیکھنے لگا۔

ڈاکٹر سیانا۔۔۔ ملک کچھ توقف کے بعد بولا

واہ میرے شیر! وہ زرا سا رخ موڑ کر متاثرہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
بس اتنا ہی؟؟؟

نہیں ہم لوگ ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔

ہممم اس نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا

مگر ایک بات ابھی بھی اسے پریشان کر رہی تھی۔

اناکي شكل اسكے تخلاتي چهرے سے ہو بہو میل کھاتی تھیں۔ ڈاکٹر سیانا کو کیسے پتا چلا؟؟؟؟

یہ راز تو اس نے کبھی کسی سے شیر نہیں کیا تھا۔ اور یہ کوئی اتفاق تو بلکل نہیں ہو سکتا تھا

ڈاکٹر سیانا سے رابطہ کرو، وہ مڑ کر حتمی انداز میں بولا۔ ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہمارے لوگ،

مگر آئوٹ آف کورج ایریا ہونے کے باعث ہم ان سے کنیکٹ نہیں کر پارہے، وہ بولا۔

کچھ بھی کرو ملک، کچھ بھی۔۔۔۔ مگر میرا اب ان سے بات کرنا بہت ضروری ہو گیا

ہے، تم WHO کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرو! وہ حکم صادر کرتے ہوئے بولا۔

جو حکم! وہ سر خم دیتا بولا۔

اور ایک بات اور بتانی تھی آپکو، ملک رکا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا؟ بحرام سوالیہ نظروں سے گویا ہوا۔

فرمان سان فرانسسکو میں ہے اگر آپ کہیں تو،

ملک!!! وہ سختی سے ٹوکنے لگا۔۔۔ آواز قدرے بلند تھی۔ تم مجھے دشمن کی پیٹھ پر وار

کرنے کی صلاح دے رہے ہو، وہ تنک کر بولا۔

سوری باس میں تو،

اسکا وقت آنے دو پھر چاہے وہ دنیا کے کسی کونے میں بھی ہو میں اسے پاتال سے بھی

نکال ڈھونڈ کر بھی جہنم بھیج دوں گا، وہ لفظوں چبا چبا کر بولا۔

بلکل! ملک معتبر انداز میں کہتا باہر نکل گیا۔

\*\*\*\*\*

اس کا یہ دن بھی عام صبحوں کی طرح ادا اس اور بے رنگ تھی۔ وہ بحرام کے ہاں نہیں رہنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی سیانا کے آنے سے پہلے وہ اسے جانے نہیں دے گا اسی لئے خاموش تھی۔ شام کے وقت موسم بہت خوبصورت تھا۔ برف کے طوفانی جھکڑ چل رہے تھے۔ وہ کھڑکی کے سامنے بیٹھی اپنے ماضی کو یاد کر رہی تھی جب دیپورہ نے آکر اسے اطلاع دی۔

باس آپ کو کھانے پر بلارہے ہیں!

کل کے واقعے کے بعد اب تک اس کا بحرام سے سامنا نہیں ہوا تھا۔ وہ قدرے شرمندہ تھی اس نے سنی سنائی باتوں کے چلتے اتنے بڑے بڑے الزامات لگا دیئے اس پر وہ بھی بغیر کسی ثبوت کے۔ وہ اس کا سامنا کرنے سے ہچکچا رہی تھی۔ آریو او کے انا؟ وہ اسکی غائب دماغی نوٹ کرتی ہوئی بولی۔

ہوں؟ ہاں، تم چلو میں آتی ہوں! وہ کہتی ہوئی اٹھی کھڑی ہوئی۔ ڈریسر سے کیچر اٹھا کر کانوں سے بالوں کو پکڑتے ہوئے کیچر میں مقید کیا۔ اور بحرام کے کمرے کا رخ کرنے لگی۔ اتنے وقت وہ اتنا تو سمجھ ہی چکی تھی وہ نیچے نہیں آتا تھا۔ بلکہ اسکا اپنے کمرے کے سوا کہیں گزر بسر نہیں تھا۔ یہ بڑی عجیب بات تھی۔

تم نے مجھے بلایا! وہ آہستگی سے بولی۔ وہ اور ملک کوئی بات کر رہے تھے اسے دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ وہ عجیب سے تاثرات کا شکار ہونے لگی۔

ہاں آؤ، بحرام اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا بولا۔ وہ خاموشی سے چلتی ہوئی صوفے بیٹھ گئی۔ اور سوالیہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔

ملک کے پاس تمہارے لیئے ایک سرپرائز ہے!

وہ انا سے مخاطب ہوا۔

کیسا؟ کیسا سرپرائز؟؟؟ انا حیران ہوئی۔

تمہیں بہت بے تاب تھی نا اپنی بہنوں سے ملنے کے لئے،

ہاں لیکن تمہیں کیسے پتا چلا؟؟؟ تم نے انہیں ڈھونڈ لیا ہے نا؟ وہ اسکی بات کاٹ کر پر امید

نگاہوں سے دیکھتی ہوئی اسکی جانب بڑھی۔ بھرام نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ اسے کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا۔

پھر؟؟؟ یک لخت اسکی مسکراہٹ ماند پڑی۔

میں نے صرف وجہ ڈھونڈی ہے، جسکی وجہ سے تم اپنی فیملی سے مل نہیں پائی! وہ عام سے انداز میں بولا۔

کیس وجہ؟ اس نے بھنویں سکیریں۔

ملک تمہیں لے جائے گا، تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا! وہ ملک کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔ انا نے رخ موڑ کر ایک نظر ملک پر ڈالی۔ اور کوئی جواب نہیں دیا۔

کھانا کھا لو پہلے، پھر وہ تمہیں وہاں لے جائے گا! وہ پر سوچ انداز میں سر ہلاتی ہوئی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ آخر ایسی بھی کیا وجہ تھی؟ اور وہ اسکے لیے یہ سب کیوں کر رہا تھا۔

تم سے ایک بات پوچھوں؟ وہ پلیٹ میں کھانا نکالتی ہوئی ایک نظر اس پر ڈال کر بولی۔ ہوں؟ وہ سر سری سا سر ہلاتے ہوئے بولا۔

یہاں آنے سے پہلے میرے خیالات تمہارے بارے میں بالکل مختلف تھے، اور یہاں



آنے کے بعد بلکل مختلف !

بحرام کے چلتے منہ کو بریک لگی۔

جیسے کہ؟ وہ دلچسپی سے پوچھنے لگا۔

جیسے کہ تم بہت ظالم ہو، لوگوں پر بہت ظلم کرتے ہو، اٹلی پر تمہارا قبضہ ہے تم مافیاز کے ساتھ ملوث ہو جو لوگوں میں دہشت پھیلا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ! وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔



بحرام کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ رہی۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انا کے دل میں اتھل پتھل مچی۔

وہ اسکا مسکراہٹ نہیں سمجھی تھی۔

لیکن اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد میں نے تمہیں مختلف پایا ہے، تم بہت سادہ لوح ہونہ ہی میں نے تمہیں کسی پر ظلم کرتے نہیں دیکھا، کیا وجہ ہے اسکی؟ لوگ تمہارے بارے میں اس قسم کی رائے کیوں رکھتے ہیں؟

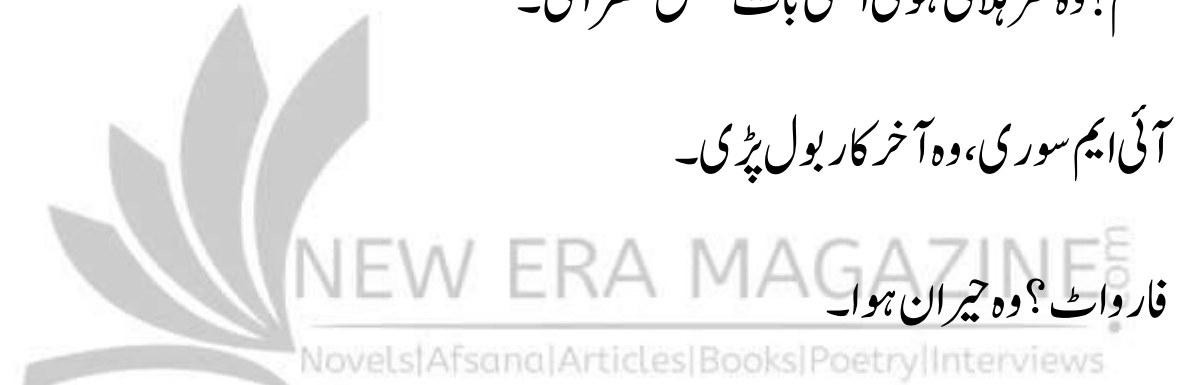
وہ سچ میں جاننے کے لئے بے تاب تھی۔

دنیا میں ہر قسم کے لوگ ہیں، اچھے لوگ اپنے پر سپیکٹو کو مطابق اچھی۔۔ اور برے لوگ بری رائے رکھتے ہیں، اس میں تعجب والی کوئی بات نہیں اور ویسے میں یہ سب نہیں سوچتا کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں !

وہ لاغرضی سے کہتا بہت کچھ چھپا، اور دبا گیا۔

ہممم! وہ سر ہلاتی ہوئی اسکی بات متفق نظر آئی۔

آئی ایم سوری، وہ آخر کار بول پڑی۔



فارواٹ؟ وہ حیران ہوا۔

میں اس رات کچھ زیادہ ہی بول گئی اسکے لئے،

وہ شرمندہ تھی۔

کوئی بات نہیں، وہ کندھے اچکا کر لاپرواہی سے کہتا اٹھا اور اپنی مخصوص کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے سگریٹ جلائی۔ انا کو اسکی یہ عادت سخت ناگوار گزرتی تھی۔ مگر وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کہہ پائی۔

ملک تمہارا انتظار کر رہا ہوگا، اسکے ساتھ چلی جانا، وہ کرسی پر قدرے پھیل کر بیٹھا چھت

کو گھورتے ہوئے بولا۔ تمہارے ساتھ کیوں نہیں؟ وہ دل ہی دل سوچ کر رہ گئی۔

\*\*\*\*\*

مجھے ڈر لگ رہا ہے؟ تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو ملک؟

وہ خوفزدہ سی ہو کر بولی۔

جو میں آپ کو دکھانے والا ہوں وہ دیکھ کر آپ کا سارا ڈر ہو جائے گا! وہ آرام دہ لہجے میں

بولی۔

انا کی تجسس سے جان نکل رہی تھی۔

وہ دیکھیں۔۔۔۔۔ ملک قبرستان کے بیچ و بیچ رک کر ایک قبر کی جانب انگلی پوائنٹ کرتا

اسکی توجہ دلانے لگا۔

وہ دنگ رہ گئی۔۔۔ پہلے پہل تو اسے یقین نہ آیا

ہساہہ! وہ ہلکا سا ہنسی۔ قبر کی تختی پر سیاہ الفاظ میں 'ایمان عثمان خان' چمک رہا تھا۔

تم مزاق کر رہے ہو میرے ساتھ ملک؟

وہ روتی آنکھوں سے ہنسی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اس قدر سفاک حرکت پر کیا رد عمل دے۔ روئے یا ہنسے؟ مزاق تو آپ کی قسمت نے آپ کے ساتھ کیا ہے بی بی !

وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا۔ اس نے رخ موڑ کر ایک نظر ملک پر ڈالی۔ اس بات پر وہ اس سے اکتفا کرتی تھی۔ قسمت نے ہر موڑ پر اسکے مزاق ہی کیا تھا۔ اسکے ہونٹ لرزے وہ رو دینے کے در پر تھی۔۔۔۔

میں زندہ ہو۔۔۔۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی ہزیانی انداز میں چلائی۔ قبرستان کے سکوت ماحول میں اسکی چیخوں سے خلل پیدا ہوا۔

دیکھ لیا آپ نے انہیں یقین ہے کہ آپ مر چکی ہیں، اسی لئے کسی نے آپ سے رابطہ نہیں کیا،

سچ کڑوا ضرور تھا مگر تھا تو سچ۔

اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

وہ ایسا کیسے کر سکتی ہیں ملک،

اسکی آواز کپکپائی۔۔۔

کیا میں انکی کچھ نہیں لگتی اتنا بھدا مزاق کر رہی ہیں میرے ساتھ، وہ بلند آواز رو پڑی۔  
اس میں انکا بھی کوئی قصور نہیں۔۔۔ یقین دلانے سے آتا ہے! ملک نے آگے بڑھ کر  
اسے سہارا دیا۔

مطلب؟ اس نے چونک کر سر اٹھایا۔۔۔

مطلب یہ کہ انہیں بھی تو کسی نے یقین دلایا کہ آپ مر چکی ہیں، اس نے گویا اسکی  
آنکھیں کھول دی۔

کوئی کیوں میرے ساتھ ایسا کرے گا؟  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
وہ آنسو پونچھتی بے بسی سے بولی۔

کس نے اور کیوں یہ تو میں نہیں جانتا مگر انہوں نے کسی فائر و کٹم کو آپکی باڈی سمجھ کے  
تدفین کر دی ہے، یہ ایک غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔ اس میں رونے والی کوئی بات  
نہیں خوش قسمتی سے آپ زندہ ہیں! وہ بولا۔

ہاں مگر وہ تو نہیں جانتی ناکہ میں زندہ ہوں!

اس نے روتے ہوئے دہائی دی وہ ازیت کی انتہائوں پر تھی۔ تم پلیز۔۔۔ میری ہیلپ

کرو میری بہنوں تک پہنچنے میں

میں زندگی بھر تمہاری مشکور رہو گی ملک! اس نے باقاعدہ اسکے ہاتھ تھام کر منت  
بھرے انداز میں کہا۔

ملک نے نرمی سے ہاتھ چھڑائے۔۔۔

انانے مایوسی سے یہ منظر دیکھا۔

جہاں تک مجھے لگتا ہے، آپ کو فحاح ان سے نہیں ملنا چاہیے، میری مائیں تو آئی لینڈ پر  
کچھ وقت گزار لیں جب تک ہم آپ کے کچھ انتظام نہیں کر لیتے

کیا پتا کون کس کے لئے کب مسلہ بن جائے، رہی بات آپکی بہنوں کی تو میں انکی خبر  
آپ تک پہنچاتا ہوں گا!

ریٹلی؟ وہ روتی آنکھوں سے مسکرائی۔

ملک نے ہلکا سا سر ہلایا۔

تھینک یو سوچ، وہ بے ساختہ اس سے لپٹی۔

ملک بوکھلا گیا۔

کاش تمہارے جیسا میرا بھی بھائی ہوتا، وہ زور سے مکا اسکے کندھے پر جڑتی ہوئی دوستانہ انداز میں بولی۔

استغفر اللہ۔۔۔۔۔ ملک نے بے اختیار اپنا کندھا چھوا۔ عجب دھوپ چھاؤں مزاج کی لڑکی تھی۔

اتنی بری ہوں کیا میں؟؟؟ وہ اسکے الفاظ سن کر گھورتی ہوئی بولی۔۔۔

'اتنی' نہیں آپ بہت بری ہیں چلیں اب یہاں سے! وہ حتمی میں انداز کہتا ہوا مڑا۔

انا بھی آنسو پونچھتی اسکے ہمقدم ہوئی۔ اس نے ایک نظر مڑ کر انتہائی دکھ سے اپنے نام کی تختی پر ڈالی۔

کیا ہوتا گروہ اسے ڈھونڈنے کی چھوٹی سی کوشش ہی کر لیتیں؟؟؟ انہوں نے واقعی

ایمان کو مار دیا تھا

اب وہ 'انا' تھی۔ انا عثمان۔

اب کیا قبر میں جا کر لیٹنے کا ارادہ ہے آپکا؟؟؟

ملک جھنجھلایا۔ وہ ڈر کر بھاگتے ہوئے اسکے ہمقدم ہوئی۔ آپ سے کچھ سوال پوچھنا چاہتا

ہوں دھیان سے سوچ سمجھ کر جواب دیئے گا! وہ گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوا بولا۔ پوچھو؟ وہ سیٹ بیلٹ باندھنے لگی۔

کڈ نیپرز کیا چاہتے تھے آپ سے؟؟؟

اسکے سوال پر انا کے ہاتھ تھمے۔ وہ خوفناک رات یاد کر کے اسکے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔

وہ ہمیں کسی متبادل اٹھالے گئے تھے یہ سراسر ایک غلط فہمی تھی! وہ افسردگی سے بولی۔  
اگر غلط فہمی تھی تو فوراً کیوں نہیں چھوڑا؟ دو ہفتے بعد کیوں؟ وہ حیران ہوا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتا نہیں، وہ شاید فائدہ اٹھانا چاہتے تھے ہمارا

جو کام پہلے لوگوں سے کرواتے وہی کروانا چاہتے تھے اس شخص نے زکر بھی کیا تھا اس بات کا، مگر ہمیں اندازہ نہ ہو سکا اس بات کا! وہ غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہوئی بولی۔

کون شخص؟ وہ چونکا۔

انکا باس! وہ انتہائی دہشت ناک انسان تھا!

اسنے یاد کر کے جھر جھری سی لی۔ اسکی چلائی گئی گولی کی گونج آج بھی اسکے کانوں میں



گو نج رہی تھی۔

اسکا حلیہ؟ کوئی خاص چیز؟

لمبی چوڑی ہائیٹ تھی اسکی، بال بھورے تھے

ہیئر کٹ بھی عموماً گوں سے مختلف تھا، اور جتنی بار بھی میں نے دیکھا ہمیشہ سیاہ لباس

میں ہی دیکھا !

ملک کا پیر بے اختیار بریک پر پڑا۔ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔

ک کیا ہوا؟؟؟ وہ بوکھلا کر چہرے پر پھیلے بالوں کو ہٹاتی ہوئی پوچھنے لگی۔

کیا وہ۔۔۔۔۔ یہ آدمی تھا؟؟؟ وہ فون پر تیزی سے انگلیاں چلاتا اسکرین اسکی نظروں کے

سامنے کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہاں یہی تھا، یہی تھا وہ! وہ جھٹ سے بولی۔

یمان؟ وہ اسٹیرنگ پر ہاتھ جمائے بے یقینی سے بڑبڑایا۔ کیا ہوا؟ انا سبھی سے پوچھنے

لگی۔

کچھ نہیں، وہ تاثراتوں پر قابو پاتا گاڑی آگے بڑھالے گیا۔ وہ اسے اپنے کمرے میں

جانے کی تاکید کرتا پہلی فرست میں بحرام کے پاس آیا۔

کیا پتا چلا ملک؟ وہ جیسے اسی کے انتظار میں تھا۔

بیان، ملک ہنوز بے یقین نظر آ رہا تھا

بیان؟؟ بحرام نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھایا۔

بیان ان دونوں بہنوں کو کسی کے متبادل اٹھالے گیا تھا یعنی غلط فہمی میں۔۔۔ پھر اس

نے انہیں ڈر ادھمکا کر فائدہ اٹھایا اور ایک کو اپنے کام میں ملوث کر لیا، بلاشبہ لڑکی کوئی

اسگملر نہیں تھی اسلئے اسکا مال ایئر پورٹ پر پکڑا گیا جہاں اسکا بھائی بھی تھا بد قسمتی سے

سارا الزام اسکے بھائی پر آ گیا !

ملک نے پل بھر میں ساری کہانی بیان کر دی

واہ میرے شیر۔۔۔۔ وہ متاثرہ نگاہوں سے رخ موڑ کر بولا

اس بات پر یقین کیا جاسکتا ہے کہ یہ سراسر ایک غلط فہمی تھی۔۔۔ مگر

ابھی بھی کچھ تو ہے ملک۔۔۔ جو ہم سے پوشیدہ ہے

وہ پوری توجہ سے اسے سننے کے بعد اٹھ کھڑا۔

یقیناً۔۔۔ ملک بھی اسکی بات پر متفق نظر آیا

یمان نے۔۔۔ کچھ۔۔۔ کیا تو نہیں؟؟؟ بھرام کے لبوں سے بے اختیار پھسلا۔

میں سمجھا نہیں باس؟؟؟ ملک نے بھنویں سکیریں۔

نہیں کچھ نہیں ملک، تم جا سکتے ہو! وہ تاکید کرتا واپس مڑا۔ اب اسے کیا بتاتا وہ کیا پوچھنا

چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر اسکی تسلی کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ کسی لڑکی کو حراست میں رکھنا

یمان کی مجبوری ہی ہو سکتی تھی!

ورنہ یہ لو افسیر کا چکر تو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ وہ یمان کی رگ رگ سے واقف تھا۔

وہ کسی عورت کو خاطر میں نہ لاتا۔ محبت کرنا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

([Neramag@gmail.com](mailto:Neramag@gmail.com))

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

وہ کیسی کے بے حد اسرار پر کیفے سے فارغ ہو کر اس کے ساتھ میلان فیشن ہاؤس کا رخ کرنے لگیں۔ اسکی آنٹی میلان فیشن ہاؤس میں کسی انڈین نژاد اٹیلین ڈیزائنر کی اسٹنٹ تھی۔ سو وہ اسی سے ملنے اور یونیورسٹی کے فنکشن پہننے کے لئے ڈریس خریدنے آئی تھی۔ نبیشہ کو اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی سو وہ ویٹنگ ایریا میں انتظار کرنے لگی۔ تبھی سیاہ گاڑیاں آگے پیچھے وہاں آئیں۔ اسے ماضی کی کئی کرب ناک یادیں زہن کے پردے پر لہرائیں۔ یہ سب اسکے اجنبی نہیں تھا

وہ خوف سے پلر کی اوٹ میں ہو گئی۔ اور پھر جو اس نے دیکھا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ وہ وہی شخص تھا۔ جس نے انکی زندگیاں جہنم بنائی تھیں۔ اور اسکے ہمراہ بڑے وثوق سے چلتی بلاشبہ وہ رومیصہ ہی تھی۔ اسے تو لگا تھا وہ جبراً اسکی بہن سے شادی کر رہا ہوگا! مگر یہاں تو کامیہ ہی الٹ چکی تھی۔ اسے زبردستی والا کوئی معاملہ نہیں لگا۔ وہ لوگ غالباً اس فیشن ہاؤس میں شادی کی شاپنگ کرنے آئے تھے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا کافی کا کپ غصے اور کرب سے مٹھیوں میں بھینچا۔ وہ شخص اسکی بہن کا قاتل تھا۔ انکی خوشیوں کا قاتل تھا رومیصہ کیسے اسکے ساتھ شادی رچا سکتی تھی۔

کیسے؟؟؟ اسے اس لمحے ان دنوں سے ہی انتہا کی نفرت کی محسوس ہوئی۔ وہ کافی کا کپ

وہیں پھینک کر آگے بڑھ گئی۔ وہ ڈری نہیں اس بار۔ نہ ہی اسے ان لوگوں سے خوف محسوس ہوا۔ کچھ تھا تو وہ تھی بس نفرت اور بدلے کی آگ۔ جو دن بدن اسکے خون میں سرایت کرتی جا رہی تھی۔

رات کا دوسرا پہر تھا وہ اسٹڈی میں مصروف انداز میں لیپ ٹاپ نظروں کے سامنے کیئے کام کر رہا تھا۔

ڈاکٹر سیانا سے رابطہ ہو گیا ہے باس، وڈیولنک کے ذریعے آپ ان سے بات کر سکتے

ہیں! NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
ملک کی اطلاع پر وہ بے تابی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹھیک ہے تم یہیں رہو مجھے ان سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے! وہ تاکید کرتا باہر نکل گیا۔

ملک کو قدرے حیرانی ہوئی مگر اگلے ہی پل وہ سر جھٹک کر لیپ ٹاپ دیکھنے لگا۔

بحرام نے میٹنگ روم کا رخ کیا تو دیوار میں نسب بڑی سی اسکرین پر مسکراتی ڈاکٹر سیانا کا

چہرہ نمودار ہوا۔ وہ آرام دہ انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا۔

ہے؟؟ کیسے ہو بیرو؟؟ کافی کمزور لگ رہے؟

وہ پرتپاک لہجے میں بولی۔

جیسا آپ کو نظر آ رہا ہو، ویسا ہی ہوں

وہ سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔

آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔ اس سے پہلے آپ کو بتادوں کہ آپ کے مجھ پر بہت سارے احسان ہیں، جنکا میں شکر گزار ہوں مگر میں غلطیوں پر کسی کا لحاظ نہیں کرتا، یہ آپ بھی جانتی ہیں

وہ اصل بات کی طرف آیا۔۔۔ چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

کیا ہو ابیرو؟ ایسے کیوں کہہ رہے ہو؟

ڈاکٹر سیانا کارنگ فق ہوا۔

آپ نے میری بنائی گئی پیٹنگ سے تصویر اتار کر وہ چہرہ مس انا کو دے دیا!

بحرام نے گویا اسکے سر پر دھماکا کیا۔

ڈاکٹر سیاناہ کا بکا اس کا چہرہ دیکھنے لگی اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ اتنی جلدی وہ بھی بحرام کے ہاتھوں پکڑی جائے گی۔

جواب دیں؟ کیسے پتا چلا آپ کو اس سب کے بارے میں؟؟؟ وہ قدرے بلند آواز میں گویا ہوا

کافی عرصہ پہلے کی بات ہے جب تمہیں گولی لگی تھی تم زخمی تھے تو میں نے سب دیکھ لیا تھا!

ڈاکٹر سیاناہ کے الفاظ حلق میں اٹکنے لگے۔ انہوں نے بے اختیار نظریں چرائیں۔  
 بحرام کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ وہ کم از کم ڈاکٹر سیاناہ جیسی میچور انسان سے اس حرکت کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

پرائیویسی نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے ڈاکٹر سیاناہ! میں مانتا ہوں یہ میرا تخیل ہے میرے تصورات ہیں، میرا دماغی خناس ہے جو میں اس سے عشق کر بیٹھا کم از کم آپ تو سمجھ دار تھیں کیوں کی آپ نے ایسی حرکت؟؟؟ کیا لگا آپ کو؟ میں کوئی بچہ ہو یا وہ کوئی کھلونا جو میں اسے اپنے شوکیس میں سجانے کی ضد کرونگا! میں پنتیس سال کا مرد ہوں کوئی



ٹین ایجر لڑکا نہیں ہوں!

وہ غیظ و غضب کے عالم میں دھاڑا۔ اس کا چہرہ خون ٹپکانے لگا۔۔

ڈاکٹر سیانا تھوک نگلا۔ اتنا غصے میں اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

بیرو؟ میری بات تو سن لو پہلے؟ میں۔۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

کیا سنو آپ کی بات، بتائیں؟؟؟ آپ نے بہت اچھا کام کیا اس لڑکی کا جان بچائی اسے  
اپنے آشیانے میں پناہ دی مگر جس مقصد کے تحت آپ نے یہ سب کیا میں اسکی وجہ سے  
آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگا،

آپ نے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا!

وہ بالوں کو مٹھیوں میں دبوچتا دوبارہ صوفے پر براجمان ہوا۔ سیانا کو اس کا انداز دکھ دے

گیا

بس بھی کرو بیرو، یہ میری ڈیوٹی ہے۔۔۔ اور قسم یسوع کی میں نے یہ کسی مقصد کے

تحت ہر گز نہیں کیا، وہ جس حال میں میرے پاس آئی تھی اس لڑکی کا چہرہ بگڑ چکا تھا

میں اس سے پہلے کبھی ملی نہیں تھی نہ اسے دیکھا تھا، نہ اسکی فیملی میں سے کوئی وہاں موجود تھا ایسے میں کیا کرتی بیرو، تم ہی بتاؤ؟؟؟؟؟

مجھے جو اس وقت سہی لگا میں نے کیا اب اگر تمہیں میں گنہگار لگتی ہوں تو تم جو چاہے سزا دے لو میں تیار ہوں! وہ سچ جھوٹ کی ملاوٹ کیئے بے بسی سے بولی۔

مگر اسکے اندر کی ممتا کی جانتی تھی اس نے یہ سب اسی کے لئے کیا تھا۔ وہ اسے تمام عمر کسی سراب کے پیچھے بھاگتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

بحرام نے طیش میں آکر ریموٹ اٹھایا اور پوری قوت سے اسکرین پر دے مارا۔ ایک چھنا کے کی آواز کے ساتھ اسکرین سے اسکا نمودار ہوتا چہرہ غائب ہو گیا۔۔۔ اور اسکرین کئی حصوں میں بٹ گئی۔۔۔

ایک طرف ناز لے تھی اور طرف ڈاکٹر سیانادونوں ہی اس سے محبت کرتی تھی مگر نہ جانے کیوں اسکا اعتبار اب ہر طرح کی محبت سے اٹھ چکا تھا۔ اسے صرف فاطمہ کی محبت پر یقین تھا اپنی حقیقی ماں کی محبت پر۔ جو اس وقت منوں مٹی تلے جا چکی۔ اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور سگریٹ جلا لی۔ سگریٹ کے دھوئیں میں اسکے غصے کی آگ بھی دھیرے دھیرے زائل ہونے لگی۔

اس نے پر سکون انداز میں پلکیں میچیں۔ اور سر صوفے کی پشت ٹکا لیا۔۔۔ نہ جانے اب انا اس سچ کو کیسے تسلیم کرے گی؟؟؟ کہیں وہ اسے اپنا مجرم نہ سمجھ بیٹھے؟ سوچتے ہوئے اس نے بے چینی آنکھیں کھول دیں۔۔

دروازے کے اس پار کھڑی بے یقین سی انا نے ایک ایک لفظ سنا تھا۔ وہ پانی پینے کے ارادے سے آئی تھی۔ مگر اس جان لیوا انکشاف پر اب اسے کوئی طلب باقی نہ رہی۔ وہ دبے قدموں واپس مڑ گئی۔

\*\*\*\*\*

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اک حسین صبح تھی۔ اس نے الارم کی آواز پر زور سے لات مار کر کمفرٹ کو دور سر کا یا اور جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اسکی پریشانی اچانک سے کہیں اڑن چھو ہو چکی ہیں۔ ملک نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ اسکی بہنوں کے متعلق خبریں اس تک پہنچاتا رہے گا۔ اوپر سے دل دہلا دینے انکشاف جو رات ہی اس پر ہوا تھا۔ بحرام زمان یعنی ایک انتہائی خوبصورت انسان اسکے عشق میں مبتلا تھا۔

ہائے اللہ، اسکے دل میں گدگدی سی ہوئی۔ چاہے جانے کا احساس کس قدر خوبصورت

ہوتا ہے یہ اس وقت کوئی انا عثمان سے پوچھتا۔ وہ تیزی سے اٹھی اور پردے ایک طرف سرکائے

وہ ہمیشہ کی طرح اسے پہاڑوں پر کسرت کرتا دکھائی دیا۔ اسکے دماغ میں شرارت سو جھی۔۔۔ وہ اپنی سوچ پر محفوظ ہوتی ایک خوبصورت ساٹاپ لیسے واشروم میں فریش ہونے کے لئے گھسی۔ اس سے بات کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

پہلے ہی وہ ہر وقت شکل پر بارہ بجائے رکھتا تھا، جب بھی بات کرنے کی کوشش کرو، یا تو جواب نہیں ملتا، یا صرف ہوں ہاں، یا موصوف کے تاثرات سب بیان کر دیتے ہیں! اس نے تنک کر سوچا۔ اور ہلکے سے میک اپ کے بعد اس نے سرخ گلو زلبوں پر لگائی۔ تیزی سے چکن کارخ کرنے لگی۔ دیپورہ اسے اتنی صبح چکن میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ آپ ٹھیک تو ہیں؟ اگر نہیں تو میں ڈاکٹر کو بلاؤ، وہ فکر مندی سے اسکا ماتھا چھو کر بولی۔ افسوہہ! اچھی بھلی ہوں میں، یہ مجھے دے دو میں لے جاتی، وہ اسکے ہاتھ جو س کاگلاس لیتی باہر جانب بڑھ گئی۔

تم۔۔۔۔

وہ قدموں کی چاپ محسوس کرتے ہی کچھ کہنے والا تھا کہ اسکے لفظ لبوں پر ہی دم توڑ گئے۔ سورج مکھی کے پھولوں والے لمبے سے ٹاپ میں وہ بھی کسی پھول کی مانند کھل رہی تھی۔ وہ ہر صبح کی شروعات اسکا چہرہ دیکھ کر کرنا چاہتا تھا مگر اسکی یہ خواہش ایسے پوری ہوگی اس نے سوچا نہیں تھا۔ بے ساختہ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا حاطہ کیا۔ وہ سر جھٹک کر مصروف نظر آنے لگا۔ گڈ مارنگ! وہ بلاوجہ ہی مسکرائی۔

کیا کر رہی ہو تم یہاں؟ تاثرات فوراً سے پہلے سمٹے وہ  
رخ موڑ کر سوالیہ نظر اس پر ڈال کر پوچھنے لگا۔

رقص پیش کرنے آئی ہوں، حد ہے مطلب! دکھ نہیں رہا اتنی محنت سے برف میں  
چل کر موصوف کے لئے جو س لائی ہوں اتنی زحمت نہیں ہوئی کہ شکریہ ہی ادا  
کردے، بے مروت کہیں کا

وہ دل ہی میں بھڑکی۔

جو س! بظاہر بتیسی دکھاتی ہوئی جو س اسکی جانب بڑھانے لگی۔

رکھ دو! وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ اسے اندازہ تھا وہ اسے برے برے القابات سے نواز رہی ہوگی۔

اس نے منہ بناتے ہوئے جو س کا گلاس رکھ دیا۔

بھلا کون اپنی نیند قربان کر کے صبح دو گھنٹے کسرت کرتا ہے، وہ بھی تب جب انسان پہلے سے ہی اتنا فٹ ہو! وہ اسکے دودھیا کسرتی بدن پر پسینے کی چمکتی بوندیں دیکھ کر سوچنے لگی۔ وہ اسکی محویت نوٹ کرتا ٹاول سے پسینہ پونچھتے ہوئے اسکے قریب آکھڑا ہوا۔ زرا اساسکی جانب جھک کر اس نے جو س کا گلاس اٹھالیا۔ اتنے میں ہی انا کی جان ہوا ہونے لگی۔

تم میری مینیجر بننے کی پریکٹس کر رہی ہو؟

وہ جو س کا گلاس لبوں سے لگاتا ہوا بولا۔

انا کا منہ بے اختیار کھلا۔ وہ اسکا شکر یہ ادا کرنے کے بجائے اسکا مزاق اڑا رہا تھا۔ بحرام نے اسکا لال بھبھو کا چہرہ دیکھ کر لب دبائے۔ وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتی جانے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ بحرام سرعت سے اسکے راستے میں آیا۔

سسس آہ! اسکا سر بحرام کے کشادہ سینے سے ٹکڑا یا۔

انا کو اپنا سر گھومتا ہوا نظر آیا۔

کیا لوہا فٹ کر رکھا ہے اپنے اندر! وہ تیزی سے اپنی پیشانی مسلتی ہوئی بھڑکی۔

بحرام والہانہ نظروں سے صنف نازک کو دیکھنے لگا جو راسی ٹھیس پر ہی بوکھلا گئی تھی نہ

جانے اسکی محبت کی شدتوں کو وہ کیسے سہتی۔

انا اسکی نظروں سے کنفیوز سی ہو کر جانے کے لئے آگے بڑھی۔

راستہ اس طرف ہے مس انا! وہ لب دباتے ہوئے بولا۔

اوہہ! وہ غلط طرف جا رہی تھی۔

اس نے بے اختیار ماتھا پیٹا۔ اور واپس مڑی۔

سامنے سے ملازم بحرام کے اچھتے "ڈیول" کی رسی تھامے اسی طرف آ رہا تھا۔ گہری نیلی

آنکھوں والا خوبصورت نسل کا سفید کتا تھا جسکا قد کاٹھ اور چال عام کتوں سے مختلف

تھی۔

آہہہہہ! وہ تیزی سے پیر زمین پر پٹختی چلائی۔ اسے اس بر فیلے جانور سے انتہا کا خوف

آیا۔ ..

وہ بھاگ کر دوسری طرف ہوئی

بحرام نے ایک اچھتی نگاہ اس پر ڈالی اور جھک کر جانور کی پیٹھ پر انتہائی محبت بھرے انداز

میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ کیسا ہے میرا بچہ !

اسکی پکار پر ڈیول صاحب تو چٹا چٹ اسکا منہ چاٹنے لگے۔

لیسیو وو! انانے کراہت سے منہ موڑ لیا۔

ساتھ ہی وہ بحرام کے محبت بھرے انداز پر سخت حیران ہوئی۔ عجیب انسان تھا۔ کبھی

انسانوں سے تو سیدھے بات نہیں کی اس نے جانوروں کے ساتھ الگ ہی دنیا بسا رکھی

تھی۔ بحرام اسکے پاس سے اٹھا تو ڈیول اپنی پونچھ ہلاتا انانکے قدموں میں چکر کاٹنے لگا۔

دودد دور، دور کرو اسے مجھ سے پلیززززز !

وہ خوف سے کانپتے ہوئے چلائی۔

ڈیول لللل، دور ہٹ اسکے پاس سے، مالک کی چیز پر ہاتھ ڈالتا ہے شرم نہیں آتی

بے غیرت آدمی! وہ نہ جانے کس زبان میں اس جانور سے کچھ کہتا شرٹ اٹھا کر پہننے لگا



اور انا کی خوف سے جان نکلنے والی تھی۔

ہٹاؤ واسے! وہ ہزینی انداز میں چیخی۔

ڈیول لیل! بحرام کی پکار پر وہ بھونکتا ہوا اسکے قدموں میں جا بیٹھا۔

ہاں؟؟؟ انا حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی۔

ی۔۔۔۔۔ یہ ریچھ بھونکتا بھی ہے؟؟؟ وہ ہکا بکارہ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|B...  
ریچھ بھونکتے نہیں ہیں مس انا!

بحرام نے تاسف سے سر جھٹکا۔

کیا ہوتا اگر خدا حسن کے ساتھ تھوڑی عقل بھی دے دیتا۔ پس ثابت ہوا خوبصورت

لوگ بے وقوف ہوتے ہیں۔

لل۔۔۔ لیکین یہ تو بھونک رہا ہے! اسے تجسس ہوا۔

اب کتا ہے تو بھونکنے گا ہی، بحرام اکتایا۔

اس بات سے بے خبر کہ انا اپنے دماغ میں کیا کھچڑی پکار رہی تھی

اوہہ۔۔۔۔ اچھا تو۔۔۔ یہ کتا ہے! وہ کچھ توقف کے بعد لفظ کھینچ کر ادا کرنے لگی

اسکے لب اوکے سے انداز میں کھل گئے۔ تو جسے وہ برفانی ریچھ سمجھ رہی تھی دراصل وہ

کتا تھا۔ خیر بڑا خوبصورت تھا وہ بلکل اپنے مالک کی طرح۔ اس نے میں سوچا۔۔۔

بحرام نے انتہائی افسوس سر جھٹکا

اتنی انسلٹ تو تمہاری آج تک نہیں ہوئی یار بتاؤ بھلا ریچھ کہہ دیا، خیر تم برا مت ماننا

میری جان ریچھ بھی برے نہیں ہوتے! بحرام نے اچھٹی نگاہ اس قابل ترین لڑکی پر

ڈالی اور ڈیول سے مخاطب ہوا۔ ساتھ ہی اسکی رسی کھینچتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

پتا نہیں کیا بولتا رہتا ہے! عجیب و

انانے سوچ کر ایک پھر سے ہی جھر جھری سی لی۔ جیسے وہ بحرام کا منہ چوم رہا تھا۔ اس

موقع پر اسے ایک بات شدت سے یاد آئی۔

ڈیول خود تو ڈیول، ڈیول کا کتا بھی ڈیول! بھئی واہ!

وہ متاثرہ انداز ہاتھ اٹھا کر کہتی اسکے پیچھے چل دی۔

\*\*\*\*\*

عمارت کے می دیوار پر سرخ لائٹوں کی خوبصورت نقش نگاری سے لکھا 'St  
' Regis 'جل بج رہا تھا

یہ ہوٹل روم شہر کا سب سے مہنگا اور لگژریورس ہوٹلز میں سے ایک تھا۔ جس میں آج  
بزنس مین جون مورسین (John morrison) کی جانب سے کانفرنس منعقد  
کی گئی تھی۔ حال میں ہر طرف ینگ ڈاکٹرز نظر آرہے تھے۔ ان سے بالکل الگ تھلگ  
کونے میں رکھے ٹیبل پر سرخ رنگت پر سفید گھنٹی داڑھی والا پچاس سالہ جون مورسین  
مضطرب انداز میں کسی شخص سے الجھتا دیکھائی دے رہا تھا۔

دس کروڑ! فائنل، اب تم اسے میرے حوالے کرو گے

اسکے ساتھ کیا کرنا ہے وہ میں خود دیکھ لوں گا! جون حتمی انداز میں کہتے ہوئے کرسی کی  
پشت سے ٹیک لگائی۔ تم مجھے جنگل کے سربراہ کے خلاف سازش کرنے کا کہہ رہے ہو،  
یعنی شیر کے حلق میں ڈالنے کا رسک لوں بھی تو اتنی سی قیمت پر؟ مقابل شخص تنقیدی  
نظروں سے گھورتا ہوا اس پر واضح کرنے لگا۔ بلاشبہ بیروان سے کئی گنا طاقتور اور شاطر  
تھا۔ اور سب سے بڑی بات وہ انکے گینگ کالیڈر تھا۔ اسکے خلاف سازش کرنا اپنی موت

کو دعوت دینے کے برابر تھا۔

تو تم کیا چاہتے ہو آدھی دولت تمہارے نام کر دو؟

جون تک کر بولا۔

ہو نہہ، اس شخص نے ہنکارا بھرا اور سیدھا ہو بیٹھا۔

میں اپنی ساری دولت تمہارے نام کر دوں گا بھی اور اسی وقت تم صرف اس خبیس

وفادار 'ملک' سے میرا پیچھا چھڑوادو، بولو کر سکتے ہو؟؟

اس شخص کی بات پر جون نے تھوک نگلا۔

یمان تمہارا یہ کام کر سکتا ہے! جون نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔ یمان تمہاری طرح بکاؤ

نہیں ہے، وہ دشمنی بھی اصولوں پر کرتا ہے سب سے بڑی بات وہ حد سے زیادہ سر پھرا

انسان ہے کہیں ملک کو مارنے کے بجائے وہ مجھے ہی نہ مار دے اس لئے اپنی خطرناک

صلاح اپنے پاس رکھو! وہ جون کو کھڑی کھوٹی سناتا اٹھ کر چلا گیا۔ ان کچھ دوری پر رخ

موڑے سیاہ ویسٹ کوٹ میں ملبوس ملک کے گالوں کے گڑھے انکی بات پر بے ساختہ

نمایاں ہوئے۔ وہ فون ملاتے ہوئے کان میں ایئر پوڈ سیٹ کرنے لگا

- یہاں ہمارے سر کی لگائی جا رہی ہے، آپ کو جان کر زیادہ خوشی نہیں ہوگی باس،  
انکے لیئے میں آپ سے زیادہ قیمتی ہو! اسکی آنکھیں بلیک گولڈ کے پیچھے مسکرائیں  
- بجرام کا بے ساختہ قہقہہ ملک کے کانوں سے ٹکرایا

تمہاری وفاداری سے پریشان ہیں بے چارے! بجرام کی آواز پر اس نے مسکرا کر سر  
جھٹکا۔

آگے کیا کرنا ہے باس؟؟؟ وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔ ساتھ ہی ترچھی نگاہوں سے ہنوز  
اسی پوزیشن میں بیٹھے جون کو دیکھا۔

ہم ان بے ڈھنگو کی دشمنی میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کریں، تم بس انتظار کرو، اور  
اپنی آنکھیں کھلی رکھو! اور ہمارے خبریوں کو ان کے پیچھے لگا دو

جو حکم! اس نے معتبر انداز میں کہتے ہوئے کان سے آلہ نکلا اور فون پر کال ملانا اٹھ کھڑا  
ہوا۔ وہ اپنے دھیان میں چلتا جا رہا تھا تبھی کسی سے تصادم پر اسکے ہاتھ سے فون اچھل کر  
زمین پر جا گرا۔

آآآ آؤ چھھ! اتنے شدید ٹکرائو پر ایک پل کے لئے شمال کو محسوس ہوا کہ اسکا بازو

اسکے ساتھ نہیں ہے۔

آپ؟؟ ملک حیران رہ گیا۔

تمہیں؟ وہ باقاعدہ چلائی۔

تم کھانا کھاتے ہو یا لوہا! اس پر کوئی اثر نہ پڑتا دیکھ کر شامل کو اپنا درد اور شدت سے محسوس ہوا۔

آئی ایم سوری میں نے دیکھا نہیں! اس نے فوراً اپنی غلطی مان لی۔ اور جھک کر اسکا کلچ اور اپنا فون اٹھایا جس کی اسکرین محترمہ کی ہیل کی بدولت تقریباً بے کار ہو چکا تھا۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے ایک ہاتھ سے اپنے بازو سہلاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنا کلچ چھپٹا۔

What's going on malik??

Is there any mafia meeting???

شامل چانچتی نگاہوں سے دیکھتی ہوئی بولی۔ اسکے لہجے میں تنزواضع تھا

ملک جو جانے ہی والا تھا اسکی بات پر گہری سانس لے کر مڑا۔

تیز کے تیر چلانا بند کریں اور بتائیں آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ! اسکے خوبصورت  
چہرے کو بمشکل نظر انداز کرتے ہوئے وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

پہلے سوال میں نے کیا ہے؟ وہ تنگ کر بولی

۔ تو جواب بھی آپ ہی دیں ! وہ دو بد بولا۔

شمال کا اسکی حاضر جوابی پر دماغ گھومنے لگا۔

نظر نہیں آرہے، حال میں اتنے سارے قابل ڈاکٹرز جن کی صف میں بھی ہو، بائے دا  
وے میں انویٹیشن پر آئی ہو تمہاری طرح منہ اٹھا کر کہیں بھی چلی نہیں جاتی !  
وہ اس پر تنقید کرنے سے باز نہ آئی۔

چلیں یہاں سے ! ملک پر اسکے تیز کاری برابر اثر نہ ہوا۔ کانفرنس جون مورسین کی  
جانب سے منعقد کی گئی تھی۔ جو انکے خالف سازشیں کرتا پھر رہا تھا اگر اسے بھنک لگ  
جاتی کہ شمال بحرام کی بہن ہے تو وہ اسے بھی نقصان پہنچانے میں ایک پل نہ لگاتا۔  
کیوں تم یہاں بم فٹ کیا ہے؟؟ لہجہ تمسخر اڑاتا ہوا تھا۔ میں نے کہا چلیئے یہاں سے ! وہ  
رعبدار آواز میں بولا۔

کیوں جائو؟ وجہ کیا ہے آخر؟ یہ میرے کرئیر کی پہلی کانفرنس ہے پلیز جائو یہاں سے  
میں اسے تمہارے یا کسی کی بھی سے سپائل نہیں کرنا چاہتی، جسٹ گیٹ آؤٹ آف  
مائے وے! وہ عاجزی سے کہتی ہوئی جانے کے لئے مڑی۔

ملک نے اسکی کہنی دبوچ کر اسے روکا

آپ کا یہاں رہنا سیف نہیں ہے! وہ نرمی سے بولا۔ شاید اس لاغرض لڑکی کو اسکی  
بات سمجھ آجاتی۔

شمال نے نگاہ اسکے ہاتھ پر ڈالی۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
تو ملک نے نرمی سے اسکا بازو چھوڑ دیا۔

میں شمال زمان ہوں سمجھے؟ میں ان ہزاروں دشمنوں میں سے کسی ایک سے بھی  
خوفزدہ نہیں ہوں بتا دینا بھائی کو مجھے ایک نارمل جینے دو خدا کے لئے ہر جگہ میرے  
پچھے سو کالڈ پروٹیکٹو 'باڈی گارڈ' پلے کرنے مت پہنچ جایا کرو! وہ چبا چبا کر بولی۔  
ملک نے سختی سے لب بھیجے۔

اور ویسے بھی! وہ معنی خیزی سے کہتی فاصلہ سمیٹ کر اسکے نزدیک تر ہوئی۔ اسکے کلون



سے بھینی بھینی سی مہک ملک کی حواسوں پر چھانے لگی۔ شمائل کا ہاتھ اسکی کمر سرایت کرنے لگا اس سے پہلے وہ اسکی پشت سے گن اچک لیتی۔ ملک نے اسکا ارادہ بھانپ کر سرعت سے اسکی کلائی دبوچی۔

شمائل کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگتی

دیکھا؟ کتنا سہی تھی۔۔۔ میں تم ہر وقت اسے اپنے ساتھ ساتھ لئے پھرتے ہو تو پھر ٹینشن کس بات ہے جو میری جان لیگا تم اسکی جان لے لینا، یہی سب تو آتا ہے تمہیں

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

you soft-hearted mafia boy!

وہ لفظوں کو چبا چبا کر کہتی اسے درشتی سے دوردھکیلتی ہوئی بولی...

ملک نے تحمل کا مظاہرہ کیا۔۔۔ اور خاموش رہا

میں تمہیں وارن کر رہی ہو مجھے فالو کرنا بند کرو! وہ انگلی اٹھا کر سختی سے تنبیہ کرتی آگے بڑھی۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ تبھی زوران کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ شمائل کو اس شخص

سے الجھتا دیکھ چکا تھا۔ کچھ نہیں تم چلو، جسٹ اگنور ہم! وہ اسکے بازو میں ہاتھ ڈالتی  
زبردستی اپنے ساتھ کھینچنے لگی۔

ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔ رکو! وہ اپنا بازو چھڑاتا ملک کی جانب بڑھا۔ شمال کی جان  
ہوا ہونے لگی۔ وہ جانتی تھی اگر وہ ملک سے الجھا تو وہ اسکی ہڈیوں کا سرمہ بنا دے گا۔ کیا  
بات ہے برو؟ بہت شوق چڑھا ہے ہیر و بننے کا؟  
وہ اسکے قریب آتا ہوا بولا آواز قدرے بلند تھی۔

زوران چلو یہاں سے! وہ چیخی۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
نہ میں ہیر و ہوں، اور نہ ہی مجھے ایسے کوئی شوق ہیں! ملک کو اسکا انداز ایک آنکھ نہ بھایا

تو؟ زوران بھڑکا۔

تو یہ کہ تم ہیر و ہو، اور مجھے اس اسٹوری کا ولن کہہ سکتے ہو۔۔۔ اس نے زور سے اپنا  
سراسکے سر پر پٹھا اور شمال کی کلائی دبوچتا ہوا لے جانے لگا۔

زوران! وہ چلاتی ہوئی اسے دیکھنے لگی جو تھامے لڑکھڑاتا ہوا زمین پر گر چکا تھا۔

ہاتھ چھوڑو میرا! تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی! جاہل انسان  
وہ چیخنی۔ ملک اسکی باتوں کا اثر نہ لیتے ہوئی اسے کھینچتا ہوا گاڑی کے قریب لے آیا۔

چھوڑو بھی! تم انسان نہیں جانور ہو!

وہ مزاحمت کرتی چلائی۔

شکریہ! اس نے سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیا۔ چلیں جلدی اندر بیٹھیں!  
ورنہ کوئی دیکھ لے گا! وہ اطراف میں نظر گھما کر بولا۔

کیوں تمہاری گرل فرینڈ ناراض ہو جائے گی تمہیں میرے ساتھ دیکھ کر! وہ بھی کہاں  
باز آنے والی تھی۔

نہیں، میرے دشمن ناراض ہو جائیں گے وہ بھی کسی گرل فرینڈ کم نہیں ہیں، جب بھی  
کسی خوبصورت لڑکی کے ساتھ مجھے دیکھتے ہیں تو پھر اسے تکلیف پہنچانے سے باز نہیں  
آتے! وہ کھڑکی پر جھکتا ہوا بولا۔

شائل کو اسکی باتوں سے خوف آیا۔

portala san e salva sulle colline della tigre!

(بی بی کو باحفاظت ٹائیگر ہلز پر پہنچا دو)

وہ ڈرائیور کو تاکید کرتا ایک نظر اس پر ڈال کر پیچھے ہٹا۔ اور تم؟؟ تم کہاں جا رہے ہو؟  
اسکا دل چیخ چیخ کا پوچھنے لگا۔ مگر اسکی انا زبان کے آڑے آگئی۔

\*\*\*\*\*

شمال نے گاڑی سے نکلتے ہی طیش کے عالم میں بجرام کے کمرے کا رخ کیا۔ خوش قسمتی  
سے آج وہ آفس نہیں گیا تھا۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اسکے کمرے کا رخ کرنے  
لگی۔ انا نے چونک کر اپنے کمرے کی چوکھٹ سے اس آندھی طوفان سی لڑکی کو دیکھا  
اور تیزی سے کتاب پھینک کر اسکے پیچھے گئی۔

یہ کیا تماشہ ہے بھائی؟ آپ مجھے سکون سے جینے دیں گے یا نہیں؟ وہ بد لحاظی سے بولی۔

بجرام نے چونک کر فائلوں سے سر اٹھایا۔

ہاں؟ ایسے بھلا کوئی بھائی سے بات کرتا ہے؟

دروازے سے کان لگا کر سنتی انا قدرے حیران ہوئی۔

تم یہاں؟ کب آئی؟

وہ شمال کو دیکھ کر سخت حیران ہوا۔

کہاں اور کیسے آئی یہ سب چھوڑیں یہ جو ملک 'نامی بلا آپ نے میرے سر پر مسلط کی ہے نا خدا کی قسم کسی دن میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جائے گا یہ شخص!

وہ کلچ بیڈ پر پھینکتی ہوئے غصے سے چیخی۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟؟

بحرام کے لہجے میں پریشانی عود آئی۔ وہ کرسی چھوڑ کر اسکی پاس آیا۔

آپ کے چہیتے نے میری کانفرنس اسپائل کر دی بھائی! وہ بے آواز روتی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔

بحرام میں سوچ میں پڑ گیا۔ ملک کچھ بھی بلا جواز نہیں کرتا تھا اتنا تو اسے بھی علم تھا۔

اچھا تم اپ سیٹ مت ہو، لو پانی پیو! وہ کہاں اسے اداس دیکھ سکتا تھا۔ فٹ سے پانی کا

گلاس اسکے ہاتھ میں دیا۔ زہر کیوں نہیں دے دیتے آپ مجھے!

ہاہ؟؟؟ دروازے کے باہر کھڑی انا کا ہاتھ انتہائی ڈرامائی انداز میں منہ تک گیا۔

شمال، وہ تڑپ اٹھا۔

شائل نے بے اختیار نظریں چرائیں۔ اسے فوراً اندازہ ہوا وہ کیا ہو گئی روانی میں وہ پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئی اسکی سامنے ٹیبل پر ٹک گیا۔

I just want to protect you princess

! وہ اسکے آگے خود کو دنیا کا بے بس ترین انسان محسوس کرتا تھا۔

you even protect me from yourself !

شائل کی آنکھوں میں مریچیاں سی بھرنے لگیں۔ اسے سارا دکھ تو اسی بات کا تھا۔

میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں بھائی! مگر۔۔۔!!

آپ ایسا نہیں چاہتے۔۔۔ اب جبکہ میں اپنی زندگی میں خوشیاں تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تو آپ کیوں رکاوٹ ڈال رہے بھائی۔۔۔

وہ بے کسی سے ہتھیلیوں کو مسلتی رو دی۔

بحرام کا دل کیا ملک کو گولی سے اڑا دے

ششش، رو تو مت، تم جانتی ہو میں تمہاری آنکھوں سے آنسو نہیں دیکھ سکتا شائل!

وہ اسکے آنسو پونچھتا ہوا اسکا سر اپنے سینے سے ٹکانے لگا۔۔۔

آئی ایم سوری میں کچھ زیادہ ہی بول گئی! وہ اسکے سینے سے لگ کر آنسو بہاتی ہوئی بولی۔  
اسے اپنے سخت رویے کا احساس تھا مگر کیا کرتی لوگوں کی فیملیز کو دیکھتی تو اسکا سینا  
چاک ہونے لگتا۔ پیدا ہوتے ہی ماں چل بسی۔ اس میں اسکا قصور نہیں تھا۔ پھر باپ کو  
کھو دیا اس نے اس پر بھی صبر کر لیا تھا۔ مگر ایک بھائی کے ہوتے ہوئے بھی وہ لاواٹوں  
کی طرح بھٹک رہی تھی۔ اسے کہیں بھی سکون میسر نہیں تھا وہ اس بچے کی مانند تھی جو  
عدم محبت اور بے توجہی کا شکار ہو کر حد سے زیادہ حساس ہو چکا تھا۔

انا اسکی محبت اور نرمی کی قائل ہوئی۔ بحرام کی یہ سائیڈ اس نے پہلی بار دیکھی تھی۔ وہ  
اسے رشتوں کی کیئر کرتا بے حد بھایا تھا۔

سامنے سے ملک کو آتا دیکھ کر اس نے تھوک نگلا۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ وہ قریب آ کر بھنویں سکیرٹا ہوا پوچھنے لگا۔

ایسے ہی! اس سے اور کوئی جواب نہ بن پایا تو وہ دانتوں کی بھرپور نمائش کرتی ہوئی بولی  
۔ کہیں اسکی چوری نہ پکڑی جائے کہ چھپ کر انکی باتیں سن رہی تھی۔

ملک عجب نگاہوں سے اسے دیکھتا اندر چلا گیا۔

بحرام کی نظر دروازے کی اوٹ سے اس پر پڑ چکی تھی۔ چارونہ چاراسے بھی جانا پڑا۔

ہائے؟ اس مسکرا کر شامل کہ طرف ہاتھ ہلایا۔

تم۔۔۔۔؟ کون؟ شامل نے حیرانی سے ایک نظر دہلی پتلی خوبصورت سی لڑکی پر ڈالی

اور رخ موڑ کر بحرام کو دیکھا۔

میں انا، انا عثمان وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اعتماد سے کہتی ہاتھ بڑھانے لگی۔

نائس ٹومیٹ یوانا! لیکن میں ابھی بھی نہیں سمجھی کہ تم؟؟؟ شامل کنفیوز نظروں سے

دیکھتے ہوئے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھا۔

یہ ہمارے بابا کے دوست، عثمان یوسف خان صاحب کی بیٹی ہیں! بحرام نے لقمہ دیا۔

البتہ ملک ان خواتین کی گفتگو بے غرضی سے سنتا اختتامی کلام کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ

اپنی بات بحرام سے کہہ سکے۔

ریٹلی؟؟؟ وہ خوشی سے چہکی۔ اسے انکا شفقت بھرا چہرہ آج بھی یاد تھا۔

سونائیس ٹوسی یوانا! شامل مسکراتی ہوئی اسکے ہاتھ تھام کر بولی۔ انا اسکے والہانہ انداز پر



کنفیوز سی ہو کر بحرام کو دیکھنے لگی۔ وہ تو نہیں جانتی بھی نہیں تھی تو کیا رد عمل دیتی۔

Ladies? With due to respect Can you leave us  
for a seconds???

ملک کی برداشت کا مادہ اتنا ہی تھا۔

شیور! انا اثبات میں سر ہلاتی اسکا ہاتھ تھام کر باہر نکلنے لگی۔ جبکہ شمال نے نظروں سے اسے گھورتے ہوئے باہر نکل گئی۔ وہ اسکی نظروں کی تپش محسوس کر سکتا تھا مگر خاموش کھڑا رہا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا اس نے بحرام سے یقیناً اسکی چغلی بھی کی ہوگی۔ اسلئے اس نے پہلی فرست میں معذرت کرنا ضروری سمجھا۔

میں معذرت خواہ ہوں مجھے شمال بی بی کو اس طرح یہاں نہیں لانا چاہیے تھا۔۔۔

تم جانتے بھی ہو اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھنا میرے لیے کتنا کٹھن مرحلہ ہے پھر بھی

تم نے اسے اپ سیٹ کر دیا ملک! وہ سگریٹ لبوں میں دباتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

وہ جون مورین کے نئے ہاسپٹل کی نمائندگی کر رہی تھی مجھے لگا نہیں،

اوہ اچھا؟ تمہیں لگا؟ کیا لگا تمہیں؟ ہاں؟؟

وہ آخری جملوں پر دھاڑا۔

دنیا تمہارے لگنے یا نہ لگنے نہیں چلتی ملک، تم اسکے ساتھ رہ کر بھی اسکی حفاظت کر سکتے تھے مگر نہیں

اپنی کم عقلی میں تم نے اسکا دن برباد کر دیا! وہ طیش میں آ کر بولا۔ اسکا لہجہ بیان کر رہا تھا کہ وہ اپنی بہن کس لے کس حد تک اوور پریوٹیکو تھا۔  
ملک نے ضبط سے مٹھیاں اور پلکیں ساتھ بھینچیں۔

گیٹ آؤٹ! بحرام سرخ آنکھوں سے کہتے ہوئے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلنے لگا۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
باس میں معافی۔۔۔۔

آئی سیڈ گیٹ آؤٹ! وہ اسکی بات کاٹ کر گرجا۔

وہ منود بانہ سر جھکاتا ہوا خاموشی سے باہر نکل گیا۔ بحرام کے رویے سے سخت دلبرداشتہ ہوا تھا۔ وہ اسے بڑے سے بڑا نقصان بھی معاف کر دیا کرتا تھا مگر آج چھوٹی سی بات کو لے کر اسکی غلطی نکالنا اسکا دل دکھا گیا۔

بحرام نے غصے میں ایش ٹرے کو زور سے ہاتھ مار کر زمین پر پھینک دیا۔ غصے کی آگ

سے اسے پورا وجود جلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ وہ ملک کے لئے سخت الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مگر شمالی اسکی کل کائنات تھی۔ اسکے ہوتے ہوئے بھی وہ 'حیدر یزولا' میں الگ تھلگ زندگی گزارنے پر مجبور تھی۔ تو پھر 'العنت' تھی اسکے بھائی ہونے پر جو اسے دوپیل کی خوشیاں دینے کے بجائے اسکی رہی سہی مسکراہٹ بھی چھین لے۔ اس نے بال مٹھیوں میں جکڑے اور طویل سانسیں لینے لگا

\*\*\*\*\*

دن گزرتے جا رہے تھے رومیصہ باقاعدگی سے آفس آ جا رہی تھی۔ شادی کی تیاریاں زوروں شور سے چل رہی تھی۔ وہ میڈیا میں اپنے متعلق گردش کرتی خبروں سے بھی لاعلم نہیں تھی۔ البتہ روز کوئی نہ کوئی منہ اٹھائے اسکے آفس چلا آتا انٹرویو لینے۔ لوگ یمان اور فرمان کے حوالے سے اسے جاننے کے لیے بے تاب تھے

وہ کون تھی؟ کہاں سے آئی تھی؟

انکی لو اسٹوری کب اسٹارٹ ہوئی؟ انکار پبلیشن کتنے سالوں سے چل رہا تھا۔ وغیرہ وغیرہ

لیکن مارشل کا اسکے ساتھ ہونے کا ایک فائدہ اسے یہ بھی ہوا تھا کہ وہ پریس کانفرنسز اور میڈیا کے جھمیلوں سے بچی رہتی۔ یمان فرمان کی عدم موجودگی کے باعث بزنس کے جھمیلیوں میں الجھا ہوا تھا۔ اور آج فرمان کی واپسی بھی متوقع تھی۔ یمان آفس سے ضروری میٹنگز بھگتا کر جلدی گھر آ گیا تھا۔ کیونکہ اسے فرمان کو پک کرنے ایئر پورٹ جانا تھا۔ فریش ہونے کے بعد وہ سیدھا ایئر پورٹ پہنچا۔

ویکم ڈیڈ ویلکم! وہ اسے مسافروں کے بیچ آتا دیکھ کر پرتپاک لہجے میں بانہیں پھیلائے اسکے گلے لگا۔

میرا شیر! فرمان اسکے مضبوط کندھے تھپتھپاتا ہوا بولا۔ کیسا چل رہا سب کچھ؟؟

وہ اسکے ہمراہ چلتا ہوا گاڑی میں آ بیٹھا۔

بہت برا، آپ کے بزنس نے میری ساری انرجی لے لی، اب میں کچھ دنوں کے لئے چھٹی چاہتا ہوں!

وہ دوستانہ انداز میں بولا۔

اور شادی کا کیا؟ دیکھو بر خوردار میں شادی کا وینیوا اور مینیو دیکھ چکا ہوں، ایک شاہانہ

انتظام کرنے کی دیری ہے بس میں اور انتظار نہیں کر سکتا !

فرمان تسبیح کے دانے گراتا ہوا اسکے ارمانوں پر پانی پھیر گیا۔

اوکے ڈیڈ! جیسے آپکا دل کرے

شادی نامہ سنتے ہی یمان کے لہجے عاجزی در آئی۔

پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ گھر پہنچے۔ تو صرف نوکروں کو استقبال کرتے پایا۔

بہو کہاں ہے؟ فرمان برہمی سے پوچھنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|who knows!

یمان نے لا تعلق سے کندھے اچکائے۔

تمہاری ہونے والی دلہن ہے اور تمہیں کچھ خبر ہی نہیں! فرمان بھڑکا۔

مجھے اور بھی بہت کام ہیں ڈیڈ!

یمان تنک کر کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

اسکا آفس بند آج سے! فرمان کہتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر آ بیٹھا۔

آپ خود کیوں نہیں کہتے آپکی تو چہیتی لگتی ہے!

یمان نے جاتے جاتے ہانک لگائی۔

تبھی رومیصہ کے قدم وہاں پڑے۔

فرمان کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ناگواری کے بادل چھائے۔ وہ غلط وقت پر آگئی تھی۔

سلام! لٹھ مار انداز میں بولی۔

فرمان کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

اتنے عرصے بعد اسکے کانوں نے کسی کو مزہبی کلمات کہتے سنا تھا۔ اسے اچھا لگا تھا۔

آنو بیٹھو، تم سے بات کرنی ہے،

اس نے جو ابائسر خم دیتے ہوئے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جلدی کیسے، میں بہت تھک چکی ہوں آرام کرنا چاہتی ہوں! وہ جان چھڑانے کے سے

انداز میں کہتی بیٹھ گئی۔ اسی لیے میں نے سوچا ہے کہ تم آفس چھوڑ دو، اور شادی کی

معاملات پر دھیان دو تو بہتر ہے، میں یمان کے ساتھ مل کر بزنس کے کچھ ضروری کام

نیٹالوں کل تک پھر ہم شادی کی ڈیٹ فکس کرنے میں وقت نہیں لگائیں گے!  
ہو گیا؟؟؟

اسکے چپ ہوتے ہی وہ آنکھیں گھماتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

حداد ب لڑکی۔۔۔ فرمان کو اسکا انداز طیش دلا گیا۔

میں آپکی زر خرید غلام نہیں ہوں کہ جب آپ کہیں بیٹھ جائو تو بیٹھ جائوں آپ کہیں  
اٹھو تو اٹھ جائوں،

میں بھی اس گھر کی فرد ہوں اور آپکی سو کالڈ ہونے والی بہو بھی ہوں

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلئے میرے فیصلوں کا احترام کرنا آپ پر بھی لازم ہے!

وہ لفظ چبا چبا کر ادا کرنے لگی۔

آپ نے کہہ دیا، اور میں نے سن لیا!

اب میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں آفس جانا نہیں چھوڑوں گی یہ شادی میرے لئے کسی

سمجھوتے سے کم نہیں اسلئے مجھے اس میں رتی برابر بھی انٹرسٹ نہیں ہے!

وہ دو ٹوک کہتی اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے جانے لگی۔ ساری عمر بھی جو تیاں گھسوگی تب

بھی یمان جیسا امیر زادہ حاصل نہیں کر پاؤ گی اسلئے قدر کرنا سیکھو! فرمان ناگواری سے  
 بولا۔

ہونہ! وہ رک کر مڑی۔ حقارت اور نفرت ہنکارا بھرتی آگے بڑھ گئی۔ فرمان غصے سے  
 بل کھا کر رہ گیا۔

\*\*\*\*\*

اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جو رات کے گیارہ بج رہی تھی۔ مگر وہ مارشل ابھی تک  
 نہیں آیا تھا۔  
 وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ تبھی بلیک مرسدیز پارکنگ لٹ میں آرکی۔ وہ سرعت  
 سے لٹ میں پارک کی گئیں گاڑیوں کی اوٹ میں ہوئی۔ مارشل نے گاڑی لاک کی اور  
 کلب کے اندر چلا گیا۔

شٹ! اس نے بے بسی سے مکہ کار کی بونٹ پر رسید کیا۔ اور دے دے قدموں آگے  
 بڑھی۔ چلتے چلتے زمین پر پڑی اینٹ بھی اٹھالی۔ ساتھ ہی وہ کلب کے چکر لگاتے گاڑز کو  
 دیکھتی آگے بڑھی اور تیزی سے اینٹ گاڑی کے ونڈو گلاس پر مار کر پیل بھر شیشہ چکنا



چور دیا۔ ہاتھ گاڑی کے اندر بڑھا کر اس نے دروازہ کھولا اور معتاط نظروں سے دیکھتی جھک کر برق رفتاری سے ڈیش بورڈ اور باقی جگہوں کو کھنگالنے لگی۔ مگر کوئی بھی غیر معمولی چیز اسکے توجہ کا مرکز نہ سکی۔ فون بھی گاڑی میں نہیں تھا اسے سخت مایوسی ہوئی۔ ٹھاہ کی آواز کے ساتھ اس نے زور سے دروازہ بند کیا۔

اور سوچنے لگی کہ اب کیا کیا جائے؟

تبھی آواز پیدا ہونے پر وہاں گارڈز آگئے۔ وہ سرعت نیچے جھکی اور سر پر ہوڈی گرا کر جھک کر چلتی کلب کے داخلی داروازے سے اندر داخل ہو گئی۔ وہ یہاں آنا تو نہیں چاہتی تھی مگر اسکے پاس کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا۔ مشہور گلوکارہ کارڈیشن بی کے گانوں کا کان پھاڑتا میوزک، رنگ برنگی ڈسکولائٹس اور برہنہ لباس میں فلور پر ناچتے لڑکے لڑکیاں، بے ہودہ تبصروں سے لطف انداز ہوتے نئی نسل کے نوجوان، کلب کا منظر اسکے لیے سخت عاجزی کا باعث بنا تھا۔ وہ سر جھکائے دونوں ہاتھ ہوڈی کی جیبوں میں ڈالے ایک کونے میں رکھی چیئر آبیٹھی۔ اور ترچھی نظروں سے مطلوبہ شخص کو ڈھونڈنے لگی۔ کونسی ڈرنک لیں گی میم؟؟؟ بارٹینڈر پرو فیشنل انداز گویا ہوا ساتھ ہی ایک حیران کن نگاہ اس لڑکی کے حلیے پر ڈالی۔ جس کا لباس کلب کے لحاظ بالکل مس فٹ

تھا۔

ایک گلاس پانی! وہ رخ موڑ کر متلاشی نگاہوں سے مارشل کو ڈھونڈتے ہوئے بولی۔ جو کسی لڑکی کی زلفوں سے کھیلتا ہوا اسے نظر بھی آگیا۔ بارٹینڈر نے سخت حیران ہو کر پانی کا گلاس تھمایا۔ وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا جائے تبھی کچھ مشنڈے لڑکے ہاتھوں میں ڈرنکس لیئے اسے گہری نگاہوں سے گھورتے اسکے پاس آگئے۔

ہے بلیک بیوٹی، ڈریس تو بڑا یونیک ہے تمہارا، ایسا کیا جو چھپا رہی ہو ہمیں بھی بتادو!

وہ مشترکہ قہقہہ لگا کر اسکے حلیے کا مزاق اڑاتے ہنس پڑے۔

کیا مصیبت ہے! اس نے بڑبڑاتے ہوئے ضبط سے مٹھیاں بھینچی اور جواب دیئے کر سی چھوڑ کر اٹھ کر ہوئی۔

ارررے کہاں چلی، جواب تو دیتی جاؤ، یا کم از کم نمبر ہی دے دو!

راستے سے ہٹو!

وہ سپاٹ لہجے میں بولی انداز میں بلاکارعب تھا۔

اچھااااا!؟ نہیں ہٹ رہا کیا کر لوگی! وہ پھبر کر بولا۔ اور باقی تمام بھی کسی بھوکے

بھیڑیے کی طرح اسے گھورنے لگے۔ وہ سر جھٹک کر دوسری طرف سے جانے لگی تو وہ لڑکا بھاگ کر اس جانب ہو گیا۔ اسکا ضبط اب جواب دینے لگا۔ اور تو اور وہ حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا اسکی کلانی دبوچنے لگا۔

ہاتھ چھوڑو میرا! ورنہ بہت نقصان اٹھائو گے

وہ حتمی انداز میں بولی۔

مثلاً کیا؟ وہ مسرور سا شراب کے نشے میں جھومتے ہوئے اس سے پہلے اسکے چہرے کو چھوتا اس نے زور سے تیج مقابل کی ناک پر رسید کیا۔ اور سنبھلنے کا موقع دینے بغیر ریسپشن سے ڈرنک کی بوتل اٹھا کر زور سے اسکے سر پہ دے ماری۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ باقی لڑکے حواس باختہ ہو کر اسے دیکھنے لگے۔ اس نے ایک کڑی نگاہ باقی تینوں پر بھی ڈالی تو انہوں نے ڈر کے مارے انہوں نے بھاگنے میں ہی عافیت جانی۔

اس نے خونخوار نگاہ فلور پر گرے لڑکے پر ڈالی جو درد سے کراہ رہا تھا۔

پلیز زاور مت مارنا پلیز پلیز زور آئی ایم سوری!

وہ اسکے ہاتھ بڑھانے پر ہی بزدلوں کی طرح چیختا ہوا بولا۔ زرا آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر

دیکھا تو کچھ پس و پشت کے بعد اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک شرط پر؟ وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

ک لکسی کیسی شرط؟ بے چارہ ابو کھلا گیا۔

سامنے ٹیبل پر دو لڑکیوں کے بیچ ایک بیٹھا نظر آرہا ہے،

وہ رسیشن کی جانب رخ موڑ کر بولی تو لڑکا مڑ کر مارشل کو دیکھنے لگا۔

ہاں بیٹھا تو ہے! وہ رک رک کر بولا۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Drama | Poetry

اسکا فون چاہیے مجھے! وہ حتمی انداز میں بولی۔

تم چور ہو کیا؟ اس لڑکے زبان پھسلی۔

نبیشہ نے کڑی نگاہوں سے اسے گھورا۔

اچھا اچھا، تم جو بھی مجھے اس سے کیا؟؟؟ ہے نا؟ میں ابھی لاتا ہوں فون! وہ حواس باختہ

ساہو کر لوگوں کے ہجوم کو چیرتا کہیں غائب ہو گیا۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوٹا تو اسکے ہاتھ میں فون تھا۔

چوری کرنا غلط بات ہے! اس نے ناراض نظروں سے اسے گھورتے ہوئے اسکے ہاتھ میں فون تھمایا۔

وہ ایک اچھٹی نگاہ اس پر ڈال کر فون پاکٹ ڈالتی باہر نکل گئی۔

شکریہ تو بولتی جاؤ، سسس آہہہ !

وہ پیچھے سے ہانکا ساتھ ہی اپنے زخم کو چھوتے ہوئے برے برے القابات سے اسے نوازنے لگا۔

اس نے فون کی تلاشی شروع کی تو کسی میٹنگ کی ٹائمنگ اسکی نظروں سے گزری جو اس نے فون میں نوٹ کرنے کے بعد باقی فنکشنز کی تلاشی لی۔ اور کسی بے کار چیز کی طرح فون زمین پر پھینک کر اس پر پیر سے ضربیں لگانے لگیں۔

اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں ایمان، جسٹ ویٹ فارمی! وہ چبا چبا کر زہر خند لہجے میں کہتی ہوئی ہوڈی کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھ گئی۔

شمال آئی لینڈ پر ایک رات گزارنے کے بعد واپس جا رہی تھی۔ اسکا انا کے ساتھ بہت

اچھا وقت گزرا تھا۔

انا کی آنکھوں میں بحرام کے لئے پسندیدگی دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔ چلو کوئی تو تھی جس کا دل اسکے بھائی کے لئے دھڑکتا تھا اور نہ وہ موصوف تو کسی کو منہ تک نہ لگاتے۔

اس نے نظر چرا کر انا کا رکھا ہوا خالی کپ اٹھایا اور بیگ میں ڈال لیا۔۔۔۔

ملک تمہیں اپر پورٹ تک چھوڑ دے گا!

بحرام کی پیش گوئی پر اسکے چہرے پر پریشانی کی لکیریں نمایاں ہونے لگیں۔

کوئی مسئلہ ہے شامل؟؟؟

وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

نن۔ ہیں بھائی بلکل نہیں!

وہ زبردستی مسکرائی۔

اور رخ موڑ کر انا کو ہاتھ ہلایا۔

جو قدرے اداس نظر آرہی تھی اسکے جانے پر۔ اور گاڑی میں سوار ہو گئی۔ بحرام نے

ملک کو اشارہ دیا تو وہ سر خم دیتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھالنے لگا۔ انکے بیچ ہوئی تلخ کلامی کا اثر ابھی تک زائل نہیں ہوا تھا پوری طرح سے۔ بحرام شامل کے معاملے اپنے کسی اور آدمی پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہیں ملک بحرام سے خفا نہیں تھا۔ وہ اس لڑکی پر غصہ تھا جس کے دو آنسوؤں نے اسکی سالوں سے بنائی گئی عزت اور مقام کا لحاظ بھی نہ کرتے ہوئے بحرام نے اسے جھاڑ پلا دی۔ اسکی تمام تر صلاحیتوں کہیں بہت پیچھے رہ گئیں جب اسے صرف ایک چھوٹی سی غلطی کے لئے ڈانٹ دیا گیا۔ اسکے مردانہ وقار کو ٹھیس پہنچی تھی۔ اسکا دل اس بات کو تسلیم نہیں کر پارہا تھا۔ سارے راستے اس نے ایک نگاہ تک نہ ڈالی اس پر۔ شامل کا دل دکھا تھا اسکے بدلے ہوئے رویے پر۔ کبھی تو وہ اسکی اتنی کیئر کرتا تھا اور کبھی تو بالکل ہی اجنبی بن کر اسکے دل جلایا کرتا تھا۔

یا وہی زیادہ سوچ رہی تھی؟

ہو سکتا ہے وہ صرف اپنی جا ب کر رہا ہو؟؟ اس نے ڈپٹ کر دل کو چپ کر دیا۔ اور مضطرب انداز میں انگلیاں چٹخانے لگی۔ اگر بحرام یا ملک کو علم ہو جاتا کہ وہ ہفتے بھر سے اٹلی میں مقیم تھی تو اسکا پول کھل جاتا،

اوپر سے بحرام اسے زبردستی پاکستان بھجوادیتا جو وہ نہیں جانا چاہتی تھی !

اسے بہت سے ادھورے کام نیٹانے تھے۔

ملک نے گاڑی روک کر نیچے اترتے ہوئے اسکی طرف کا دروازہ کھولا۔ مگر وہ نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی۔ اس نے زور سے ہاتھ گاڑی کی چھت پر مارا۔ مگر اسے پکارنا ضروری نہیں سمجھا۔ شمائل چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی اور بیگ کندھے پر ڈالتی باہر نکل آئی۔

ت تم جاؤ، تمہیں کام ہو گا نامیں چلی جاو گی!

اس نے بات بناتے ہوئے کنفیوژ سے انداز میں بال کان کے ہیچھے اڑے۔ ملک نے ایک سپاٹ نگاہ اس پر ڈالی۔ اور سر ہلاتا ہوا واپس گاڑی میں سوار ہوا۔ وہ زبردستی مسکرا کر اسے ہاتھ ہلاتی تیزی سے ایئر پورٹ کے احاطے سے گزر کر بیک سائیڈ پر آگئی۔ وہاں سے اس نے ٹیکسی لی اور واپس اپنے اپارٹمنٹ کا رخ کرنے لگی۔

ہری اپ پلینز! وہ عجلت میں بولتی ہوئی گاڑی سے باہر جھانکنے لگی۔ کہیں وہ واپس نہ آجائے۔



اسنے میٹنگ کا وقت اسی رات سے اپنے پاس محفوظ کر لیا تھا۔ جو اٹلی کے ایک شاندار ہوٹل میں ہونے والی تھی۔ مگر اس سے پہلے اسے کچھ تیاریاں مکمل کرنی تھی۔ اسے ہوٹل میں ہونے والی تقریب کا ایک دعوت نامے اور جعلی آئی ڈی کی ضرورت تھی۔ بھلا ہو جسپر کا جسکی بدولت اب یہ سب اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ وہ لیپ ٹاپ ایک طرف کرتی اٹھی اور اپنی وارڈروب کھنگھانے لگی اسکے پاس ہائی کلاس کی پارٹیز کے نسبت کوئی بھی نہیں تھا۔ تھک ہار اس نے کیسی کو کال ملائی۔

ہیلو کیسی؟ تم فری ہو تو ہم بات کر سکتے ہیں؟

وہ ہمیشہ کی طرح حاضر تھی اسکی خدمت میں۔

اچھا سنو ایک ڈریس چاہیئے،

کیسا ڈریس؟؟

ا م م بولڈ ٹائپ کا یعنی ماڈرن ہو مگر عریاں نہ ہو کیسی تم سمجھ رہی ہونا میں کیا کہنا چاہ رہی

ہو!

وہ جھجھکی۔

کیسی اسکی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

کیا بات ہے بھئی؟ ڈیٹ شیٹ پر جانے کا پلین ہے کیا!

شٹ اپ یار ڈریس ہے تو بتاؤ ورنہ رکھو فون!

وہ اسکے بے ہودہ تبصرے پر بھڑکی۔

اچھا اچھا، بھجوا دیتی ہو پندرہ منٹ میں پہنچ جائے گا! اسکی بات پر اس نے سکھ کا سانس لیا اور فون بند کر کے لیپ ٹاپ کے سامنے آ بیٹھی۔ وہ یہ سب رومیصہ کی ایمان سے شادی ہونے سے پہلے پہلے کرنا چاہتی تھی تاکہ ایمان کو پوپولیس کے ہاتھوں پکڑوا کر رومیصہ کو اس مصیبت سے چھٹکارا دلا سکے۔ مگر بے حد خوفزدہ تھی۔ نہ جانے آگے کیا ہونے والا تھا۔ اسکے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا یا تو وہ ایمان کو رنگے ہاتھوں پکڑ کر پوپولیس کے حوالے کر دیتی یا پوپولیس اسے ایمان کے۔۔۔۔۔

کیونکہ جہاں تک اسکا تلخ تجربہ تھا۔ پوپولیس بھر بھر کے ان جیسوں کا نمک کھاتی اور انتہائی موقعوں پر اپنی وفاداری ثابت کر کے ایوارڈ لینے سے زرا اچھے نہ ہتی۔ زیادہ وقت نہیں گزرا تھا جب کیسی کا بھجوا یا گیا۔ کیریئر سے موصول ہوا۔ اس نے سفید آف شولڈر

میکسی اسے بھجوائی تھی۔ جو گٹھنے سے قدرے زیادہ چاک تھی۔ اس نے سر جھٹک کر شاور لیا اور میکسی پہن کر شیشے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ لباس انتہائی چست تھا مگر اس نے دل پتھر رکھ کر نظر انداز کیا اور آنکھوں پر اسموکی آئیریز نماز اسٹارک میک کیا تاکہ مارشل کی پہچان میں نہ آسکے۔ اور ہلکے رنگ کی لپ اسٹک لگا اسٹریٹ بالوں کو کندھوں پر کھلا چھوڑ دیا۔ ایک آخری نگاہ اس نے آئینے پر ڈالی تو خود بھی حیران رہ گئی۔

زر اساجنے سنور نے پر ہی اسکا محصومیت سے بھرپور حسن قیامت ڈھارہا تھا۔ ایک زخمی سی مسکراہٹ اسکے لبوں پر نمودار ہوئی۔ اسنے کبھی زندگی میں نہیں سوچا تھا کہ وہ ان مصنوعی چیزوں کے لئے اپنے وجود کے حسن کو ہتھیار بنا کر استعمال کرے گی۔ اسکا دل اس سے کہہ رہا تھا کہ یہ غلط ہے، یہ مت کرو تم اچھی لڑکی ہو اور اچھی لڑکیاں خود کو کسی کے سامنے پیش نہیں کرتی !

مگر دل کہہ رہا تھا کہ۔۔۔ رومیصہ کے بارے میں سوچو کتنی قربانیاں دی ہیں اس نے تمہارے لیئے، اس پر یہ ثابت مت کرو تم واقعی سوتیلی ہو! اسکے لیئے کچھ کر کے دیکھاؤ !

دل و دماغ کی جنگ میں اسکا وجود کرچی کرچی ہونے لگا تھا۔ اسکے اعصاب جو اب دے

گئے۔ وہ کئی لمحے یوں نہیں بے آواز روتی رہی۔۔۔ پھر اسے رومیصہ کا خیال آیا وہ اسے اس وحشی کی قید میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔ سو آنسو پونچھتے ہوئے۔ بہت ساری ہمت جٹاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ کلچ میں آئی ڈی اور انوٹیشن کارڈ ڈال کر ٹشو سے آئینے کے سامنے آکر آنسو پونچھنے لگی۔

! ایک طویل سانس لے کر اس نے انتہائی اطمینان اور سپاٹ چہرے والا محوٹہ پھر سے پہن لیا۔ کچھ دیر پہلے رونے بلکنے والی نبیشہ کا کہیں شائبہ تک نہ تھا۔ آئینے کے سامنے سے ہٹ کر اس نے سرخ و سفید پیروں میں بے شمار ڈوریوں سے لیس ہیل چڑھائی اور کلچ تھام کر ایک ادا سے چلتی باہر نکل گئی۔

ہوٹل کی لوکیشن وہ گوگل پر دیکھ چکی تھی۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ایڈریس سمجھایا اور سیٹ کی پشت سے سر ٹکا لیا۔ مطلوبہ جگہ پہنچ کر اس نے بل ادا کیا اور سر اٹھا کر اس شایانِ شان سبجے عمارت کے حال کو دیکھا۔ وہ ہرنی کی سی خوبصورت چال چلتی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ تبھی داخلی دروازے کے گارڈ نے اسے روکا۔ وہ جیسے اسی کی توقع کر رہی تھی۔ انتہائی اطمینان سے کلچ سے انوٹیشن نکال کر انکی نظروں کے سامنے کیا تو وہ مسود بانہ گویا ہوا۔

ویکم میم! وہ مسکرا کر ایک ادا سے جو اباسر کو خم دیتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔ ملک کی کئی معزز اور نامور شخصیت اسکی نظروں سے گزری۔ اسکی توقع کے عین برعکس۔ لوگ گروہوں میں سر جوڑے اپنی باتوں میں مگن تھے۔ وہ مطمئن چال چلتی آگے بڑھنے لگی اسکے گزرنے پر کئی ستائشی اور حسرت بھری نگاہیں اس پر اٹھیں۔ اس نے خاموشی سے ایک کونے میں پڑے ٹیبل کا انتخاب کیا۔ جس سے وہ باآسانی اپنے ہدف پر نظر رکھ سکتی تھی۔ مارشل یا ایمان میں سے کوئی آج یہاں اس شخص سے ڈیل فائنل کرنے آنے والا تھا۔ اگر وہ آس پاس نظر آتی تو عین ممکن تھا وہ اسے پہچان لیتے اسلئے پہلے اسے وہ مائیکرو فون کسی طرح اس شخص کے آس پاس کہیں نسب کرنا تھا تاکہ وہ انکی گفتگو سن سکے۔ لیکن وہ بد بخت کہیں ایک جگہ ٹک ہی نہیں رہا تھا! نبیشہ جھنجھلا گئی۔

اس نے ڈرنک کا گلاس دو انگلیوں میں دبایا اور اس شخص کے عین پیچھے جا کھڑی ہوئی۔ وہ مقابل شخص کی نظروں کا تعاقب کرتا جیسے ہی مڑا اس نے گلاس میں موجود ڈرنک اسکی شرٹ پر الٹ دی۔

یو، اس شخص نے جیسے ہی کچھ کہنے کے لئے نظریں اٹھائیں تو پھر اسکے خوبصورت چہرے سے پلٹنا ہی بھول گئیں۔ نبیشہ نے موقع جان کر نامحسوس طریقے سے 'چپ'

اسکے کوٹ کی جیب میں ڈال دی۔

اُپس! آپکا ڈریس خراب کر دیا میں نے!

وہ فوراً اٹھو اچکتی ہوئے اسکے شرٹ صاف کرنے لگی۔

اااٹیس اٹس آل رائٹ! وہ اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے بمشکل بولا۔

انجوائے! وہ بظاہر مسکرا کر زہر خند لہجے میں ممنناتی ٹیبل سے اپنا کلچ اٹھاتی ہوئی بولی . .

آہ آریو ماڈل فروم سم ویئر؟؟؟ وہ شخص اسے نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھ کر فوراً پوچھنے لگا۔ ساتھ ایک ستائشی اسکے خوبصورت وجود پر ڈالی۔

وہ جو جانے کے لئے مڑی ہی تھی اسکی آواز پر رک کر پٹی۔ سوپر ماڈل! ایک ادائے

شان سے ماتھے پر آئے بالوں کو شہادت کی انگلی سے جھٹکتی ہوئی بولی۔ اور آگے بڑھ

گئی۔ اور ٹیبل پر کلچ رکھ کان میں ایئر پوڈسیٹ کرنے لگی۔ اسکا کام ہو چکا تھا۔ اب بس

بیمان کا انتظار تھا۔ اس نے لب بھینچتے ہوئے سوچا۔

تبھی غیر ارادی طور پر اسکی نگاہ سامنے آتے لیشم پر پڑی۔

اووووشٹ یہ یہاں کیسے! وہ تیزی سے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر مڑتی ہوئی دبہ دبہ غرائی۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا یشم کی آمد کا۔ یہ شخص کہیں اسکا بنانا یا کھیل نہ بگاڑ دے۔ اسے نئے سرے سے فکر لاحق ہونے لگی۔

وہ یہاں تاتیہ کے ساتھ اپنے برینڈ کے اسپانسرز کی جانب سے منعقد کی گئی تقریب میں آیا تبھی اسے کسی لڑکی پر نبیشہ کا ادراک ہوا۔ پہلے پہل تو اس نے نظر انداز کر دیا۔ نبیشہ انتہائی سادہ اور اینٹی سوشل لڑکی تھی وہ اسے اس طرح کی پارٹیز پسند نہیں تھی وہ جانتا تھا مگر وہ اسکی خوشبو محسوس کر سکتا تھا۔ اس کے قدم خود بخود اس جانب بڑھے۔

نبیشہ؟؟؟؟ اس سے پہلے وہ وہاں کھسکتی۔

یشم کی آواز پر سختی سے پلکیں میچیں۔

لعنت ہو! اسکے لب پھڑ پھڑائے۔ وہ چہرے پر ایک بڑی سی مسکان سجاتی ہوئی پلٹی۔

یشم کی نگاہ جیسے اس پر پڑی وہ دھک سے رہ گیا۔ اس نے آج تک اتنی خوبصورتی ایک ساتھ نہیں دیکھی تھی۔

آئی کانٹ بلیو! وہ بڑ بڑایا۔

ہاں؟ نبیشہ کارنگ فٹ ہوا۔ اسے لگا اب تو وہ گئی؟؟ وہ بس یہاں سے او جھل ہونا چاہتی

تھی۔

یشم اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیئے بے یقینی سے ہلکا سا ہنسا۔

آئی جسٹ کانٹ بلیو کہ یہ تم ہونبیشہ!

وہ محویت سے دیکھتا ہوا بولا۔

وہ میں، یہاں اپنی فرینڈ کے مابین سے آئی تھی!

اس نہ جانے کیا لگا۔

میں وہ نہیں کہہ رہا! یشم اسکی سیاہ آنکھوں میں ڈوب ڈوب گیا۔

تو؟ وہ اسکی محویت نوٹ کرتی ہوئی بولی۔

تم اتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہ مجھے یقین نہیں آ رہا ایسا لگ رہا جیسے کوئی خواب میں کسی

پری کو دیکھ رہا ہو۔

وہ بتیسی دکھاتی بے تابی سے داخلی دروازے کی طرف جھانکنے لگی۔

آنو تمہیں اپنی مام سے ملواتا ہو!



وہ اسکا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ کھینچنے لگا۔

نہیں پلیز! وہ بلند آواز بولی۔

یہاں کسی بھی وقت وہاں آنے والا تھا اسے اپنا پلین برباد ہوتا دکھائی دیا۔

کیوں؟؟؟ یشتم حیران ہوا اسکے انداز پر۔

نہیں وہ میں، آہ۔۔۔۔ اس سے کوئی بہانہ نہ بن پایا۔ تو یشتم تاسف سے جھٹکتا اسکا ہاتھ

تھام کر اسے تاتیہ کے پاس لے آیا۔

تاتیہ؟ وہ پکارنے جانے پر پلٹی تو اپنے سپوت کے بگل سیاہ و سفید لباس میں خوبصورتی کی

مورت کو دیکھ کر قدرے حیران ہوئی۔

She is the one !

یشتم محبت بھرے لہجے میں نبیشہ کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔

وہ اس عورت کی نظروں سے پزل سی ہو کر سمٹی۔ بلاشبہ وہ ملکہ حسن رہ چکی تھی

۔۔۔ نہ جانے اسکی ماں کیا سوچتی ہوگی میرے بارے میں۔ اس نے دل ہی دل میں

سوچا۔

The one????

تاتیہ نے تعجب سے اپنے کھلکھلاتے ہوئے بیٹے کو دیکھا۔

The only one !

وہ گردن اکڑا کر بولا۔

تاتیہ کو دکھ ہوا تھا اسکے بیٹے نے اپنی لائف پارٹنر کا انتخاب کرتے ہوئے اس سے پوچھنا تو دور اسے بتانا بھی گوارا نہیں تھا۔ مگر ہمیشہ کی طرح لیشم کی خوشی اسکی اولین ترجیح میں سے ایک تھی۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

is she model or actress?

تاتیہ اسکے خوبصورت سراپے پر نظر ڈالتی ہوئی پوچھنے لگی۔

No she's just !

لیشم جھٹ سے بول کہیں تاتیہ بات اسے بری نہ لگ جائے۔ اسکی ہمسفر ہونے کے لئے اسے کسی اونچے مقام کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ اسے ایسے ہی قبول تھی۔

Just a ordinary girl,



ہیمان کی جگہ مارشل ڈیل فائنل کرنے آیا تھا

ان کے بیچ شاید کوئی تلخ کلامی ہو رہی تھی۔ جس میں اسے رتی برابر انٹرسٹ نہیں تھا۔ اسے تو صرف تو شپمنٹ کی ڈیٹ اور جگہ سے سروکار تھا۔ جہاں وہ عین وقت پر پہنچ کر پروف کے ساتھ اسکال پکڑوانا چاہتی تھی۔ اسے کئی پل گزر گئے۔ وہ بے تابی سے وہاں چکر کاٹنے لگی۔ آخر کار انکی ڈیل فائنل ہو ہی گئی۔ وہ شخص اسے وقت اور جگہ کا نام بتانے والا تھا اس نے تیزی سے کلچ کھول کر لپ اسٹک نکالی اور ٹشو پیپر پر احتیاط سے انکا کہا گیا ایک ایک لفظ اتار لیا۔

سیسس! اسکے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔ اس سے پہلے کوئی دیکھ لیتا تیزی سے ٹشو لپیٹ کر کلچ میں رکھا۔ اور بال سنواری باہر نکل آئی۔ راہ داری میں اسکی ٹک ٹک کرتی ہیل کی آواز تھی۔ مارشل ابھی بھی میں حال میں موجود تھا، وہ اس راستے سے نہیں جاسکتی، اس نے فوراً سے پہلے رخ موڑا اور باہر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگی۔ مگر راہ داری میں ہر طرف کمرے ہی کمرے تھے۔ ایک کونے میں نیچے کی طرف سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ وہ سیڑھیاں اترنے لگی یہی اسکی سب سے بڑی تھی۔

Hey adorable lady

مرادانہ آواز پر وہ چونک کر مڑی۔ تو وہ وہی شخص تھا۔ ایک پل کے لئے اسے لگا اسکا  
کھیل ختم۔ وہ شخص سب کچھ جان چکا ہے۔

مگر پھر وہ اطمینان سے گویا ہوئی۔

کیا چاہیے مسٹر؟؟

انگاروں جیسا حسن لے کر دلوں میں آگ بھڑکار ہی اور پوچھ رہی ہو کیا چاہیے؟

وہ شخص دھیمے چال چلتا ہوا اسکے نزدیک آیا۔

اس گھٹیا تبصرے پر اسکا دل کیا اس شخص کا منہ نوج لے۔ مگر وہ اسے خندہ پیشانی کا

مظاہرہ کرنا تھا۔ وہ جیسے جانے کے لئے آگے بڑھی اس شخص نے آگے بڑھ کر اسکا

راستہ روک لیا۔

اور لب کا کونادبائے خباست سے مسکراتا ہوا کسی بھوکے بھیڑیے کی طرح اس پر جھپٹا۔

وہ اس حملے کے لئے تیار نہیں تھی بوکھلا کر توازن برقرار نہ رکھ سکی اور صوفے پر جا

گری۔ وہ شخص گھٹنوں کے بل اس پر جھکا

سیڑھیوں پر کھڑے یشم نے انتہائی طیش کے عالم میں یہ منظر دیکھا۔ وہ یہاں فون کال سننے آیا تھا مگر حال کا منظر دیکھ وہ فون پھینک کر اس پر گرے شخص کو کالر سے دبوچا۔ اور اس پر ملکوں کی برسات کر دی۔

خبیس انسان تیری اتنی جرات! وہ ہزیبانی انداز میں چلایا۔ نبیثہ اپنی اکھڑی ہوئی سانسیں ہموار کرتی بمشکل اٹھی۔

ہاتھ کیسے لگایا سے! اس پر خون سوار ہونے لگا

گلے کی چین ہاتھ لپیٹ کر زور زور سے مکے اسکی منہ پر برسائے لگا۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

یششم! نبیثہ نے بے یقینی سے یہ منظر دیکھا

اس قدر نے دردی سے بیٹنے پر اسکا کا دل ہونے لگا۔

یششم، بس کرو وہ مر جائے گا!

وہ تیزی سے اٹھی اور اسے دبوچ کر حواس میں لانے لگی مگر وہ اسکی سن کہاں رہا

تھا۔۔۔ ہمیشہ کی طرح اسکا غصہ اس پر حاوی ہو چکا تھا

ہاں تو مرنے دوا سے، اس نے تمہیں اپنے گندے ہاتھوں سے چھوا کیسے! ہاں؟؟؟؟ وہ

چیتے ہوئے اس پر لاتوں کی برسات کرنے لگا۔

یشتمم! خدا کے لیے چھوڑ دو وہ مر جائے گا! وہ چیخی۔ اس سے تمہیں کیا؟ ہاں؟ مرتا

ہے تو مر جائے دو

اور۔۔۔۔ کیا کر رہی تھی تم یہاں؟ وہ اس پر چلاتے ہوئے بولا۔ اور انتہائی نفرت سے  
ٹھوکر مار کر اس آدھ مرے شخص کو دوڑدھکیلا۔

نبیشہ اسکے انتہائی لہجے پر دمخوڑ رہ گئی۔ اوپر اسکی آنکھوں میں گردش کرتے سوال اس پر  
یہ ثابت کر گئے کہ وہ بھی عام مردوں کی طرح اس پر شک کر رہا تھا؟؟؟ اسکا مان ٹوٹ  
گیا۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر آنسو گالوں پر بہنے لگے۔

کیا پوچھ رہا ہوں میں؟؟؟ وہ چلایا

وہ سہم کر دوڑ بد کی

نبیشہ کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی یشتم ہے؟؟؟

اسکی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھ کر یشتم کے دل کو کچھ ہوا۔ اسکا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ

گیا۔ وہ غصے میں غلط کہہ گیا اسے فوراً احساس ہوا۔

وہی سب کرنے آئی تھی جو تم نے دیکھا !

مگر افسوس تم آگے اور،

نبیشہہ ! وہ تڑپ اٹھا۔ اسکی رگیں تنیں۔

اسکے الفاظ اسکی سماعتوں پر ہتھوڑے کے ماند برسے۔ اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟  
یہی سب تو سننا چاہتے تھے نا تم ! وہ بے دردی سے ہاتھ کی پشت سے آنسو پونچھتی کلچ اٹھا  
کر باہر نکلنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یشم کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ اسکا ہر گزیہ مطلب نہیں تھا۔ غصے سے  
نہ جانے کب اسکے منہ سے پھسل گیا اسے احساس نہ ہوا۔

---ن۔ زہرہ نبیشہہ

وہ تیزی سے اسکے پیچھے بھاگا۔

آئی ایم سوری پتا نہیں کیسے میرے منہ پھسل گیا میرا ہر گز وہ مطلب نہیں تھا، آئی ایم سو

سوری !



وہ دیوانہ وار معافیاں لگا۔

ایکپولی \*آئی ایم سوری\* یشتم !

وہ رخ موڑ کر کہتی اسے بہت کچھ باور کروا گئی

وہ ٹیکسی کا ویٹ کرنے لگی۔

Please don't do this to me

میں معافی مانگ تو رہا ہوں

اسکی ناراضگی اور نفرت بھری نگاہیں یشتم کو موت کے قریب دھکیلنے لگیں۔

بس کر دو یشتم! کتنی بار اور کس کس غلطی کی معافی مانگو گے تم

وہ سخت لہجے میں کہتی ٹیکسی کو ہاتھ کا اشارہ کرتی اس میں سوار ہوئی۔ اور وہ کہیں بہت

پچھے رہ گیا۔ نبیشہہہہ! اسے خود سے دور جاتا دیکھ کر یشتم ہزیانی انداز میں چلایا۔ مگر وہ جا

چکی تھی۔

اس نے غصیلی سانسیں لیتے ہوئے جبرے بھینچے اور اندر کی جانب بڑھا وہ اس شخص کا

جسپر سے بھی برا حال کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

وہ ساحل سمندر پر بیٹھا پتھر اٹھا اٹھا کر پانی میں پھینک رہا تھا۔ آنکھوں ناراضگی اور انتہا کی الجھن تھی۔ شرائے نے گاڑی ایک طرف پارک کی اور کار کی سے لاک کرتی اسکے پیچھے آکھڑی ہوئی۔ اس نے انداز لگالیا تھا یا تو دکھی ہے کسی بات کو لے کر، یا اسے ماضی کی تلخیاں پریشان کر رہی ہیں۔

ایکسیوز می سر؟؟؟ آریو پیسی؟

وہ ہاتھ پیچھے باندھتی دوستانہ انداز میں کسی پروفیشنل میزبان کی طرح اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔

وہ اسکی آمد پر حیران نہیں ہوا تھا۔

بس سیدھا ہو بیٹھا تھا۔ کیونکہ اسے اس وقت ایک دوست اور رہنما کی سخت ضرورت تھی۔

Not good ,not bad ,not happy, not sad , just  
tired

وہ آہستگی سے آنکھوں کی نمی چھپاتی ہوئی بولی۔

آہہممم آرائٹ دین؟؟؟ ٹیک آڈیپ بریتھ؟

وہ چوکرٹی مار کر اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے ایک لمبی سانس لینے لگی۔

یشم نے اسکی تاکید میں ایک لمبی سانس لی اور تمام کرا لچھن اور پریشانی ٹھنڈی ہوا کے

نظر کر دی۔

اوکے؟ ہولڈ مائے ہینڈ؟؟

اب اپنی پریشانی بتائیں؟؟؟ آپ اتنے بے چین کیوں ہیں؟ آج سے پہلے تو آپ ایسے نہیں تھے، آپ کو میں نے ہمیشہ ٹینشن فری اور زندگی سے بھرپور دیکھا پھر اچانک یہ

الچھن کیسی؟؟؟

وہ اسکے ہاتھوں پر زور ڈالتی ہوئی پوچھنے۔

سہی کہہ رہی ہو، آج سے پہلے میں ایسا نہیں تھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ زندگی کا دائرہ کار صرف اتنا ہی ہے صبح اٹھنا، ورک آؤٹ کرنا، ویل ڈریسڈ ہو کر پرفیشنل میٹنگز اٹینڈ کرنا

، رات کو کلبنگ اور دوستوں کے پارٹی اور بس سکون بھری زندگی۔

لیکن پھر اچانک زندگی اسی موڑ پر آر کی جہاں پہلے تھی، وہ رکا۔

ساتھ ہی شرائے کی سماعتیں بھی۔

مجھے ایک لڑکی اچھی لگی، لیکن اس بار کچھ پہلے جیسا نہیں تھا! کچھ بھی نہیں نہ وہ میری

دولت اور شہرت سے امپریس ہو کر میرے پاس آئی نہ ہی میری ساتھ تصویر بنانے

کے بے تاب دکھائی دی،

یشم کی آنکھوں کے سامنے پانیوں سے بھری سرخ شفاف آنکھیں لہرا گئیں۔

اسے ہمیشہ کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات یاد آئی۔ ایک زخمی سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کا احاطہ کیا۔

شرائے پوری توجہ کے ساتھ اسے سننے لگی کیونکہ یہ انکشاف اسکے لیئے نیا تھا۔

وہ صرف میرے فون سے ایک کال کرنا چاہتی تھی،،

اور وہ دو منٹ کی ملاقات نے میری زندگی بھر کا سکھ چین چھین لیا۔ راتوں کی نیند، دن

کا چین یہاں تک کہ میرا دل بھی کہیں اپنے ساتھ ہی لے گئی!

وہ محبت بھرے لہجے میں بولا۔

خوش قسمتی سے وہ مجھے پھر ملی، لیکن زندگی کے انتہائی دل دہلا دینے والے موڑ پر، اسکا بہت اپنا اس سے بچھڑ رہا تھا اور میرا دل ہونے لگا تھا حالانکہ وہ دوسری ملاقات تھی ہماری مگر پتا نہیں کیوں اسکا دکھ مجھ سے دیکھا نہیں جا رہا تھا اسے روتا دیکھ کر مجھے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی!

اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔ گزشتہ تلخ کلامی کا تاثر اسکی آنکھوں میں لہرانے لگا۔

آپ بہت محبت کرتے ہیں اس سے؟؟؟

شرائے سخت حیران تھی۔  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 بہت، اتنی کہ میں تمہیں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا! وہ لبوں پر زبان پھیرتا زبردستی مسکراتا۔

پھر تو وہ بھی آپ سے محبت کرتی ہوگی؟؟؟؟

وہ خوش ہوئی۔

اس نے دکھ بھری نظر اٹھا کر اس شفاف آئینے جیسی لڑکی آنکھوں میں دیکھا۔

یہی تو مسلہ ہے۔۔۔ وہ مجھ سے ویسی محبت نہیں کرتی۔۔۔ جیسی میں کرتا ہوں بلکہ کبھی

کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت ہی نہیں کرتی!

شرائے حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی۔ یہ کیسے ممکن تھا بھلا۔ کہ کسی کو یشم الیم سے محبت نہ ہوتی؟ یہ آپ سہ نہیں پارہے ہیں نا؟

اس پر تمام تر باتیں واضح ہونے لگیں۔

یشم نے سرخ آنکھوں سے اثبات میں ہلایا۔

میں آپ کو بتاؤ؟؟؟

وہ اسکے ہاتھ دباتی زرا اور آگے کو ہوئی۔

ہمممم؟ اس نے خالی خالی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ پتا ہے محبت ایک ایسا احساس ہے جو خود بخود انسان کے دل میں اترتا ہے، آپ کسی کو فورس نہیں کر سکتے کسی سے محبت کرنے کے لیے، نہ ہی آپ اپنی محبت کسی پر تھوپ سکتے ہیں!

تو کیا کروں؟؟؟ وہ پوچھنے لگا۔

آپ انہیں اپنے ساتھ باندھنے کی کوشش نہ کریں انہیں آزاد چھوڑ دیں کھلی فضا میں سانس لینے دیں، بس اتنا جان لیں کہ اگر آپکی محبت سچی ہے تو انکے سارے راستے پوری

دنیا سے ہو کر بھی آپ تک لوٹ آئیں گے!

اس نے امید کا دامن تھمایا۔

اور اگر وہ واپس نہ آئی تو؟؟؟

اسے جدائی کا غم لاحق ہونے لگا۔

تو آپ 'واپس آجائیں گے، دی گریٹ باکسر آف آل ٹائم' ایشم الیم اپنی زندگی میں واپس آجائے گا! اور یقین کریں پھر کوئی بے سکونی، کوئی بے چینی آپکی زندگی کا رخ نہیں کرے گی! کیونکہ ہم نہیں جانتے خدا نے ہمارے لئے کیا سوچا اگر آج ہم نے 'بہتر' کو کھویا ہے تو کل ہو سکتا ہے ہم 'بہترین' پالیں!

الجھنوں کے بادل چھٹ چکے تھے اور وہ اسکی باتوں میں موہکا سا سر ہلانے لگا۔

کون سکھاتا ہے تمہیں ایسی باتیں؟؟؟

ایشم کو اچھنبہ ہوا۔

آپ سے اور کس سے!

مجھ سے؟؟؟ اسے حیرت ہوئی۔

ہاں آپ سے، آپکو نہیں پتا؟

بلکہ ہم میں سے کسی کو نہیں پتا کہ ہم انسان ایک دوسرے کی زندگی سے، انکے رویوں سے، انکے لہجوں سے، انکی مشکلات سے روزمرہ کتنا کچھ سیکھتے ہیں! ایکچولی آئی ایم سو پراؤڈ آف یو گرل! کہتے ہوئے وہ اسکے سر کے بال زور سے دائیں بائیں بکھیرتا ہوا بولا۔ وہ خفا خفا نظروں گھورتی ہوئی ہنس پڑی۔ ساتھ ہی اٹھ کر گاڑی کی طرف بڑھی اور ایک شیمپین کی بوتل اور دو گلاس لیے واپس لوٹی۔

یہ کس لیے؟؟ وہ حیران ہوا۔

یہ آپکی محبت کے نام!

یشم نے مسکرا کر سر جھٹکا۔

وہ گلاس میں شیمپین ڈال کر اسے تھمانے لگی۔

محبت مبارک ہو، مسٹر باس!

اس نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔

چیئر زرز۔۔۔ وہ گلاس سے گلاس مس کرتی جھومتی ہوئی بولی۔۔۔



رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا غیر معمولی آواز پر اس نے کھڑکی کے پردے ہٹا کر دیکھے تو گاڑی کی لائٹس جل بجھ رہی تھیں یقیناً کوئی آیا تھا اس آئی لینڈ مگر کون؟؟ اس نے سلپر زپہنے اور تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔ تو دنگ رہ گئی۔ بحرام کی سفید شرٹ خون سے لت پت تھی۔ وہ اسکی جانب پشت کیئے ملک سے کوئی بات کر رہا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑے ہکا بکا اس شخص کو دیکھنے لگی کیا تھا و ہز خمی ہونے کے باوجود بھی اپنے پیروں پر کھڑا تھا۔ کمال کا جگرہ تھا اس شخص کا۔

یہ کیا ہوا؟؟؟ وہ جیسے ہی مڑا انا پریشانی سے کہتی بے اختیار اسکی نزدیک آئی۔

بحرام نے سختی سے لب بھینچے۔ وہ نہیں چاہتا تھا انا اسکی یہ سائیڈ بھی دیکھے۔ جو کسی اپنے پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں! ملک کہتا ہوا جیب سے فون نکالنے لگا۔

اسکی ضرورت نہیں ہے، تم جاسکتے ہو ملک! اگلے ہی پل اس نے ازلی بے نیازی سے

ہاتھ اٹھا کر ملک کو ٹوک دیا۔

وہ لوگ اس سب کے عادی تھے۔ اسلئے ملک مطمئن انداز میں سر ہلاتا واپس مڑ گیا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ ملک رکو؟ تم انسانوں کی طرح بی ہیو کرنا پسند کرو گے کچھ

دیر!

وہ ہکا بکارہ گئی اسکے لاپرواہ رویے پر۔

مانسٹریور اون بزنس! وہ بھڑکا۔

پہلے ہی وہ خود پر ہونے والے حملے پر پریشان تھا اوپر سے اسکی دخل اندازیاں بحرام کو چڑھی ہونے لگی۔

حد سے زیادہ تنہائی نے اسے انسانوں سے ڈیل کرنا بالکل بھلا دیا تھا۔

اس ہتک آمیز رویے پر انکی آنکھوں میں سرخ موتی چمکنے لگے۔ بحرام کی پلکوں میں

جنبش سی ہوئی۔ شاید وہ کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گیا تھا۔ اس سے پہلے وہ اپنے رویے کی صفائی

دیتا ناگال رگڑتے ہوئے اپنے کمرے میں جاتے ہی ٹھاہ سے دروازہ بند کر دیا۔

بحرام نے سختی سے لب بھیجے۔

وہ ہی پاگل تھی اسکی فکر میں ہلکان ہوئے جا رہی تھی۔ انکا توروں کا یہی کام تھا، جان لینا اور جان دینا اسکے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ مگر وہ دل کو کیسے سمجھاتی جو بھٹک بھٹک کر اسکی جانب رخ کر رہا تھا وہ اسکے بارے میں سوچنے پر مجبور تھی، اسکی دیکھ بھال میں اس سکون محسوس ہوتا! نہ جانے اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا؟ وہ انگلیاں چٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اوپر وہ بے پرواہ اس سے بات کرنا تو دور اسے مخاطب کرنا بھی گوارا نہ کرتا! سوچتے ہوئے اسکے آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں اسے کبھی کبھی محسوس ہوتا کہ اس رات اس نے کوئی خواب دیکھا ہوگا! وہ بھرا ہوا تھا ہی نہیں، نہ ہی اس نے انا سے اظہار محبت کیا، نہ ہی اس بات میں رتی برابر سچائی تھی۔ اگر ہوتی تو کیا وہ اسکے ساتھ بے رخی برتا؟ اسے یوں خود سے دور دھکیلتا؟؟؟

وہ پریشانی میں چکر کاٹی تھک ہار پھر سے بیڈ پر آ بیٹھی۔ بھرا ہوا کارویہ الجھا ہوا تھا؟ اور وہ شخص خود ایک الجھی ہوئی پہیلی کی مانند تھا جسے اب انا کو سلجھانا تھا وہ بھی اپنے طریقے سے۔

وہ حتمی انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور بھرا ہوا کے کمرے کا رخ کیا۔ اسکی خون آلود شرٹ صوفے پر پڑی ہوئی تھی۔ اور واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔

حد ہو گئی؟ یہ شخص کہیں عقل سے پیدل تو نہیں؟ زخموں کو کھلا چھوڑ کر کون نہاتا ہے؟  
یہ شخص انتہا کا ازیت پسند تھا۔ اس نے برہمی سے سوچا اور میڈیکل باکس اٹھالائی  
تجھی سے شاور لے کر نکلا تو اسے میڈیکل باکس سے چیزیں نکال نکال کر ٹیبل پر رکھتا  
دیکھ کر کچھ حیران ہوا۔ وہ نہیں جانتا تھا کیا چیز اسے پھر سے یہاں کھینچ لائی تھی مگر اسے  
دیکھ کر بحرام کو اپنی روح تک سرشاری محسوس ہوئی۔

مجھے لگا تمہیں میری ضرورت ہوگی! وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے خود اعتمادی سے بولی



اچھا؟ لیکن مجھے کسی کی ضرورت کی نہیں!

وہ بحرام ہی کیا جو کسی کا احسان لے لے

ہو سکتا ہے تم غلط ہو! کیونکہ ہر کسی کو کسی نہ کسی کی ضرورت ہوتی ہے مسٹر بحرام

زمان!

وہ تنقیدی نظروں دیکھنے لگی۔

مجھے نہیں ہے! وہ لفظوں پر زور دیتا ہوا بولا۔ ماضی کٹھنائیوں نے حد سے زیادہ تلخ بنا دیا

تھا۔

سوچ لیں، انا اپنی 'انا' مار کر آئی ہے اور اس انا کا 'انا' میں کوئی ثانی نہیں ہے! اگروہ ضدی تھا تو وہ بھی کیا کم تھی۔ بحرام ایک نظر اسکے اٹل انداز پر ڈالی اور خاموشی سے اپنی مخصوص کرسی پر براجمان ہوا۔ جس کا مطلب تھا وہ نیم رضا مند ہے۔ اسکی صحبت میں وہ کچھ کچھ تو اسے جاننے لگی تھی۔ زبان سے کہہ دیتا تو کیا جاتا بھلا کونسا شان گھٹ جاتی موصوف کی مگر نہیں، کھڑوس کہیں کا!

اس نے دل ہی دل میں اسے جی بھر کے کوسا اور اسکے نزدیک آتے ہوئے گھٹنوں سے بل اونچی ہوئی۔ اسے دراز قد اور مرادانہ جسامت کے سامنے تو وہ بالکل چھوٹی موٹی سی لگتی تھی۔ بحرام نے لائٹ اٹھایا اور سگریٹ جلائی۔ انا کو یہ منظر انتہائی ناگوار گزرا۔ کمر کے بائیں جانب کسی تیز دھاری چیز سے گہرا کٹ لگا تھا۔ جس سے عدم توجہی کے باعث خون نکلنے کے بعد جم چکا تھا۔ چونکہ باہر انتہا کی سردی تھی وہ سمجھ سکتی تھی مگر اسکے سرد رویے کا سبب نہیں سمجھ پارہی تھی۔ برہمی سوچتے ہوئے وہ نیجیکیشن بھرنے لگی۔ اس سے پہلے اسکے ہاتھ اسکی جانب بڑھتے۔

اسکی ضرورت نہیں! وہ گہری سوچ کے زیر اثر بولا۔ اسٹیج پر لگانے پڑیں گے تمہارے  
زخم پر،

اس سے تمہیں درد! اس نے بولنا چاہا

اسکی ضرورت نہیں! وہ اسکی بات کاٹ کر بولا پڑا۔ زندگی کے دیئے اتنے درد جھیلنے  
کے بعد تو اس نے ظاہری زخموں کا اثر لینا ہی چھوڑ دیا تھا۔

تم جیسا annoying پرسن میں نے آج تک نہیں دیکھا! وہ چڑ کر بولی اور ساتھ ہی  
زوراً نجیکشن باکس میں پٹخا۔ بحرام کو اچھنبہ ہوا۔ وہ اپنی ٹینشن میں اتنا محو تھا کہ اسکے  
رویے کا نوٹس لینا ہی بھول گیا۔

اس دریا دلی کی وجہ؟؟؟

وہ سگریٹ کا دھواں ہوا میں تحلیل کرتا ہوا بولا۔ ساتھ ہی خود پر جھکی انار پر ایک نظر  
ڈالی۔ اسکے بالوں سے اٹھتی مہک اسکے حواسوں کو بیگانہ کرنے لگی تو بحرام نے رخ موڑ  
لیا۔ وہ یہ مدحوشیاں ابھی انورڈ نہیں کرنے موڈ میں نہیں تھا سو اس نے رخ موڑ لیا۔  
کیونکہ میں تمہارے جیسی نہیں ہو! وہ تڑخ کر بولی۔ اچھا؟؟؟ اور میں کیسا ہوں؟؟؟

بحرام نے لب دبائے۔

وہ اسکے چڑ جانے کی وجہ جانتا تھا شاید۔

عجیب، بہت زیادہ عجیب! وہ ابرو اچکا کر بولتی اسے بے حد بھائی۔

یہ سگریٹ انتہائی زہر لگتی ہے، اور تم بلا وجہ ہی اپنے پھیپھڑے جلا رہے ہو! وہ تپ کر بولی۔

یہ میرے تمام غموں کا علاج ہے، یا یوں سمجھ لو کہ یہ میری سکھ دکھ کی ساتھی ہے! وہ اطمینان سے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حد ہو گئی؟ ایسے بھی کیا غم لاحق ہیں آپکو؟

بے حد غصہ میں اس نے سگریٹ بحرام کے ہاتھ سے چھین کر ایش ٹرے میں مسلی۔ بحرام نے ایک نظر اپنی خالی انگلیوں پر ڈالی اور ایک نظر اسکے لال بھبھو کے چہرے پر۔ یعنی جن طاق راتوں میں وہ سگریٹیں پھونک پھونک کر اسکی محبت میں جلتا رہا تھا محترمہ نے اس محبت کے شواہد کو ہی جھٹلادیا تھا۔ واہ۔

تمہاری عمر کیا ہے؟ اسے تعجب ہوا۔

کیا؟ وہ اسکے سوال کا جواب دینے کے بجائے الٹا اسی سے سوال کر رہا تھا۔ وہ بھی بے  
تکا۔

تمہاری عمر کیا ہے؟ اس نے سوال جڑ دیا بس سوچھے سمجھے بغیر۔

پینتیس! وہ فوراً بولا۔

ہاں؟؟؟ اسے سخت حیرانی ہوئی۔ وہ اپنی عمر سے کئی حصے کم نظر آتا شاید یہی فائدہ تھا  
۔ اتنی کسرت اور ڈائٹ کا۔

تم؟؟؟ وہ اپنے سوال کا جواب نہ پا کر پھر سے پوچھنے لگا۔ پ۔۔۔ پیچیس! اگر کم بولتی تو  
اسکی بے عزتی ہو جاتی۔ ایسا سے لگا۔

جھوٹ مت بولو! وہ فوراً بولا۔

اپنا جھوٹ پکڑے جانے پر اس نے برا سامنہ بنایا۔

بیس! وہ دل ہی دل میں اسے برے برے القابات نوازتی ہوئی۔

کتنا فرق ہوا؟؟؟ وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔

ت تھوڑا سا ہی ہے! وہ رک رک کر بولی۔



تھوڑا سا؟؟؟؟ بھرام کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

ہاہا، میرے حساب سے!

وہ گردن میں ہاتھ ڈالتی ہوئی منمنائی۔

تو اپنا حساب ٹھیک کریں انابی بی!

وہ برہمی سے بولا۔

ہاہا تو تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میں چھوٹی ہوں تم بڑے ہو! وہ خفت مٹانے کی خاطر اس پر چڑھ دوڑی۔

ہاں شاید! کیونکہ جتنا زندگی کو میں نے قریب سے دیکھا ہے اسے ایک سپر انس کیا اتنا تجربہ آپ کے پاس نہیں! اسی لیے جتنی ذہانت اور کاٹلج تجربہ جواب دینے کے لئے ضروری ہے اس سے کئی زیادہ ذہانت اس جواب کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے! جس کے آپ ابھی بہت چھوٹی ہیں مس انا!

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا

ایک پل کے لئے انا کا دل کیا اس سے پوچھ لے آخر وہ زندگی سے اتنا مایوس کیوں ہے؟

مگر رد کیئے جانے کے ڈر سے اسکی زبان نہ کھلی۔ وہ کہہ چکا تھا یہ سب باتیں سمجھنے کے لئے ابھی وہ بہت چھوٹی ہے ہو سکتا ہے سچ کہہ رہا ہو۔

خیر، مجھے لگتا ہے اب آپکو آرام کرنا چاہیے! وہ ایک نظر اپنے زخم پر ڈالتا ہوا بولا۔ جسے اسکی بدولت مرہم نصیب ہوئی تھی۔

آپ کو بڑی پرواہ ہے میرے آرام کی! وہ خوش فہم ہوئی۔ ساتھ ہی میڈیکل باکس سمیٹ کر ایک طرف کیا۔ اور ٹیبل سے پشت ٹکا کر بیٹھ گئی۔

آپ کی سوچ ہے حالانکہ ایسا کچھ نہیں! وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ مگر اندر ہی اندر وہ اسکا اپنی جانب اٹریکٹ ہونا محسوس کر سکتا تھا۔

تو تم مجھے اپنے کمرے سے جانے کا کہہ رہے ہو؟ وہ آنکھیں گھماتی ہوئی بولی۔

ہو بھی سکتا ہے! وہ بجرام ہی کیا جو آسان لفظوں میں کہہ دے۔

تم خوفزدہ ہو؟ ہے نا؟؟ وہ یک دم سنجیدگی سے بولی۔

تو بجرام جو کرسی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا سیدھا ہو بیٹھا۔ اور اسکی آنکھوں جھانکنے

لگا

انکے بیچ چند انچ کا فاصلہ تھا۔

۔ جواب دو؟؟؟؟ وہ منتظر تھی۔

اپنے سوال پر روشنی ڈالنا پسند کریں گی؟؟؟ وہ اس سوال کی توقع نہیں کر رہا تھا اس سے

-

بلکل، کہیں تم اس بات سے خوفزدہ تو نہیں کہ اگر میں تمہارے قریب آئی تو،

اسکی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک سحر مسکراہٹ نے بحرام کے لبوں کا

احاطہ کیا۔ انا نے رک کر اپنی آنکھوں میں یہ خوبصورت منظر قید کرنا لازم سمجھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ وہ بہت کم مسکراتا تھا۔

ہوش کے ناخن لیں مس انا،

یہ کیس باتیں کر رہی ہیں آپ آج؟؟؟

اسکی ایک ایک بات سچ تھی۔ مگر وہ چاہتا تھا اسکی محبت خود بخود انا کے دل میں اترے۔

اس بات سے لاعلم کہ ایسا بہت پہلے ہو چکا ہے انا کو اسکی ان دیکھی محبت کا علم ہو چکا تھا

---

۔ اسکی بات پر اناخفت کا شکار ہوئی۔ وہ شاید زیادہ ہی بول گئی تھی۔ وہ خاموشی سے اٹھی اور اپنے کمرے میں آگئی۔

اففف! کتنی بے وقوف ہوں میں

وہ کیا سوچتا ہو گا بارے میں! اس نے کشن اٹھا کر اپنے سر پر پٹخا اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کیفے سے فارغ ہو کر بیگ کندھے سے لٹکایا اور عجلت میں ٹیکسی لے کر گھر پہنچی۔ وقت گزر تا جا رہا تھا۔ شپمنٹ کا وقت رات کے دوسرے پہر تھا۔ اسکے اندازے کے مطابق یمان کی جگہ مارشل آنے والا تھا۔ اسنے جلدی سے کیمرہ بیگ اور دیگر ضروری چیزیں بیگ میں ٹھونسنا اور کچھ کچھ سوچتے ہوئے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے گن نکال کر دیکھنے لگی۔ جسکے لائسنس آنے میں دو دن درکار تھے۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے گن بھی بیگ میں رکھی اور بیگ کندھے پر لاد کر کیمرہ اٹھاتی باہر نکل آئی۔ اس وقت شہر میں خون جمادینے والی سردی پڑ رہی تھی۔ وہ ہاتھوں کو آپس میں رگرتی جنگل کے

راستے سے بندرگاہ کا رخ کرنے لگی۔ یہاں سے اسے آسانی بھی تھی اور فائدہ بھی۔ وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر جلدی پہنچ جاتی۔ مطلوبہ جگہ پہنچ کر اس نے آس پاس کا جائزہ لیا۔ اور درخت کی اوٹ میں ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اسے سخت بھوک لگ رہی تھی بیگ کی زپ سرکائی اور برگر نکال کر کھانے لگی۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا اس طرح زندگی در بدر ہوگی۔ آج وہ تینوں ایک دوسرے سے جدا ہو چکی تھی۔ زندگی بھی انسان کو کیسے کیسے رنگ دکھاتی تھی۔ ایمان کا دکھ اسے اندر سے کھوکھلا کیسے جا رہا تھا۔ اسکی نازو سے پلی سے بہن جسے اس نے کبھی ڈانٹا تک نہ تھا۔ اس نے کیسے اس پتی آگ کا سامنا کیا ہوگا۔ وہ جب قیامت خیز رات کا منتظر یاد کرتی اسے کئی کئی دن نیند نہیں آتی تھی۔ کسی انہونی کے ڈر سے اس کا دل ہر وقت پنجرے میں قید کبوتر کی طرح پھڑپھڑاتا رہتا۔ اسکے گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا لگا۔ برگر ریپ میں لپیٹ کر اس نے بیگ میں رکھا اور بوتل کا ڈھکن کھول کر لبوں سے لگائی۔ بیگ کندھے پر لٹکا کر وہ ہاتھ جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں تمہارے ایک ایک آنسو بدلہ اسکے خون سے چکائو نگی ایمان، تم فکر مت کرو اس نے ہمارے خوشیوں کو تباہ کیا ہے سکون سے اسے میں بھی رہنے نہیں دوں گی !

اس نے زہر خند لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے ہوڈی کا کیپ سر گرایا۔ اور دبے قدموں جھک کر چلتی ہوئی بڑے بڑے کنٹینرز کے پیچ سے نکلتی اپنے لیے محفوظ پناہ گاہ تلاش کرنے لگی۔ جہاں سے وہ چھپ کر ان پر نظر رکھ سکتی۔ وہ لوگ کسی بھی وقت آنے ہی والی تھے۔ وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ دور سے گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس کی روشنی دیکھائی دینے لگی۔ عجلت میں اس نے ہاتھ بڑھا کر کنٹینرز کی چھت پر چڑھنا چاہا مگر چاک کنٹینرز سے اکھڑتی لوہے پتری اسکی ہتھیلی زخمی کر گئی۔

سسس آہہہ !!! اسکی سانسیں اتھل پتھل ہونے لگیں۔ وہ لوگ قریب آرہے تھے۔ وہ بندرگاہ کے عین سامنے والے کنٹینرز پر چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ باآسانی انکی نظروں میں آسکتا تھا۔ اس نے اپنی تکلیف پر پر مکمل قابو پاتے ہوئے پوری قوت سے دونوں ہاتھ کنٹینرز کی چھت پر جمائے اور پورا وزن ہتھیلوں پر جماتی اوپر کی جانب فورس لگانے لگی۔ تب تک گاڑیاں عین اسکے سامنے آرکیں۔ وہ اوپر تو چڑھ چکی تھی۔ عین سیدھی لیٹی وہ سانس روکے اپنی ہتھیلی کا جائزہ لینے لگی۔ شدید تکلیف سے باعث اسکی آنکھیں دھنلانے لگیں۔ مگر اس نے ضبط سے کام لیتے ہوئے بیگ سے رومال نکال کر ہاتھ لپٹا اور شوز کی لیس کا ایک ٹکڑا کاٹ مضبوطی سے ہاتھ پر باندھ لیا

- جس سے خون بہنا کم رک چکا تھا۔ وہ لوگ گاڑیاں پارک کر کے بند گاہ کے کنارے جا کھڑے ہوئے۔

وہ یہاں سے صاف دیکھ سکتی تھی۔

ایک دکھی نظر اپنے زخمی ہاتھ پر ڈالتی ہوئی بڑ بڑائی مگر اسکا حوصلہ نہیں ٹوٹا تھا۔ بیگ سے کیمر نکال کر اس نے رول فکس کیا اور اوندھے منہ لیٹ کر انکی تصاویر بنانے لگی۔ اسکا اندازہ سہی تھا ایمان خود نہیں آیا تھا اسنے مارشل کو بھجوایا اس کام کے لئے۔ انکے جہاز بندر گاہ کے کنارے آر کے تھے۔ اور وہی شخص باہر نکلا جسے دیکھ کر نبیشہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ لیشم نے اسے اچھا سبق سکھایا تھا مگر وہ اس سے کہیں زیادہ کا حقدار تھا۔ وہ مارشل سے مل رہا تھا۔ اور نہ جانے انکے درمیان کی گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ اتنی دور سے سن نہیں پائی مگر کیمرے کی آنکھ میں سب قید کرتی جا رہی تھی۔ غالباً وہ مارشل ہی کے ملازمین تھے جو جہاز سے باکسز نکال کر مزدوں میں لاد رہے تھے۔ اور یہاں سے انہیں یہ سامان مطلوبہ جگہوں پر شفٹ کرنا تھا۔

Now It's show time !

اسکے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ جیب سے فون نکالتے ہوئے اس نے کوئی نمبر ملایا

اور کان سے لگاتے ہوئے بولی۔ ہیلو؟؟؟ کرائم ڈپارٹمنٹ کے ہیڈگیبریل بات کر رہے ہیں؟؟؟ اسکا انداز انتہائی پراسرار تھا۔

میں ڈرگن ٹیمپل برج کے نیچے والی بندرگاہ سے بات کر رہی ہو، یہاں کچھ لوگ بڑے پیمانے پر جہازوں کے ڈریعے اسلحے کی اسمگلنگ کر رہے ہیں! پلیز آپ فوراً پہنچئے۔

اس نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا

ہےےےے لووو، سرررررر آواز نہیں آرہی

ہے لووووو! وہ فون کان سے دور کرتی ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے اس شخص کی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہے؟ کہاں سے بات کر رہی ہے؟ جیسی آوازوں کو نظر انداز کرتے ہوئے فون

کاٹ کر سم کارڈ نکالی اور اسے تروڑ تروڑ کر ہوا میں اچھال دیا۔

اب دیکھتی تمہیں کون بچاتا ہے جیل سلاخوں سے، یمان فرمان! وہ نفرت بھرے لہجے

میں کہتی۔ گلے سے کیمرہ اتار کر اس نے میموری نکال اپنے پاس محفوظ کر لی۔ تبھی

پولیس کی گاڑیوں کے سائرن بجنے لگے۔ مارشل کے چہرے پر پریشانی کرتا اثرات دیکھ

اسکے دل میں سکون اترتا محسوس ہونے لگا۔ ہر طرف بھگدڑ اور کہرام مچ گیا۔ آفیسرز



انکے ملازمین کو منہ کے بل دبوچ کر گاڑیوں کی بونٹ سے لگانے لگے۔ فورسز کے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں رات کی تاریکی میں چھائے سکوت کو بے آرام کرنے لگیں۔ آفیسر مارشل سے کچھ بات کر رہا تھا۔ اور وہ انتہائی سکون انداز میں پیر ہلاتی ہتھیلوں پر ٹھوڑی جمائے اشوا انجوائے کر رہی تھی۔ اسکا سکون تب غارت ہو واجب مارشل آفیسر کو باکسز کھول کھول کر دکھانے لگا۔ وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔ اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی ان برآمدات کا سامان تھا۔

اللہ غارت کرے تمہیں! اسکے لب بے اختیار پھڑ پھڑائے۔  
 اسکا دل کیا نیچے پہنچ کر اس شخص کا گلا دبا دے۔ پولیس آفیسر مارشل سے ہاتھ ملاتا واپس اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔

نہیں، نہیں نہیں! اس نے بے بسی سے مکار سید کیا۔  
 پولیس کی گاڑیاں جاچکی تھی۔ اس وقت رات کے تین بج رہے تھے اور اس تمام جگہ پر پھر ایک بار گہرا سکوت چھا گیا۔ اور اچانک اسکے فون کی ٹون بجنے پر خاموشی میں خلل سا پیدا ہوا۔

ڈیم اٹ! اسکے منہ سے بے اختیار پھسلا۔ وہ تیزی سے فون جیب سے نکالتی جلدی سے سائلنٹ موڈ آن کرنے لگی۔ گھبراہٹ سے اسکے ہاتھ کپکپانے لگے تھے۔ اسے نہیں معلوم ان لوگوں نے نوٹ کیا تھا یا نہیں لیکن نبیشہ کئی دیر سر اپنے ہاتھوں پر گرائے خوف سے جھکی رہی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ چلے گئے۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو گاڑی کی ہیڈ لائٹس اسے بندرگاہ سے دور ہوتی دکھائی دیں۔ اس نے شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے نیچت چھلانگ لگائی۔ اور اسی جنگل کا رخ کیا۔ اس کا منصوبہ پوری طرح سے پایہ تکمیل کو نہ پہنچا مگر ناکام بھی نہ ہوا تھا کم از کم اسکے پاس ایمان نہ سہی مارشل کے خلاف تو ثبوت تھے۔ اس کا ہاتھ زخمی ہونے کے باعث سردی میں اکڑ چکا تھا۔ جس میں زرا سی حرکت سے اتنا شدید درد اٹھتا کہ نبیشہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔ لیکن وہ کوئی بھی تکلیف، کوئی بھی معرکہ سر کرنے کے لئے تیار تھی۔ بس رومیصہ اسے اپنے پاس چاہیے تھی۔ وہ اسکی واحد متاع تھی اسکی کل کائنات تھی ایمان کے بعد۔

نبیشہ رات گئے گھر لوٹی۔ تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے اس نے لاک میں چابی گھمائی

تبھی کسی کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے وہ گھبرا کر پلٹی اور دروازے سے جا لگی۔ سیاہ کیپ سر پر ٹکائے جیبوں میں ہاتھ ڈالے محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا وہ لیشم تھا۔ ہفففففف! اس نے سانس اندر کھینچی اور پلٹنے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر وہ اسکے عین سامنے کھڑا تھا فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔

ہٹو گے بھی اب سامنے سے! اسے ہنوز اسٹیجیو بنا دیکھ کر وہ چڑ کر بولی۔

آہاں! وہ اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیئے نفی میں سر ہلاتا کسی اور ہی ٹریک پر تھا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دور ہٹو! اس نے لیشم کے سینے پر ہاتھ جماتے ہوئے زور سے دوردھکیلا۔

سسسس آہہ! بے ساختہ سسکی اسکے لبوں پر آمد ہوئی۔ بھول گئی تھی کہ اسے چوٹ لگی ہے۔

کیا ہوا تمہارے ہاتھ پر؟ لائو ادھر دکھاؤ مجھے! وہ فوراً سے پہلے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوا بولا۔

کچھ نہیں ہوا! چھوڑو! اس نے بے رخی سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور دروازہ کھول کر اندر

داخل ہو گئی۔

یشم نے تاثرات نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔ اسکے کانوں میں شرائے کے الفاظ پھر سے گونجنے لگے۔ اس نے ٹھنڈی سانس اندر دھکیلی اور اسکے ہمقدم ہوا۔ نبیشہ بیگ ایک طرف رکھ کر اپنا ہاتھ کا جائزہ لینے لگی۔

وہ میں۔۔۔۔۔ نبیشہ۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا بات کہاں سے شروع کرے وہ روٹھنے منانے کے معاملے میں بہت بدھو تھا اسکی زندگی میں اسے کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی ان چیزوں کی۔ نبیشہ نے سر دنگا اٹھا کر اسے دیکھا۔  
تم ناراض ہو مجھ سے؟؟؟ وہ آہستگی سے بولا۔

نہیں، میں بھلا کیوں ناراض ہونے لگی! بیگانگی سے کہتے ہوئے وہ فرسٹ ایڈ باکس تلاش کرنے لگی۔

نبیشہ میں اس رات!

اسکے قدم بے اختیار ہی اسکی اور بڑھے۔

یشم پلیز! اس نے ہاتھ اٹھا سے روکا۔

میں واقعی شرمندہ ہوں معذرت کرنا چاہتا ہوں تم سے میرا وہ مطلب نہیں!  
 صفائی دینی ہے تو معافی مت مانگو! اگر معافی مانگ ہی رہے تو صفائی مت دو! وہ قدرے  
 اونچے لہجے میں بولی۔ سوری! یشم کی آنکھیں سرخ پڑنے لگیں وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔  
 اب کیوں آئے ہو؟؟ وہ تلخی سے گویا ہوئی۔

میں روس جا رہا ہوں میچ کے سلسلے میں سوچا تمہیں دیکھ،  
 دیکھ لیا، اب جانو پلیز میں پہلے ہی بہت تھک گئی ہوں آرام کرنا چاہتی ہو! اس ہتک آمیز  
 لہجے پر یشم کا دل کر چییوں میں بٹنے لگا۔

ہیو آگڈ نائٹ! وہ اثبات میں سر ہلاتا آنکھوں کی نمی اندر دھکیلتے ہوئے واپس مڑا۔  
 اپنے رویے پر وہ خود بھی حیران تھا۔ پہلی بار اس نے غصے نہیں آیا تھا۔ تو کیا واقعی اسے  
 نبیشہ سے محبت ہو گئی تھی۔ شرائے سہی کہتی تھی محبت میں بھلا کیسی زبردستی۔ نبیشہ  
 نے اسکی پشت پر دروازہ بند کیا اور آنسو اندر دھکیلتی آگے بڑھی۔ وہ ایسی محبت سو بار  
 ٹھکرا دیتی جس میں بھروسہ اور عزت نہ ہو۔

آج وہ دن بھی آہی گیا جس کا صرف فرمان کو بے صبری سے انتظار تھا۔ نکاح کی تقریب فرمان کی رہائش گاہ میں ہی منعقد کی گئی تھی۔ البتہ میڈیا کے کچھ نمائندوں کے علاوہ وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی مارشل نے اس بات کو یقینی بنایا۔

اور نہ ہی ایمان، فرمان کی جانب سے انکے سرکل کے زیادہ لوگوں کو بلا یا گیا تھا۔

اب ٹھیک ہے میم! ڈیڈ انٹرا سکے دوپٹے کو کندھوں پر پن اپ کرتی ہوئی بولی۔

ہوں؟ ہا۔۔۔ ہاں ٹھیک ہے!

وہ غائب دماغی سے کہتی بیڈ پر جا بیٹھی۔ اسکے اعصاب جو اب دینے لگے۔ ایک پل کو اس کا

دل چاہا بھاگ جائے یہاں سے وہ کوئی اور راستہ ڈھونڈ لے گی!

مگر؟ بھاگ کر جائے گی کہاں؟ اسکے سارے لیگل ڈاکو منٹس تو ایمان کے قبضے میں تھے

، رہائش گاہ پر بھی ہر وقت نوکروں کی فوج منڈلاتی رہتی تھی، جاتی بھی تو کیسے؟ الٹا اگر

اسکے بھاگنے کی خبر ایمان کو پڑ جاتی تو نہ جانے وہ نبیشہ اور ایمان کا حال کرتا۔ یہی سوچ

ہمیشہ اسکے قدموں کو بیڑیاں ڈال دیتی تھے۔ ورنہ وہ ایمان سے زرا بھی خوفزدہ نہیں

تھی۔

کاش آپ یہاں ہوتے بابا! کاش کوئی تو اپنا میرے ساتھ ہوتا، کتنی اکیلی ہو گئی ہو میں!  
آنسو ٹپ ٹپ اسکی گالوں سے گرنے لگے۔ دروازے پر دستک پر ملازمہ نے باہر جھانکا  
اور سر ہلاتی رومیصہ کے سامنے آکھڑی ہوئی۔  
چلیں میم! اسکی آواز پر بے طرح سے رودی۔

آریو اوکے میم؟؟؟ وہ گھبرا کر پانی کا گلاس بھرنے لگی۔ میں ٹھیک ہوں تم جائو، میں آتی  
ہوں!  NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
اسکی آواز بمشکل نکلی۔

بابا۔۔۔۔۔، وہ ایک پھر سے پھوٹ پھوٹ . کر رودی۔

Stai bene signorina???

(Are you ok ma'am ?)

مارشل جو دروازے کے باہر موجود تھا اسکے رونے کی آواز پر پریشانی سے پوچھنے لگا

کیسی لگ رہی ہو تمہیں؟؟؟ ہاں؟؟؟

کیسا ہو سکتا ہے ایک انسان تم جیسے جاہلوں کی دسترس میں! وہ چلا اٹھی  
بے بس ہوں میں مارشل اتنی بے بس کہ سانس لینا بھی ایک ازیت ہے  
اسکی آواز پر سرگوشیوں میں تبدیل ہونے لگی۔

مارشل کو اس کمزور سی لڑکی سے ہمدردی ہونے لگی۔ اس نے پانی کا گلاس اسکی جانب  
بڑھایا۔ جو رومیصہ نے دیکھا ان دیکھا کر دیا۔

کبھی کبھی چاہ کر بھی ہم اپنے لیے وہ نہیں کر پاتے جو ہم کرنا چاہتے ہیں، ہماری زندگی  
, ہمارے خواب، خواہشیں حتیٰ کہ کبھی تو اپنا وجود بھی گروی رکھنا پڑتا تاکہ ہمارے  
اپنوں کی زندگیوں میں خوشیوں کی ایک کلی کھل سکے! اسکی آنکھوں کے سامنے اپنی  
بیوی کی موت کا منظر لہرایا۔ اسکا ایک ایک الفاظ سچ تھا رومیصہ نے بھیگی پلکیں اٹھا کر  
ایک نظر اسے دیکھا۔

میں باہر آپکا ویٹ کر رہا ہوں،

چلیں لورڈ (فرمان) کو زیادہ مت کروائیں! پانی کا گلاس اسکے قریب ٹیبل پر رکھتا ہوا باہر



نکل گیا۔ اس نے ہتھیلی کی پشت سے آنسوؤں رگڑے اور طویل سانس بھر کر خود کو نارمل کرتی باہر نکل آئی۔ سیڑھیوں کی رینگ کا سہارا لیتے ہوئے وہ نیچے حال کارخ کرنے لگی۔ مارشل مسود بانہ ہاتھ باندھے اسکے پیچھے پیچھے تھا۔ حال میں قاضی سمیت فرمان اور کئی لوگ تھے جن میں سے کسی ایک کو بھی وہ نہیں جانتی تھی۔ یمان ہمیشہ طرح اپنے سیاہ اتھری پیس میں ملبوس ان سارے لوگوں میں سے پرکشش ترین مرد معلوم ہو رہا تھا۔

انگوٹھے سے داڑھی کھجاتا ہوا انتہا کا بیزار معلوم ہو رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | News  
مجھ سے نہیں ہو گا یاریہ !

فرمان کے اشارے پر وہ بے زاری سے کوٹ کے بٹن بند کرتا اٹھا اور ہاتھ رومیصہ کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ رومیصہ نے نفرت سے بھرپور نگاہ اسکے چہرہ پر ڈالی اور نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی۔

مارشل نے بمشکل لب دبائے۔

ایسی بیوی ملنے پر یمان کا تو اللہ ہی حافظ تھا۔

چپ کر سالی! وہ اپنی خند اس پر نکالتا آگے بڑھ گیا۔ لیکن میں تو کچھ بولا ہی؟  
 مارشل براسا منہ بنا کر رہ گیا۔ فرمان کے اشارے پر قاضی صاحب نے نکاح شروع کیا  
 ۔ رومیصہ کو اپنی سماعتیں بہری ہوتی محسوس ہوئی۔ رومیصہ؟؟؟ فرمان نے ہاتھ بڑھا  
 کر شفقت سے اسکے پر ہاتھ رکھا اور پین اسکی جانب بڑھا۔ اسکی آنکھیں نمکین پانیوں  
 سے بھرنے لگیں۔

دل کیا بھاگ جائے یہاں سے مگر!

واپسی کے سارے راستے بند ہو چکے تھے۔ اس نے آہستگی سے پین تھاما اور کپکپاتے  
 ہاتھوں سے ٹھٹھی میٹھی سٹریں کھینچی۔ اور ایسے پین پھینکا جیسے کسی غلط چیز کو چھو  
 لیا ہو۔

خوش رہو۔۔۔ وہ اسکا سر تھپکتا ہوا بولا۔ قاضی صاحب وہی جملے یمان کے لئے دہرانے  
 لگا۔

ہاہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے! اس نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں ہاتھ اٹھا کر قاضی صاحب  
 کو بیچ میں ہی ٹوکا اور پین تھام کر دھڑا دھڑا سا ن کھینچے۔ جیسے کوئی بے پایا چیز اپنے نام  
 کر رہا ہو۔ فرمان نے اسکی حرکت پر اسے سخت گھوری نوازا۔ جسکے بے توجہی سے اپنے

ہاتھوں کو گھورنے لگی۔ جو حال میں سوائے مارشل کے کسی نے نوٹ نہیں کیا۔

بیان تقریب سے جان چھڑا کر باہر نکلا اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔

معذرت مگر ہم آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتے مادام!

لورڈ کے اسٹرکٹ آرڈر ہیں!

گارڈ کو کسی عورت سے الجھتا پا کر اس نے ٹھاہ سے گاڑی کا ادھ کھلا دروازہ دوبارہ بند کیا اور داخلی دروازے کی جانب بڑھا۔

کیا مسئلہ ہے؟ ہو کیا رہا ہے یہاں؟ اس نے ایک نظر گارڈ کو دیکھا اور عورت پر اسکی نظر ٹھہر سی گئی۔

رگیں تنی وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے واپس مڑا۔

بیان؟؟؟؟؟ تاتیہ کی آواز نے اسکے قدم وہیں جمادیئے۔ اس نے ضبط کرتے ہوئے

مٹھیاں بھینچیں اور گارڈز کو جانے کا اشارہ کیا۔

فرمائیں مادام؟ کیا خدمت کر سکتا ہوں آپکی؟

وہ فارمل ہوا۔

کاش مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہو! وہ محبت بھری نگاہوں سے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتی ہوئی۔

کیوں آئی ہیں یہاں؟ ایمان نے سخت ناگواری سے رخ موڑا۔ مجھ نہیں بلایا تم اپنی شادی میں! وہ دکھی ہوئی۔ اچھا؟ بہت افسوس ہے میری شادی پر نہ بلانے کا! آپ ہی بتائیں مس تاتیانہ کس رشتے سے بلاتا آپ کو؟؟؟

وہ پھٹ پڑا۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
ایمان میں تمہاری ماں ہوں! اس نے روتے ہوئے دہائی دی۔ اسکے اجنبی رویے پر تاتیہ کا دل کٹنے لگا۔

ماں تھی، وہ 'تھی' پر زور دیتا ہوا بولا۔

تاتیہ نے اس لمحے شدت سے مرجانے کی دعا مانگی

۔۔۔۔۔ یہ جو آپ کے سامنے کھڑا ہے یہ 'ایمان' ہے

'ایمان' فرمان کا بیٹا! اور وہ بچی جسکو تم نے چھوڑ دیا وہ مرچکا ہے بہت پہلے میں نے اپنے

ہاتھوں سے دفنایا ہے اسے۔۔۔

اسکے آنکھوں کی پتلیاں سرخ پڑنے لگی۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کی طرف توجہ دلاتا انتہائی دکھ سے بولا۔

اس شخص نے تمہیں مجھ سے اس قدر بدگمان کر دیا کہ تم اپنی ماں کو ماں ہی نہیں سمجھتے! وہ رو دی۔

بس کر دو۔۔۔ جو تم نے میرے ساتھ کیا وہ؟؟؟ اسکا کفارہ کون ادا کرے گا؟؟؟  
 بیان نے سختی سے لب بھینچتے ہوئے رخ موڑ لیا۔ اس یاد تھا اسکا باپ اسکے اس قدر سخت رویہ برتا کہ اسے گھر 'گھر' کم اور 'ٹارچر سیل' زیادہ لگتا۔ اتنا زہریلا بچپن شاید ہی کسی کا ہوگا۔

کیوں مس تاتیہ؟؟؟ لیشم ہی کیوں؟ میں کیوں نہیں!

کچھ توقف کے بعد آنسو ضبط کرتے ہوئے پوچھنے لگا

اتنے سالوں سے جو سوال وہ اپنے اندر دبا تا آیا تھا۔ آج آخر کار پوچھ ہی لیا۔

لیشم تم سے چھوٹا تھا وہ پیدا نشی دل کا بہت کمزور تھا، اسے میری زیادہ ضرورت تھی! تم

بڑے تھے یمان تم میرے بہادر بیٹے تھے،

ہو نہہ اس نے خود ازیتی سے سر جھٹکا

لیکن اسکا مطلب یہ نہیں تھا کہ تم مجھے عزیز نہیں تھے یمان۔۔۔ وہ تو فرمان کی  
دھمکیوں سے خوفزدہ ہو گئی تھی، میں نے کہاں کہاں فریاد نہیں کی ہائی کورٹ تک  
اپیلیں کیں لیکن،

لیکن؟ کیا؟؟ وہ سننا چاہتا تھا۔

شاید اسکے پاس کوئی تسلی بخش جواب ہو۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرمان نے مجھے دھمکانا شروع کر دیا تھا، میں بہت ڈر گئی تھی یمان! وہ لبوں پر انگلیاں  
جماتی سسکیاں دبانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

تمہارا ڈر میری زندگی کھا گیا تاتہ !

اسکی آواز کپکپائی

مجھے لگا تمہارے معاملے میں، میں فرمان پر بھروسا کر سکتی ہوں آخر کو وہ تمہارا باپ تھا

مگر میں غلط تھی

وہ سخت پیشمان تھی۔

اور تم نے مجھے فرمان کے سہارے مرنے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا! یہ بھی نہ سوچا کہ مجھے تمہارے بغیر نیند کیسے آتی ہوگی، میں تمہارے ہاتھوں سے کھانے کا عادی تھا، تمہاری گود میں سر رکھ کر مجھے نیند آتی تھی، ایک بار بھی نہ سوچا؟؟ وہ بھگے لہجے میں کہتا اسکے چہرے کی پر نظر ڈالنے سے گریز کرنے لگا۔ یہ بات اسے دیمک کی اندر سے مکمل کھوکھلا کر چکی تھی۔

اس نے روتے ہوئے بے اختیار سر نفی میں سر ہلایا۔  
 خیر، میں آئندہ آپ کو یہاں آس پاس بھٹکتے ہوئے بھی نہ دیکھو! اپنے بیٹے کی ریپوٹیشن کا خیال کریں۔۔۔ اسے پسند نہیں نہیں آئے گا کہ تم مجھ جیسے لوگوں واسطہ رکھو آخر کو لوگوں کا ہیرو ہے وہ!

وہ سختی سے ناک رگڑتا سرد لہجے میں بولتا ہوا اسکی بات سنے بغیر گاڑی میں جا بیٹھا۔ اور انتہائی غصے سے آگے بڑھالے گیا۔ کچھ لمحوں کی ڈرائیونگ کی بعد وہ مطلوبہ مکان کے سامنے آکھڑا ہوا۔ وہ جب ایسی دماغی حالت سے گزرتا تو ریلیکس ہونے کی خاطر یہاں آ جایا کرتا تھا۔ اس نے گاڑی کی ڈگی سے شراب کی بوتل نکالی اور ڈور بیل پر انگلی دبائی۔

کچھ ہی لمحوں بعد ڈھیلے ڈھالے شبِ خوابی کے لباس میں کوئی خوبصورت سی لڑکی اسکے سامنے ظاہر ہوئی۔

اندر آسکتا ہوں؟؟؟ وہ سرخ آنکھوں سے لب بھینچتا ہوا بولا۔

Welcome as always , my handsome animal !

وہ لڑکی اسکا ہاتھ پکڑ اندر کی جانب کھینچتی ہوئی اسکے کان سرگوشی کرتی ہوئی بولی۔ اور دروازہ بند کر دیا۔

ہے مسٹر لباس !  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بحرام فائلوں میں سر دیئے بیٹھا تھا اسکی چہکتی ہوئی آواز بحرام کے کانوں سے ٹکرائی۔  
فرمائیں؟ وہ مڑے بغیر بولا۔

اندر آسکتی ہوں؟؟؟ وہ ہاتھ پیچھے کی جانب باندھے مسکراتی ہوئی اجازت طلب نگاہوں سے اسکی پشت کو دیکھنے لگی۔

نہیں! وہ دو ٹوک بولا اور پھر سے مصروف نظر آنے لگا۔ ہنسنے پر یہ شخص ہمیشہ مجھ سے وہ کرواتا ہے جو میں نہیں کرنا چاہتی! وہ دل ہی دل میں سوچتی ڈھٹائی سے آگے بڑھی



اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

مس انا میں کے کہا۔۔۔۔ اس نے بولنا چاہا

، کیا ہو رہا ہے؟؟؟ وہ اسے بیچ میں ٹوک کر دلچسپی سے فائلوں کا جائزہ لینے لگی۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟؟؟ بحر ام نے ضبط پلکیں میچیں۔ اللہ۔۔۔۔۔ پوچھو مت تمہارے سر کے بالوں سے زیادہ مسئلے ہیں میرے، مگر فلحال یہ کہ میں بہت بور ہو رہی ہو!

وہ تو ایسے بولی جیسے 'مسلمہ کشمیر' بیان کر رہی ہو۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کیا کروں پھر میں؟ وہ سرد مہری سے بولا۔

فلحال وہ بزنس کے کاموں دلچسپی لینا چاہتا تھا مگر انا کے ہوتے ہوئے یہ ناممکن سالگ رہا تھا۔

مجھ سے باتیں ہی کر لو ویسے تم اتنا کم کیوں بولتے ہو؟؟!! اس نے ٹھوڑی کے نیچے مٹھی جماتے ہوئے اسکے چہرے پر نظریں ڈکائیں۔

میں نے کبھی آپ سے پوچھا آپ 'اتنا زیادہ' کیوں بولتی ہیں مس انا؟ وہ چڑ کر بولا۔

اور انا کی زبان کو بے اختیار ہی بریک لگی۔

ہو نہہ! وہ منہ چڑاتے ہوئے سیدھی ہو بیٹھی تو بحرام نے بھی فوکس کرنا چاہا۔

مگر تاریخ گواہ تھی یہ بالکل ناممکن سی بات تھی۔

بس کرو اتنا فوکس ڈر ہو گے چیزوں پر تو چشمے کی جگہ دور بین لگ جائے گی!

وہ اسکے چشمے پر چوٹ کرتی ہوئی بولی۔

حالانکہ اندر ہی اندر وہ یہ مان چکی تھی کہ چشمے وہ دنیا از حد ترین پرکشش مرد تھا۔

بحرام نے عاجزی سے پین فائل پر پٹنچا۔ اور اسکی کہنی دبوچ کر اسے کمرے سے باہر کھڑا

کیا اور دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔

ہاؤووووووور وڈ!! اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ وہ اسے برے برے القابات سے نوازتی

جیسے ہی مڑی۔ خوف سے دیوار سے جا لگی۔ سیاہ فام گارڈ اسے کھا جانے والی نظروں سے

دیکھ رہا تھا اس سے پہلے وہ اسے اٹھا کر باہر پھینک آتا۔ انا نے معصومیت کا ڈھونگ کیا۔

ہائے! یولوک ہینڈ سم ان بلیک!

وہ نزاکت سے انگلیاں ہلاتی ہوئی بولی۔ ساتھ ہی نامحسوس طریقے اسکی جیب سے اکی

کارڈ انکال لیا۔ مگر وہ ہنوز اسے گھور رہا تھا۔ وہ سرپٹ دوڑی اور پھر اپنے کمرے میں ہی آکر سکون کا سانس لیا۔

اللہ نے مجھے کتنا قابل بنایا ہے نا۔۔۔ وہ فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ کی کارڈ کو گھورنے لگی

اب دیکھو، میں تمہارے راز کیسے فاش کرتی ہو،

ہائے . . .۔۔۔ بے چارا بحرام،

وہ ڈرامائی انداز میں ہاتھ ماتھے پر جماتی مصنوعی دکھ سے بولی۔ اب بس اسے بحرام کے جانے کا انتظار کرنا تھا۔ اگر دوبارہ وہاں جاتی تو سیاہ فام گارڈز کا کوئی بعید نہیں تھا وہ اسے اٹھا کر ٹائیگر ہلز سے نیچے پھینک دیتے۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

نیو ایر میگزین شکر یہ ادارہ:



وہ رات گئے گھر لوٹا تو اسے کانوچ پر لیٹا پایا۔

اسے مکمل نظر انداز کیئے آگے بڑھا اور حسب عادت شرٹ اتار کر وہیں زمین پر پھینکی اور شاور لینے واشر روم میں گھسا۔ کچھ ہی دیر میں ٹاول سے سر رگڑتے ہوئے اس نے محسوس کیا کمرے میں عجب سی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے تعجب سے ٹاول اسٹینڈ پر ڈالا۔ اور رومیصہ کی جانب کی بڑھا مقابل رکھے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے قدرے اسکی جانب جھکا۔ اسکی ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پوروں پر سرخ گول دائرے اسے بہت بھلے لگے۔ وہ چیز کیا تھی؟؟؟ یمان سمجھ نہیں پایا۔

بے اختیار اس نے اسکی ہتھیلیوں ناک کے قریب کرتے ہوئے خوشبو سانسوں میں اتارنے لگا۔ بلاشبہ یہ وہی خوشبو تھی جو ہر سوں پھیلی ہوئی تھی

اگلے ہی لمحے وہ اپنی حرکت پر پسماندہ ہو کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھلا کب سے کسی عورت میں دلچسپی لینے لگا؟؟؟ وہ تیزی سے اٹھا اور جانے کے لئے مڑا مگر اسکے قدم پلٹنے سے عاری تھے۔ وہ شاید روتے روتے یہیں سو گئی تھی۔

یہ روتی بھی ہے؟؟؟؟ اسکے سرخ چہرے پر نظر ڈالتا ہوا سوچنے لگا۔ بے اختیار ہی وہ اسکے ماتھے کا جھومر تو کبھی ناک کی نتھلی چھونے لگا۔ کانوں میں بڑے بڑے آویزے

گلے کانیکس، کمر بند، اس نے ایسی دلہن پہلی بار دیکھی تھی۔ وہ خوشگوار حیرت اسکے جان لیو اسراپے پر نظر ڈالتا ہوا سوچنے لگا۔

وہ واقعی اتنی خوبصورت تھی یا آج اسے معلوم ہو رہی تھی۔ سمجھ نہیں پایا۔

آپ کے لیے کھانا لگائوں سر؟؟؟ ملازمہ کی آواز نے اسکا سحر توڑا۔

نہیں، بھوک نہیں ہے مجھے!

وہ اسکے چہرے میں محورخ موڑے بغیر بولا۔

وہ سر ہلاتی ہوئی جانے کے لیے مڑی۔

بات سنو؟؟؟ کسی سوچ کے تحت ایمان نے اسے روکا۔

جی سر! وہ چوکھٹ پار کرتی اسکے قریب آئی۔

یہ کیا ہے؟؟؟ وہ اسکے ہاتھوں پر بنے سرخ دائروں کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔

اسے مہندی کہتے ہیں، یہ مشرقی لوگوں کی ثقافت کا حصہ ہے وہ لوگ خوشی کے موقع پر

یا خاص طور پر دلہنیں اپنی شادیوں پر لگاتی ہیں! جس کے ساتھ یہ مخصوص لباس بھی

زیب تن کیا جاتا ہے

یہ پہلی بار تھا جب میمان کسی لڑکی کے 'Avtar' دلچسپی لیتا سے نظر آیا۔

مہندی! وہ زیر لب بڑبڑایا۔

اسکی گلابی ہتھیلیوں پر بہت بچ رہی تھی۔

اچھا؟ تو کیا اب یہ اسی قسم کے لباس پہنا کرے گی؟؟

وہ تعجب سے اسکے بھاری بھر کم لہنگے کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔ اسکا شدت سے دل چاہا

کہ اس طرح کئی اور رنگوں کے لباس میں اسے دیکھے۔

ہا ہا ہا، نہیں سر، یہ صرف شادی ہی پہنا جاسکتا ہے!

وہ ہلکا سا ہنس پڑی۔

اوہ؟ اچھا! اسکے چہرے پر مایوسی چھائی۔

یہ کیا لکھا ہے؟ کچھ آئیڈیا ہے!

وہ ہتھیلی کی ایک جانب لکھی سطر کو غور سے دیکھتا ہوا ملازمہ سے پوچھنے لگا۔

میں اردو زبان نہیں جانتی لیکن رکیں،

میں گوگل کر کے بتاتی ہوں!

وہ تیزی سے فون پر انگلیاں گھمانے لگی۔

یمان کی دلہن! وہ فون سے نظر ہٹاتی ہوئی بولی۔

یمان کی دلہن؟ وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوا۔

یس سر! وہ سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئی۔

اور اسے علم ہی نہ ہوا کب اسکے مسکرا اٹھے۔

فون کے تھر تھرانے کی آواز پر اس نے رومیصہ کا ہاتھ اسکے پہلو میں جمایا اور فون سے

لگاتا ہوا دور ہوا۔

ہاں مارشل؟؟؟ مقابل کی بات سن کر اسکے ہوش اڑ گئے۔ مارشل تم نے پی رکھی ہے

کیا بکو اس کر رہے ہو؟ وہ دھاڑا۔ اور فون کان سے ہٹاتے ہوئے اس نے عجلت میں

شرٹ اٹھا کر پہنی اور کوٹ، گاڑی کی چابیاں اٹھاتا ہوا انتہائی طیش میں باہر کی طرف

بھاگا۔



نبیشہ یونیورسٹی کے گیٹ پر تھی جب جینز کی پاکٹ میں اسکا فون تھر تھرایا۔ اس نے اسکرین پر ایک نظر ڈالتے ہوئے نظر انداز کر دیا۔ جس رات وہ ایمان کو ٹریپ کرنے والی تھی اس رات سے اس غیر شناسا نمبر سے اسے کالز موصول ہو رہی تھیں۔ نہ جانے کون تھا۔ اس نے عاجزی سے سوچا اور ایمان کے متعلق اپنے نئے منصوبے کے بارے میں سوچنے لگی۔ پہلا منصوبہ تو بری طرح سے ناکام ہو گیا تھا۔ وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اسکا فون پھر سے تھر تھرانے لگا۔

کیا مصیبت پڑ گئی ہے؟ کون ہے؟ اور بار بار فون کر رہے ہو؟ وہ غصے سے چلائی۔  
لیکن مقابل کی بات سن کر وہ سخت پریشان ہوئی۔ وہ جسپر کا ساتھی تھا جو اسکے ہاسپٹل ہونے کی خبر سے دینا چاہتا تھا۔

کیا ہوا اسے؟ اور اب کہاں ہے وہ؟ وہ از حد پریشان ہوئی۔ اچھا اچھا، ٹھیک ہے میں آتی ہوں! وہ تیزی سے فون بند کیئے ٹیکسی کو ہاتھ ہلاتی ایڈریس سمجھانے لگی۔

وہ جب سائٹیٹ پر پہنچا تو پولیس موبائلز، کے آس پاس موجود آفیسرز، زخمیوں کو لے

جاتی ایمبولینسز، فائزبرگیڈ کی آگ بجاتی گاڑیاں، ایک قیامت خیز منظر اسکا انتظار کر رہا تھا۔ اسکی پانچ سال کی محنت، بمع بائیس ارب روپوں کا پرجیکٹ پلوں میں ایک دھماکے کی نظر ہو گیا۔ وہ انتہائی مایوسی سے زمین بوس عمارت سے اٹھتے دھوئیں کو دیکھتا سائیٹ سے قدرے دور رکھی بیچ پر خود کو گراتے ہوئے سر جھکا لیا۔ کوئی بھی سوال جواب یا کسی قسم کا رد عمل ظاہر کیئے بغیر وہ خود پر سکون کرنے کی کوشش لگا۔

(Sorry for your lose )

افیسر کے افسوس زدہ لہجے پر اس نے ہلکا سا سراٹھایا۔ وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مارشل بھی اسکے قریب آکھڑا ہوا۔ اسکے کندھے جھکے ہوئے۔ وہ جانتا تھا ایمان کے لیئے یہ پرجیکٹ کتنا اہم تھا۔ جسکے لیئے اس نے سزیلینز کے خلاف جا کر سیکرٹری جنرل کو ڈرایا دھماکا یہ تاکہ اسکا یہ منصوبہ پایا تکمیل تک پہنچ سکے۔ مگر! اسکا کیا گیا سب اکارت گیا۔۔۔ ایمان جیسے خاموشی سے آیا تھا ویسے ہی اٹھا اور گاڑی کی جانب بڑھا۔ اسکی خاموشی کسی بڑے طوفان کا اندیش دے رہی۔ مارشل اسے مطمئن کرنے کے لیئے الفاظ ترتیب دینے لگا۔ ان سب کو اب اوپر والا ہی بچا سکتا تھا۔

اس نے نیند سے بوجھل پلکیں واکیں تو خود کو اجنبی کمرے میں پایا۔ سر بہت بھاری ہو رہا تھا وہ رات سلپنگ پلز کھا کر سوئی تھی اسی لیے معمول کے خلاف اٹھی۔ کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا۔

یمان کب آیا؟ کب گیا؟ آیا تھا بھی یا نہیں۔ اسے کچھ خبر نہیں ہوئی وہ لہنگا سنبھالتی اٹھی اور کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ خوبصورت نقش و نگار کے بڑے سے تخت والے ڈبل بیڈ پر 3d بیڈ شیٹ پر بنی عمارتوں کا نقشہ کمال لگ رہا تھا۔ ایک طرف پڑے ریک میں اسکے کپڑے ہینگ تھے۔ اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اسکے سارے لباس سیاہ رنگ کے تھے۔ اس نے کہیں سنا تھا کہ سیاہ رنگ کے شوقین لوگ بہت گہرے مزاج کے ہوتے ہیں۔۔۔ کمرے کا انٹیریئر قدرے انوکھا سا تھا۔ دیواروں عجیب سی میٹرز آویزاں تھی اتنی کہ وہ انہیں نام دینے سے بھی قاصر تھی۔ وہ تعجب سے الماری کی جانب بڑھی۔ تو کبڈ میں نفاست سے سچی اسنا پیر گن، کلشنکاف جیسی کئی بندوقیں ہینگ کر رکھی تھی۔ عجیب وحشی انسان ہے! اس نے ٹھاہ سے الماری دوبارہ بند کی اور لہنگا سنبھالتی دوبارہ اپنے کمرے کا رخ کرنے لگی۔

بحرام کے جاتے ہی اس نے کمرے کا رخ کیا۔ اسٹڈی ٹیبل پر کوئی بھی قابل اعتراض چیز اسکے ہاتھ نہ لگ سکی۔ تو اس نے ڈرسنگ روم کا رخ کیا۔

جو روم اکم اور اکلوتھنگ ہاؤس از زیادہ معلوم ہو رہا تھا۔ مختلف برینڈز کے trendy

اور formal کپڑے، ریسٹ واچز، کفلنک، ٹائیز، جوتے پر فیوم غرض پورا مال'

اکٹھا کر رکھا تھا ایک کمرے میں۔ اس کا سر چکرانے لگا تھا اتنی مہنگی چیزیں دیکھ کر اس نے

قدم باہر بڑھائے اور درواہ بند کر دیا۔ یہ کیا ہے؟ کچھ سوچتے ہوئے دوسرے کمرے کا

لاک گھمایا مگر وہ کھل کے نہیں دے رہا اس نے جینز کی پاکٹ سے کی کارڈ نکال کر جیسے

لاک اسکرین کے سامنے کیا ٹون ٹون کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلتا چلا گیا۔

واہ، اتنی کڑی سکیورٹی تو ورلڈ بینک کے لاکرز میں بھی ہوگی جتنی موصوف کے صرف

کمرے کے دروازوں میں نسب ہے! اس نے تنقیدی نظروں سے اندر جھانکتے ہوئے

کی کارڈ جینز میں گھسایا اور اندر چلی آئی۔

پھر جو اس نے دیکھا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ کمرے کی دیواروں پر بڑی بڑی

پینٹنگز آوازاں تھی۔ جو کہ عام بات تھی مگر۔۔۔۔!

وہ اسکی پیٹنگز تھیں، اس کا موجودہ چہرہ۔

اسکے قدم کمرے بیچ بیچ منجمد ہو گئے وہ شاڈ سی ان پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔ بے اختیار ہی اس نے اپنا چہرہ چھوا۔ یعنی ڈاکٹر سیانانے واقعی بحرام کے تخلیاتی چہرے اسے دے دیا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر تصویر کو چھوا۔

وہ اتنی خوبصورت تصویر تھی۔۔۔

وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی

اسے یقین تھا مارکو گراسی (Marco gaci) دنیا کا سب بہترین پینٹر ہے مگر بحرام کے ہاتھوں میں ایک الگ ہی جادو تھا۔ اسے لگا بھی وہ ساری پینٹنگز بول اٹھیں گی۔ 2000, 2015, 2012! سن اور مختلف ڈیس ہر تصویر کے کونوں پر لکھی گئی تھی۔ وہ نہ جانے کب سے اسکی محبت کے سحر میں مبتلا تھا۔ وہ بے یقینی سے گھوم کر ساری تصویروں کو دیکھتی پینٹنگ بورڈ کے قریب آرکی۔ اس سے پہلے کہ وہ سفید چادر اٹھا کر دیکھتی اسے باہر سے نامعلوم آوزیں آنے لگیں اس نے عجلت میں سب چھوڑ کر باہر کا رخ کیا اور دروازہ بند کر دیا۔

آپ نے نیوز دیکھی باس !

وہ فائلز ٹیبیل پر جماتا ہوا پوچھنے لگا۔

ہممم ! نہیں خیریت ؟؟؟ وہ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے مصروف انداز میں پوچھنے لگا۔

یمان کی سائٹ پر دھماکہ ہوا، وہ بھی تب جب اسکا پروجیکٹ کمپلیٹ ہونے والا تھا !

بحرام کی حرکت کرتی انگلیاں تھمیں۔

کب؟ اسے حیرانگی نہیں ہوئی تھی کیونکہ یہ معمولی تھا بزنس اور سیاسی تنازعات میں  
 یمان اور فرمان ہر طرف سے گھرے ہوئے تھے۔ اور تو اور انڈر ورلڈ میں یمان کی  
 وہشت سے لوگ خوفزدہ تھے یہ کس دشمن کی کارستانی تھی یہ پتا لگانا انتہائی مشکل تھا۔

کل رات دس بج کر اٹھارہ منٹ پر دھماکہ ہوا، سائٹ پر کام کرنے والے انجینئرز کے  
 علاوہ یمان کے لوگ بھی زخمی ہوئے، پندرہ سے زائد کی موت ہو چکی ہے اور باقیوں کی  
 تلاش جاری ہے ! وہ تفصیلات سے آگاہ کرنے لگا۔

اور یمان؟؟ کسی خیال کے تحت اس نے پوچھا۔

یمان اپنی شادی کی تقریب میں مصروف تھا ! اسلئے وہ خوش قسمتی سے بچ گیا ! ملک نے

لقمہ دیا۔

بحرام کو خطرے کی بُو محسوس ہو رہی تھی۔

ہمارے جو جاپان سے انجینیرز سے آئے تھے، انکی رہائش اور پرجیکٹ کی لوکیشن کے مونیٹرنگ سسٹم ڈبل کر دو اور اندر کے آدمیوں سے کہو کہ انکی حفاظت کو یقینی بنائے! وہ کہتا ہوا کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا۔

جو حکم! ملک حکم کی پیروی کرتا باہر نکل گیا۔

اور بحرام پر سوچ انداز میں جیبوں میں ہاتھ گھسائے سوچنے لگا۔ آخر کون اتنی جرات کر سکتا ہے ???

وہ جیسے جیسے وڈیو دیکھتی جا رہی تھی

اسکا دماغ گھومنے لگا۔

یشم و حشیانہ انداز میں جیپ کو پیٹ رہا تھا۔ اس نے انتہائی افسوس اور پیشمانی سے نظر اٹھا

کراسٹر پچر پر پیٹوں میں جکڑے وجود کو دیکھا۔

وہ لڑکا بہت بری طرح سے مارا، اور یہ سب تیری وجہ سے ہوا، منع کیا تھا بھائی کو نہیں  
پڑنے کا لڑکی لوگوں کے چکر میں لیکن نہیں مانا اپنی !

جسپر کا ساتھی موبائل تقریباً ہمیشہ کے ہاتھ سے چھینتا ہوا غصے سے بھڑکا۔

آئی ایم سو سوری !

وہ آہستگی سے نم آواز میں اتنا ہی کہہ سکی۔ اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ لیشم اس  
حد تک اسکے معاملے میں سیر نہیں ہو چکا ہے۔ اسے جلد سے جلد لیشم کو سچ بتا دینا چاہیے

تھا۔ جانے وہ کیساری ایکٹ کرے گا؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔ اب کیسی طبیعت ہے جسپر کی ؟

وہ گال رگڑتی ہوئی پوچھنے لگی۔

ٹھیک ہے پہلے سے ! وہ ایک ناراض نظر اس پر ڈالتا ہوا برہمی سے بولا۔

جب اسے ہوش آئے تو مجھے کال کر کے انفارم کر دینا ! اسکے رکنے کا کوئی جواز نہیں بنتا  
سو وہ بیگ کندھے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ مثبت انداز میں سر ہلاتا ہوا اسکا راستہ چھوڑ  
کر ایک طرف ہوا۔



وہ فریش ہو کر نیچے آئی تو نوکروں کو معمول سے زراہٹ کر یہاں وہاں جاتے  
دیکھا۔ کچن سے کھسر پھسر کی آوازیں آرہی تھی۔

کیا ہوا ہے یہاں؟ چہ مگوئیوں کسی خوشی میں ہو رہی ہیں؟ وہ تعجب سے کچن کے کائونٹر پر  
رکھی کرسی موڑ کر بیٹھی گئی۔

آپ کو علم نہیں یمان سر کے نئے آفس میں دھماکہ ہوا ہے! وہ پراسرار آواز میں  
سرگوشی کرنے لگی۔

اور رومیصہ کا ہاتھ بے اختیار سینے پر پڑا۔ اسے یمان کی قطعاً پرواہ نہیں تھی۔

مگر وہ معصوم لوگ جو اسکی دشمنی کے بھینٹ چڑ گئے۔ کب کیسے مجھے کسی نے بتایا کیوں  
نہیں؟؟؟

وہ حیرت سے قدرے اونچی آواز میں بولتی ٹیبل سے موبائل اٹھا کر باہر کی طرف  
بھاگی۔ یمان اپنی گاڑی گھماتے ہوئے جیسے مین روٹر پر ڈالی اسے رومیصہ کی گاڑی  
کنسٹرکشن سائٹ پر آتی دیکھائی دی۔

یہ لڑکی اسکی جاسوسی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی! اس نے غصے سے ہاتھ اسٹیرنگ پر مارا اور گاڑی عین راستے کے پیچ و پیچ روکی۔ اور بونٹ سے ٹیک لگائے باہر آکھڑا ہوا۔

ہٹو میرے راست سے! وہ گلاس ونڈوسے باہر جھانکتی ہوئی چلائی۔

راستے میں تم۔۔۔ میرے آرہی ہو رومیصہ بی بی!

اس نے تحمل سے کہا۔

راستے سے ہٹو یمان میں تم سے الجھنا نہیں چاہتی!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لفظ چبا چبا کر بولی۔

الجھ تو تم مجھ سے چکی ہو بیگم! اب تم باہر آؤ گی یا میں اندر آؤں! وہ تنبیہی نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔ رومیصہ نے گاڑی لاک کی اور دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کرتی باہر آئی۔

کیا تکلیف ہے صبح صبح؟؟؟ وہ بھری۔

تکلیف تو تمہیں ہے، جو میری ہر چیز کے بارے جاننے کے لیے تم بہت اتا ولی ہو جاتی

ہو!

وہ جیب میں مٹھیاں گھسائے اسے گھورتا ہوا بولا۔

کس قدر بے حس انسان ہو تم، وہاں اتنے لوگوں کی موت ہو چکی ہے، اور تمہارے

چہرے پر ملال کی رمتق تک نہیں ابھری، ہنوز تم میرے پیچھے پڑے ہو!

وہ تاسف سے سر جھٹکتی ہوئی۔ اسے غصہ دلا گئی۔

ہاں تو کیا کروں؟ جو ہونا تھا وہ ہو گیا؟؟؟

اس نے اپنے جذبات دباتے ہوئے نارمل رہنے کی بھرپور کوشش کی۔ اسکا بھی تو اتنا

نقصان ہوا تھا وہ اسے نظر کیوں نہیں آیا؟؟؟

تم میں اگر انسانیت نام کی چیز ہوتی تو آج معصوم کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا! وہ دانت پیس کر

بولی۔

یمان نے غصے سے سر جھٹکا وہ بہت دیر سے کنٹرل کر رہا مگر اس لڑکی کی زبان تھمنے کا نام

نہیں لے رہی تھی۔

گاڑی میں بیٹھو،

وہ بونٹ کے سامنے سے ہٹتا ہوا اپنے کار کی جانب اشارہ کرنے لگا۔

میں تمہارے حکم کی غلام نہیں ہوں وہ ہتھے سے اکھڑی۔ میں اگرچہ ہوں توچپ ہی رہنے دو ورنہ بہت پچھتاؤ گی، اور رہی بات غلامی کی تو تمہاری ہر ہر سانس میرے حکم کی غلام ہے، احسان مانو میرا، جو میں نے تمہیں بچایا ورنہ اگر میں چاہتا تو تمہیں وہی مرنے کے چھوڑ دیتا !

وہ چبا چبا کر باور کروانا سکی کہنی دبوچتے ہوئے کار میں دھکیلنے لگا۔

اس سے تو اچھا ہوتا تم مجھے مرنے ہی دیتے،  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 وہ بھی کہاں کسی کی رکھنے والی تھی۔

دیکھو لڑکی میں بہت پریشان ہوں پہلے ہی، تم مجھے اور نہ بھڑکائو تمہارے لیئے یہی بہتر ہوگا !

وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا گاڑی آگے بڑھالے گیا۔

کنسٹرکشن سائٹ پر ابھی خطرہ تھا۔۔۔ وہ اسے وہاں دور لے گیا۔۔۔ گھر پہنچتے ہی تقریباً سے اپنے گھسیٹتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں لے آیا۔

آج سے بلکہ۔۔۔ اب سے تم یہیں رہو گی، آفس جانا بند، اور یہاں وہاں گھومنا بھی  
بند تمہارا !

وہ اسے بیڈ پر دھکیلتا ہوا حاکمانہ انداز میں بولا۔

آج تم نے ثابت کر دیا انسان بننے کے لئے علم ہی کافی نہیں ہوتا۔۔۔ تربیت کا ہونا بھی  
ضروری جو تمہارے باپ نے،

چٹاخ کی آواز نے اسکی چلتی زبان کو بریک لگا دی۔ وہ بے یقینی سے اپنا گال پر ہاتھ رکھے  
ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے گھورنے لگی۔

یمان کو اگلے ہی پل اپنی اس حرکت پر پیشمانی ہوئی۔ وہ جتنا بھی ظالم سہی مگر اپنے ساتھ  
منسلک ہونے کے ناطے اسے رومیصہ پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔ اسکی پیشمانی اگلے

ہی پل زائل ہوتی دکھائی دی۔ جب رومیصہ نے بدلے میں ایک زوردار تھپڑ اسکے گال  
پر دے مارا۔ وہ بے جا ظلم زیادتی برداشت کرنے والیوں میں سے نہیں تھی۔ وہ آج کی

لڑکی تھی۔ مضبوط بااثر۔ یمان کو اس سے یہ توقع نہیں۔ آہہہہہہہ! وہ غصے سے چیختا ہوا  
اسکی جانب بڑھا۔ رومیصہ خوفزدہ ہو کر پیچھے کو ہوئی اور توازن برقرار نہ رکھ سکی اور بیڈ

پر جا گری۔ یمان نے لہو ٹپکتی نظروں سے اسکی جانب بڑھے ہوئے ہاتھ واپس کھینچے اور

ٹھاہ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کرتے ہی واشر روم میں گھسا۔ اور کپڑوں سمیت ہاتھ  
ٹب میں ڈوبتا چلا گیا۔

نبیشہ گھر پہنچی تو ایک اور سرپرست اس کا انتظار کر رہا تھا۔ کچن کی فریزر پر لگی چٹ اسکی  
نظروں سے گزری۔ اس نے پانی کا گلاس حلق میں اندھیلے ہوئے گلاس کا نوٹر پر رکھا۔  
اور چٹ کھینچ کر اتاری۔

اتمہاری بہن نے یمان سے شادی کر لی اوہ بڑ بڑاتی شاکی نظروں سے چٹ کو گھورنے  
لگی۔

اتنی جلدی؟ یہ سب اتنی جلدی ہو جائے گا اسکا تو علم ہی نہیں تھا۔ تبھی یمان نے میڈیا  
کی نظروں سے تقریب نہیں گزرنے دی کیونکہ وہ جانتا تھا اگر میڈیا آتا تو سوالوں کی  
بھرمار بھی ساتھ ہی آتی۔ وہ اسکی بیوی کا فیملی سیکرٹونڈ، اور اس قسم کے کئی سوال  
کرتے جنکا جواب انکے پاس نہیں تھا۔ اسے لگا وہ کسی طرح رومیصہ یمان سے چنگل سے  
بچالے گی مگر؟ اسکی نظروں سے سامنے ملان فیشن ہائوس کا منظر گھومنے لگا۔

کہیں ایسا تو نہیں رومیصہ نے اپنی خوشی سے یہ شادی کی ہو؟ یہ سوچ ہی اسکے تکلیف دہ تھی۔ یمان کو وہ اپنا دشمن مان چکی تھی۔ اب رومیصہ کو وہ کس خاٹے میں ڈالتی۔ وہ اپنی بہن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتی تھی۔ بھلے ہی اس نے یمان سے مرضی کی شادی کی ہو۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو؟؟؟ سوچ سوچ کر اسکا دماغ پاگل ہونے لگا۔ کئی سوال اسکے دل دماغ میں گردش کرنے لگے۔ جنکا جواب صرف رومیصہ ہی دے سکتی تھی۔ وہ چٹ وہیں رکھ کر رومیصہ کے پاس جانے کا منصوبہ بنانے لگی۔ جبکہ وہ اچٹ بھیجنے والے انسان مکمل طور پر بھول چکی تھی۔

وہ الارم کی آواز پر آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھی۔ کمفرٹر ہٹاتے ہوئے اس نے سیلپرز اڑسی اور گلاس وال کے پردے ایک طرف ایک سرکا دیئے۔

یمان تمام رات گھر نہیں آیا تھا۔ اس نے گلاس وال کے پار میڈیا اور پولیس کے نمائندوں پر ایک سرسری نگاہ ڈالی اور پردے برابر کرتی فریش ہونے واشر و م کارخ کرنے لگی۔ لیکن پھر اسے یاد آیا یمان نے اسکا آفس جانا بند کر دیا تھا وہ پیر پٹختی ہوئی واپس بیڈ پر آ بیٹھی۔ وہ اس قید خانے میں بلکل نہیں رہ سکتی تھی۔ سو اس نے ایکٹیوٹی

ڈھونڈنا چاہی تب تک۔ بیان کے آتے ہی وہ دو ٹوک اس سے بات کرے گی اس نے سوچا  
- اور بال لپیٹی۔

کبڈ سے میں کھلی اسکی اسلحے کی دکان اسمیٹ کر ایک طرف رکھی اور واڈروب سیٹ  
کرنے لگی۔ کسی احساس کے تحت اس نے نظر گھما کر گلاس وال کی طرف دیکھا تو وہ  
شاکڈ رہ گئی۔

نبیشہ؟؟؟ وہ بے یقینی سے بڑبڑاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی وہ نبیشہ ہی تھی۔ یا اسکا وہم تھا۔ نبیشہ قدم قدم چلتی اسکے  
عین سامنے آکھڑی ہوئی۔ اسکی آنکھوں میں رومیصہ کی طرح نہ تو آنسو تھے نہ ہی  
گر مجوشی۔

ن۔ ن۔ نبیشہ؟ یہ تم ہو؟ وہ اسے چھو کر بے یقینی سے بولتی اسکے گلے سے لگی۔ نبیشہ  
کی پلکوں جنبش سی ہوئی۔ اس نے سفاکی سے اسے پرے دھکیلا۔

نبیشہ؟؟ رومیصہ پتھرائی آنکھوں سے اس حرکت پر اسے دیکھنے لگی۔

شادی مبارک ہو مسزیمان، دیکھنے میں تو بڑی خوش لگ رہی ہو! وہ اسکے پیچھے بکھرے



لگج کی طرف اشارہ کرتی تنقید کرنے لگی۔

نہی۔۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے، تم آؤ یہاں بیٹھو

میں تمہیں سب بتاتی ہو! وہ اسکا بازو تھامتی ہوئی اسے بیڈ کی اور لے جانے لگی۔

بسسس، یہ ڈرامے میرے سامنے کرورومیصہ!

وہ پھٹ پڑی۔ اسکے سرد لہجے پر وہ بے بسی سے رو دی۔ کیوں کی تم نے یہ شادی؟ تم جانتی ہونا اس جاہل شخص نے کیسے ہماری زندگیاں برباد کر دیں اسکے باوجود تم نے اس سے شادی رچالی! وہ ہزینی انداز میں چلائی۔

نبیشہ تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو میری پوری بات تو سن لو ایک بات میں نے تمہارے لیے کیا!

وہ کسی مجرم کی طرح صفائیاں دینے لگی۔ اچھا؟ میرے لئے؟ کیسے میرے لیے کیا زرا ایکسپلین تو کرنا؟

وہ تنزیہ گویا ہوئی۔

بیان نے مجھے دھمکی دی تھی اگر میں اس سے شادی نہیں کرتی وہ تم دونوں کو،

ہم دونوں؟؟؟ ہاں؟؟؟ ہم دونوں کون رومیصہ؟

وہ ہزیانی انداز میں چلائی۔

تم اور ایمان اور تمہارے علاوہ کون ہے میرا!

رومیصہ نے دہائی دی۔

واہ، رومیصہ واہ!

Look how cool you're

اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی نبیصہ زور زور اسکے منہ پر تالیاں بجانے لگی۔

نبیصہ تم۔۔۔ وہ اس سے آگے کچھ کہہ ہی نہ سکی۔ وہ کتنا بدل گئی۔ رومیصہ کو یقین نہیں آیا۔

ہوش کے ناخن لور رومیصہ نبی، ایمان مرچکی ہے چھ مہینے پہلے! وہ اسکی بازو جھنجھوڑ کر بولی۔

رومیصہ کے سر پر گویا آسمان آگرا ہوا۔



سدا۔

وہ کسی احساس کے تحت گن نکلاتا ہوا محتاط قدموں سے واشروم کے کھلے دروازے کی طرف بڑھا۔ کھڑکی کھلی تھی یقیناً کوئی یہاں سے اندر آیا تھا۔

کس کی اتنی جرات کے وہ کہ اسکے گھر میں گھس آئے؟ اس نے اچھنبے سے سوچتے ہوئے گن دوبارہ پشت میں اڑسی۔ اور کمرے میں آتے ہوئے اسے بانہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور دو انگلیاں اسکی گردن پر جما کر نبط چیک کی۔ وہ بے ہوش تھی۔

وہ کمرے میں غصے سے چکر کاٹا مارشل کو آوازیں دینے لگا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یس باس! وہ بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا۔

کہاں مرے ہوئے تھے تم؟ یہاں کوئی میرے کمرے میں میری بیوی کو نقصان پہنچا کر چلا گیا اور تمہیں خبر تک نہیں ہوئی؟؟؟ وہ دھاڑا۔

مارشل حیران رہ گیا۔

جواب دو مارشل؟ وہ چیخا۔

س سوری باس! وہ بے چارہ اب اور کیا کہتا اسکے تو فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ اندر

کیا ہوا رہا ہے وہ کبھی ہاسپٹل، تو کبھی سائٹ پر خوار ہو کر اب لوٹا تھا۔ دفع ہو جاؤ، شکل

غائب کرو اپنی یہاں !

وہ غصے سے کہتا ہوا صوفے پر جا بیٹھا۔

مارشل اسکے رویے سے شکستہ دل ہو کر واپس مڑ گیا۔

کئی لمحوں بعد بھی اسے ہوش نہ آیا تو وہ پریشانی سے اٹھا۔۔۔ پانی گلاس اٹھائے اسے

قریب گیا۔

رومیصہ؟؟؟ وہ پانی کے چھینٹے اس کے منہ پر مارتے ہوئے اسکا گال تھپتھپانے لگا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے پلکیں کی تویمان کو خود پر جھکا پایا۔

تم۔۔۔ ٹھیک ہو؟ کوئی آیا تھا یہاں؟؟؟

وہ کچھ جھجک کر پوچھنے لگا۔ نہ جانے وہ پوچھ ہی کیوں رہا تھا۔

رومیصہ اسے پیچھے دھکیلتی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

تم نے میری بہنوں کی زندگی کے بدلے میں مجھ سے شادی کی تھی نا، دھوکہ دیا تم نے

مجھے؟

وہ آنکھوں میں بے یقینی لیئے اس پر پھٹ پڑی۔

سمجھا نہیں میں؟

ایمان اسکی آنسوؤں سے لبریز آنکھوں میں دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔

سمجھو گے بھی کیسے۔۔ ایمان کہاں ہے؟

کیا کیا تم نے اس کے ساتھ؟؟

اس کا گریبان دبوچتے ہوئے ہزیانی انداز میں چیختی ہوئی پوچھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Ar... کون ایمان؟ میں کسی ایمان کو نہیں جانتا!

وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتا ہوا بولا۔ اگر اسکی جگہ کوئی اور اس طرح سے اس سے مخاطب

ہوتا تو خدا ہی جانتا تھا وہ اسکا کیا حال کرتا۔ مگر سامنے رومیصہ تھی۔ جسکے لیئے اسکے دل

میں ایک نرم کو نپل پھوٹنے لگی۔

کس مٹی کے بنے ہو تم ہاں؟ کتنے وثوق سے تم میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

جھوٹ پر جھوٹ بول رہے ہو!

وہ انتہائی نفرت سے اسے مورد ہلکیاتی ہوئی بولی۔

میں نے تمہاری بہنوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا یقین کرو! اس نے لہجے میں نرمی برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔ رومیصہ نے آنکھوں میں سچائی موق دکھائی۔۔

تو نبیشہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی؟؟؟

اللہ، میری معصوم بہن! نہ جانے کیا ہوا ہوگا اسکے ساتھ! وہ پریشانی سے روتی کمرے میں چکر کاٹنے لگی۔ اسکی حالت واقعی قابل رحم تھی۔

وہ حد سے زیادہ حیران ہوا۔ بھلا کوئی کسی کے ساتھ اتنی بے لوث محبت کر سکتا تھا۔ وہ بھی آج کے زمانے میں؟ کاش ان کی فیملی کے درمیان بھی اتنا مضبوط رشتہ ہوتا۔ مگر وہ فیملی تھے ہی کب۔۔۔!

اس نے ہمدردی کے تحت پانی کا گلاس بھرا اور اسکی جانب بڑھایا۔

مجھ پر تمہاری ان ہمدردیوں کا کوئی اثر نہیں والا! اس نے نفرت سے پھنکارتے ہوئے زور سے ہاتھ مار کر پانی کا گلاس زمین بوس کر دیا۔

تم حد سے بڑھ رہی ہو؛

بیمان نے ضبط سے دانتوں سے تلے زبان گھماتے ہوئے سر جھٹکا۔

حد سے تم بڑھ رہے ہو یمان،

انتہائی بے حس انسان ہو، تم ہر روز ایک نیاز خم دیتے ہو، اور اس زخم پر نمک چھڑکنے کی خاطر تم جھوٹی ہمدردیوں کا سہارا لے لیتے ہو، اور کتنی دل جلاؤ گے؟ کتنا؟ کاش تمہاری گولی سے میں اسی دن مر گئی ہوتی تو آج زندہ ہونے کا عذاب نہ سہنا پڑتا !

وہ ضبط کھو کر اسکے سامنے رو پڑی۔ جو وہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ یمان ضبط سے لب بھینچے

وہ اسکے ٹپ ٹپ گرتے آنسوؤں کو سنجیدگی سے گھورتا کسی فیصلے پر بینچا اور لمبے لمبے  
 ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔  
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

میرے مالک مجھے صبر عطا کر! وہ ہاتھوں کی انگلیاں بالوں میں پھنساتی سسکی۔

کمرے سے نکلتے ہی اس نے غصے سے بھرپور تاثرات لئے فرمان کے آفس کا رخ کیا۔

میں اس لڑکی کو کل ڈیوورس دینے والا ہوں بس !

انتہائی غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے اٹل انداز میں بولا۔



کیا بات ہے جو ان؟

شادی کی پہلی صبح ہی طلاق جیسی نامعقول باتیں؟

وہ چشمہ ناک سے ہٹا کر ٹیبل پر رکھتا ہوا بیٹے کی طرف مخاطب ہوا۔

کم آن ڈید، انف از انف آپ جانتے ہیں میں اس طرح کی زندگی کا عادی کا نہیں ہوں

اور ہم بہت الگ ہیں،

یہ رومیہ کے آنسوؤں کا اثر تھا۔۔۔

اگر وہ اسکے ساتھ خوش نہیں تھی تو اسے بھی بے نام رشتے کی ازیت کاٹنے کا شوق نہیں تھا

اسے فرمان کا آرام دہ لہجہ دیکھ اور تپ چڑھی۔

وہ لفظوں پر زور دیتا ہوا اسے باور کروانے لگا۔

دیکھو یمان، یہ شادی کا فیصلہ میرا تھا میں مانتا ہوں، جو تم نے تم نے مان کر میرا مان اور

بڑھایا یہ بھی مانتا ہوں، لیکن وہ کوئی عام عورت انہیں ہے جو ایک دو دن بعد تم اکتا کر

اسے پھینک دو اور نئی لے آؤ،

وہ سختی سے گویا ہے۔

اسے اپنا منصوبہ برباد ہوتا دکھائی دیا

ڈیڈ، بات اکتانے کی یا بور ہونے کی نہیں ہے،

وہ عاجزی سے چلا اٹھا۔

وہ نہیں سمجھا پارہا تھا اپنے جذبات

جو بھی ہے یمان تمہارے نکاح میں ہے وہ، اور !

بس ڈیڈ آپ نہیں سمجھیں گے، میں نے آپ کی بات مان کر اس رشتے پر حامی بھری  
تھی لیکن اسکے باوجود میں نے کوشش کی اب مجھ سے اور نہیں ہو گا یہ میں اور برداشت  
نہیں کر سکتا اس لڑکی کو

میں کل ہی اسے ڈیورس دینے والا ہوں، دیٹس اٹ !

وہ تَ نیں رگوں سے کہتا اپنا حتمی فیصلہ سنا کر جاچکا تھا۔ اور فرمان نے سر پکڑ لیا۔

وہ آفس سے تھکا ماندہ واپس لوٹا تھا...

کھانا کھا کر آرام کرنا چاہتا تھا۔ مگر جیسے ہی اسکی نظر سامنے پڑی ہتھیلیوں پر کف موڑتے ہاتھ دھمبے پڑے۔

وہ گلاس وال سے ٹیک لگائے بڑے وثوق سے اسے گھور رہی تھی۔ قدم قدم چلتی ہوئی اسکے نزدیک آئی اور کسی تفتیشی افسر کی طرح جانچتی نگاہوں سے دیکھتی اسکے گرد چکر کاٹنے لگی۔

بحرام نے سوالیہ نظروں سے گردن کو ہلکی سی جنبش دی۔

پتا ہے تم بہت ہی فارغ قسم کے مصور ہو!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

اور بحرام پل بھر میں اصل قصے تک جا پہنچا۔

تم جاسوسی کر رہی تھی؟

اسکی رگیں تئیں۔

کہہ سکتے ہو۔۔۔ انانے کندھے اچکائے

بحرام کے اعصاب تنے۔۔ اسے یہ حرکت بلکل نہ بھائی

تو مجھے پتا چل گیا کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو،

وہ ایڑھیاں کے بل اونچا ہوتے ہوئے انتہائی پر اسرار انداز میں اسکے کان میں منمنائی۔

-- اور کہ تم --- وہ کہتے رک کر بجرام کے سپاٹ چہرے کو دیکھنے لگی۔

کیا؟ ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟

نہیں کرتے مجھ سے محبت؟

وہ آنکھیں نکالتی ہوئی بے جھجک بولی۔

بجرام اسکے دھونس بھرے انداز پر بے ساختہ ہی مسکرایا۔ اور سر جھٹکتا ہوا آگے بڑھنے

لگا۔

انا کو بے جا ہی غصہ آیا وہ پھر اسے سوال کو گول مول کر گیا تھا۔ اس نے بڑھ کر اسکی

کہنے دو پختے ہوئے اپنے سامنے کھڑا کرنا چاہا مگر ناکامیاب رہی۔ اسے رتی برابر فرق نہ

پڑا تو وہ خود اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔

دیکھو اگر تم شرم مارے ہو بلکل --- مت شرمائو۔۔۔ ایزی ہو جائو۔۔۔ اور کہو کہ تم مجھ

سے محبت کرتے ہو،

وہ ہاتھ جھلا کر بولتی بحرام کو اپنی استانی معلوم ہونے لگی۔

کیوں کوئی ذبردستی ہے؟ وہ دل ہی دل میں مسکراتا بظاہر سنجیدگی سے گویا ہوا۔

ہاں ذبردستی ہے بولو جلدی،

وہ اٹرین چھوٹنے کی سی جلدی مچاتے ہوئے پیروں اچھلی۔ اس نے ٹھان لیا تھا کہ بلوا کر

ہی دم لے گی۔۔۔

ٹھیک ہے، میں۔۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے !

وہ تھوڑی کھجاتا کچھ توقف بعد بولا۔

اور یہ کہ تم مجھ سے شادی بھی کرنا چاہتے ہو؟

اگلی پیش گوئی پر وہ گویا ہنسی دباتا ہوا بولا۔

اور، یہ کہ، میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے !

بات مکمل کرنے کے بعد اس نے زرا سارخ موڑ کر ہنسی دبائی۔ اس سے احمقانہ رویے

کی توقع کی جاسکتی تھی۔۔۔ کیونکہ انا تھی۔۔۔

ریٹلی؟ وہ نامعلوم دوپٹہ انگلیوں کے بیچ مسلتی مصنوعی حیرانگی سے گویا ہوئی۔

ریٹلی؟ اور اس بے چارے کو لگایا یہ بھی اس کے پیچھے دہرانا ہے سو۔۔۔ وہ دہراتا گیا۔

ٹھیک ہے سوچوں گی اس بارے میں پھر جواب دوں گی!

وہ ایک ادا سے کندھے پر سے بال جھٹکتی ہوئی بولی۔

ٹھیک ہے اچھے سے سوچ لو،

لیکن جواب 'ناں' میں ہونا چاہئے۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | A... وہ آرام دہ لہجے میں کہتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

؟ کیا کیا؟؟؟ وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی۔ لیکن تم نے خود ہی تو کہا کہ تم،

وہ تو تم نے کہا تھا! انابی بی

وہ جتا کر مزے سے بولا۔

وہ بحرام ہی کیا جو جیتی بازی نہ پلٹ دے

اب جائو یہاں سے اور اچھی طرح سوچ بچار کرو!

وہ ریسٹ وائچ اتار تا شاہور لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

تم میری محبت کی توہین کیوں ہو رہے ہو !

سدا بہار کی جذباتی انا بھرائی آواز میں کہتی اس بے عزتی پر رو دینے کو تھی۔

بحرام کو اب غصہ آنے لگا تھا۔

سنو لڑکی ! تپے ہوئے انداز میں اسکے دائیں بائیں ہاتھ جمائے۔ انا گلاس وال سے جا

لگی۔ ساتھ ہی وہ اسکی طرف دیکھنے سے پرہیز برتنے لگی۔

توہین تم میری محبت کی کر رہی ہو، لفظوں کی کیا اوقات کہ وہ میرے جنوں کو تم پر

آشکار کر سکیں،

ایک بات اور۔۔۔ وہ زرا اسکی جانب جھکا

جس دن تمہیں سچ میں سے مجھ سے محبت ہو جائے گی اس دن تمہیں بتانے کی

ضرورت کی نہیں پڑے گی، تمہارے آنکھیں بیان کریں گیں محبت کی تباہ کاریاں جیسے

میری آنکھوں میں تمہارا عشق صاف نظر آتا ہے !

وہ آخری کے الفاظ چبا چبا کر کہتا پیچھے ہٹا اور واشروم میں جاتا دکھائی دیا

اس قدر جان لیوا اقرار پر وہ تو ہوش کھونے کے قریب تھی۔

ہاں ٹھیک ہے وہ اتنی محبت نہیں کرتی تھی، جتنی وہ اس سے کرتا تھا مگر،

ہو جاتی نامحبت بھی آہستہ آہستہ .،

اس طرح بے عزت کرنے کا کیا مقصد تھا !

وہ اندر ہی کڑھ کر رہ گئی۔

اور دروازے کے قریب پہنچتے ہوئے رک کر مڑی۔

اکڑو۔۔ کھڑوس۔۔ مغرور کہیں کا، تمہاری اکڑ تو اب میں نکالتی ہوں، دیکھتے جاؤ بس!

وہ کھا جانے والی نظروں سے 'غائبانہ' بحرام کو گھور کر کہتی آگے بڑھ گئی۔

رومیہ سے ملنے کے بعد وہ ادس سی ہو کر 'پنک لیک' چلی آئی۔ آج اسے شدت سے

ایمان کی یاد آرہی تھی۔

اس نے آنکھیں بند کر کے پتھر کی پشت سے سر ٹکا لیا۔ ماضی کی خوبصورت یادیں اسکے

دماغ میں کسی فلم کی طرح چلنے لگیں۔ کتنے خوش تھے وہ لوگ جب انہوں نے اٹلی کی



سرزمین پر پہلا قدم رکھا تھا۔ اپنے خوابوں کو حقیقت کی شکل دینے کا کس قدر سہانہ

احساس تھا

مگر یکایک سب الٹ پلٹ ہو گیا حقیقت کا وہ 'روپ زندگی نے انہیں دکھایا کہ اب خواب دیکھنے سے بھی وہ کترانے لگی تھی۔ کبھی کبھار ہم یہ سوچتے ہیں کہ خدا بھی کتنی نا انصافی کر بیٹھتا ہے کسی کو دینے پہ آئے تو دیتا چلا جاتا ہے کسی کے حصے میں تکلیف لکھے تو

لکھتا چلا آئے

مگر ہم نا سمجھ اور کم علم ہیں اپنی کہانیاں خود ہی لکھتے چلے جاتے ہیں، یہ سوچے سمجھے بغیر کہ شکوہ کر بیٹھتے ہیں مگر اصل کہانی تو وہی تخلیق کر سکتا ہے۔

(سائرہ اقبال کے ناول۔ وفا کا پودہ شجر ہو اسے اقتباس) مگر وہ ماضی کے بارے میں سوچ سوچ کر آنسو نہیں بہانا چاہتی تھی۔ نہ مستقبل میں ہونے والے واقعات سے خوفزدہ تھی۔ نہ ہی موت۔ اس نے اپنوں کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی اب تو اسکے اندر جینے کی چاہ ہی ختم ہو گئی تھی تو موت سے خوف کیسا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پر وقت دیکھا۔ اور گال رگڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ کیفے جانے کا ارادہ رکھتی تھی مگر شاید یہ ممکن نہ تھا۔ فون کے چھنگھاڑنے کی آواز پر اسکے

بڑھتے قدم رکے۔ جسپر کے ساتھی کا نمبر تھا۔ اس نے جلدی سے فون کان سے لگایا۔

لیکن مقابل کے الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ

نبیشہ کو اپنی سماعتیں محروم ہوتی معلوم ہوئیں۔

مر گیا،؟ . ج س پر! اسکا واحد رہنما؟ جس نے اسے زندگی کے مقصد سے رو برو کروایا

تھا؟

اسے یقین نہیں آرہا تھا اتنے قریبی لوگوں کی موت دیکھنے کے بعد وہ زندہ کیسے تھی۔

فون اسکے ہاتھ چوٹ کر پتھروں سے ٹکراتا پانی میں بہ گیا۔ اور وہ پتھرائی آنکھوں

سے صدمے کی کیفیت گھٹنوں کے بل وہیں ڈھیر ہو گئی۔ یہ بھی احساس نہ ہوا کہ اس

نے بہت محنت کے بعد جو ثبوت اکٹھا کیئے تھے وہ فون سکیت پانی کی لہروں کی نظر

ہورہے تھے۔۔

وہ گوگلز آنکھوں پر سجاتی ہوئی گاڑی کی طرف بڑھی۔ اسکا ارادہ آفس جانے کا تھا۔ اس

نے جیسے ہی ہاتھ بڑھا کر گاڑی کا دروازہ کھولا۔ یمان نے فوراً سے پہلے دروازے پر ہاتھ

مار کر اسے پھر سے بند کر دیا۔

اسکے لبوں سے غصیلی سانس برآمد ہوئی

اگر تم مجھ پر اس بات کا رعب جمانے آئے ہو کہ تمہارے منع کرنے کے بعد بھی میں

آفس کیوں جا رہی ہو، تولو!

وہ کہتی ہوئی اسکے عین سامنے آکھڑی ہوئی۔

میں تم سے زرا بھی خوف زدہ نہیں ہوں یمان فرمان،

اور میں وہی کرونگی جو میرا دل کہے گا!

اب ہٹو میرے راستے سے!

وہ ناگواری سے بولی۔

لیکن یمان اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا۔

کیا مسئلہ ہے تمہارا آخر؟؟؟

وہ آنکھوں سے چشمہ ہٹاتی ہوئی اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگی۔

یمان نے خاموشی سے ڈیوورس پیپر زاسکی ہتھیلی پر دھرے۔ اور قدرے ٹیک لگا کر اسکے تاثرات جانچنے لگا۔

یہ کیا ہے؟ اس نے بھنویں سکیرٹیں اور ساتھ ہی کاغزات نظروں کے سامنے کئے۔

ہونہ۔۔۔۔۔ دل جلانے دینے والی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا۔

تمہاری خواہش کے مطابق!

وہ اس پر احسان کرنے کے انداز میں بولا۔

میری خواہش؟ وہ ہنس دی۔

یمان کو وہ اچھی لگی تھی۔

تم سے کس نے کہا کہ مجھے تم سے 'اطلاق' چاہیے یمان؟؟؟

وہ زہر خند لہجے میں بولی۔ اسکے لبوں سے مسکراہٹ یکایک غائب ہو گئی۔

بات کو بڑھاؤ مت۔۔۔ سائن کرو، جان چھڑائو میں ہر کسی پر مہربان نہیں ہوتا۔۔۔

وہ نرمی سے اسے سمجھانے لگا۔ نہ جانے کیوں

تمہیں طلاق چاہیے؟؟؟ ہاں؟؟؟

رومیہ کو بے ساختہ ہنسی آنے لگی

تمہیں۔۔۔ طلاق۔۔۔ نہیں۔۔۔ دوں گی، جائو جو کرنا ہے کر لو

وہ پیپرزا سکے سینے پر مارتی نفرت سے بولی

بلاوجہ کی خدمت کرو۔۔۔

کبھی کبھی تو وہ اسکے آنسوؤں کے سامنے خود کو کمزور سا محسوس کرتا اور کبھی کبھی وہ بے جا کی ضد لگا کر اسکا دماغ گھمادیتی تھی

تم نے جو کرنا تھا کر لیا۔۔۔ اب جبکہ میری باری ہے تم سے بدلے لینے کی تو تم چاہتے ہو اتنی آسانی سے تمہیں جانے دوں! وہ بے خوفی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

تم بلاوجہ میری نفرت مول لے رہی ہو۔۔۔

اسکی باتوں کا اثر نہ لیتے ہوئے وہ اطراف میں جھانکتا چنگم چبانے لگا۔۔

نفرت تو میرے دل میں تمہارے لئے پہلے دن سے ہے

تم مجھے دی گئی ایک ایک ازیت ایک ایک آنسو کا بدلہ سود سمیت چکائوں گے، یاد رکھنا  
اسکا لہجہ بتا رہا تھا وہ اپنے ارادوں میں اٹل تھی۔

تب تک کے لئے، یہ پیپر ز میرے پاس رہیں گے

اور آزادی ملے گی تمہیں ! اس دن جس دن تم موت کے منہ میں ہو گے تم تڑپو گے  
۔۔۔ جلو گے میرے ساتھ کی بھیک مانگو گے، لیکن پھر تمہاری طرح میں بھی اسی سفاکی  
کا مظاہرہ کرونگی جیسے تم نے کیا !

وہ پیپر ز اسکے سینے پر مارتی باور کروانے لگی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم مجھ سے جیت نہیں سکتی۔۔۔

بلا کا اطمینان تھا اسکے چہرے پر

تمہارے چہرے پر صاف صاف لکھا ہے کہ تم مجھے خوفزدہ ہو۔۔۔ اور یہ پیپر ز اس بات  
کا واضح ثبوت ہیں

وہ بے باکی سے کہتی گاڑی میں سوار ہوئی

تھووو، کے ساتھ یمان نے دانتوں تلے چباتی چنم پھینکی۔ اسکا حلق تک کڑوا ہو چکا تھا

اسکی باتوں سے۔

جسیر کا جنازہ تھا آج اسکے ساتھی مقامی قبرستان میں اسکی تدفین کے بعد واپس لوٹ گئے تھے۔ صرف وہی تھی جو آنسوؤں سے لبریز آنکھیں لیئے کھڑی تھی۔

آج وہ بہت اداس تھی۔ اسکا دوست بھی اسے چھوڑ کر جا چکا تھا۔ لیکن اس نے سب اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔ وہ اسکی رضا میں راضی تھی۔

اس نے آنسو پوچھے اور واپسی کے لئے قدم بڑھائے۔

لیکن جو چہرہ اسکے سامنے آیا وہ ناقابل فراموش تھا۔

وہ سیاہ جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس سر جھکائے کھڑا تھا۔ سر پر کیپ ہونے باعث وہ اسکے تاثرات نوٹ نہیں کر پائی۔ ایک نفرت سے بھرپور نگاہ اس پر ڈالے آگے بڑھنا چاہا۔ مگر یشتم نے اس کی کلائی دبوچی۔

ناگواری کے کئی بل اسکے ماتھے پر ابھرے وہ مزاحمت کرتی اپنا بازو چھڑانے لگی۔

یشتم اسے کھینچتا ہوا قبرستان کے احاطے سے دور لے آیا۔ ہاتھ چھوڑو میرا! اس نے ضبط

سے لب بھینچے۔

نہ چھوڑوں تو۔۔۔

اسکے دماغ میں چل رہی صورت حال سے لاعلم وہ اپنی جون میں بولا۔

آج کتنے دنوں بعد اسے دیکھا تھا۔

چھوڑ دو یشم،

اسکی آنکھوں میں آنسو چمکے۔

کسی کی جان لینے کے بعد وہ اتنا سکون سے کیسے رہ سکتا تھا؟

نبیشہ؟؟؟ کیا ہوا؟؟؟

وہ حیران ہی تو رہ گیا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر۔

کیا ہوا؟ یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ کیا ہوا؟؟؟ یشم اسے صدمہ ہوا۔

ہاں اب بتاؤ گی بھی؟ وہ پریشان ہوا

تم کتنے بڑے فنکار ہو یشم! مجھے یقین نہیں آتا!



اس نفرت سے اسے دور دھکیلا۔

نبیشہ؟ بات کیا ہے آخر؟ ایسا رویہ کیوں؟

وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھتا لڑکھڑایا۔

تم نے جسپر کو مارا بیٹا اتنا کہ وہ ہاسپٹل کے بستر پر ہی دم توڑ گیا، اور ہنوز تم مجھ سے پوچھ

رہے ہو بات کیا ہے؟؟؟ تم اتنے سفاک کیسے ہو سکتے ہو لیشم؟؟؟

وہ چلائی۔



میں۔۔۔ وہ کچھ بول ہی نہ سکا

نبیشہ۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا!

اسکا گلارندھا وہ تو اسکے انتہائی رویے کے سامنے کچھ بول ہی نہیں پارہا تھا جسپر کے جانے

کا افسوس اسے بھی تھا۔ مگر وہ اسکی وجہ سے نہیں مرا تھا!

۔ کچھ نہیں کیا؟ لیشم خدارا جھوٹ تو مت بولو کم از کم! میں نے خود اپنی آنکھوں سے وہ

وڈیو دیکھا

کیسے تم بے رحمی سے اسے پیٹ رہے تھے!

وہ چبا چبا کر بولی۔

یشم کو اس لمحے جیبر سے سخت نفرت محسوس ہوئی۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو اپنے ہاتھوں سے اسکی جان لے لیتا۔ مجھے تم سے اس سب کی امید نہیں تھی یشم !

آنسو ٹوٹ کر اسکی گالوں پر بہنے لگے۔

اسکا دل بری طرح سے ٹوٹا تھا۔ اب وہ اس شخص سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔ آئندہ مجھے اپنی شکل بھی مت دکھانا،

نہیں میری بات، ایک بار پلیز میری پوری بات۔۔۔

اس نے بے دردی سے انگوٹھی نکالی اور پوری قوت سے اسکے سینے پر دے ماری۔

یشم کے ہونٹ کپکپائے۔ وہ بے یقینی سے اپنے قدموں میں پڑی انگوٹھی کو دیکھنے لگا۔

اور پھر اسے۔۔۔

جو جا چکی تھی۔ اسکے دل میں درد سا اٹھنے لگا۔

اتنا شدید کہ اسے برداشت کرنا محال لگا۔ اس نے سینہ مسلتے ہوئے لڑکھڑاتے قدموں

سے درخت کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا۔

اور جھک کر انگوٹھی اٹھالی۔ یہ لڑکی اب اسکے دل کا مسدہ بنتی جا رہی تھی۔ اسے جان بوجھ کر ضد دلارہی وہ بننے پر مجبور کر رہی تھی جو وہ نہیں بننا چاہتا تھا۔ اس نے انتہائی دکھ سے انگوٹھی مٹھی میں دبوچی اور اپنی گاڑی کا رخ کیا۔

پر سنل اسپیس نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے !

وہ شاہور لے کر باہر نکلا تو اسے بڑے وثوق سے صوفے پر پھیلے دیکھ کر بحرام کے تپ

چڑھی۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
ہوتی ہوگی! اس نے مزے کندھے اچکا کر کہتے ہوئے رخ موڑا

اٹھو، وہ اسکے سر پر آ پہنچا

وہ فرمانبرداری کے تمام ریکارڈ توڑتی اپنا رشین سیلڈ کاپیالا لیئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

باہر نکلو، وہ تنے نقوشوں سے گویا ہوا۔

انا بے نیازی سے کندھے اچکاتی باہر جانے لگی۔

رکور کور کو، بحرام کی نظر جیسے اسکی سفید شرٹ پر پڑی۔ وہ دنگ رہ گیا۔

جی؟؟؟ اس نے بمشکل لب دباتے ہوئے آنکھیں مٹکائیں۔ یہ۔۔۔۔ یہ میری شرٹ ہے نا؟؟؟ اسے جیسے یقین نہ آیا۔

ہاں تو۔۔۔۔ اسے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

تم میرے کپڑے پہننا بند کرو گی! وہ جھنجھلایا۔

ایک منٹ، وہ بائول ٹیبل پر رکھتی اسکی طرف واپس آئی۔

یہ 'ان ٹیچ' کپڑے ہیں۔۔ آپ کے نہیں، آپ کے توتب ہوتے نا جب آپ نے پہنے ہوتے!

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بحرام نے نفی میں سر جھٹکا

اور ویسے بھی پانچ دس شرٹ ہی تو ٹرائے کیں تھیں،

وہ منمننائی۔

پانچ دس شرٹ؟؟؟ بحرام کا دماغ گھوما۔

ہاں، پتا ہے پاکستان کیا ہوتا نا کہ، ہم دو طرح کے کپڑے پہنتے ہیں ایک تو بہت نئے اور

مہنگے والے، دوسرے تھوڑے سستے والے جو عام گھر میں پہننے کے لئے یونو، اور نئے



شرٹ چاہیے دیپورہ! شرٹ

وہ اسے ہنوز وہیں کھڑا دیکھ کر عاجزی سے چلایا۔

ی۔۔۔۔۔ یس باس! وہ گھبرا کر واپس بھاگی۔

انابے اختیار لب دہانی رخ موڑنے لگی۔ اب اسے پتا چلے گا آخر اسکا پالا کس سے پڑا ہے

۔ وہ دل ہی دل مسروسی ہونے لگی۔ بحرام نے عجلت میں شرٹ چڑھائی اور کوٹ پہن

کر کندھوں پر پرفیوم چھڑکا۔ اور تیزی سے فون اٹھائے دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا

کہ رک کر مڑا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر سیانا کو فون کروان سے کہوان کی مہمان ہمارے لئے رحمت سے زحمت بننے لگی

ہے، اسکا جلد ہی کوئی انتظام کریں! وہ دیپورہ سے مخاطب ہوا۔

اناکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

وہ سیدھا سیدھا اسے گھر سے جانے کے لئے کہہ رہا تھا۔ میں نے سن لیا سب! وہ

غضبناک تیوروں سے اسکی پشت گھورتی ہوئی بولی۔

بہتر ہو گا اس بارے میں سنجیدگی سے فیصلہ کرو! وہ جو اباکہتار کا نہیں تھا بلکہ واک

آٹوٹ کر گیا۔

بد تمیز، کھڑوس انسان! وہ برے برے القابات سے نوازتی سلاد سے منہ بھرنے لگی۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین





کچھ ملا؟؟؟

وہ سی سی ٹی وی کے سامنے بیٹھے آپریٹر سے مخاطب ہوا۔

یس سر ہمیں دو سسپیکٹ کی تصویریں ملی ہیں، پانچ منٹ دیکھیے بس، دھندلی تصویریں ابھی کیلٹر کر کے دیتا ہوں! وہ کہتا تیزی سے پیڈر انگلیاں چلانے لگا۔

یہاں نے سر ہلاتے ہوئے مقابل کر سی سنبھال لی۔

کچھ ہی دیر میں تصویریں اسکے سامنے ٹیبیل پر موجود تھیں! اور آپریٹر اس سے اجازت لیئے واپس مڑ گیا۔

مارشل یہ تصویریں لو اڑکا سارا باؤڈیٹا نکلو اؤ! وہ تصویروں پر ایک نگاہ کر مارشل کے سامنے پھینکتا ہوا باہر نکل گیا۔ اسکی میٹنگ کا وقت کا ہو رہا تھا۔ آفس کی بلڈنگ پہنچتے ہی اس نے لفٹ پر مطلوبہ فلور کا بٹن دبایا ہی تھا کہ اسکی 'بیگم' اچانک وہاں نمودار ہوئی اور اسکے برابر میں آکھڑی ہوئی۔

سلام دعا کرنا نہیں سکھایا تمہیں کسی نے؟

وہ جیبوں میں ہاتھ گھسائے سوچنے لگا۔ مگر اسکی سوچ اتنی بلند تھی کہ رومیصہ کے



ہو گئی۔

یمان نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ بھی کسی سوچ کے تحت اسکے آفس میں چلا آیا اور کرسی کھینچ بڑے وثوق سے ٹانگیں سامنے میز پر جمائے بیٹھ گیا۔

رومیہہ بمشکل ابلتے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے گھورا۔

کیا؟؟؟ اپنی بیوی کے آفس میں بیٹھا ہوں!

وہ بھی یمان تھا۔ اپنے نام کا ایک۔

کم آن یمان؟؟؟ بتاؤ؟ مسلا کیا ہے تمہارا؟ کیا چاہتے ہو؟ وہ او ازاری سے بولی۔

یہ ہوئی نابات! وہ جھٹ سے سیدھا ہوا۔

تمہیں معلوم ہے نا، تم بھی اب ہماری پارٹنرز میں سے ایک ہو پلس، میری بیگم بھی بن

چکی تو تمہارا میٹنگ میں ہونا کتنا ضروری ہے! وہ اسے باور کرواتا ہوا اٹھا اور اسکی کہنی

دبوچے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔ ناگواری کی شکنیں اسکے ماتھے پر ابھریں۔ مگر وہ

مزاحمت نہ کر سکی۔

ساری میٹنگ وہ نولفٹ کا بورڈ منہ پر سجائے بیٹھی رہی۔ اور میٹنگ برخاست ہوتے ہی

وہ کر سی دھکیلتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

سوری۔۔۔ مگر باس پوچھ رہے ہیں کہ یہ لیڈی کچھ بول کیوں نہیں رہی ہیں؟؟؟

انکے انٹرنیشنل کلائنٹ کی اسسٹنٹ مقامی زبان میں اسکی بات ان تک پہنچانے لگی۔

جو آنکھوں سے بولتی ہو اسے زبان سے بولنے کی کیا ضرورت ہے! اس سے پہلے کہ وہ

کچھ کہتی

یمان اسکی چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے اس قدر محبت بھرے لہجے میں بولا کہ

لوگ عیش عیش کراٹھے۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک پل کو تورومیسہ بھی حیران رہ گئی۔

یہ شخص واقعی 'محبت کی زبان' بھی جانتا تھا۔

اگلے پل وہ نظر انداز کیئے آفس سے نکل گئی۔ اور یمان ایگزٹ کارخ کرتے ہوئے

مارشل کو فون ملانے لگا۔ وہ اسکے ذمہ ایک ضروری کام لگا کر آیا تھا

اچھی خبر سناؤ یار مارشل،

وہ تکان سے بھرپور لہجے میں کہتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

واہ، تو اب ہم زیادہ فادہ کی مہمان بننے جا رہے ہیں !

وہ مزے سے بولا۔

چلو دیکھتے ہیں، یہ جرمنز کتنے مہمان نواز ہوتے ہیں !

تم آج ہی کی ٹکٹس بک کر آؤ، ہم بائے ایئر جائیں گے ! اس نے اگلا حکم صادر کرتے

ہوئے فون ڈیش بورڈ پر اچھا لالہ اور گاڑی آگے بڑھالے گیا۔

وہ آفس پہنچا تو ایک بری خبر اسکی منتظر تھی۔ باس؟؟؟ ہمارے انجینئرز !

ملک نے حواس باختہ سا ہو کر کہتے بات ادھوری چھوڑی۔

بحرام اسکی اڑی رنگت دیکھ کر رہ گیا۔

ملک نے تیزی سے ٹی وی آن کیا۔

وہ ششدر سا ٹی وی اسکرین کو گھورنے لگا۔ اسکے پروجیکٹ پر کام کرنے والے تیرہ

انجینئرز سمیت کئی معصوم ورکرز زخمی تھے۔ اسکرین پر چلتی فوٹیج قیامت خیز منظر پیش

کر رہی تھی۔

میں نے کہا تھا سکیورٹی ڈبل کر دو ملک۔۔۔

وہ بھڑکا۔۔۔ بحرام نے سر پکڑ لیا۔

سب بلکل ٹھیک جا رہا تھا پھر اچانک یہ سب کیسے ہوا ہم میں سے کسی کو علم نہیں ہوا!

اس نے پیشانی مسلی

کسی نے ہم سے بدلہ لینے کے لئے کیا، یا ہمیں پھنسانے کے لئے، وہ پریشانی سے چکر

کاٹنے لگا،

کیا فرق پڑتا ہے باس، نقصان تو ہو چکا!

ملک الجھا۔۔۔

فرق پڑتا ہے ملک، زر اسوچو کوئی کیوں غیر ملکوں کا مار کر پھانسی پر چڑھنا چاہے گا، ظاہر

ہے انہوں نے یہ پھنسانے کے لئے یہ سب کیا، تاکہ۔۔۔۔۔

تاکہ گورنمنٹ ہمارا آنا جانے پر پابندی لگا دے اور وہ دوسری جگہوں پر ہماری غیر

موجودگی میں تباہی مچا سکیں!

ملک اسکی سوجھ بوجھ کانے سرے سے قائل ہوا۔

بلکل سہی، بحرام نے کرسی پر براجمان ہوتے ہی بالوں میں انگلیاں پھنسائیں۔

اگر کوئی اور کسی بھی قسم کا نقصان ہوا تو، باخدا یہ سارے بھاری قیمت چکائیں گے!

چاہے وہ میمان ہی کیوں نہ ہو

ملک نے جبرے بھینچے۔

تم جانتے ہونا تمہیں کیا کرنا ہے، خاص طور انجینئرز کو کچھ نہیں ہونا چاہیے، اگر ان

میں سے کوئی ایک بھی مر گیا تو ہمارے لئے بہت مسئلہ ہو جائے گا ملک!

اس نے پریشان سے کہتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا۔

جیسا آپ کہیں!

وہ فون نکالتے ہوئے واپس مڑ گیا۔ اسے نقصان کی پرواہ نہیں تھی بس وہ معصوموں

ورکروں کے پیاروں کی بدعائیں نہیں لینا چاہتا تھا۔ مگر وہ جو کوئی بھی تھا

اسکی موت لکھی جا چکی تھی۔

وہ فریزر سے شراب کی بوتل نکالتا ہوا بولا اور گلاس تلاش کرنے لگا۔

Drink????

اپنی پشت پر اسے کسی کی آہٹ محسوس کرتے ہوئے اطمینان سے پوچھنے لگا

I'm 28 weeks pregnant !

وہ عورت کسی اجنبی شخص کو اپنے کچن میں دندنا تا دیکھ کر حیران ہونے لگی۔

is that yes or no???

وہ مطمئن انداز میں برف کے ٹکڑے کے گلاس میں ڈالتا ہوا پوچھنے لگا۔

who the \*\*\*\* you are???

عورت غصے سے اس سر پھرے شخص سے پوچھنے لگی۔

Where is your husband ???

وہ سلب سے ٹیک لگا کر گلاس لبوں کو لگاتا آرام دہ لہجے میں بولا۔

That bastard is not my husband any more !



Now get out of my house !

وہ چیختی ہوئی سیڑھیاں کی جانب رخ کرتی اوپر چلی گئی۔ غالباً اپنے شوہر سے ناراض نظر آرہی تھی۔

کیا یار؟؟ ہماری دہشت ختم ہوگئی ہے لوگوں میں مارشل! وہ مصنوعی انداز میں دکھ بھرے لہجے میں بولا۔

جیسے اسے عورت کا چلانا پسند نہ آیا ہو۔

boss you look gentelman today , that's why!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مارشل کمروں کی تلاشی لیتا کچن کی کھڑکی جھانکتا ہوا متاثرہ انداز میں بولا۔

then give me the f...king Oscar marshal !

کیونکہ جینٹلمین کی ایکٹنگ کرنا بھی بہت خون پسینے کا کام ہے !

وہ اکتاہٹ بھرے انداز میں کوٹ اتار کر صوفے پر کھنے لگا۔ تبھی داخلی دروازے سے مطلوبہ شخص اندر داخل ہوا۔

Hello , zeyad fahdi

وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالتا اسکے مقابل آکھڑا ہوا۔

آخر کار وہ آہی گیا جسکے لئے وہ لوگ اٹلی سے جرمنی آئے تھے۔۔۔

Do you know me???

وہ شخص حیران ہوا۔

big fan!

وہ آگے بڑھ کر اسکی گردن دبوچتا ہوا غرایا۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|کون کون ہو تم؟؟ کیا چاہیے؟؟

وہ گھبرا کر چیخا۔

ڈرومت اچھا آدمی ہوں میں !

وہ قہر بھری نگاہوں سے گھورتا ہوا بولا اور مڑ کر کوٹ کی جیب گن نکالنے لگا۔

ضیاد کارنگ فق ہوا۔ اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یمان اسے یہاں بھی ڈھونڈ

لے گا۔

کچھ پیسے ملے ہیں باس! باقی سارا گھر خالی ہے، لگتا ہے ضیاد صاحب گزشتہ روز ہی یہاں  
شفٹ ہوئے ہیں!

مارشل پیسوں والا خاکی لفافہ بیمان کی جانب بڑھاتا ہوا بولا۔

کیوں بھئی؟ کیا ہم اٹیلین اتنے برے تھے؟

بیمان جا بچتی نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔ اسکی تنزیہ باتیں ہنوز قائم تھی۔۔۔

نن نین نہیں ایسا کچھ نہیں میں صرف!

بسسسسس! اس نے ہاتھ کر اسے روکا۔

تمہیں پتا ہے اس پروجیکٹ کو برباد کر کے تم نے اپنی موت کو دعوت دی، اب مرنے  
سے پہلے ایک کام کرو اور جلدی سے اپنے مالک کا نام بتاؤ تا کہ وہ گند بھی تمہارے ساتھ  
صاف ہو سکے!

وہ چبا چبا کر کہتا ہوا بالوں میں انگلیاں چلاتا صوفے پر ڈھے گیا۔

اسے کتنا دکھ ہوا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔۔۔ اس کے باوجود وہ تحمل کا مظاہرہ کر رہا تھا یہ

بہت بڑی بات تھی

م مجھے واقعی نہیں پتا تم کس بارے میں بات کر رہے میں،  
بتاتے ہو یا میں تمہاری بیوی اور بچوں سمیت تمہیں جہنم واصل کرادوں !  
وہ طیش کے عالم میں بندوق کی نوک اسکے منہ میں گھساتے ہوئے دھاڑا۔

Can you please Stop following me steph !

I'm already fed up with my English lessons !

کھنکتی آواز پر اس نے بے ساختہ مڑ کر دیکھا۔۔۔  
وہ بچی اپنے قدموں میں گھومتی سفید بلی پر چیختے ہوئے بولی۔  
اسکی آواز پر ایمان کی ٹریگر پر جاتی انگلی رکی۔

سختی سے لب بھینچتے ہوئے اس نے ضیاد کو دوڑ دھکیلا۔ اور مڑ کر سیڑھیوں کی جانب  
دیکھا جہاں 6/5 سال کی بچی ہاتھ میں نوٹ بک اور پینسل تھامے اسکے سامنے  
قدرے اونچے صوفے پر چڑھنے لگی۔

یہ دیکھ کر ضیاد کی آنکھیں خوف سے پھلنے لگیں۔۔۔۔۔ پلیزز میری بیٹی کو کچھ مت  
کرنا پلیزز تم تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں !

وہ گڑ گڑاتا باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔

تمہارے ہاتھ جوڑنے سے کچھ نہیں ہوگا! یا تو بائیس ارب ابھی اسی وقت میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرو، یا اپنے مالک کو میرے حوالے کر دو! ورنہ

وہ معنی خیزی سے کہتا دہ دہہ غرایا

میں مجبور تھا، خدا کی قسم اس نے مجھے میری فیملی کو مارنے کی دھمکی دی تھی وہ ہر وقت ہم پر نظر رکھے ہوئے تھا ورنہ میری تم سے کوئی دشمنی نہیں!

پلیز میری بیٹی کو کچھ مت کرنا تمہیں خدا کا واسطہ ہے وہ رو دیا۔

اب دشمنی مول لی ہے تو خمیازہ تو بھگتنا ہی پڑے گا!

یمان کا اٹل انداز میں بولا۔

who are you???

وہ بچی تجسس سے آنکھیں چھوٹی کیئے یمان سے پوچھنے لگی۔

Hello ledy !

وہ لبوں پر مسکراہٹ سجاتا ہوا بولا۔ لیڈی 'پکارے جانے وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

ضیاد کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔

whats your name ???

وہ اسکی جانب رخ کرتے ہوئے گن پشت میں گھساتا ہوا کوٹ اٹھا کر پہننے لگا۔

Halsey !

وہ گردن کو جنبش دیتی بولی

You're so adorable halsey!

وہ اسکا گال چھونے لگا

are you Russian ???

وہ دلچسپی سے پوچھنے۔

Yes ! how did you know???

وہ گھٹنوں کے بل اسکے مقابل بیٹھتا ہوا قدرے حیرانی سے بولا۔ ساتھ ہی مارشل کو

اشارہ کیا۔ وہ اسکا اشارہ سمجھتے ہوئے ضیاد کی تلاشی لینے لگا۔

I'm guesing ! You know what I'm Russian to ,  
but my English is not good as yours !

وہ ادا سی ہوئی۔

So what's the problem ?

یمان نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

If mom found out i didn't complete my home  
work

She would be very angry at me ! can you help  
me with my English lessons?????

وہ معصومیت بھرے انداز میں اپنا مسئلہ بیان کرتی منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگی

No problem , marshal wil help you !

وہ اسکا گال تھپتھپا کر نرمی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اب یہ مت کہنا کہ تم کبھی اسکول نہیں گئے! نالائق انسان مارشل کے چہرے پر بارہ  
بجٹے دیکھ کر وہ سختی سے کہتا ضیاد کی کہنی دبوچتا باہر نکل گیا۔

مارشل پیر پٹختا برے برے منہ بنا کر رہ گیا۔ اسکول تو وہ گیا تھا مگر انگلش اسے بالکل نہیں  
آتی تھی کیونکہ وہ اٹیلین تھا۔

اس نے چھوٹے ہی زور سے اسکے پیر پر ضرب لگائی نتیجتاً وہ گھٹنوں سے بل اسکے  
قدموں میں گرا۔

تمہیں مجھ سے خواہ مخواہ نہیں الجھنا چاہیے، کم از کم ایک ٹھوس وجہ تو ہوتی جس سے ہم  
اس دشمنی کو آگے بڑھا سکتے مگر افسوس!

وہ تاسف سے کہتا بندوق کے آگے سائنسرفٹ کرنے لگا۔

پلیزز ز معاف کر دو مجھے مجھ سے غلطی ہو گئی میں مجبور تھا! وہ گڑ گڑایا۔

میں معاف نہیں کرتا، جو مجھے دھوکہ دیتا ہے میں اسے برباد کر دیتا ہوں!

وہ لفظوں پر زور دیتا ہوا بولا اور بے درخٹریگ پر انگلی دبائی۔ نتیجتاً وہ خون آلود لڑھڑا کر  
زمین بوس ہو گیا۔



یہاں سے قہر بھری نگاہ سے گھورتے ہوئے گاڑی کے طرف بڑھا۔۔۔ مگر۔۔۔ غیر ارادی طور پر اسکی نظر گلاس وال کے پار کھلکھلاتی بچی پر پڑی۔ اسکے دل کو کچھ ہوا۔ کیا مصیبت ہے یار \*\*\*\*؟؟؟؟؟ وہ جھنجھلایا۔

اور اٹھاہ کی آواز کے ساتھ گاڑی کا دروازہ بند کرتا زور زور سے ٹائروں پر ضرب کاری کرنے لگا۔

کیا بات ہے باس؟؟؟ مارشل حیران ہوا۔

یہ پچھتاوا بھی سالہ بڑی عجیب شے ہے، ہمیشہ غلط وقت پر آن لیتا بندے کو! اس نے بالوں میں انگلیاں پھنسا لیں۔ مارشل نا سمجھی سے اسکا منہ تیکنے لگا۔

دیکھو یہ \*\*\*\* زندہ ہے یا مر گیا؟؟؟

زندہ ہے مگر! مارشل دو انگلیاں اسکی گردن پر جماتے ہوئے پراسرار انداز میں بولا۔

ایمبولینس کو کال کرو یار۔۔۔

کہتے ہوئے وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالنے لگا۔ اور مارشل نے سر ہلاتے ہوئے اسکے برابر

والی سیٹ سنبھالی ساتھ ہی ایمبولینس کو کال کرنے لگا

وہ گھر پہنچی تو بلکل اسی انداز میں اسے چٹ فریزر پر چپکی نظر آئی۔ مگر اس بار کوئی میسج نہیں تھا

اس پر کوئی ایڈریس اور وقت نمایاں نظر آرہا تھا۔

اس نے حیران ہوتے ہوئے فریزر سے اتاری اور ایڈریس گوگل کرنے لگی۔ یہ کسی کلب کا ایڈریس تھا۔ کلب سے اسکی انتہائی خوفناک یاد جڑی تھی اسکی زندگی میں بربادی کی شروعات وہیں سے ہی ہوئی تھی۔ پھر بھی وہ ایک بار تو اس سے ملنا چاہتی تھی۔ کہ وہ کون تھا؟ یا تھی؟ جس نے اسکی مدد کی تھی۔

کہاں سے آرہے ہو بر خور دار؟؟؟

وہ اپنے کمرے جانب بڑھ رہا تھا جب فرمان کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔

کچھ بہت ضروری کام تھا!

اسکے پراسرار انداز سے فرمان کو اندازہ ہو رہا تھا۔

خیر، میں نے تمہارے ریسپشن کے لئے۔۔۔

اسکی بات منہ میں ہی تھی کہ ایمان بے زاری سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ایماننننن؟؟؟؟؟ فرمان سختی سے گویا ہوا۔

جلدی فرمائیں بابا، میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے !

چار و ناچار ایمان کے کانوں کو اسکی باتیں جھیلنی پڑیں۔ تمہارے ریسپشن کے لئے کل کا

دن مقرر کیا ہے، ہمارے بزنس پارٹنرز اور میرے دوست ناراض ہو رہے تھے کہ

انہیں تماری شادی پر کیوں بلایا !

ہاں تو ٹھیک ہے نایا ایسے لوگوں کو بس مفت کی شراب چاہئے ہوتی ہے، کون برباد

ہو رہا ہے اس سے کیا فرق پڑتا ہے !

وہ کینیٹی مسلتا ہوا تپ کر بولا اور جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

فرمان نے اسکی بے مرو تپیر افسوس سے نفی میں سر جھٹکا۔ اور آج کا تازہ اخبار اسکے

سامنے پھینکا

یہ دیکھو، زرا شاید تمہاری تکان کچھ اتر جائے !

ایمان سوالیہ نظر ڈال کر جھک کر اخبار دیکھنے لگا جہاں بحرام کے نقصان کے متعلق

خبریں چھپیں تھی۔

اسے نہ خوشی محسوس ہی نہ ہی افسوس۔

آپ نے کیا یہ؟ وہ چانچتی نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا

کیا فرق پڑتا ہے، ہم کریں یا کوئی اور ہمارا دشمن برباد ہو رہا ہے خوشی اس بات کی ہے!

فرمان مسرور سا صوفے کی پشت سے ٹیک لگانے لگا۔

وہ خاموشی سے اخبار پھینک کر سیڑھیاں پھلانگتا اوپر جانے لگا۔

اپنی بیوی کو بھی بتا دینا، ورنہ وہ پھر سے دندناتی ہوئی میرے سر پر آکھڑی ہوگی!

فرمان برہمی سے کہتا چشمے ناک پر اٹکاتا فائلیں کھنگالنے لگا۔۔۔

یہاں سنی ان سنی کرتا کمرے میں آگیا۔۔۔

وہ سونے کا ارادہ رکھتا تھا۔

کیا مصیبت ہے؟؟؟ رومیصہ کو کمرے میں سوتے ہوئے دیکھ کر وہ اکتا گیا۔ اس کے

کمرے میں پرائیویسی نام کی کوئی چیز نہیں رہی تھی۔ اسکے کپڑوں سے لے کر اسکی

فائلیں تمام دوسرا سامان اس لڑکی نے درہم برہم کر دیا تھا۔

یمان ابھی سب سوچ ہی رہا تھا کہ وہ نیند پہلو بدلتی صوفے سے گرنے کو تھی اس نے  
سرعت سے بازوؤں کا گھیرا بناتے ہوئے اسے گرنے سے روکا۔

اور نہ جانے کیا سمائی اسکے دل میں وہ اسے بانہوں میں اٹھائے بیڈ پر لٹانے لگا۔ اور جھک  
کر کمفر ٹراوڑھانے لگا۔

کسی احساس کے تحت اس نے نیند سے بوجھل آنکھیں کھولیں تو یمان کو خود پر جھکا پایا۔

وہ ششدر رہ گئی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کیا کر رہا تھا؟؟؟ اس سے آگے وہ کچھ سوچ ہی نہیں پائی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون اٹھا

کر پوری قوت سے اسکے سر پر دے مارا۔

آہہہہہہ! وہ اچانک حملے پر درر سے کراہ کر پیچھے ہوا۔ اسکی پیشانی سے خون کی لکیریں

گالوں پر بہنے لگیں۔

کیا حرکت تھی یہ؟؟؟ وہ دھاڑا۔

ک۔۔۔ کیا کر رہے تھے تم میرے ساتھ؟؟؟

وہ جھٹکے سے بیڈ سے اتر آئی۔

تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے! وہ دانت پیس کر کہتا مڑا۔ میں نے پوچھا کیا کر رہے تھے  
تم میرے ساتھ؟؟؟؟

وہ چیخی۔

یمان نے طیش میں آکر اسکا جبر ادا بوجہ۔

تمہاری مدد کر رہا تھا، لیکن تم اسکے لائق ہی نہیں ہو، اپنے دماغ میں جو لناس بھرا ہے  
اسے نکال دو۔۔۔

وہ اسے بیڈ پر دھکیلا کر غصے سے گاڑی کی چابی اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔ وہ آرام کرنا  
چاہتا تھا مگر رومیصہ نے اسکے اردوں پر پانی پھیر کر رکھ دیا۔ اسکے جاتے ہی

رومیصہ نے سینے پر ہاتھ رکھتے سانس بہال کرنے لگی۔ اسے یمان کی بات پر زرا یقین نہ  
آیا۔

وہ طیش میں آکر فل اسپید گاڑی بھگاتے ہوئے پوش علاقے میں اُسی گھر کے سامنے جا  
کھڑا ہوا۔ جہاں وہ اکثر آیا کرتا تھا۔ مگر اس بار اسکے قدم بڑھنے سے عاری تھے۔

نہ جانے کیوں۔ اسکا دل کہہ رہا تھا مت جائو۔۔۔

تم کسی کو دھوکہ دے رہے ہو۔۔۔ !

وہ لڑکی کھڑکی سے یہ منظر دیکھتی نیچے آئی اور اسکے لئے داخلی دروازہ کھول دیا۔ وہ

سامنے قدرے گردن جھکائے کھڑا تھا پیشانی سے خون بہہ رہا تھا۔

لڑکی انتہائی افسوس سر جھٹکا۔ اور ہاتھ بڑھا سے اندر کیا۔۔۔ دروازہ بند کر لیا۔



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں مر گیا یہ۔ \*\*\*\* پاسکل !

اس نے اضطراری کیفیت میں گھڑی دیکھی اور ویٹر ایک اور کو ایک شراب کی بوتل کا

آرڈر دیا۔

Mi scusi?? Il conto per favore?

(Excuse me!? Can you pas the Bill please ??)

نسوانی آواز پر وہ چونک کر مڑا۔ پب تقریباً خالی ہو چکا تھا رات کے دو بجنے کے قریب

تھے۔ ایسے میں اس لڑکی کی موجودگی اسے کھلی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک

لا سٹیس بند ہو گئیں اور اندھیرا سا چھا گیا۔ تبھی ویٹر موبائل کی روشنی تلے شراب کی بوتل لیئے حاضر ہوا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟ وہ محتاط انداز میں اپنی بندوق نکال کے سائلنسر فٹ کرنے لگا۔

Stiamo per chiudere singore !

(We are about to close sir ! )

وہ مسود بانہ گویا ہوا۔

ہمممم! اس نے سر ہلاتے ہوئے رخ موڑا اس لڑکی کو دیکھا جو موبائل کی روشنی اپنا سامان سمیٹ رہی تھی۔

بس وہ اک لمحہ ہی کافی تھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسوں سے بھرا خاکا کی لفافہ

نکال کر ویٹر کو تھماتے ہوئے لڑکی کی جانب اشارہ کیا۔

Pardon ????

ویٹر کے چہرے پر تاریکی چھانے لگی۔

وہ بری طرح سے پھنس چکا تھا۔



وہ لڑکی چاہیے۔۔۔۔

وہ مسرور سا گلاس لبوں سے لگاتا ہوا بولا

سر ہمارے ہوٹل میں سرور سز فرام نہیں کرتا

ویٹر گھبرا کر بولا

ڈیوائن کالوں تک جانا گلاس رکا۔

تم مجھے منع کر رہے ہو؟؟؟ اسکی رگیں تئیں۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Book|Poetry|Interviews

پلیز سمجھنے کی کوشش کریں،

انکا تعلق سزیلین کے سربراہ سے ہے وہ لوگ روم شہر میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں

اگر انہیں بھنک بھی لگ گئی تو ہم لوگ بے موت ماریں جائیں گے! پلیز سمجھنے کی

کوشش کریں پلیز! وہ منت بھرے انداز میں بولا۔

ڈیوائن حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوا۔ کیونکہ سزیلینز مافیا میں لڑکیاں بھروسے

کے قابل نہیں سمجھیں جاتیں تھی۔ اسکا ماتھا ٹھنکا۔۔۔

اس لڑکی کے کرڈٹ کارڈ کی ڈیٹیلز دکھاؤ فوراً!

وہ سیدھا ہو بیٹھا۔

اسے ہتھیاروں سے لیس دیکھ کر

بے چارے ویٹر کو چارونہ چار وہ ڈیٹیل شیئر کرنی پڑیں۔۔ سوپر! وہ بل پر نظر ڈالتا خوشی سے جھوم اٹھا۔

اسکی توقع کے عین مطابق بحرام کے اکاؤنٹ سے پیمنٹ گئی تھی۔ ہیل کی ٹک ٹک کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تو لڑکی اسکے پاس سے گزرتی 'ایگڈٹ' کی جانب بڑھی۔ ہاتھ میں تھامے سفید کوٹ سے واضح تھا کہ وہ پیشے سے ڈاکٹر تھی۔ ڈیوائسن کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔

موقع اچھا تھا۔۔۔

اس نے ٹیبیل پر پڑی خالی بوتل اٹھائی اور بے دردی سے اپنے ہی سر پر پٹنی۔

تیزی سے اٹھا اور اسکے ہمقدم ہوا۔ مگر پاسکل کی کال نے اسکے قدم راستے میں ہی روک دیئے۔

گاڑی کے ساتھ مجھے مین روڈ پر ملو پاسکل! وہ اسکی بات سننے بغیر بولا اور فون جیب میں

ڈالتا ہوا اس لڑکی کے پیچھے گیا۔ غالباً وہ اپنے گاڑی کا انتظار کر رہی تھی۔

Ciao Ragazzina??

(Hello little girl?)

وہ اسکے عین پیچھے جا کھڑا ہوا۔

شمال گھبرا کر پلٹی۔ اور غصے سے اس شخص کو دیکھنے لگی۔ جو سیاہ لباس میں ملبوس لمبے قد و قامت اور کسرتی بدن کا حامل تھا۔ قدرے لمبے بالوں کو آدھا پونی میں مقید کیا ہوا تھا۔ آہہ!!! وہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے درد سے کراہا۔ انتہائی مصنوعی انداز تھا۔

آہہ آں؟ تم تو زخمی ہو!

کیا ہوا تمہیں؟ ادھر آؤ، یہاں بیٹھو! وہ اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے سڑک کے قریب رکھی سنگی بیچ پر بٹھانے لگی۔

ازلی حساس ترین شمال کو پتا بھی نہیں تھا اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مار رہی تھی وہ دل ہی دل میں مسکرایا۔ وہ اسکی سوچ سے زیادہ معصوم تھی یا پھر بیوقوف۔

وہ لوگ۔۔۔۔۔ چور تھے شاید، پیسے موبائل، میرا بیگ سب لے گئے اس میں میرا پاسپورٹ بھی تھا،

کچھ توقف کے بعد وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا۔

تمہیں دھیان رکھنا چاہیے تھا، رات کے وقت یہاں ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں!  
تم یہاں نئے ہو؟؟؟؟ وہ بیگ ایک طرف رکھ کر بیچ کی پچھلی طرف سے اس کے سر کا جائزہ لینے لگی۔

ہاں! میں آج ہی آیا ہوں بیرلن (Berlin) سے آیا ہوں، معلوم نہیں تھا آتے ہی اتنا شاندار استقبال ہوگا!

وہ معنی خیزی سے بولا

یہ پہلا سچ تھا جو اس نے بولا تھا۔ واقعی اتنے شاندار استقبال پر اسکی جھومنے کو دل چاہا۔

تمہارے سر پر گہری چوٹ لگی ہے، ان فور چونٹلی میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی  
یہاں تمہیں ہاسپٹل جانا پڑے گا!

وہ مصروف انداز میں بولی۔

مجھے کیسے پتاہا سپٹل کہاں ہے؟

وہ بے چارگی سے کہتے ہوئے نامحسوس انداز میں اپنے بوٹس سے چاقو نکالنے لگا۔

تم گوگل میپ کی مدد لے سکتے ہو !

وہ اس کے سر پر عارضی رومال باندھنے لگی۔

تاکہ خون ضائع نہ ہو۔

میرے پاس فون نہیں ہے !

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|

اس چاقو پر انگلیاں مضبوط کیں۔

ٹھیک ہے میں ٹیکسی کو ایڈریس سمجھا دیتی ہو تم !

میرے پاس پیسے نہیں ہیں !

وہ دو بدبو بولا۔

ہفففففف! شامل نے ٹھنڈی آہ بھری۔

وہ اپنی گاڑی کے انتظار میں تھی جو ابھی تک نہیں آئی تھی اسے پک کرنے۔ اس سے

پہلے کہ وہ کچھ کرتی وہ تیزی سے اٹھا اور چاقو اسکی گردن پر پھیر دیا۔ اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ لمبے بالوں کی وجہ سے شہ رگ سے کچھ انچ کی دوری پر کٹ لگا جس سے نتیجاً میں خون کی لکیریں اسکے سینے پر پھیلنے لگیں۔

وہ ساکت کھڑی زمین پر کٹ کر گرے اپنے بالوں کو دیکھنے لگی۔

چہ چہ چہ! میرا نشانہ چوک گیا پہلی بار! تم لکی ہو

وہ اسکی جانب انگلی کرتا مطمئن انداز میں بولا۔

شمال نے انتہائی خوف سے نظر اٹھا کر اس شخص کو دیکھا۔ جو اپنے سر سے کھینچ کر رومال اتار رہا تھا۔

بھ۔۔۔۔۔ئی!

اسکے لبوں سے بے اختیار پھسلا۔

وہ بے ہوش ہو کر گرنے کو تھی۔ اسے اب سمجھ آنے لگا تھا جہرام اسکے لیئے اتنا اور پر ٹیکٹو کیوں تھا۔

ہاں؟؟؟؟ وہ نہ سمجھی سے کہتا اسکی جانب بڑھنے لگا۔ اور وہ خوف صدمے کی وجہ سے

مزاحمت بھی نہ کر سکی۔ تبھی وہاں ایک سیاہوین آرکی۔

اس نے ہتھیلی کندھے پر جما کر اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔ اوروین میں موجود لوگ اسے دبوچ کر اندر کھینچتے ہوئے فوراً سے پہلے سڑک پر رواں دواں نظر آنے لگے۔

لڑکی کون ہے باس؟ پاسکل سڑک پر چلتا ہوا اسکے قریب آرکا۔ اس نے فاتح نظروں سے وین کو دیکھتے سزیلین مافیا کے 'logo' والا 'تمغہ' نکال کر اسکے ہاتھ میں تھمایا جو لڑکی سے برآمد ہوا تھا۔ اور مطمئن انداز میں جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے چل پڑا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہوا۔ وہ ہسہو ہسہہ! پاسکل خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سے چیختا ہوا بھاگ کر اسکے ہمقدم ہوا۔

ہمارے ہاتھ سونے کی چڑیا لگ گئی یعنی !

وہ مسرت انداز میں کہتے ہوئے اسکے ہمقدم ہوا۔

لگتا تو ایسا ہی ہے۔۔۔ تم فوراً ہسپتال گائو

آئی ایم شیور وہ اُس بجرام کی، بہن! بیوی، گر لفرینڈ کچھ بھی ہو سکتی!

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

تو ہم نے مارا کیوں نہیں اسے؟ وہ حیران ہوا۔

میں اسکے ساتھ اس سے برا کچھ کرنا چاہتا ہوں!

وہ تنفر سے بولا،

موت سے برا اور کیا ہو سکتا ہے ڈیوائن؟

وہ نا سمجھی سے بولا۔ پل پل موت،

ہم الٹ کی کو بھرام کے سب سے بڑے دشمن کے حوالے کر دیں گے! وہ رک بولا۔

اس کا سب سے بڑا دشمن یمان ہے، ہمیں اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ اگر

یمان کو یہ کرنا ہوتا تو بہت پہلے کر چکا ہوتا! پاسکل کی بات میں وزن تھا۔

اسے مار دینا ہی بہتر ہے! اگر اس لوگوں کو اس بات کا علم ہو گیا تو ہم روم میں قدم

جمانے سے پہلے ہی!

بکو اس بند کرو! وہ بھڑکا۔

ہم اسے Terrorist organization کو بیچ دیں گے!



وہ پر سوچ انداز میں بولا۔ اور پھر جیبوں میں ہاتھ ڈالے آگے چل پڑا۔

اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟ پاسکل نہ سمجھی سے بولا۔ وہ لوگ لڑکی کے بدلے اپنے لوگوں کی مانگ کریں گے جو پچھلے ہفتے پکڑے گئے تھے! اور ہم انکا بھروسہ جیت کر انکے بیچ جگہ بنالیں گے! پاسکل اسکے شیطانی دماغ کانئے سرے سے قائل ہوا۔

نبیشہ نے جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے ٹیبلوں سے ڈشز سمیٹیں اور کیسی کے حوالے کیئے باہر نکل آئی۔ سردیوں کی تیخ بستہ رات کاراج تھا۔ اسٹریٹس لائٹس آن تھی وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے چلتی جا رہی تھی کہ کلب اسے دور ہی سے نظر آگیا۔ اس نے سر پر ہوڈ گرائی اور کلب کے اندر مطلوبہ ٹیبل تلاش کرنے لگی۔

بلاکارش تھا اس وقت کلب میں۔

چسنگہ ریسٹورنٹ اور ہوٹل کی سہولیات مہیا کی جاتی تھی یہاں پر۔۔۔۔

وہ خاموشی سے مطلوبہ ٹیبل پر جا بیٹھی اور مقابل کا انتظار کرنے لگی۔ اندر سے وہ بہت ڈری ہوئی۔

نہ جانے کون ہوگا؟ کس ارادے سے بلا یا ہوگا

اسکے سارے ڈر ہو میں تحلیل ہو گئے جب ایک خوبصورت سی لڑکی جو سفید کوٹ ہاتھ پر ڈالے اسکی اور چلتی آرہی تھی۔

یہ کون ہے؟ اسکے لب بڑ بڑائے

ہائے، شامل۔۔۔۔ شامل زمان

وہ اسکی نظروں کا زاویہ کار سمجھتی تھی۔ شامل۔۔۔۔ "زمان" وہ شاکڈرہ گئی۔

پلیز ہیو آئیٹ۔۔۔ وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ دیتی خود بھی کرسی سنبھالنے لگی۔ تو نبیشہ

خاموشی سے بیٹھ گئی

تو تم تھیں جو مجھے وہ سب خبریں پہنچا رہی تھی! کیوں؟؟؟؟ اسکے لفظوں سے بے یقینی

چھلکی

تمہاری مدد کرنا چاہتی تھی،

شامل خوشدلی سے بولی

بس اتنا ہی؟؟؟؟ نبیشہ کو جیسے یقین نہ آیا۔

دیکھو میں جانتی تمہارے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہے لیکن، یوہیوٹوٹرسٹ می کیونکہ

ہمارے 'بابا' بھی تو بہت اچھے دوست تھے !

تمہارا مطلب ہے تمہارے والد اور۔۔۔۔۔

نبیشہ کے لئے یہ کسی شکاٹڈ سے کم نہیں تھا

ہاں بلکل

میں شروع سے سننا چاہتی سب کچھ۔۔۔۔۔

دیکھو میں زیادہ تو نہیں جانتی لیکن بھائی اور بابا واقعی انکل کی مدد کرنا چاہتے تھے، اسی لئے وہ انہیں جیل سے چھڑانے گئے تاکہ وہ ایک نئی زندگی گزار سکیں تم لوگو کے ساتھ

لیکن اچانک وہ حادثہ ہو گیا اور،،

اور؟ نبیشہ آنسو میں موتی چمکنے لگے۔

اور انکی گاڑی کو کسی نے دھماکے سے اڑا دیا۔۔۔

نبیشہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

اسکا باپ اتنی ناک موت مرا !

کیوں آخر؟ اسکا جرم کیا تھا۔

کس۔۔۔ کس نے کیا یہ سب؟؟؟ وہ بمشکل بول سکی

فرمان نے۔۔۔ شامل بتانا نہیں چاہتی مگر۔۔۔ نہ بتانے کی بھی کوئی وجہ باقی نہیں رہی تھی

بابا اس بات گلٹی تھے، وہ راتوں کو رویا کرتے تھے، کہ انکا دوست انکی وجہ موت کے منہ میں چلا گیا، ٹرسٹ می میں نے اپنے بابا کا تڑپنا دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا، لیکن اس وقت میں بہت چھوٹی تھی۔۔۔ جب کچھ وقت اور گزرا تو میں نے فیصلہ کیا میں تم لوگوں کو ڈھونڈ کر تمہاری مدد کرونگی، لیکن کوئی سوراخ میرے ہاتھ نہیں لگا، پھر میں نے تمہاری بہن کو اس دن ہاسپٹل میں دیکھا ایمان کے ساتھ، میں اسے دیکھتے ہی پہچان گئی تھی۔۔۔ تبھی میں نے تمہاری مدد کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

شامل نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی۔

ویسے میرے پاس تمہارے لئے ایک اور سرپرائز بھی ہے

جانتی ہوں تم یقین نہیں کرو گی، اسی لئے تھوڑا صبر کرو میں تمہیں ثبوت کے ساتھ وہ

سب دکھانا چاہتی !!!

وہ اسے ایمان کے بارے میں بتانا چاہتی تھی۔۔

لیکن فحاح ڈی۔ این۔ اے رپوٹ آنا باقی تھی اسی لئے وہ رکی تھی۔

لیکن نبیشہ عدم توجہی سے اسے سننے لگی۔ اسے تو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔ کتنی ازیت کاٹی

ہوگی اسکے باپ نے جیل اسکے بعد بھی اسے سکون نصیب نہ ہوا۔۔ اور دھماکے والے

انکشاف نے تو گویا اسکے اوسان خطا کر دیئے تھے۔۔۔ اسکے اندر اب اتنی سکت باقی

نہیں رہی تھی کہ وہ کوئی اور سوال پوچھتی وہ خاموشی سے بیگ کندھے پر ڈالتی اٹھ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھڑی ہوئی۔

جار ہی ہو تم پلیز بیٹھو۔۔۔ کچھ آرڈر۔۔۔

نہیں شکریہ، وہ غائب دماغی سے کہتی آگے بڑھ گئی۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

([Neramag@gmail.com](mailto:Neramag@gmail.com))

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

وہ صبح اٹھی تو یمان کو عدم موجودگی سے قدرے پریشان ہوئی۔ نہ جانے اسے کتنا گہرا  
زخم لگا ہوگا؟

وہ کچھ زیادہ اوورری ایکٹ کر گئی تھی۔۔۔

خیر مجھے کیا۔ اگلے ہی پل وہ اپنے خیالات کی نفی کرتی شاور لینے کے بعد آفس جانے کی  
تیاری کرنے لگی۔۔۔

جیسے ہی باہر قدم رکھا۔



گارڈز کو اپنے دروازے پر کھڑا پایا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم لوگوں کو اور کوئی کام نہیں ہے کیا؟؟؟ وہ تپ کر بولی۔

لورڈ کے آرڈر ہیں، آج گھر میں فنکشن ہے اس لئے!

کیا؟ اب کیسا فنکشن؟ وہ اکتائی۔

اور پرس بغل میں دباتی یمان کو کال کرنے لگی۔

ساتھ ہی سیڑھیاں اترتی لائونج میں آگئی۔

وہ لڑکی اپنے نازک مرمریں ہاتھوں سے اسکی پیشانی پر بینڈج لگانے لگی تو ایمان نے سفاکی سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔ وہ سر جھٹک کر خاموشی سے گائون کی ڈوریاں باندھتی اٹھی اور واشر روم کی جانب بڑھنے لگی تھی

کہ بیڈ پر پڑا ایمان کا فون بجنے لگا۔ اس نے مڑ کر ایک نظر ایمان کو دیکھا جو صوفے پر بانہیں پھیلائے بیٹھا خلانوں کو گھور رہا تھا۔ اور فون کی اسکرین اسکے سامنے کی۔! بیگم کالنگ اجلتا بجاتا دیکھ کر اس نے کوئی تاثر نہیں دیا۔ وہ لڑکی کال اٹینڈ کرنے کے بعد اسکے قریب آ بیٹھی۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|...  
کہاں ہو تم؟؟؟؟

ابھی اور اسی وقت گھر آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے!

وہ چھوٹے ہی بول پڑی۔

اپنے کام سے کام رکھو،

وہ مجھے دل سے بولا۔ اسکارات والا رویہ وہ بھولا نہیں تھا۔

تم لوگ مجھے اپنے کام سے کام رکھنے دو تب نا! وہ چلائی۔ اس لڑکی نے بے اختیار ایمان



کے تاثرات جانچنے چاہے۔

کیا مسئلہ ہے رومیصہ؟؟؟؟؟ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی نرم پڑا۔ وہ لڑکی حیران ہی تو رہ گئی تھی

مسئلہ تمہارے والد صاحب کے ساتھ ہے، میں انکی کوئی بات ماننے کے قائل نہیں ہوں، تم ان سے ابھی کہو اپنے لوگوں کو وہاں سے ہٹائیں مجھے آفس جانا ہے اس جہنم میں دم گھٹ رہا ہے! وہ زہر خند لہجے میں بولی۔

تم کہیں نہیں جائو گی، شام کو ہماری شادی کارڈسپیشن ہے اسکی تیاریاں کرو! دو ٹوک کہتے ہوئے

اس نے لڑکی کے ہاتھ سے فون لے کر کال کاٹ دی۔

تم نے شادی کر لی؟ اُس نے جھجک کر پوچھا۔

وہ جو شرٹ اٹھا کر پہن رہا تھا اسکے حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔

اپنی حد کے مطابق سوال کرو! وہ کینہ ور نظروں سے گھورتا باور کروانے لگا کہ اسکی زندگی اسکی اوقات ٹکے کی بھی نہیں تھی۔

وہ بہت خوبصورت ہے؟؟؟ اسکی کی آواز میں نمی گھلی۔ آجکل وہ بہت ڈسٹرب تھا

۔۔۔ اوپر سے رومیصہ کارویہ اسکے سوال نے اُسے اور طیش دلا دیا

اس نے طیش میں آکر اسکی جبرے دبوچے۔

جاننا چاہتی ہو! ہاں؟؟؟ اس کی گرفت مضبوط کی۔

چھوڑو مجھے درد ہو رہا!

وہ بھرائی آواز میں کہتی مزاحمت کرنے لگی

یمان کی انگلیاں اسکے لبوں پر ٹھہریں۔ وہ خوفزدہ سی ہونے لگی

اسکے نچلے لب کے بیچ ایک قدرتی لکیر ہے، جب وہ بولتی ہے نا، تو قیامت کی حسینہ لگتی

ہے!

وہ آہستگی سے اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا

اور جب تم بولتی ہو تو مجھے زہر لگتی ہو، آئندہ اس سے اپنا موازنہ کیا تو زبان کاٹ دوں گا

!

وہ بے دردی سے اسکا منہ جھٹکتا ہوا کوٹ اٹھا کر باہر نکل گیا۔ اور پیچھے اسے یہ سوچنے پر

مجبور کر گیا کہ وہ کیوں اسکی بیوی بننے کے لائق نہیں تھی؟

ایمر جنسی میں اریج کی گئی میٹنگ کے لئے وہ سخت پریشانی کے عالم میں آفس سے نکلے اور میکسیملین کی رہائش گاہ کا رخ کرنے لگے۔

ملک نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

لیکن قسمت کی خراب تھی یا آجکا دن

وہ زیادہ دور نہیں نکلے تھے کہ ان پر گولیوں کی برسات ہونے لگی۔

ملک کے اچانک بریک پر پیردبانے سے گاڑی جھٹکے سے رکی۔

یہ روم بھی عجیب شہر ہے \*\*\*\* یا تو ایک نہیں ملتا یا ایک ساتھ کئی مل جاتے ہیں!

تم یہیں رکو! وہ سخت طیش کے عالم میں دونوں ہاتھوں میں گن سنبھالتا ہوا باہر نکلا اور

اسکی انگلی ٹریگر سے ہٹ کے نہیں دے رہی تھی۔ یکایک صاف ستھرے روڈ پر خون

کی ندیاں بہنے لگیں۔

وہ اس وقت بالکل مختلف انسان تھا خوف اور دہشت سے بھرپور کوئی بھی اسکا یہ روپ

دیکھ کر خوف میں مبتلا ہو سکتا تھا۔

\*\*\*\*\* حرامزادے

وہ پھولی سانسوں سے ان لوگوں کو برے برے القابات سے نوازتا جھک کر مردہ شخص کی جیب سے فون نکالا کر اسکرین پر انگلیاں گھمانے لگا۔  
تبھی وہاں پولیس کے سائرن کی آوازیں آنے لگیں۔

ملک؟؟؟؟ اس نے مڑ کر ملک کو پکارا تو خالی ڈرائیونگ سیٹ نے اسکا استقبال کیا۔  
ملک؟؟؟؟ اسکے ماتھے پر فکر کی لکیریں نمودار ہونے لگیں۔ وہ تیزی سے گاڑی کے دوسری جانب آیا تو اسے زخمی حالت میں سڑک پر اوندھے منہ گرا پایا۔  
ملک؟؟؟؟ میرے شیر؟؟؟؟

وہ پریشانی کے عالم میں اسکا چہرہ تھپتھپانے لگا۔

ملک کے کانوں سے اسکی آواز ٹکرائی تھی

مگر وہ تکلیف میں تھا سو اس نے خود کو تقدیر کے سہارے چھوڑ دیا۔

ملک؟؟؟؟ وہ دھاڑا۔

اس پر غنودگی طاری ہونے لگی

ایسی بھی کیا نازک مزاجی یا ایک گولی ہی تو لگی ہے!!! وہ اسکی ڈھارس بندھاتے ہوئے پھرتی سے زخم پر کپڑا باندھ کر اسے گاڑی میں ڈالا اور گاڑی اڑاتے ہوئے میکسیملین کی رہائش گاہ کے راستے پر ڈال دی۔

پولیس انکا پیچھا کرنے لگی تھی ایسے میں وہ ہاسپٹل جانے کا رسک نہیں لے سکتا۔ وہ پولیس سے سامنا کرنے کا رسک نہیں لے سکتے تھے جب تک کہ ان پر ہوئے حملے پی جانچ پڑتال نہ ہو جاتی۔۔۔ ویسے بھی پولیس خفیہ طور پر بھی ان پر نظر رکھے ہوئے تھی وہ یہ بات جانتے تھے

میکسیملین کی رہائش گاہ پر وہ کم از کم اسکا دوا دارو تو کر سکتا تھا۔۔۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ فون بجنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے اٹینڈ کر کے ڈیش بورڈ پر ڈال دیا۔ یہ وہی فون تھا جو کچھ دیر پہلے اس شخص سے برآمد ہوا۔

کیسا گامیر اتحفہ بحرام علی زمان۔۔۔۔

وہ جو کوئی بھی تھا انتہائی سکون میں اسے ازیت پہنچا کر۔

کون ہے؟؟؟ بھرام کی رگیں تنیں۔۔۔

بتادونگا، بتادونگا جلدی کس بات کی ہے مگر میں چاہتا ہوں، تم ہماری نئی مہمان سے بھی  
مل لو۔۔۔

بھرام کا ماتھا ٹھنکا۔

اور پھر وہ ہوا جس کے بارے میں کسی نے سوچا بھی نہیں ہوگا۔

پب بھائی۔ بھائی۔ بھائی۔ پیپی !



گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔

اس نے بے یقینی سے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔ شمائل؟؟؟؟ اسکا دل اچھل کر حلق میں  
آگیا۔

آہستہ میرے دوست، تمہیں کیوں لگتا ہے کہ بہرہ ہوں۔۔۔ اسکا مطمئن انداز بھرام  
کے اندر آگ لگا گیا۔۔

\*\*\*\*\* انسان، اگر اُسے کھروچ بھی آئی تو میں تجھے کتے کی مور مارونگا، سنا تو نے

---

وہ طیش کے عالم گاڑی سے نکل آیا۔

سکی سمجھ سے پرے تھا وہ کیا کرے کیا نہ کرے؟؟؟

ہے کون تو؟؟؟ ہے۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ہیلو،

وہ چیخا مگر کال ڈسکنیکٹ ہو چکی۔

اس کی معصوم بہن کیسی ہوگی؟

دشمن کس کس قسم کا ٹارچر کیا کرتے تھے وہ اچھے سے واقف تھا۔ اور کہاں ناز و پیلی

شامل۔۔۔

یہ سوچ اسکی جان نکال لینے کے لئے کافی تھی۔

اوپر سے ملک زخمی حالت میں تھا، انجنیئر زپر ہونے والا اٹیک اور پھر شامل کی گمشدگی

---

وہ جو کوئی بھی اسے ازیت پہنچا کے لئے بہت دماغ سے کام لے رہا تھا۔

وہ بونٹ پر ہتھیلیاں جمائے گہرے گہرے سانس لے رہا تھا جب یمان کی گاڑی پاس سے گزری۔۔۔

اسکا ویڑھاؤس بھی اسی راستے پر پڑتا تھا۔ پہلے پہل تو یمان نے نظر انداز کر دیا مگر۔۔۔ پھر گاڑی ریورس لیتے ہوئے اسکے نزدیک آیا۔

کیا چل رہا ہے؟؟؟ بحرام نے زر اسارخ موڑا۔

اور سیدھا ہوا۔

اس پر حملہ اور یمان کا یہاں سے گزرنا اتفاق ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر اسے یقین نہیں آیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جواب دیئے بغیر گاڑی کا رخ موڑنے لگا۔

یمان کو وہ پریشان لگا۔

بحرام؟؟؟ اس سے رہا نہیں گیا۔ جانے کیوں۔۔۔

بحرام رک کر مڑا اور کچھ توقف کے بعد پوچھنے لگا

۔ میری بہن کہاں ہے؟؟؟



اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

اور یہی عادت اسکی خطرناک عادتوں میں شمار کی جاتی تھی۔۔۔ جب وہ بہت غصے میں ہوتا تو خاموش ہو جایا کرتا تھا یمان سے بہتر یہ بات کون جان سکتا تھا۔

بہن 'تمہاری' ہے اور پوچھ مجھ سے رہے ہو۔۔۔

وہ بظاہر کندھے اچکا کر کہتا گاڑی آگے بڑھالے گیا۔۔۔ مگر اسے شدید حیرت ہوئی تھی۔۔۔ اگر اسکی بہن لاپتا تھی تو واقعی یہ پریشان کن بات تھی۔ مگر یمان یہ نہیں جانتا تھا

کہ وہ بحرام کو خود پر شک کرنے کا موقع فراہم کر آیا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں تھے تم؟؟؟

وہ جو کب سے کڑھتی چکر کاٹ رہی تھی۔

یمان کو آتے دیکھ کر پھٹ پڑی۔

وہ آرام دہ انداز میں سنی ان سنی کرتا صوفے پر پھیل گیا۔ میں نے پوچھا کہاں تھے تم؟

وہ اپنا سوال نظر انداز کیئے جانے پر چیخی۔

یمان کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔ اور پھر اسکی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا

سکون کی تلاش میں۔۔۔

اس نے سچ نہیں کہا مگر جھوٹ بھی نہیں بولا تھا۔ ہونہہ، لوگوں کی زندگیوں کو جہنم میں دھکیلا کر چلے ہو سکون کی تلاش میں! اس نے نفرت اور حقارت سے کہا۔ مسئلہ کیا ہے آخر تمہارا؟؟؟

اسکے لہجے میں غصہ عود آیا

مسئلہ تمہارے سامنے ہے، اب ان لوگوں کو یہاں سے رفع دفع کرو فوراً سے پہلے!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ حاکمانہ انداز میں بولی۔۔۔

سوری بیگم۔۔۔ یہ یہیں رہیں گے! وہ اٹل تھا اپنی بات پر۔ ایک تو پہلے مجھے 'بیگم' کہنا بند

کرو تم!

وہ چڑ کر بولی۔

ٹھیک ہے رومیصہ! وہ مزے سے بولا

میرا نام مت لو! وہ چیخی۔

جو حکم بیگم! وہ اسے چڑانے کے سے انداز میں بولا۔ رومیہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی پیر پٹج کر واپس کمرے میں آگئی۔

یمان کے لب بے اختیار مسکرائے

وہ ہلادینے والے انکشافات کے بعد گھر پہنچی تو اسے نہیں معلوم تھا ایک اور قیامت اسکا انتظار کر رہی ہے۔

یشم اسکے گھر پہلے سے ہی موجود تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں؟ کب؟ کیسے؟ پوچھنے کا موقع دیئے بغیر وہ اسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ اتنا خاموش تو کبھی نہیں رہتا تھا؟

اسکے چہرے کی مسکراہٹ بھی کہیں غائب تھی؟

آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔

نبیشہ کو پہلی بار اس سے خوف محسوس ہوا۔

مجھے سب پتا چل چکا ہے۔۔۔

اس کی آنکھیں لہو ٹپکار ہی تھی

لہجے میں دکھ تھا مان ٹوٹنے کا دکھ۔۔ وہی مان جس کے چلتے اسے بھروسہ تھا کہ نبیشہ

اجھوٹ نہیں بول سکتی

م میں۔ میں تمہیں۔۔ بتانے ہی والی تھی۔۔ ی میسٹم

اس نے خوف سے قدم پیچھے لیئے۔

مگر تم نے نہیں بتایا نبیشہ!

اس کا گلارندھا۔۔۔

ی۔۔۔ . شم میں۔۔۔

جھوٹ بولا تم نے مجھ سے!

وہ غم و غصے سے دھاڑا۔۔

نبیشہ گھبرا کر پیچھے ہٹی دیوار سے جا لگی۔۔۔

مجھے تم سے اسکی امید نہیں تھی نبیشہ!

اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

آم میں تمہیں بتانے ہی والی تھی یشم۔۔۔ لیکن میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔

وہ لرزتی آواز میں کہتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔

ڈر گئی تھی؟؟

اسکی سرخ آنکھیں چھوٹی پڑیں

میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ جب تمہیں پتا چلے گا کہ تم میری وجہ سے جیل چلے گئے تو تم

کیساری ایکٹ کرو گے؟؟؟۔۔۔ لیکن میں تمہارا دل بھی نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔

یقین کرو اس دن بس جذبات میں آکر میں نے ہاں کہہ دی تھی مگر مجھ بہت بڑی غلطی

ہو گئی

مجھے تمہی سچ بتادینا چاہیے!

وہ آنسوؤں اور سسکیوں کے سچ صفائیاں پیش کرنے لگی۔۔

یشم کے کانوں میں گویا کسی نے پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہو۔۔

وہ منی لانڈرنگ کرتی تھی؟؟؟

وہ صدمے کی سی کیفیت میں اسے دیکھنے لگا۔۔

کون ہو تم؟؟؟ اسکی رگیں تنیں۔۔

وہ اسکی محبت میں گوڈے گوڈے ڈوب چکا تھا۔ اور وہ اسے اب بتا رہی تھی 'ہاں' صرف

اسکا دل رکھنے کے لئے کی تھی اس نے۔۔

نبیشہ نے بے اختیار آنسوؤں سے لبریز چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

یہ کیسا سوال ہے؟؟

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

بلکل ویسا ہی جیسے تمہارے کام ہیں۔۔۔

تمہیں میں ہی ملا تھا؟؟؟؟

دشمنی کیا تھی آخر تمہاری مجھ سے؟؟

کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟؟؟

آخر کے لفظ اس نے دکھ بھرے لہجے میں کہے۔۔

میرا یقین کرو میری تم سے کوئی دشمنی نہیں، میں نے وہ سب کسی منصوبے کے تحت

نہیں کیا تھا میں تو بس اپنی جان بچا کر بھاگی تھی وہاں سے مجھے کیا پتا تھا اسکا الزام

تمہارے سر پر آجائے گا۔۔! وہ رو دی۔

یشم کا دل بری طرح سے ٹوٹ گیا۔

مگر اسکے آنسوؤں کے سامنے بے بس سا ہو کر وہ اسے سے زرا افاصلے پر دیوار سے ٹیک  
 لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔

ان کے درمیان گہرہ سکوت چھا گیا۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔ اور یشم اسے دلا سے تک نہ دے پایا

بہت سارے لینے بعد وہ سر اٹھا سے دیکھنے لگی۔۔

آئی ایم سوری یشم۔۔

میں تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کیسے اپنی غلطی کا ازالہ کرے

تم میرا دل توڑ چکی ہو۔۔

لاکھ چاہنے کے باوجود بھی وہ سختی نہ برت سکا۔

ہم یہاں بہت سے خواب لے کر آئے تھے، نہیں معلوم تھا سارے خواب آنکھوں کر

نوج لئے جائیں گے۔۔

الٹا مجرم بن کر رہ گئی ہوں لوگوں کی

اسے لہجے میں قیامت کا دکھ تھا۔۔۔

کون تھے وہ؟؟

میں صرف اس کا نام جانتی ہو۔۔

اس نے بے بسی ہاتھوں کی لکیروں کو چھوا۔

مجھے بتاؤ۔۔؟

یہاں۔۔۔



اس نے نفرت سے کہا۔

یشم نے بے اختیار سراٹھا کر اسے دیکھا۔

یمان کہا تم نے؟؟؟ اسے جیسے یقین نہیں آیا۔

ہاں۔۔۔ یمان فرمان نام ہے اس شخص کا۔۔

اسکے لہجے سے چھلکتی نفرت یشم کو پریشانی میں مبتلا کر گئی۔۔۔

اس نے بے اختیار نظریں چرائیں۔۔

یمان نے یہ سب کیا تھا؟؟؟ مگر کیوں؟؟؟

وہ صدمے کی کیفیت میں اٹھ کھڑا ہوا۔

تم چاہو تو مجھے سزا دے سکتے ہو،

وہ اسے جانا دیکھ کر بول پڑی۔ وہ پیشمان تھی اسکے جذبات کے کھلواڑ کیا تھا۔۔ وہ خود

سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی۔

وہ مڑ کر کئی لمحے اسے تکتا رہا۔۔۔ اسکی سرخ آنکھیں یشم کے دل پر چھریاں چلا رہی

تھیں۔۔

میں اپنی جان تو دے سکتا ہوں، مگر تمہیں سزا دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا

وہ آنکھوں میں اسکی محبت کا غم لئے واپس چلا گیا۔۔ غیر ارادی طور پر اسکی نظر پہلو پر  
پڑی جہاں سے وہ ابھی اٹھ کر گیا۔۔ انگوٹھی زمین پر پڑی تھی۔۔

وہی انگوٹھی جو اس دن اسکے کے منہ پر مار کر آئی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھی اٹھالی  
۔۔ اپنی قسمت پر شدت سے رونا آ رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کب سے پشت پر ہاتھ مارتی زپ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ناکام رہی

کیا مصیبت ہے، وہ جھنجھلا اٹھی۔۔

کچھ کام اکیلے نہیں کیئے جاسکتے پیگم۔۔

وہ ٹاول سے سر رگڑتا سر سری سی نگاہ اس پر ڈالتا ہوا بولا۔۔

اپنا منہ بند رکھو، اور اپنے کام سے کام رکھو

وہ جلے کٹے انداز میں بولی۔۔

جیسے تم کہو۔۔۔

وہ بے نیازی سے کندھے اچکا تاشرٹ اٹھا کر پہننے لگا۔۔

نہ جانے ڈیزائنر بھی کہاں مر گئی تھی،

وہ رو دینے کو تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

یہاں اسکے سرخ چہرے سے حظ اٹھاتا دل ہی دل مسکرایا۔۔

وہ اس پر رحم کھا کر آگے بڑھا۔۔ وگرنہ اسکے رات والے رویے کے بعد اسکا بلکل ارادہ

نہیں تھا۔۔۔

اسکے کان کے قریب سرگوشی کرنے لگا۔۔

You need my help ... Trust me

رومیصہ کی دھڑکنوں میں ارتعاش سا پیدا ہونے لگا۔



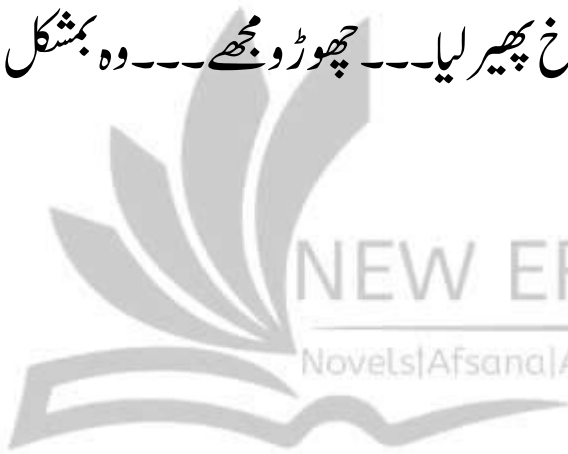
ک ک کیا کر رہے ہو تم؟؟؟

اسکا لمس پا کر وہ کرنٹ کھا کر مڑی۔۔

تو اسے اپنے بہت نزدیک پایا۔۔۔

یمان کے ہاتھ ہنوز اسکے گرد لپٹے تھے۔۔

اسکی گہری نگاہوں کی تاب نہ لا کر اس نے رخ پھیر لیا۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ وہ بمشکل  
بولی۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
نہ چھوڑو تو۔۔۔

وہ معنی خیزی سے بولا۔۔۔

اسکے نچلے لبوں پر نمی یمان کی جان پر بن آئی۔۔۔

چھوڑو ورنہ منہ نونچ لونگی تمہارا۔۔۔

وہ زہر خند لہجے میں بولی۔۔

تو یمان کے آنکھوں کے سامنے گزشتہ رات کا منظر لہرایا۔۔۔ اسکے انداز میں غصہ عود

آیا۔ وہ جو آدھی ادھوری زپ اس نے بند کی تھی۔۔۔ وہ اسی تیزی سے نیچے سرکائی مگر

زپ ٹوٹ اسکے قدموں میں جاگری۔۔۔

لو۔۔۔ چھوڑ دیا۔۔۔

وہ فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر سجاتا دور ہوا۔۔۔

رومیہ نے پھٹی پھٹی نظروں سے اسکی یہ حرکت دیکھی۔۔۔

تم انتہائی واہیات انسان ہو،

یمان چڑا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کندھے اچکاتا کوٹ اٹھا کر باہر کی جانب

بڑھا۔۔۔

دفع ہو جاؤ میری نظروں سے،

اس نے طیش میں زمین پر پڑی زپ اٹھا کر زور اسکی پشت پر دے ماری۔۔۔ اور

واڈروب کی جانب بڑھی۔۔۔

وہ راہداری میں رک کر مڑا اور نہ جانے اسکے دل میں کیا سمائی اس نے زپ اٹھا کر جیب

میں ڈالی

وہ ملک کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کے بعد جزیرے آگیا۔ اسکی سمجھ سے باہر تھا  
شمال اچانک اٹلی سے کیسے نمودار ہوئی؟

وہ تو پاکستان میں تھی؟ یا وہ پاکستان گئی ہی نہیں؟؟ ملک کے حوالے سے بھی کئی سوال  
اسکے ذہن میں گردش کرنے لگے۔۔۔

سب سے پہلے اسے اپنی فیملی کی حفاظت کے انتظامات کرنے تھے۔

ملک کی عدم موجودگی کے باعث اسے فکروں نے چاروں اور سے گھیر رکھا تھا۔

اور سب سے بڑی ٹینشن اسے شمال کی تھی۔۔۔

وہ بے حال سالانوںج کے صوفے پر گر سا گیا۔۔۔

اسکے ہاتھ بمع کپڑے خون آلود تھے۔۔۔ اناچکن سے کافی کاکپ لئے نکل رہی تھی جب

اسکی نظر غیر ارادی طور پر بحرام پر پڑی۔۔۔ وہ کمرے کے مقابلے لائونج یا جزیرے کے

کسی حصے میں کم ہی نظر آتا تھا۔۔۔۔

وہ حیرانی سے اسکے قریب آئی تو ششدر رہ گئی۔۔۔

کیا ہوا تمہیں؟؟؟

حیرت اور صدمے کے ملے جلے تاثرات سے پوچھنے لگی

بحرام نے فون کی اسکرین سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور جواب دیئے بغیر فون کان سے

لگاتا ٹھکھڑا ہوا۔

انا سے رہانا گیا وہ کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتی اسکے جانب بڑھی۔

کیسے ہوا یہ سب؟؟؟ تم زخمی تو نہیں۔۔۔ تلو مجھے دیکھنے۔۔۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو خدا کے لئے۔۔۔ میں اس وقت تمہارے کسی بیوقوفانہ سوالوں کے

جواب دینے کے موڈ میں نہیں ہو

وہ اسکا ہاتھ جھٹکتا ہوا چلا اٹھا۔۔۔

وہ سہم کر پیچھے ہوئی۔۔۔

بظاہر وہ کسی کا غصہ کسی پر اتار رہا تھا۔۔۔

اسکا معصوم چہرہ ہتک آمیز لہجے پر سرخ پڑنے لگا۔۔۔



ا۔۔۔۔ااا

بحرام نے اپنے رویے کی صفائی دینا چاہی۔۔

آجکے وہ نکھوں میں چمکتے آنسو لئے تیزی سے کافی کا کپ اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی

۔۔۔۔

بحرام ضبط نے ضبط سے لب بھینچے۔۔

ورجائیون کا نمبر تلاش کرنے لگا آج بہت وقتوں بعد اسے اسکی ضرورت آن پڑی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چاروں طرف سے دشمنوں کی سازشوں میں گھرچکا تھا ایسے میں 'بھروسے' کے

لائق صرف اسی کی ذات تھی۔۔۔۔ زہے نصیب، یہ حقیقت ہے یا میں کوئی خواب دیکھ

رہی ہو!

اسکی ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش آواز بحرام کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

جائیون؟؟؟؟ تمہاری مدد چاہئے

اسکے لہجے میں انتہا کی بے بسی تھی

وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا۔۔۔

ن کے درمیان کئی لمحے خاموشی چھائی رہی۔۔۔

تم مجھے ہر موڑ پر اپنے ساتھ پاؤ گے بحرام۔۔۔

وہ ٹھہر کر اپنائیت سے بولی۔۔۔

وہ 'واحد' تھی جو اسکی زندگی کی تمام تلخیوں سے واقف تھی۔۔۔

تو۔۔۔ یاد آخر کار آ ہی گئی، یا یوں کہو کہ ضرورت پڑ گئی خیر میں نے کل رات ہی اسکو

ایک لڑکی پر حملہ کرتے دیکھا تھا!

بھلا جا یوں کی نگاہوں چھپ سکتا تھا۔۔۔

تم نے کچھ کیا کیوں نہیں؟؟؟

بحرام نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔

اب مجھے کیا پتا تھا کہ وہ تمہاری بہن ہے!

وہ مطمئن انداز میں کہتی بحرام کو زہر لگی۔۔۔

اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے !

اسکے انداز میں تم حکم کم اور بے بسی زیادہ تھی۔۔۔

بے فکر رہو، جاپون اسب سنبھال لے گئی اور

اس ڈیوائس کو مزہ چکھانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے! بحرام کارنگ فق ہوا۔

ڈیوائس کہا تم نے؟؟؟

ہاں تو۔۔۔ وہ نا سمجھی سے بولی۔۔۔

ماضی میں اس نے کئی بار اس شخص کو تلاش کرنے کی کوشش کی مگر پھر ایک وقت آیا

جب اس نے ہارمان لی۔۔۔ اسے کچھ نہیں کروگی، وہ میرا گنہگار ہے اسے میرے حوالے

کرنا۔۔۔ میں خود اسے سزا دوں گا

اسکے لہجے نفرت تھی۔۔۔

کیا یار؟؟؟ وہ اکتائی۔

تمہاری یہی عادت مجھے بہت بری لگتی ہے مطلب ساری محنت میں کروں اور کریڈٹ

تم لے جاؤ۔۔۔

وہ بھڑکی۔

میں تم سے مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں جاپون !

وہ چڑ کر بولا۔

ٹھیک ہے باس کام تو ہو جائے گا، لیکن۔۔۔۔

مارکیٹ میں ایک ٹائٹ پیس لانچ ہوا ہے کل ہی اور۔۔۔۔

اس نے معنی خیزی سے بات ادھوری چھوڑی۔

ٹائٹ پیس سے مراد مارکیٹ میں لانچ ہونے والا (گاڑیوں) کا نیا ماڈل تھا۔

بحرام نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔

اور ٹھنڈی سانس اندر کھینچی۔۔۔

کتنے پیسے چاہیے؟؟؟

پچس کروڑ! وہ بے جھجک بولی

ٹھیک ہے، مل جائیں گے بدلے میں شامل۔۔۔۔ اور

مجھے ڈیوائس صحیح سلامت چاہیے، تم اسے نہیں مارو۔۔۔

ٹوٹو کی آواز کے ساتھ اسکے لبوں کو بریک لگی۔۔

وہ اسکی بات سنے بغیر فون کاٹ چکی تھی۔۔۔

بحرام سختی سے لب بھیجنے مگر وہ مطمئن تھا کہ شائل کو وہ کسی بھی حال میں چھڑالائے گی

۔۔ اگلی ٹینشن اسے اپنی فیملی کی وہ پہلے ہی کو انہیں اٹلی منتقل کرنے کے آرڈرز دے چکا

تھا۔۔۔ اب اسے انجینیر زوالا معاملہ نیٹانا تھا پھر ہی وہ ملک کی طرف سے کچھ سوچ

سکتا تھا۔۔۔ وہ عجلت میں اپنی گزرتا ہوا فون پر میٹنگ اریج کرنے کا کہنے لگا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنا نرم گداز ہاتھ ریٹنگ پر ٹکاتی انتہائی مطمئن انداز میں سیڑھیاں اترتی۔۔۔

بیمان کو سرے سے نظر انداز کیئے کانسٹرکٹ کے قریب جا کھڑی۔۔۔

اسی اثنا میں کئی نگاہیں اسکا طواف کرنے لگیں

جو بیمان کی کچھ خاص نہ بھائیں۔۔۔

وہ مسکرا کر مبارک باد وصول کرتی اپنے چہرے پر مسلسل کسی کی نظروں کی تپش

محسوس کر سکتی تھی۔۔

مگر اس نے نظر انداز کر دیا۔۔

ڈرنک؟؟؟

خوش شکل سانو جوان اسکی طرف گلاس بڑھاتا ہوا بولا۔۔ نہیں شکریہ! اس نے سلیقے سے منع کر دیا۔

ایک تو وہ شراب پینے میں کوئی عار نہیں سمجھتے تھے اوپر سے جو منع کرتا اسے بھی عجب نگاہوں سے دیکھتے جیسے کوئی انوکھا کام کر رہا ہو۔۔۔

کم آن، آپ کی شادی کے نام !!

وہ مصر ہوا۔۔

ہونہہ! اس نے ہنکارا بھرا۔۔

اور گلاس تھام کر خود سے زرا دور کیا۔۔

میرے لئے شراب حرام ہی نہیں بلکہ 'موت' کے برابر ہے!

اس نے لفظ چبا چبا کر ادا کیئے۔۔ اور گلاس پر گرفت ڈھیلی کی۔۔ جسکے نتیجے میں گلاس  
ایک چھناکے کے ساتھ زمین پر گر کر کئی حصوں میں تقسیم ہو گیا  
اُپسپس، سوری !

وہ ماتھے سے بال جھٹکتی دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ ریسپشن سے فون اٹھا کر  
غائب ہو گئی۔۔

یمان کی نظریں سب ملاحظہ کر رہی تھی۔۔

اس نے انگلیاں چٹخائیں اور نظروں سے مارشل کو اشارہ کرتا وسیع عریض حال سے نکل  
کراسٹور نمابند پڑے خالی میدان میں آ گیا۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو مجھے،

وہی نوجوان چیختے ہوئے خود کو چھڑانے لگا۔۔

سالے \*\*\*\* انسان

تجھے پتا ہے وہ میری بیوی ہے پھر بھی تو اُسے لائینیں کروانے سے باز نہیں آرہا،

وہ زبان دانتوں تلے دباتا آستینیں کمنیوں تک موڑنے لگا۔۔

ہا۔۔۔ ہاں تو، اس نے نہیں دیا کوئی جواب بس بات ختم، وہ بظاہر اکڑ کر بولا

اچھاااا۔۔۔ اس نے کہتے ہوئے زور سے اسکا پکڑ کر لوہے کے کنٹینر پر دے مارا۔۔۔

تیری اوقات ہے بھی نہیں سمجھا؟؟؟؟ وہ دھاڑا

یہ ہمارے پارٹنر کا اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔

اس سے پہلے وہ اسے جان سے مار دیتا

مارشل کی آواز کانوں میں پڑتے ہی اس نے خود پر جبر کیا۔

اور قہر بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اسے دوڑ دھکیلا۔۔۔

نہ جانے اسے اتنا غصہ کیوں آیا تھا۔۔۔

شاید یہ نکاح جیسے اٹوٹ بندھن کی طاقت تھی جو اسے اسکی محرم کی جانب راغب کر

رہی تھی۔۔۔'

اسکے کانوں میں بھولے بسرے دادی کے الفاظ ٹکرائے۔۔۔

اسے یاد تھا ایک بار اس نے دادی سے نکاح کے بارے میں سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر



دادی نے بہت خوبصورت پہلو بیان کیئے تھے جو اب اسکی ذہن میں ایک دھندلی یاد بن کر رہ گئے تھے۔۔ اس نے سر جھٹکتے ہوئے آستینیں برابر کیں اور کوٹ پہننے لگا۔

اس نے ہیل سے اپنے پیر آزاد کرتے ہوئے سامنے ٹیبل پر جمائے اور تکان سے آنکھیں موند لیں۔۔۔

آہٹ پر زار سارخ موڑ کر دیکھا تو وہ یمان تھا۔۔

اسکی ہتھیلیوں کی سرخی رومیصہ کی نظروں سے او جھل نہ رہ سکی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارے ہاتھوں پر خون لگا ہے، مگر تمہیں چوٹ نہیں لگی۔۔ کتنی عجیب بات ہے نا!

وہ اسے دیکھے بغیر تنقیدی انداز میں بولی۔۔۔

آج کل ارد گرد بہت کچھ عجیب ہو رہا ہے!

یہ آواز اسکے دلی جذبات کی عکاسی کر رہی تھی۔۔

جیسے کے ???

اس نے سرسری سا پوچھا۔۔

ورنہ ان لوگوں کے درمیان بات چیت کم ہی تھی۔۔

بیان جو سونے کا ارادہ کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

مسترد کرتے ہوئے اسکے سامنے ٹیبل پر ٹک گیا۔۔

کیا؟؟؟ وہ سوالیہ گویا ہوئی

please explain to me...



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Short Stories|View

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔

What ???

وہ ابھی۔۔۔

That why are you so pretty after you remove

your makeup !

وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔۔۔

اسکی لودیتی نگاہیں رومیصہ کو سرتاپا لرزا گئیں۔۔۔

اسکا سکون پل بھرا میں ہوا ہوا۔۔

وہ اس قسم کی باتیں کیوں کر رہا تھا؟؟؟

اس نے پائوں کھینچ کر سیدھی ہونا چاہا مگر

یمان نے اسکا ارادہ مٹی میں ملا دیا۔۔

کیا حرکت ہے پائوں چھوڑو میرا!! وہ ناگواری سے بولی

NEW ERA MAGAZINE

تم نے سرجری کروائی ہے؟؟؟

اس نے عجب سا خدشہ ظاہر کیا۔۔

کیا؟؟؟

وہ صدمے کی کیفیت میں چلائی۔

یہ رینکل ہے؟؟؟

وہ اسکے لبوں کی لکیر کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔۔



نہیں تھا۔۔ جس کے بنا پر وہ اسے کہہ سکتا 'تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو، مجھ سے محبت کر سکتی،

یہ لڑکی اسکے لئے نہیں تھی۔۔ بلکل بھی نہیں

وہ اسکے خیالات کو سر سے جھٹکا اٹھا اور بیڈ پر آ گیا

وہ کمرے میں گھپ اندھیرا کیئے اضطراری میں کیفیت سگریٹ پر سگریٹ پھونکے جا رہا تھا۔۔۔

اس نے ٹیبیل ( میکسیملین کی خفیہ رہائش گاہ جہاں سزیلینز کے لوگ جمع ہوتے تھے) پر (اپنے) لوگوں کو بھنک نہیں لگنے دی کہ اس پر جان لیوا حملہ ہوا ہے۔۔ ورنہ سزیلینز اسکے فیصلہ کا انتظار بھی نہ کرتے اور شہر میں توڑ پھوڑ کرنا شروع کر دیتے جو اسکے لئے کنٹرول کرنا انتہائی مشکل تھا۔۔ وہ بے جادنگے فساد نہیں چاہتا تھا۔ اتنی پرواہ تو اسے خود کی نہیں تھی جتنی سزیلینز کو اسکی تھی۔۔۔

اس نے چونک کر گردن موڑی۔۔

بھلا اس اندھیرے میں کیا نظر آتا تھا۔۔ مگر اسکی محسوسات قابل دید تھی۔۔ وہ انا ہی

تھی۔۔

اسکے علاوہ بھلا اور کون ہو سکتا تھا۔۔

اسکا مقصد اسے تکلیف پہنچانا نہیں تھا وہ تو بس غصے میں کہہ گیا تھا۔۔ مگر یہ اسکی بھول

تھی۔۔

میں پھر آگئی، بے شرموں کی طرح منہ اٹھا کر۔۔

کبھی میں بہت انا پرست اور مغرور ہوا کرتی تھی۔۔ اور میں خوش تھی۔۔ جیسی بھی

تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یقین مانو، میں اب بھی بہت خوش ہوں مگر لگتا ہے خود کو جھکا دینا کسی کے سامنے، یہ

احساس مجھے سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ 'انا پرست' ہونا اس سے لاکھ درجے بہتر تھا

!!

وہ بھیگی آواز میں کہتی گلاس وال کوریوٹ کے ذریعے ایک طرف سرکانے لگی۔۔

تخن بستہ ہوائوں نے پل بھر میں کمرے کے گھٹن زدہ ماحول کو سردی ہوائوں میں

تبدیل کر دیا!

وہ کچھ نہیں بولا، جانتا تھا اسکے رویے سے اسے تکلیف پہنچی تھی۔۔۔۔

وہ بیڈ کی پائنٹی سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھا تھا۔۔۔

اسے بہت عجیب لگام عمری امیں دنیا کے امیر ترین مردوں میں شمار کیا جانے والا شخص

اپنی زندگی سے خاصا مایوسی نظر آ رہا تھا۔۔

وہ اس سے کچھ فاصلہ رکھ کر پاس بیٹھ گئی

جانتے ہو تمہارے پاس کیوں آ جاتی ہوں۔۔۔

جب تم دکھی ہوتے ہو؟؟؟

رومی بھی ایسی ہی تھی۔۔ وہ میرہ طرح فوری طور پر اپنے کذبات کا اظہار نہیں کرتی تھی

۔۔ مگر مجھے اندازہ تھا کہ کب وہ دکھی ہے؟؟؟ کب اسے چوٹ لگی ہے؟؟؟ کب رومی

ہے؟؟؟ کب اکیلا محسوس کر رہی ہے؟؟؟

بس ایک سرد سی دیوار تھی ہمارے درمیان۔۔ مجھے لگتا تھا ہم جس حال میں ہیں اسکی

زمہ دار رومی صہ کی ماں ہے مگر میں غلط تھی۔۔۔۔

وہ سانس لینے کو رکھی۔۔ اسکی آنکھیں بھگنے لگیں

تم بھی ویسے ہی ہو، اکیلے، خوفزدہ، لاغرض سے

مگر تمہارے اندر ٹوٹ پھوٹ کا عمل مسلسل جاری ہے میں محسوس کر سکتی ہوں  
تمہاری آنکھوں میں صاف نظر آتا ہے!! اس نے ہلکی سی گردن موڑ کر اسے دیکھا

میں جانتی ہوں تم ضرور کچھ چھپا رہے ہو مجھ سے،، کوئی بات تو ضرور ہوئی ہے

خیر کوئی بات نہیں

اس نے خود ہی اپنی بات کا جواب دیا۔۔۔

کئی لمحے ان کے بیچ خاموشی چھائی رہی۔۔۔

وہ اسے تکلیف نہ دینے کے احساس سے خاموش تھا،

اور انا اپنے سوال رد کیئے جانے کے احساس سے

میری زندگی میں اب کچھ باقی نہیں رہا بحرام، جب میں نے اس جزیرے پر اپنا پہلا قدم

رکھا تھا تب میں بھی تمہاری طرح زندگی سے مایوس تھی اتنا کہ بارہا میرا دل کرتا تھا کہ

ٹائیکر ہلز سے چھلانگ لگا کر اپنی جان دے دوں،، وہ غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگی۔۔۔

بحرام نے بے ہلکا سا رخ موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔



وہ رو رہی تھی۔۔ اسکی بھیگی آواز کا خمرا اسکے حواسوں پر چھائے لگا

پھر میں نے تمہیں دیکھا تمہاری ذات سے روشنی میرے اندر اجاگر میں اسے بیان نہیں کر سکتی،

وہ کس روشنی کی بات کر رہی تھی بحرام سمجھ نہیں پایا وہ تو ایک اندھیرا، کالی رات خوفناک اندھیرا۔۔۔

میں اپنے لئے جینا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے کسی سے کوئی سروکار نہیں! نہ رومیصہ، نہ نبیشہ وہ کپکپاتی آواز میں بولی۔۔۔

اسکا دل دکھ سے بھر گیا۔۔۔ نظروں سے وہ اقبیر کی تختی او جھل ہوتی ہی نہیں تھی۔۔

میں نے تم پر بھروسہ کر کے جینا سیکھا ہے بحرام، چاہو تو دھتکار دو، چاہو تو اپنالو، چاہو تو آزمالو

مگر ایسا سلوک مت کرو!

اسکی آواز لرزی۔۔ بے ساختہ شکوہ پھلا

کیسا سلوک؟؟ بحرام نے بے اختیار نگاہوں کا رخ بدل لیا۔۔ تم اچھے سے جانتے ہو میں

کس سلوک کی بات کر رہی ہو، میں نے تم سے صرف ایک بار سوال کیا تھا کہ 'تم بابا کے قاتل ہو یا نہیں !

اس نے بے ساختہ نگاہیں اٹھائیں۔۔

اور تمہاری صرف ایک 'ناں' پر ایمان لے آئی، کیونکہ میں نے تم پر بھروسہ کیا۔ بحرام

ورنہ میں کبھی تمہیں دہشت گرد اور نہ جانے کن کن ناموں سے پکارا کرتی تھی !

بحرام کے دل میں ٹھیس سی اٹھی۔۔

نہ تمہاری فیملی کے بارے میں جاننے کی کوشش کی، نہ تمہارے کام میں دخل اندازی

دی پتا ہے کیوں !!

اس نے بھیگی پلکیں اٹھائیں۔۔۔

بحرام کو اپنا دل ڈوختا ہوا محسوس ہوا

اسے وہ روتی ہوئی بلکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ کیونکہ میں نے تمہارے ان

تمام سیاہ پہلوؤں کو جانتے بوجھتے تم سے محبت کی ہے !

وہ اپنی ہتھیلیوں کو گھورنے لگی۔۔۔

اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ اس طرح کسی کو رو کر اپنی محبت کا احساس دلانا پڑے گا

---

میں اپنے رویے کی معافی مانگتا ہوں انا۔۔۔

مگر میں ایسا ہی ہوں، کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تم میرے ساتھ نہیں چل پائو گی۔۔۔ ایک

عجیب سا ڈر بیٹھ گیا ہے کہ تم سے تمہاری خوشیاں چھن جائیں گی۔۔۔

وہ اسی چیز سے خوفزدہ تھا۔۔۔ شاید !

وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔ بلکل ساکت و جامد بیٹھی رہی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دورانِ لیشی اچھی ہوتی ہے۔۔۔ مگر کبھی کبھی بیوقوف لگتا ہے انسان یہ سب سوچتا ہوا

۔۔۔ جب تم آنے والے کل کے بارے میں کچھ اچھا سوچ کر خوش نہیں ہو سکتے تو برا

سوچ کر دل بھی مت جلاؤ۔۔۔ وہ خفگی سے بولی . . .

بحرام خاموش رہا۔۔۔ وہ اسکی بات سمجھ رہا تھا۔۔۔

مگر انا نہیں سمجھ سکتی تھی وہ کس کس کس سے گزرا تھا

اسکی خاموشی اب انا کو غصے کو دلارہی تھی۔۔۔

تمہیں پتا ہے تمہارے اندر ایک بوڑھی روح گھس گئی ہے، جو بہت ہی فضول قسم کی باتیں تمہیں سکھاتی ہے کہ کسی سے بات مت کرو، مسکراؤ مت، ہنسو مت، اپنے کام سے کام رکھو، دیپورہ کو ہر وقت ڈانٹتے رہو، ملک پر حکم چلاؤ۔۔۔ انا کو اگنور کرو۔۔۔ اسکی زبان ایسی ہی چلتی رہتی اگر بحرام کی ہنسی کی آواز اسکے کانوں تک نہ پہنچی ہوتی۔۔۔ تم ہنس رہے ہو؟؟؟ اسکا سرخ چہرہ کچھ اور سرخ ہو گیا۔۔۔ وہ ایک بار پھر سے ہنس دیا اسکے انداز پر۔۔۔

اسکے چہرے سے نظر ہٹانا مشکل ہو گیا۔۔۔  
 اسکے لبوں تلے سفید موتیوں کی لڑی اسے نظریں ہٹانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

ہنسنا بند کرو !!

وہ زوردار مکہ اسکے کندھے پر رسید کرتی ہوئی بولی۔۔۔ جیسے آپ کہیں مس انا! اس نے بمشکل کہا۔۔۔

تو۔۔۔ اہسا ننننم۔۔۔! اس نے کپیٹی کھجائی۔۔۔

ساتھ گلا کنگھارا

واٹ؟؟؟ بھرام نے بھنویں سکیرٹیں۔۔

تو۔۔۔ کب کر رہے ہو مجھے پر پوز؟؟؟؟

وہ سر کو زرا سی جنبش دیتی بولی۔۔

کیا میں نے ایسا کہا؟؟؟

اسکی آنکھوں میں شرارت چمکی۔۔

بھرام!!!! وہ اسے آنکھیں دکھانے لگی۔۔

ٹھیک ہے سوچوں گا!!!

وہ احسان کرنے کے انداز میں لب دبا کر بولا۔۔

آخر کمی کیا ہے مجھ میں؟؟؟ وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔ دماغ کی۔۔

بھرام روانی میں کہہ گیا۔۔

انا غضبناک نگاہوں سے گھورتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

میں اپنے سارے الفاظ واپس لیتی ہوں، تم کسی لائق نہیں ہو، بے مروت انسان



رہی تھی۔۔

وہ کہیں سے کوئی ورکریا سرونٹ معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔ رومیصہ نے فائلیں  
سمیٹ کر ایک طرف کیں

اور تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی۔۔

کیا پر اہلم ہے؟؟؟ وہ زرا دور سے ہی بولی۔۔

مادام یہ عورت یمان صاحب سے ملنے کی ضد کر رہی ہیں۔۔ وہ دور سے ہانکا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
انہیں اندر آنے دو!

رومیصہ تعجب سے عورت کے حلیے پر نظر ڈالنے لگی۔۔ وہ امیر کبیر گھرانے کی معلوم  
ہو رہی تھی۔۔

کیا مدد کر سکتی ہوں آپ کی؟؟؟

وہ خشدلی سے گویا ہوئی۔۔

تاتیہ نے سر تا پر مسکراتی نظر اس پر ڈالی۔۔

ملگجے سے حلیے میں بالوں کی کچھ لٹھیں اسکے گالوں کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

ہے۔۔۔۔۔ لو؟؟؟؟

رومیصہ نے اسکی منظروں کے سامنے ہاتھ ہلایا

تم بہت پیاری ہو!

تاتیہ اسکی صورت کو نظروں کے حصار میں لئے بولی۔۔۔۔۔ جی؟؟؟ وہ اتنا ہی بول سکی۔۔

کچھ کچھ سمجھ رہی ہو کہ میرے بیٹے نے تم سے شادی کیوں کی۔۔۔۔

تاتیہ کی آنکھیں یک لخت نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔ ہونہہ!

رومیصہ نے نفرت سے ہنکارا بھرا۔۔

اور نظریں پھیر لیں

وہ شاید یمان کی ماں تھی۔۔

شادی تو اُس نے کی ہے، میں تو بس 'سمجھوتہ' کیا ہے جیسے 'برے' حالات کے ساتھ کیا

جاتا ہے،



اسکے لہجے کی نفرت تاتیہ کو چونکنے پر مجبور کر گئی۔۔ وہ تو مجھے طلاق دینے والا تھا شادی کے دوسرے دن،

پتا ہے پھر میں نے کیا سوچا! اگر ایسا ہو گیا تو بہت برا ہوگا

آخر کو جواز بیتیں مجھے دیں ہیں اس نے اسکا ازالہ کون کرے گا، اتنی آسانی سے تھوڑی نا جانے دیتی،

وہ مطمئن سی سینے پر ہاتھ باندھنے لگی۔۔

وہ لفظ چبا چبا کر بولی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تاتیہ اسکے خطرناک ارادے جان کر جی جان سے لرزی۔۔

اسے تو لگا تھا یہ لڑکی شاید یمان کو سدھا ر دے گی، تو وہ سیدھی راہ پر چل پڑے گا۔۔

آخر کو اسکا بھی خوشیوں پر حق تھا۔۔

آنسوؤں سے لبریز آنکھیں چھلک پڑی۔۔

اسکی بربادی طے ہے، میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی

وہ زہر خند لہجے میں کہتی مڑ گئی۔۔۔

تاتیہ تڑپ اٹھی۔۔

ایسا مت کرو، مت کرو ایسا، ایک ماں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہے۔۔۔ وہ دل کا برا نہیں ہے بس فرمان کی صحبت میں برے کاموں میں پڑ گیا ہے، یہ سب فرمان کا کیا دھرا ہے اسے ایک موقع تو دو،، وہ تمہیں بہت۔۔۔

بس بس، آپ کے ہاتھ جوڑنے سے کچھ نہیں ہوگا آپکے بیٹے نے لوگوں کو اتنی تکلیفیں اور ازیتیں دیں ہیں کہ ہر دوسرا شخص اسکا دشمن بنا بیٹھا ہے!  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔۔

اسکی بات میں وزن تھا تاتیہ کی زبان کو تالا لگ گیا۔۔۔ تبھی یمان کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔۔

جب اس نے تاتیہ کو رو میصہ کے قریب دیکھا تو وہ آگ بگھولا ہو کر پورچ میں گاڑی لاک کرنے لگا۔۔

میں آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتی پلیزززز!

وہ بے رخی سے کہتی باہر کاراستے دکھانے لگی۔۔

دراصل وہ اندر سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔ اسکی ماں کے آنسو سے پریشان کرنے لگے۔۔ مگر وہ اپنے فیصلے سے ایک انچ ہٹنے کو تیار نہیں تھی۔۔

وہ اندر کی جانب بڑھ رہی تھی کہ کچھ سیاہ فام گیٹ کے قریب آرکے۔۔ اور اچانک اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔۔

وہ اپنا بچاؤ کرتی درخت کی اوٹ میں ہو گئی۔۔۔

اسے کچھ سوچنے کا موقع ہی نہ ملا۔۔۔ کچھ ہی پلوں میں وہاں گہری خاموشی چھا گئی۔۔

اس نے زرا سا سر اٹھایا تو شا کڈ رہ گئی۔۔۔

پھٹی پھٹی نظروں سے زمین بوس ہو کر گرے واچمین اور خون میں لت پت لڑکھڑاتی تاتیہ کو دیکھنے لگی۔۔۔ یہ سب اتنا جلدی ہوا کہ یمان کو بھی علم نہ ہوا جب منظر اسکی نگاہوں سے گزرا تو وہ شا کڈ رہ گیا۔۔۔ کچھ سیاہ فام اسکی بیوی کو دبوچ کر لے جا رہے تھے۔۔۔ وہ بے حس و حرکت سب دیکھنے لگا۔۔۔

بیوی کو بچائے یا ماں کو !!!

اور عقل کا تقاضہ یار و میصہ کی بری قسمت کسی نے پھر سے اس پر اپنی ماں کو ترجیح دی  
 --- اس نے دھندلائی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ اپنی ماں کو دبوچے چیخ چلا رہا تھا۔۔۔  
 اس نے دھیرے سے پلکیں سے گرا دیں۔۔۔  
 اور خود کو قسمت کے سہارے چھوڑ دیا

تاتیہ تشویش ناک حالت میں اوٹی میں پڑی تھی۔۔۔

یشم کی آنکھیں آنسوؤں تھے وہ پریشانی کے عالم میں راہداری میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔  
 جب کے یمان ایک کونے بلکل خاموش ساکت و جامد کھڑا تھا۔ اس کے وجود میں کوئی  
 حرکت نہیں تھی حتی کہ وہ پلکیں تک جھپک نہیں سکا۔ جس سے وہ سات سال کی عمر  
 سے نفرت کرتا آیا تھا اسے معلوم نہیں تھا اسکے جدا ہونے کے احساس سے جسم سے  
 روح پرواز کرنے لگے گی۔۔۔ اس تو لگا تھا کہ وہ تاتیہ سے جدا ہو چکا تھا سات سال پہلے  
 مگر۔۔۔ وہ غلط تھا۔۔۔ وہ نہ تو جدا ہوا تھا۔۔۔ نہ اس سے نفرت کرتا تھا۔۔۔ بھلا اپنی ماں  
 سے بھی کوئی نفرت کر سکتا تھا؟؟؟

ک ک کیا ہوا؟؟؟

ت ت ت۔۔۔ تاتیہ کیسک ہے؟؟؟

یشم نے بے تابی سے آپریشن تھیٹر سے ناامید لوٹتے ڈاکٹر کے ہاتھ تھام لئے۔۔۔

بتاؤ نااا۔۔۔ وہ اسکا چہرہ پڑھنے سے عاری تھا۔۔۔ وہ زبان سے سننا چاہتا تھا۔۔۔

بتا بھی تخر و۔۔۔ میرا۔۔۔ میرا دل بند ہونے کو پلیز کہہ دیں کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔

وہ بے بسی سے چلا اٹھا۔۔۔

ڈاکٹر سے بتانا تو نہیں چاہتا تھا وہ اسکے ہارٹ پر اہلم سے واقف تھا۔۔۔ مگر کیا کرتا۔۔۔

بولو وو! وہ زخمی شیر کی طرح دھاڑا۔۔۔ ساتھ ہی اسکے سینے پر ہاتھ مارا سے دور دھکیلا۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔ انہیں ایک سے زائد گولیاں لگیں تھی اسلئے ہم انہیں بچا نہیں

پائے

یشم کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

یمان کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔۔۔ اس نے سے آنکھیں میچ لیں

نہیں س۔۔۔۔۔ نہیں س۔۔۔۔۔ نہی

وہ نفی میں سرہلانے لگا۔۔۔ اس کے قدم لڑکھڑائے۔۔۔  
یشتم۔۔۔۔۔

اس نے تیزی سے بڑھ کر اسے تھامنا چاہا۔۔۔

یشتم نے آنسو سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

ت تم۔۔۔!! تم سے ملنے گئی تھی وہ؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Joldey|Pov|Seri  
تمہاری وجہ سے ہوانا یہ سب!!!

وہ انتہائی نفرت سے اسکا ہاتھ جھٹکتا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ یمان کی نظریں بے اختیار جھک گئیں۔۔۔

تمہاری وجہ سے ہوا یہ سب؟؟؟؟

یمان کا جھکاسر مزید جھک گیا۔۔۔

وہ غم و غصے کے عالم میں اس پر مکے برسوانے

لگا۔۔۔ جبکہ یمان نے اپنے دفاع میں مزاحمت تک نہ کی۔۔۔

تمہارے بغیر ہی اچھے تھے قاتل،، خونی

وہ۔۔۔ کتنا تڑپی تمہارے لئے۔۔۔ روئی۔۔۔ گڑ گڑائی۔۔۔ لیکن تم نے اسے معاف نہیں

کیا یمان

تم نے اسے دھتکار دیا۔۔۔ تم نے اس خبیس انسان کی باتوں میں آکر میری ماں یاد دل

دکھایا یمان !

وہ بلند روتے ہوئے چلانے لگا۔۔۔ راہداریوں سے گزرتے لوگ ان پر طائرانہ نگاہ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈالتے اور آگے بڑھ جاتے۔۔۔

یمان کی آنکھوں سے بے طرح آنسو بہنے لگے۔۔۔

تم۔۔۔ تم نے مجھ سے میری ماں کو چھین لیا یمان،

میری زندگی۔۔۔ میرے جینے کی وجہ چھین لی۔۔۔

وہ بے بس سا ہو کر بولا

دفع ہو جائو۔۔۔ میری نظروں سے دور!! آئندہ اپنی شکل مت دکھانا۔۔۔ منہوس

ہو تم۔۔۔

وہ نفرت سے اسے دور دھکیلتا کہنی سے پیشانی رگڑتے ہوئے اوٹی کی جانب بڑھ گیا

۔۔۔

یمان نے بمشکل پشت دیوار سے ٹکالی۔۔۔ وہ بس گرنے کو تھا۔۔۔ اس کا شدت سے دل

چاہا اسکی سانسیں تھم جائیں۔۔۔ اس کا برا ایکسیڈنٹ ہو۔۔۔ وہ اذیت ناک موت مارا

جائے۔۔۔ لوگ اس پر تھو تھو کریں۔۔۔ اسے بد دعائیں دیں۔۔۔ اس نے ایک بیٹے

سے اسکی ماں کی چھین لی۔۔۔ ہاسپٹل سے پارکنگ لاٹ تک اسکے قدم من من کے

ہو گئے۔۔۔

بحرام نے افسردگی سے ٹی وی اسکرین بچھادی۔۔۔

جہاں تاتیانہ پیٹرو کی موت کی خبریں گردش کر رہی تھی۔۔۔ اور لائٹس اٹھا کر سگریٹ

جلالی۔۔۔

اسے بے جا فاطمہ کی یاد آنے لگی۔۔۔ اگر وہ زندہ ہوتی تو حالات بالکل مختلف ہوتے۔۔۔



وہ، شمال، فاطمہ، سلطانہ ایک بھرپور زندگی گزار رہے ہوتے۔۔۔ کم از کم اس  
دکھاوے کی زندگی سے تو بہتر تھا۔۔

فون کی بیل نے اسکے تسلسل کو توڑا۔۔

ہاں جیون؟؟؟

اس نے عاجزی سے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلی۔۔

اسکا جی کہیں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ جب تک شمال کا پتہ نہ چل جاتا وہ اسی طرح بے کل  
رہتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتا تو چل چکا ہے مگر ایک گڑ بڑ ہے۔۔۔

اور تم ٹھنڈی پیشانی سے میری بات سنو گے،

اس الرٹ کا مطلب ضرور اگڑ بڑ تھا۔۔

کیا بات ہے؟؟؟ وہ بے چین سا ہو کر سیدھا ہو بیٹھا۔۔

وہ لوگ۔۔ شاید تمہاری بہن کو Terrorist organization کو بیچنا چاہتے

تھے!

بحرام کی آنکھیں خوف اور بے یقینی سے پھیل گئی۔۔۔

وہ بے چینی سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

تم وہاں کیا جھک مار رہی ہو؟؟؟؟ شمال کہاں ہے؟؟؟

اسکی آواز بلند ہونے لگی۔۔۔

وہ لوگ اسے یہاں سے کہیں اور شفٹ کر چکے ہیں، میں انکا پیچھا کر رہی ہو،

اگر نیلامی کی گاڑی بک گئی ناتو۔۔۔۔

جا یون نے معنی خیزی سے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

اس بار اس نے غصے سے فون کاٹ دیا۔۔

صرف اُسے ہی بحرام کو ناکوں چنے چبوانے کا اعزاز حاصل تھا اور کسی کی اتنی ہمت نہیں

تھی کہ اسے یوں بلیک میل کرتا وہ بھی ان حالات میں۔۔

۔ وہ پیسوں کے متعلق دیور کو میسج ٹائپ کرتا آفس سے نکل رہا تھا۔۔۔ جب اسکی نظر

آفس کے پورچ میں رکتی یمان کی گاڑی پر پڑی۔۔۔



کیونکہ اسے میری ماں کی حیثیت صرف تو ہی جانتا تھا، اور یاد ہے۔۔۔

وہ سانس لینے کو رکا۔۔۔

بحرام کو وہ حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔۔

تو نے مجھ سے پوچھا تھا 'میری! بہن کہاں ہے؟؟؟'

بیان کو گمان گزارا۔۔

تم مجھ پر اس لئے شک کر رہے ہو، کیونکہ تمہیں ایسا لگتا کہ 'مجھے ایسا لگا کہ تم نے میری بہن کو اغوا کیا' اسلئے میں نے تمہاری ماں کو مار دیا۔۔۔ کیا بکو اس ہے؟؟؟

بحرام نے ناگواری سے سر جھٹکا۔۔

بیان کو اسکی باتوں پر جیسے یقین نہ آیا۔۔۔

مجھے تم سے اس احمقانہ رویے کی امید نہیں تھی بیان! اس نے افسوس سے سر جھٹکا۔۔

امید تو مجھے بھی تم سے نہیں تھی، خیر۔۔۔ تم اسکا حساب دو گے بحرام۔۔۔ میں تمہیں

معاف نہیں کرونگا!

وہ شعلے برساتی آنکھوں سے دھمکی دیتا واپس مڑ گیا۔۔۔ بھرام نے مایوسی سے کندھے جھٹکے اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اسے دلاسا دیتا، یا کم از کم سمجھائو ہی دے دیتا کوئی انکی دشمنی کی آڑ میں انکی جڑیں کاٹنا چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ انجان تھے۔۔۔

اسکا سر ہنوز چکرا رہا تھا مگر وہ محسوس کر سکتی تھی کوئی نفوس اسکے آس پاس ہے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

پھر یک لخت ٹھنڈے پانی کا جگ اسکے وجود پر پھینکا گیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہڑ بڑا کر سیدھی ہوئی۔۔۔

اور پتھرائی آنکھوں سے اس کا رخا نے نما کھنڈرات کو دھسکنے لگی۔۔۔ زرا سا رخ موڑا تو کرسی پر براجمان سوٹڈ بوٹڈ ادھیڑ عمر شخص اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسکے علاوہ وہاں کچھ مشنڈے بھی تھے۔۔۔

جو یقیننا اس کے ساتھی تھے۔۔۔

اس زراہ نوازی کی وجہ کی؟؟؟

وہ تحمل سے بولی

ہم تمہیں پہنچانے کے ارادے سے یہاں نہیں لائے ہیں، بلکہ تمہارے فائدے ہی بات ہے سن لو گی تمہاری ہی بھلائی ہے! وہ شخص نرمی سے بولا۔۔۔ انتہائی مصنوعی لہجہ تھا۔۔ بھلا رومیہ سے زیادہ لہجوں، اور رویوں کی پرکھ سے ہو سکتی تھی۔۔

بات کو گھماؤ مت جو بات ہے صاف صاف بولو



وہ بھڑکی۔۔

میں تم سے بحرام کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں!

وہ بولا تو رومیہ کو احساس ہو اس سے اچھا موقع بھلا کیا ہو سکتا ہے، اسے برسوں سے

سچ کی تلاش تھی۔۔ اس راز سے پردہ اٹھنے والا تھا۔۔ شاید

کیسی بات؟

تمہاری باپ کے بارے میں، عثمان یوسف خان کی بیٹی ہونا تم؟؟

اس شخص کے سوال پر اس نے دھیرے سے سر ہلایا۔۔ پتا نہیں کیوں اسے وہ ابھروسے

کے لائق نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ پھر بھی وہ سننا چاہتی تھی۔۔۔

اس شخص نے بولنا شروع کیا اور الف سے لے کر ی تک ساری داستان اسکے گوش گزار کر دی۔۔۔ مگر اپنے طریقے سے

انہوں نے تمہاری باپ کو جیل سے نکال کر مار دیا، ان لوگوں کو ڈر تھا کہ کہیں تمہارا باپ ان کے راز نہ بیچ دے! اس شخص کی باتیں سن اس کے کان سائیں سائیں کرنے کرنے لگے۔۔۔ کیا اسکا باپ بحرام کے لئے ابھی کام کرتا تھا؟؟؟

مگر وہ تو خفیہ ادارے کا کھوجی (ڈیٹکٹو) تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا اسکا باپ انتہائی موت کا حقدار تھا؟؟؟؟۔۔۔

اسکی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے بھی سرخ پڑنے لگیں۔۔۔

اگر تمہیں یقین نہ آئے تو یہ دیکھ لو، وہ تصویریں اسکے سامنے پھیلاتا ہوا بولا۔۔۔

جس میں بحرام اسکے باپ کی نام کی تختی والی قبر کے قریب کھڑا تھا۔۔۔ اسکے دماغ

جھماکا سا ہوا۔۔۔

اگر اسکا یہاں دفن تھا تو۔۔۔۔۔ پاکستان میں؟؟؟

اتنا بڑا دھوکہ -----

میں جانتا ہوں تم کیا سوچ رہی ہو، اگر میری باتیں اب بھی جھوٹی لگ رہی ہیں تو تم اس  
لاش کا ڈی این اے کروا کے دیکھ، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا،

وہ ایسے بولا جیسے کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔

رومیہ جی جان کا پی۔۔

مانا کہ وہ قبر اسکے باپ کی نہیں تھی۔۔۔

کیا اسکا ضمیر یہ اجازت دیتا تھا کہ وہ کسی مردہ جسم کی بے حرمتی کرے وہ بھی صرف  
اپنے شک کی تصدیق کے لئے۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ اس نے نفی میں سر جھٹکا۔۔۔

لیکن تم یہ سب مجھے بتا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟؟؟

یہ سوال اسکے زہن میں شدت سے گردش کرنے لگا۔۔۔

اب آئی تھی وہ پتے کی بات پر،

وہ شخص کمینگی سے مسکراتا سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔



تمہارا ساتھ۔۔۔ بحرام اور ایمان کو ختم کرنے کے لئے۔۔۔

تمہیں اپنا بدلہ مل جائے اور مجھے میری کرسی۔۔۔

وہ اپنے خطرناک ارادے اس پر آشکار کرنے لگا۔۔۔

ایمان سے میرا جو بھی مسلہ ہے وہ ہمارا ذاتی ہے تم بیچ میں اپنی ٹانگ مت اڑوائو !

اسے یہ بات کچھ خاص نہیں بھائی۔۔۔

شاید اتنا بھی ذاتی نہیں ہے !

وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین اسکی نظروں کے سامنے کرنے لگا۔ جس میں نبیشہ ایئرپورٹ

پر چلتی پھرتی نظر آرہی تھی۔۔۔ یہ کیا ہے؟ وہ نا سمجھی سے بولی۔۔۔

اس نے تمہیں بلیک میل کرنے کے طور پر یہ وڈیو اپنے پاس محفوظ رکھی ہے، جس میں

تمہاری بہن منی لانڈرنگ اور ڈرگز کی اسمگلنگ جیسا عظیم جرم سرانجام دے رہی !

رومیہ کو سخت صدمہ ہوا۔۔۔

ایمان اتنی گری ہوئی حرکت بھی کر سکتا ہے اسے یقین نہیں آیا۔

ایمان ایسا مطلبی سانپ ہے جو مقصد پورا ہونے پر سب سے پہلے تمہیں ڈستے گا

وہ پراسرار انداز میں بولا۔۔ اسکا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ شخص بہت سہی جا رہا وہ قدرے کرسی اسکے اور قریب کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اب سنو، ایمان اور بحرام کی دشمنی سالوں سے چل رہی ہے، ابھی کچھ دن پہلے ہی اس نے بحرام کی بہن کو اغوا کر کے اسکے ساتھ۔۔۔۔

اس شخص نے معنی خیزی سے جملہ ادھورہ چھوڑا۔۔۔ رومیصہ جی جان سے لرزی۔۔۔  
کن بے حس لوگوں سے پالا پر گیا تھا اسکا۔۔۔

جس کے نتیجے میں بحرام نے غصے میں آکر۔۔۔۔۔

وہ شخص پھر سے چپ ہو گیا۔۔۔

کیا؟؟؟ رومیصہ بے تابی سے بولی۔۔۔

وہی جو تم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھا، بحرام نے اسکی ماں کو مار دیا۔۔۔

رومیصہ کا تاریک چہرہ دیکھ وہ خباست سے مسکرایا وہ اپنا کام کر چکا تھا۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم ہمارا ساتھ دو اور۔۔۔۔

میرے ہاتھ کھولو،

وہ غیر مرئی نقطہ کو گھورتی ہوئی بولی۔۔

میں نے کہا میرے ہاتھ کھولو، وہ شیرنی کی طرح دھاڑی۔۔ وہ شخص اپنے لوگوں اشارہ

کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اس نے فوراً سے پہلے اسکے ساتھی کی بندوق جھپٹ اس پر تانی۔۔۔

گاڑی کی چابی دو! وہ حکم صادر کرنے لگی۔۔

دوووو۔۔۔۔۔ اب کی بار وہ باقاعدہ چلائی۔۔

جون ماریسن نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے خاموشی سے چابی تھمادی۔۔ چابی پاتے

ہی وہ جانے لئے مڑی۔۔۔

مگر کچھ یاد آتے ہی وہ رکی۔۔

یونواٹ۔۔۔ وہ مڑی۔۔

اسکی بندوق کی گولی سیدھا جون ماریسن کے کندھا چیرتی ہوئی نکل گئی



وہ چیختے چلاتے اچھل پڑا۔۔۔

اگر تم جیسی مافیاز نامی لعنت میری زندگی میں نہ آئی ہوتی۔۔۔ تو میں شارپ شوٹر ہوتی،

اس شخص کو لگا وہ اسکے ساتھ مزاق کر رہی ہے۔۔۔

یاد رکھنا میرا نشانہ کبھی نہیں چوکتا،

وہ بندوق اسکی طرف اچھال کر تیزی سے بھاگتی باہر نکل گئی۔۔۔ اس شخص نے سکون کی

سانس لی کم از جان تو بیچ گئی تھی۔۔۔

بیوقوفو مجھے اٹھائو! جون مورسین کی آواز کانوں میں پڑتے ہی وہ سرپیٹ دوڑا۔

یہاں اس وقت گھر پر موجود نہیں تھا۔۔۔ اور فرمان بھی نہ جانے کہاں غائب تھا۔۔۔

اسکے پاس یہی موقع تھا اسکے کمرے کی تلاشی لینے کا۔۔۔ شاید اسے وہ وڈیو مل جاتی

، نبیشہ کے متعلق جس اس شخص نے دکھائی تھی۔۔۔ اسکے پاسپورٹ، سارے لیگل

ڈاکمنٹس جو بھی یہاں کے قبضے میں تھے۔۔۔ اس نے تیزی سے سیڑھیاں پھلانگی اور

کمرے میں الٹ پلٹ کرنے لگی۔۔۔

الماری، انر کبڈ، سائیڈ ڈرار سب چھان مارا مگر اسے کہیں، لا کر یا سیف نظر نہیں آیا۔۔  
اس نے سخت مایوسی سے پیر پٹنے۔۔۔ پھر اسکا دھیان ایمان کے لیپ ٹیپ کی جانب  
مبزل ہوا۔۔۔

وہ تیزی سے اسٹڈی کارخ کرنے لگی۔۔۔

بال کان کے پیچھے اڑ سے اور پین ڈرائو اسکے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کی۔۔۔ لیپ ٹاپ  
پاسور ڈمانگ رہا تھا۔۔

جو اسے اور غصے دلانے کے لئے کافی تھا۔۔۔

وہ ایمان کو برے برے القابات سے نوازتی تیزی سے پیڈ پرائنگلیاں چلانے لگی۔۔ اس کے  
لئے کوئی مشکل کام نہیں تھا۔۔ وہ مشکل سے مشکل پاسور ڈ کو بھی انداک کر سکتی تھی  
۔۔۔ کچھ ہی پلوں میں اس نے وڈیو تک رسائی پالی تھی۔۔ وہ شخص بلکل سہی کہہ رہا  
تھا؟؟؟

وہ بے یقینی سے اسکرین کو گھورنے لگی۔۔

ایمان اس قدر گری ہوئی حرکت بھی کر سکتا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔ ایک طرف وہ

اسے بلیک کر کے شادی بھی کر چکا تھا۔۔ دوسری طرف اسکی بہنوں پر نظر بھی رکھے ہوئے تھا اسے یہ دغا بازی بہت بری لگی۔۔ اس نے پین ڈرائیو میں وڈیو پیسٹ کر کے لیپ ٹاپ سے ڈیلیٹ کر دی اور دبے قدموں اسٹڈی سے نکل آئی۔۔ اب اسے وہ لا کر تلاشنا تھا۔۔

اور آخری کام تھا۔۔

بحرام۔۔! پھر وہ اس تابوت میں آخری کیل ٹھونک کر واپس لوٹ جاتی اپنی زندگی میں

۔۔ ایسا اس نے سوچا۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے زخم کا معائنہ کر رہا تھا۔۔ زخم ابھی تازہ تھا۔۔ مگر وہ چل پھر سکتا تھا۔۔۔۔

اسے وقتاً فوقتاً گھمبھیر معاملات کی خبریں مل رہی تھی۔۔ وہ یہ بھی جانتا تھا بحرام

شمال کو لے کر پریشان ہو رہا ہو گا۔۔ ایسے میں بستر اسکے لئے حرام تھا۔۔

بے ساختہ اسکی نظروں کے سامنے اسکانازک سراپا لہرایا۔۔

وہ اگر بحرام کی بہن نہ بھی ہوتی تب بھی وہ کسی لڑکی کے لئے ضرور لڑتا۔۔ اس نے

بلٹ پروف جیکٹ پہنی اور اونی شرٹ چڑھالی۔۔ باہر خون جمادینے والی سردی تھی  
اوپر سے اسکا زخم بھی تازہ تھا۔۔

کدھر بھئی؟؟؟

نوجوان کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔۔

کام سے جا رہا ہو!

وہ تکیے تلے رکھی گن پشت میں اڑسنے لگا۔۔

لیکن ابھائی نے منع کیا ہے۔۔ آپ کو کہیں نہیں جانے دینا جب تک آپ پوری طرح  
ٹھیک نہیں ہو جاتے!

وہ اسے بھرا م کی تعلیمات سنانے لگا۔۔

بات کو سمجھو، میرا جانا ضروری ہے۔۔ اور تم باس سے کچھ نہیں کہو گے اس بارے  
میں، اگر وہ میرے بارے میں پوچھیں تو کہنا باہر تک گیا ہوں، یہاں بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا  
تھا! سمجھے گئے؟؟؟

اتنی لمبی تاکید کے بعد وہ ہونکوں کی طرح اسکا منہ تیکنے لگا۔۔



دھیان رکھنا اپنا !

ملک اسکا کندھا تھپتھپاتا فون اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔۔

اسکارخ کیپ ٹائوں کی طرف تھا۔۔۔ اسے ملی کھوجیوں کی خفیہ اطلاعات کے مطابق شامل کئی ہفتوں سے اٹلی میں مقیم تھی۔۔۔ اسکا مطلب تھا کہ جب وہ اس دن اسے ایئرپورٹ چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔ وہ پاکستان گئی ہی نہیں۔۔۔ کیوں؟؟ اسکا جواب صرف وہی دے سکتی تھی۔۔۔

البتہ وہ جس رات اغوا ہوئی وہ کلب میں کسی لڑکی سے ملی تھی۔۔۔ اور وہ لڑکی پاس ہی کے کیفے میں کام کرتی تھی اسکارخ کیفے کی جانب تھا۔۔۔

نہ جانے وہ کن حالات میں ہوگی سوچ کر ہی اسکا دل ہول رہا تھا۔۔۔ اس نے بے تاثر چہرے سے ایک چٹ ٹیبیل پر رکھی۔۔۔ اور کچن کی جانب بڑھا۔۔۔

کون ہو تم؟؟؟ اور اندر کیسے آئے؟؟؟

نظر نہیں آ رہا وہ اتنا بڑا CLOSE کا ٹیگ، کیفے بند ہو چکا۔۔۔ کیسی یو نہیں اس پر چلاتی رہتی اگر وہ کوٹ زر اس ایک طرف سرکا کر اسکی توجہ بندوق کی جانب نہ دلا یا تو

۔۔۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

وہ لبوں پر انگلی سجا کر اسٹاف روم میں نہ جانے کیا کرتی نبیشہ کی جانب اشارہ کرتا بیک ڈور پر جا کھڑا ہوا۔۔۔ کیسی نے جب اسے اطلاع دی تو وہ بے حد پریشانی ہوئی۔۔۔ بھلا کون ہو سکتا ہے؟؟

جی؟؟ کیا مدد کر سکتی ہو؟؟

وہ بظاہر خود کو نارمل ظاہر کرتی محتاط انداز میں اسکی جانب قدم بڑھانے لگی۔۔۔

شائل کہا ہے؟؟؟ وہ لگی لپٹی رکھے بغیر بولا۔۔۔ شائل؟؟؟ کہاں ہے؟؟ مجھے کیسے پتا ہوگا، وہ مجھے کچھ دن پہلے کلب میں ملی تھی جب اس نے مجھے بابا سے متعلق کچھ باتیں بتائیں اور بس!

نبیشہ ایک ہی سانس میں بولی۔۔۔

اسے اس شخص کا انداز کچھ مشکوک سا لگا۔۔۔

کون سے کلب میں؟؟

وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔

اس نے مطلوبہ کلب کا نام بتا دیا۔۔

مگر ہوا کیا ہے؟؟ اس نے رہانہ کیا۔۔

خدا نخواستہ وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس گئی بے چاری۔۔ بہت اچھی لڑکی تھی۔۔

تمہارا جاننا ضروری نہیں!

وہ سرد لہجے میں کہتا سڑک پر رواں دواں ہو گیا۔۔

نبیشہ کی نظروں نے بہت دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔

شاید اسکا بھائی ہو؟؟ وہ سر جھپکتی واپس ہوئی۔۔

کلب کے اس ویٹر سے بھی اس نے بات کر لی تھی۔۔ مگر جو بات اسے پتا چلی اس نے

ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔۔

ڈیوائن یہاں آیا تھا؟؟؟ کب؟

وہ شامل کو اٹھالے گیا تھا جسکا اشارہ صرف انکی دشمنی کو طول دینا تھا۔۔

ایک بار پھر وہ انہونی کے احساس سے کانپ اٹھا۔۔

پھر سر جھٹک کر جیبوں میں ہاتھ گھسائے مطلوبہ راستے پر چل دیا۔۔۔ جانتا تھا وہ بحرام کی حکم عدولی کر رہا تھا۔۔۔ جس پر وہ سخت برہم ہونے والا تھا مگر ان کے پیچ روایتی مالک اور نوکر کا رشتہ نہیں تھا۔۔۔

بحرام نے آج تک ان کے لئے بہت کچھ کیا تھا۔۔۔

بدلے میں اسکا بھی حق بنتا تھا۔۔۔ کہ وہ ہر موڑ پر اسکا ساتھ دے۔۔۔ بحرام پر حکومت کی جانب سے پابندی عائد کر دی گئی تھی۔۔۔ پولیس خفیہ طور پر ان پر نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔ مگر وہ سب جانتے تھے۔۔۔ ایسے میں بحرام شہر سے باہر نہیں جاسکتا تھا۔۔۔ صد شکر تھا کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا، زخمی ہا اسپتال میں زیر علاج تھے اگر ان میں سے کوئی ایک بھی مر جاتا تو ان کے لئے بڑا مسلہ بن سکتا تھا۔۔۔

کبھی سوچا ہے جس راستے پر چل پڑی ہو

اسکا انجام کیا ہوگا؟؟؟

وہ جو اپنے دھیان میں جیبوں میں ہاتھ ڈالے سڑک پر چل رہی تھی۔۔۔ مردانہ آواز پر  
چونک کر مڑی۔۔۔

تو ایک ادھیڑ عمر شخص اپنے گرد بوسیدہ سی شال لپیٹے بیساکھی کے سہارے چلتا ہوا اسکے  
ہمقدم ہوا۔۔۔

میں۔۔۔ سمجھی نہیں؟؟؟ وہ چونکی۔۔۔

تم وہ نہیں ہو جو تم بننے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔

اپنا اصل مت بھولو۔۔۔ مت بھاگو ان کے پیچھے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واپس لوٹ جاؤ،

وہ بیساکھی ٹیکتا ہوا بولا اور اپنے راستہ جدا کر لیا۔۔۔

اسے لگا وہ اسکی دلی کیفیت بیان کر رہا ہے۔۔۔

رکینے۔۔۔ پلیر زرز۔۔۔ میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہو۔۔۔

وہ اسکی پیچھے لپکی مگر وہ بوڑھا نہیں رکا

وہ مسلسل چلتا جا رہا تھا۔۔

نہ تمہارے اندر بحرام جیسی طاقت ہے کہ بیک وقت دس ملکوں سے لڑ سکے، نہ تم  
 یمان جیسی ہو کہ لاکھوں لوگوں کے قتل و غارت کے بعد بھی سکون کی نیند سو سکے  
 ، میری مانو تو اس 'مانیا' نامی جنگوں سے دبے پیروں نکل آؤ۔۔۔ تم ان جیسی نہیں بن  
 سکتی۔۔۔

تم بدلہ لینے کے لئے نہیں بنی۔۔ اپنے اندر جھانکو، تم نرم دل کی مالک، درگزر سے کام  
 لینے والی لڑکی ہو۔۔

اپنے آپ کو پہچانو یہ نہ ہو کہ بہت دیر ہو جائے۔۔۔

وہ بوڑھا چلتے چلتے ایک کچے سے مکان کی طرف آ گیا۔۔

وہ ڈبڈبائی آنکھوں اس شخص کی پشت گھورنے لگی۔۔

وہ شخص بھی غلط نہیں کہہ رہا تھا۔۔ جس سکون کی خاطر وہ ان لوگوں کے پیچھے دوڑ رہی

تھی کیا گارنٹی تھی کہ وہ سکون اسے ملتا؟؟؟؟ کیا خوش رہ پاتی وہ؟؟؟

انہوں نے مجھے بہت تکلیفیں دیں ہیں بابا! حالانکہ میرا کوئی کوئی قصور بھی نہیں تھا۔

---

اس نے کمزور سی دلیل دی۔۔۔

عورت کا مقدر غم کی سیاہی سے لکھا ہوتا ہے بیٹا

اور کئی بار کچھ تکلیفیں ہمارے مقدر میں لکھی ہوتی ہیں،، یہ چوٹیں تمہارے مقدر میں

تھیں وہ تمہیں مل گئیں۔۔۔ اس سے تمہارا ہی فائدہ ہوا، تم اپنے پیروں کھڑی ہوئی

، تم نے خود سے جینا سیکھ لیا۔۔۔

اور پھر ایمان کو آخر کب تک زمرہ دار ٹھہرائو گی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک نہ ایک دن وہ اپنے ہی دشمنوں کے ہاتھوں تباہ ہو جائے گا، اسکے بعد کیا ہو گا؟؟؟؟؟

تم اپنے ضمیر کے سامنے سر خر و ہو پاؤ گی؟؟؟؟؟

وہ شخص رکا۔۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی

تمہارے لئے بہتر ہے تم اپنی زندگی پر دھیان دو،،

محبت کرو، شادی کرو، زندگی کو خوبصورت بنانے کے مواقع تلاش کرو، ان چیزوں میں

کچھ نہیں رکھا۔۔۔

وہ بوڑھا نرمی سے اسے سمجھاتا مشعل روشن کیے نہ جانے برتنوں میں کیا ڈھونڈنے لگا

---

اسے پتا بھی نہ چلا کب وہ اسکے پیچھے جھونپڑی تک چلی آئی۔۔۔

اور۔۔۔ بحرام؟؟؟ اسے بھی چھوڑ دوں؟؟؟ اس نے میرے باپ کے ساتھ اچھا نہیں

کیا؟



اسکی آواز کانپی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بحرام کے نام پر وہ بوڑھا چونک کر مڑا۔۔۔

اگر تم مجھ سے پوچھو گی کہ دنیا میں اچھا انسان کون ہے، تو میں کہوں گا کہ 'بحرام' اگر

وہ 'اچھا انسان' نہیں ہے۔۔۔ تو پھر دنیا میں کوئی بھی اچھا نہیں ہے!

اس شخص کے لہجے کا اطمینان کے سامنے اسے اپنی دلیلیں چھوٹی لگنے لگی۔۔۔

وہ ایک دہشت گرد ہے۔۔۔



اسکی آواز بلند ہونے لگی۔۔

وہ روم کار کھولا ہے۔۔

بلا کا اطمینان تھا اس شخص کے لہجے میں

وہ لوگوں کو بے جا قتل کرتے ہیں۔۔۔

وہ صرف مجرموں کو سزا دیتے ہیں جنہیں سرکار چھوڑ دیتی ہے۔۔

وہ چپ ہو گئی۔۔ ایک دم خاموش۔۔

وہ بوڑھا برگر والا لفافہ پلیٹ میں رکھ کر دو حصے کئے اسکے سامنے آ بیٹھا۔۔ کس قدر

مفلسی اور غریبی چھلک رہی تھی اس شخص کے آس پاس

مگر اسکی مہمان نوازی پر اسکے آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔۔

اگر رومیہ نہ ہوتی تو انکا کیا ہوتا؟؟؟؟ وہ کئی سال پیچھے چلی گئی۔۔ جب انکے باپ کی

موت واقع ہوئی۔۔ بیٹھ جائو۔۔ وہ شخص اسے تاکید کرتا۔۔

پانی کا کٹورا اٹھالایا۔۔

وہ متاثروں نگاہوں دیکھتی اپنے کپڑوں کی پرواہ کیئے بغیر بوسیدہ سے فرش پر بیٹھ گئی۔۔

میں کہاں جاؤں اب۔۔؟؟؟ کیا کروں؟؟؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔

وہ نوالہ منہ میں رکھتی آنسوؤں کے بیچ بمشکل بولی۔۔

اپنے گھر جاؤ۔۔۔

وہ کھانے میں مصروف نظر آنے لگا

میرا۔۔۔۔ کوئی گھر نہیں ہے



اسکی آواز بھرا گئی

گھر وہ نہیں ہوتا جس میں ہم رہتے ہیں، گھر تو وہ ہوتا جس سے 'ہمارا' تعلق ہوتا ہے، ہمارا

اصل آشیانہ !

وہ اپنے آلودہ ہاتھوں نوالے لیتا مصروف انداز میں بولا۔۔ میں ابھی پاکستان نہیں جانا

چاہتی،

اس نے دل کی کہی۔۔

تو اپنے باپ کی قبر پر جاؤ، ان سے پوچھو تمہیں جواب مل جائے گا،

وہ بھرپور عزم سے بولا۔۔

میرے باپ کی قبر۔۔

اٹلی کے مقامی قبرستان میں ہے !

وہ شخص اسکا ادھورا جملہ پورا کیئے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر سے برتنوں میں سے نہ جانے کیا

تلاش کرنے لگا۔۔ نبیشہ سکتے کے عالم میں اسکی پشت کو گھورنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا باپ اٹلی میں دفن تھا؟؟؟

میں نے کہا تھا نا وہ اچھا آدمی ہے، اگر تم اسے دنیا کی نظر کی سے دیکھو گی تو سو برائیاں

نظر آئیں گی،

اگر عام لوگوں سے ہٹ کر دیکھو گی تو

تم اسکا اصل جانو گی۔۔

مڑ کر اسکے بغیر پوچھے ہی جواب دیتا واپس مڑا۔۔

آپ کون ہیں؟؟؟ وہ پوچھنے سے خود روک نہیں پائی۔۔

یہ سن کر اس بوڑھے نے ایک آہ بھری۔۔ افسوس بھری آہ۔۔

میکسیمیلین کا جاسوس ہوا کرتا تھا کسی زمانے میں،

وہ افسردہ ہوا۔۔۔

وہ یہ نہیں پوچھ پائی کہ میکسیمیلین کون ہے؟؟؟

پھر؟؟؟؟

جب ناز لے مادام نے اپنے شوہر سے طلاق لے کر علی زمان سے شادی کی تو،  
میکسیمیلین بوڑھا ہو گیا تھا، اس نے اپنی کرسی علی زمان کو دے دی، علی زمان اچھا تھا،

مگر جب اسکی حکومت ختم ہوئی تو کتاب کے قوانین کے متعلق سے بحرام کو اسکی

نشست سنبھالنی تھی۔۔۔

اور وہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا

بحرام سے یہ سب زور زبرداتی کروایا گیا؟؟؟

وہ شذر رہ گئی۔۔۔

اور پھر اسکی فیملی کے ذریعے اسے مجبور کیا گیا تو وہ مانتا ہی بنا، اسکے بعد سے اس نے ہم سب کو نکال دیا،

میں نے اس سے کہا مجھے اپنے ساتھ کام پر رکھ لے

مگر اس نے نہیں رکھا، اس نے جان بوجھ کر ہم سب کو نکال دیا، وہ چاہتا تو ہم سے بدلہ لے سکتا تھا ہمیں مار کر، مگر اس نے ہمیں فرار ہونے کا موقع دیا اور۔۔۔۔۔

اس بوڑھے نے افسردگی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دولت کا غرور اور طاقت کا نشہ انسان کو کہاں سے کہاں لا پٹختا تھا۔۔۔ وہ اپنے حالات پر

غمزدہ تھا

نبیشہ نے تاسف سے سر جھٹکا اور بیگ میں ہاتھ مار کر برگر اسکے سامنے کیا۔۔ جو وہ کیفے

سے لائی تھی۔۔۔

شکریہ

وہ شخص بے طرح سے خوش ہوا۔۔

نبیشہ کار کنا محال ہو گیا تھا۔۔

وہ تیزی سے داخلی دروازے سے باہر نکل آئی۔۔

اور دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا۔۔ اس شخص کی حالات اس یہ سوچنے پر مجبور کر رہے تھے کہ وہ کن راستوں پر چل پڑی تھی؟؟؟؟

—  
—  
تاتیہ کی اچانک موت نے لیشم کی بنیادوں تک کو ہلادیا تھا۔۔ اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا،  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کبھی تاتیہ کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔ اسکے دل کی حالت پہلے ہی دگر گوں تھی۔۔

اسے لگتا تھا کہ وہ مر جائے گا، سانس نہیں لے پائے گا،

مگر اسکی سخت جان ہی تھی جس نے اسکی سانسوں کی ڈور کو برقرار رکھا ہوا تھا۔۔

تاتیہ اپنی تمام تر ممتا، خوبصورتی، دریادلی سمیت منوں مٹی تلے دفن ہو چکی تھی۔۔

قبر سے دور کھڑا ایمان پتھرائی آنکھوں سے اپنے چھوٹے بھائی، اور ماں کی تازہ بنی قبر کو  
گھور رہا تھا۔۔۔

اسکی تو جیسے زندگی ہی ویران ہو چکی تھی۔۔۔

کاش۔۔۔ وہ اس دن اس سے ملنے نہ آئی ہوتی۔۔۔

کاش یہ سب نہ ہوا ہوتا کاش کاش۔۔۔

وہ بہت ہمت جٹا کر قدم اٹھاتا یشم کے قریب دراز نو بیٹھ گیا۔۔۔ جو نہ جانے کن کن  
وعدوں کے واسطے دے کرتا تیرہ کو جگانے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا۔۔۔

کیسی۔۔۔ ماں تھی وہ۔۔۔؟؟؟؟

اس کے لب بمشکل ہلے۔۔۔

یشم نے نظریں اٹھائیں۔۔۔ اور بیگانگی سے رخ پھیر لیا۔۔۔ کئی لمحے دونوں بھائی خاموش  
سوگ مناتے رہے۔۔۔

محبت کرنے والی۔۔۔ وہ کئی بار مجھے بتا کر رو پڑتی تھی کہ تمہاری بیگانگی اسے کس قدر  
تکلیف پہنچاتی تھی۔۔۔

تم نے اپنی جھوٹی انا کی خاطر اس کی محبت ٹھکرا دی۔۔۔ تم فرمان کو 'بڑا آدمی' بنانے میں اتنے مصروف ہو گئے کہ۔۔۔ تمہیں سب اپنے سامنے چھوٹے لگنے لگے۔۔۔

کیا وہ شخص اس قدر تم پر حاوی ہو گیا تھا؟؟؟؟

کہ تمہیں اپنی ماں کی محبت جھوٹی لگنے لگی۔۔۔

شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔

یمان کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

تم اسکی محبت کے لائق ہی نہیں تھے یمان۔۔۔

دراصل تم کسی کی محبت کے لائق نہیں ہو۔۔۔ جو تمہارے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے، تمہاری فکر کرتا ہے

تم اسے تکلیف اور ایذا پہنچا دیتے ہو،

کیوں آخر؟؟؟ کیوں؟؟؟ یمان کیوں۔۔۔

یمان کی آنکھوں سے آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔۔۔



اسکے لب ہلنے سے عاری تھے۔۔

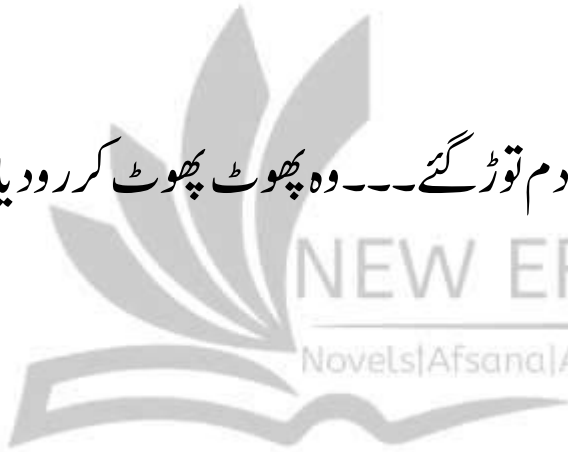
وہ نہیں کہہ پایا کہ جب اسے ان دونوں کی ضرورت تھی تو وہ کیوں نہیں آئے؟؟؟

وہ نہیں کہہ پایا جب وہ بھگیکتی بارش میں اپنی ماں کو ڈھونڈنے اپنے گھر پہنچا تو کیوں اسے

نہیں ملی؟؟؟

وہ نہیں کہہ پایا۔۔

وہ کچھ بھی نہ کہہ پایا سارے شکوے لبوں پر دم توڑ گئے۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاتھ مت لگانا۔۔

میری ماں کی قبر چھونا بھی مت۔۔ !

وہ آنکھوں میں آنسو لئے سختی سے گویا ہوا۔۔

ہم نے تمہارے بغیر رہنا سیکھ لیا ایمان، ہمیں اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں!

بہتر ہو گا تم مجھ سے اور تاتیبہ سے دور رہو!

وہ سخت برہمی سے اسے ٹوکتا لڑکھڑاتے

قدموں سے چلتا واپس مڑ گیا۔۔۔

وہ زہنی طور بہت ڈسٹرب تھا اسکا دل کیا کوئی ایسی دوا اسکے ہاتھ لگے جو اسکے دل و دماغ

میں سناٹا سا اتار دے۔۔۔ اسے سکون مہیا کر دے۔۔۔

وہ تاتیہ کے ساتھ کچھ وقت اکیلے گزارا چاہتا تھا۔۔۔

اسلئے اس نے شرائے کو گھر بھجوادیا تھا مگر وہ شاید گئی ہی نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
یشم خاموشی سے فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھا۔۔۔

شرائے آنکھوں کی نمی پونجھی۔۔۔ چھتری سر سے ہٹاتی فرنٹ سیٹ سنبھالنے لگی۔۔۔

اور پیچھے بخ بستہ ہوائوں کے ساتھ برستی طوفانی بارش میں، اپنے پچھتاوے، آنسو، اور

مرحوم ماں کے ساتھ یمان اکیلارہ گیا۔۔۔

وہ بارش میں بھگیکتی یمان کے پرائیویٹ اپارٹمنٹ آگئی۔۔۔ جانتی تھی وہ انتہائی بے

حسی کا مظاہرہ کر رہی تھی اسکی ماں ہاسپٹل میں پڑی تھی  
مگر بحرام تک پہنچنے کا کوئی سراغ اسکے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا، کوئی ایڈریس، موبائل نمبر،  
آفس ایڈریس کچھ بھی اگر اسکے ہاتھ لگ جاتا تو بہت مددگار ثابت ہوتا۔۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ

دروازے کو کیسے 'ان لاک' کیا جائے۔۔

یمن کی گاڑی کے ٹائر چرچرائے۔۔

اسکے تو ہوش اڑ گئے۔۔

وہ اسکی آمد کی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔۔

وہ کنفیوز سی ہو کر انگلیاں چٹخانے لگی۔۔

ضرب تک وہ گاڑی لاک کرتا اس تک آیا۔۔۔ .

اور سوالیہ نظروں اسے دیکھنے لگا۔۔۔

رومیہ نے سرتاپا اس کا جائزہ لینے لگی

وہ سر سے پیروں تک بارش میں بھیکا ہوا تھا۔۔۔ سیاہ جینز اور شرٹ سمیت اسکے چہرے پر مٹی کے آثار نمایاں تھے سرخ آنکھیں لہو ٹپکار ہی تھی۔۔۔

جبکہ ہتھیلوں پر زیادتی پہ زیادتی کے نشانات تھے تمتمتم۔۔۔۔۔ ٹھیک تو ہو؟؟؟؟

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی۔۔۔

وہ ضبط کھو کر آگے بڑھا اور اسکے سینے سے جا لگا۔۔۔ پی۔۔۔۔۔ نممما۔۔۔۔۔

؟؟؟؟؟ وہ بھوکھلا گئی۔۔۔

وہ مر گئی۔۔۔ میری وجہ سے وہ اتنی آہستگی سے بولا کہ رومیصہ بمشکل سن پائی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ شذر سی رہ گئی۔۔۔

غالبا وہ تاتیانہ کی بات کر رہا تھا۔۔۔

رومیصہ کو حقیقتا بہت دکھ ہوا

ان کے بیچ تعلقات شاید اتنے اچھے نہ تھے مگر ماں تو ماں ہوتی ہے۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پار ہی

تھی اس روتے ہوئے شخص سے کیا کہے۔۔۔

وہ بے تاثر چہرہ لئے اس سے دور ہٹا اور داخلی دروازے سے اندر چلا گیا۔۔۔

وہ شش و پنج میں مبتلا تھی واپس چلی جائے یارک جائے۔۔۔

دل کہہ رہا تھا ایک دکھی شخص کو اکیلا مت چھوڑو،

اور دماغ خود غرضی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ سوچنے ہوئے اسکے پیچھے چلی آئی۔۔۔

واٹر ووم سے پانی گرنے کی آرہی تھی۔۔۔ اس بہت عجیب لگا۔۔۔ موسم انتہا کا سرد تھا

ایسے میں بارش میں بھگینے بعد بھی وہ شور کے نیچے کھڑا تھا۔۔۔

کئی لمحے ایسے ہی گزر گئے۔۔۔ وہ اسکے فون کی جانب ہاتھ بڑھاتی اور پھر واپس کھینچ لیتی

--

کیا وہ اتنی بے حس تھی؟؟؟

مانا کہ اسکے تاتیہ کے ساتھ روابط وابستگی نہ تھے وہ خود کو کم از کم افسردہ ہی ظاہر کر سکتی

تھی۔۔۔

کسی کی خاطر؟؟؟ وہ اتنی سفاک دل ہر گز نہیں تھی۔۔۔

یہ تو ان لوگوں کی صحبت کا اثر تھا کہ وہ اس طریقے سے سوچنے لگی تھی۔۔۔ کم از کم کسی

کے غم میں تو وہ خلوص دل سے شریک ہو سکتی تھی۔۔۔

اس نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔۔

واٹر ووم سے ہنوز پانی گرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

بیسی۔۔۔۔۔ ممان؟؟؟؟ اس نے جھجک کر دستک دی۔۔ اتنی۔۔۔ دیر پانی میں

بھگنا اچھی بات نہیں۔۔ وہ بھی سردی۔۔ میں تمہاری طبیعت۔۔

وہ قسطوں پر لفظ ادا کر رہی تھی جب اچانک سے دروازہ کھلا اور وہ بے تاثر چہرے کے

ساتھ اسکے سامنے تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے بے ساختہ قدم پیچھے لئے اور بیڈ پر پڑی شرٹ اٹھا کر اسے تھمائی۔۔۔

میں۔۔۔ تمہارے لئے کافی بناتی ہو تم لائونج میں آ جاؤ۔۔

وہ جھجک کر کہتی باہر نکل گئی۔۔۔

وہ کچن سے کافی کا کپ لے کر نکل رہی تھی کہ اچانک پلٹنے پر اس سے زوردار تصادم ہوا

اور گرم گرم چائے اُسکے ہاتھ کو جلا گئی۔۔۔

تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔۔۔ وہ کڑے تیوری سے اسے گھورتی ہوئی جھک کر زمین پر

بکھرے ٹکڑے اٹھانے لگی۔۔۔ یمان پر کوئی اثر نہ ہوا۔۔ وہ خاموشی سے کبڈ سے شراب کی بوتل نکالنے لگا۔۔۔

لاؤاد ہرد کھائو مجھے! وہ مڑ کر اسکے ہاتھ کا جائزہ لینا چاہ رہی جب وہ شراب کی بوتل اور برف کے لئے خاموشی لائونج میں چلا گیا۔۔۔

حد ہو گی، مطلب میں بے وقوف ہوں!

تم سے تو دردی جتنا بھی بے کار ہے!

وہ جل بھن کر رہ گئی۔۔۔

اس نے اپنے لئے کافی نکالی اور لائونج کا رخ کیا۔۔۔

وہ حیران رہ گئی۔۔۔

یمان کو انگیٹھی کے قریب نیچے قالین پر بیٹھا دیکھ کر۔۔۔ وہ مغرور شخص بیٹھنا تو دور

جھک کر گری چیز تک نہیں اٹھاتا تھا اور آج۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے اس سے فاصلہ رکھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

اس سے ہمدردی کے دو الفاظ تک نہیں کہہ پارہی تھی۔۔۔ اسکی کی کئی زیادتیاں اور تلخ

روئے اسکی نظروں کے سامنے گھومنے لگے۔۔۔ مگر یمان کی حالت واقعی قابل رحم تھی۔۔۔ وہ اسے افسوس سے شراب جیسا زہر پیتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

دیکھو۔۔۔ میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔ کہ تم

تم یہاں کیوں آئی ہو؟؟؟؟ وہ کاٹ دار لہجے میں بولا۔۔۔

وہ اس وقت تنہا رہنا چاہتا تھا، مگر رومیصہ کی موجودگی اسکی تنہائی میں خلل پیدا کر رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔ تم واپس نہیں لوٹے تھے تو۔۔۔ پریشان ہو گئی تھی اسلئے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے جھوٹ گھڑا

صاف ظاہر تھا وہ جھوٹ بول رہی تھی؟؟؟ بھلا اُسے کب سے اسکی فکر ہونے لگی

اس کی آنکھوں میں سرخ موتی چمکنے لگے

وہ رو رہا تھا؟؟؟؟

رومیصہ کے دل کچھ ہوا



تم خود کو زخم دار مت ٹھہرائو، یہ سب قسمت تو کھیل ہیں، وہ نرمی سے گویا ہوئی۔۔

تمہاری تسلی میرے دل کو سکون نہیں پہنچا سکتی،

میں جانتا ہوں وہ میری وجہ سے موت کے منہ میں گئی، اُسکی آواز بھیگی۔۔

رومیہ سے رہانہ گیا۔۔ وہ کافی کا کپ ایک طرف رکھ کر دراز نواسکے قریب بیٹھ گئی

---

یمان نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا،

میں سمجھ سکتی ہوں تمہارا کوئی دوست نہیں ہے، تم عام لوگوں کی طرح دوسروں سے

گھلتے ملتے نہیں ہو، اپنے دل کی باتیں کسی سے نہیں کہتے مگر۔۔۔ تم اندر سے ٹوٹ

پھوٹ کا شکار ہو، تم مجھ سے اپنی ساری باتیں شیئر کر سکتے ہو، مجھے اپنا دوست سمجھو،

وہ اسکے دل کی کہہ رہی تھی۔۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ حساس دل کی مالک ہے۔۔ وہ

صرف اس سے ہمدردی جتا رہی محبت نہیں۔۔!

اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ نامحسوس طریقے سے شراب کی بوتل کو دور سرکاتی اسکے

قریب ہوئی۔۔

اگر تم چاہو تو۔۔۔ وہ اپنائیت سے بولی

وہ صبح کا سورج اگلنے سے پہلے بدل جائے گی اسے یقین تھا !!! اس نے آہستگی سے  
رخ موڑ لیا۔۔

مجھ پر یقین کر سکتے ہو؟؟؟؟

اس نے نرمی سے کہتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھ قبضے میں لئے۔۔۔ اس کے لمس کی  
حدت سے یمان کو اپنی روح تک سرشاری محسوس ہوئی۔۔۔

وہ بے ساختہ اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔ اور اسکا ہاتھ تھام کر آنکھوں پر رکھ لیا  
NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ یک دم بوکھلا گئی۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ جھٹکنا چاہتی تھی، اسے دور دھکیلنا چاہتی تھی مگر۔۔۔ اسکے نرم خود دل نے  
اجازت نہیں دی۔۔۔

تمہاری strength کیا ہے؟؟؟

وہ آہستگی سے پوچھنے لگا۔۔

میری بہنیں۔۔۔

رشتے انسان کو کمزور کر دیتے ہیں۔۔۔ وہ دکھی ہوا

ایسا تمہیں لگتا ہے، رشتے انسان کی اصل strength ہیں، اسکی ضرورت ہوتے

ہیں، جو ہر موڑ ہمارے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہتے ہیں،

اسکی آنکھیں ڈبڈبائیں۔۔۔ وہ نبیشہ کی بے رخی بھولی نہیں تھی۔۔۔

۔۔۔ اور۔۔۔؟؟؟ اسکا دل کیا وہ بولتی رہے اور وہ بلا تکان اسے سنتا جائے۔۔۔



اسکے لہجے بے ساختہ محبت اٹڈ آئی۔۔۔

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔۔۔

وہ کچھ لمہوں کے توقف بعد بولا۔۔۔

اگر ایسا ہے تو اس نے تاتیبہ کو کیوں نہیں بچایا۔۔۔

وہ افسردہ تھا۔۔۔

کیونکہ تم نے اس کے آگے ہاتھ پھیلائے ہی نہیں ایمان۔۔۔

اگر میں مانگتا تو کیا وہ میری سن لیتا؟؟؟

کمزور سا سوال کیا

ضرور، سنتا۔۔۔ لیکن تم خود کو جھکا یا ہی نہیں اسکے سامنے۔۔۔ جب اللہ سے کچھ مانگتے

ہیں نا۔۔۔ تو اس یقین کے ساتھ مانگتے ہیں کہ وہ ضرور دے گا،

اور اللہ اسکی دعا قبول نہیں کرتا جسکا دل دعا کے وقت اللہ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ نرمی سے گویا ہوئی

اسی لئے اس نے میری نہیں سنی؟؟؟ وہ افسردہ ہوا۔

اسکی ہر کام میں مصلحت چھپی ہوتی ہے ایمان، بس انسان ہی بے صبر ہے، صبر کرنے

کے بجائے شکوہ کرنے لگتا ہے۔۔۔

دادی کہتی تھی اللہ اپنے بندوں سے ستر سے ماٹوں جتنی محبت کرتا ہے، مگر انہیں کیا

معلوم جس بد نصیب نے ایک ماں کی محبت محسوس کو نہیں کی وہ کیا جانے ستر ماٹوں کی

محبت کا عالم کیسا ہوگا۔۔۔

وہ خود از پتی سے بولا۔۔

رومیصہ لا جواب ہوئی اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

کچھ لوگ سہنے کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے لفظوں حتیٰ کہ اپنے چہرے سے

بھی ظاہر نہیں ہونے دیتے۔۔ کہ انہیں کیا تکلیف ہے۔۔

دراصل وہ دونوں ہی ایک جیسے تھے۔۔ وہ اس فیض سے گزر چکی تھی اس تکلیف کے

احساس سے بخوبی واقف تھی۔۔

اس نے سر جھٹک کر اپنا ہاتھ ہٹا کر دیکھا تو وہ سوچا تھا۔۔ اس نے آہستگی سے کشن

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے سر تلے ٹکایا۔۔

اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ کبڈ سے کمفرٹر نکالتے وقت اسکی نظر غیر ارادی طور پر اسکے فون

پر پڑی۔۔

کسی اور وقت سہی۔۔

اس نے ٹھنڈی آہ بھری اور سر جھٹک کر اسکے کمفرٹر اوڑھانے لگی۔۔ انکی بیٹھی میں

لکڑیاں زوروں شور سے

جل رہی تھی۔۔۔ اس نے ایک نظریمان کو دیکھا۔۔۔  
اسکے احساسات عجیب ہونے لگے۔۔۔ دل کسی اور ہی لے میں دھڑکنے لگا۔۔۔  
اسے صرف اور صرف ہمدردی تھی یمان سے اور کچھ نہیں، وہ خود کو ڈپٹی۔۔۔ تکلیہ برابر  
کرتی صوفے پر لیٹ گئی۔



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

([Neramag@gmail.com](mailto:Neramag@gmail.com))

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

وہ اس وقت مقامی قبرستان میں موجود تھی۔۔۔ اپنے باپ کی قبر پر ڈھیروں رونے کے بعد اسے اپنے کندھوں سے بوجھ سا سرکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

اس بوڑھے کی آوازیں بار بار اسکے کانوں میں گونج میں رہی تھیں۔۔۔ اس نے صحیح کہا تھا۔۔۔

اسے جواب مل گیا تھا۔۔۔ وہ بدلہ نہیں لینا چاہتی تھی ان سے،، اسکا مطلب یہ بھی نہیں تھا کہ اس سب بھلا دیا تھا وہ بس خود کو وقت دینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ کیا چاہتی ہے، اسکی خوشی کس چیز میں ہے۔۔۔

اس نے پھولوں کا بکے باپ کے قدموں کے مقام پر رکھتے ہوئے۔۔۔ افسردہ سی مسکراہٹ کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی

اور فاتحہ پڑھنے لگی۔۔۔

بہت وقتوں بعد اس نے خود کو اتنا مطمئن محسوس کیا تھا۔۔۔ موسم خراب ہو رہا تھا۔۔۔ شاید بارش ہونے والی تھی۔۔۔ اس نے بیگ تھاما اور گھر کا رخ کیا۔۔۔



اسکا دل شدت سے 'بریانی' کھانے کو لپچایا۔۔

بیگ ایک طرف رکھ کر اس نے بریانی کا مصالحہ تیار کیا اور کچھ ہی منٹوں بعد بریانی کو دم پر رکھ کر فریش ہو کر کپڑے تبدیل کیئے اور گرما گرم بریانی کی پلیٹ لئے لائونج میں لے آئی۔۔ ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر ٹی وی آن کر دیا۔۔

ابھی اس نے نوالہ منہ میں رکھا بھی نہیں تھا۔ کہ ٹی وی پر چلتی نیوز لائن نے اسے اندر تک ہلا دیا۔۔

تاتیانہ کی موت ہوگی؟؟؟  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
وہ صدمے کی کیفیت میں ٹی وی اسکرین کو گھورنے لگی۔۔ اسے بے ساختہ شیم کا خیال آیا۔۔

وہ کس حال میں ہوگا؟ اس نے تیزی سے فون تلاش کیا اور اسکرین پر انگلیاں گھمانے لگی۔۔

دو دن ہو چکے تھے اس بات کو؟؟؟

وہ شاکی نظروں سے اسکرین کو گھورنے لگی۔۔

وہ اتنی لاعلم کیسے ہو سکتی تھی؟؟؟

اسے بے جا خود پر غصہ آیا۔۔

وہ مضطرب سی ہونٹ کاٹنے لگی۔۔

اسے لیشم کے پاس جانا چاہیے یا نہیں؟

جبکہ اسے سب کچھ پتا چل چکا تھا۔۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی اسکا سامنا کر سکے۔۔

وہ بے بسی سے صوفے پر دوبارہ بیٹھ گئی۔۔ پھر کچھ سوچ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور پکن سے

بریبانی پیک کی

لیشم کے اپارٹمنٹ کا رخ کیا

وہ اپنے دھیان سیٹرھیوں چڑھ رہی جب سامنے آتی شرائے سے ٹکرائی صد شکر کہ

اسکی بریبانی بچ گئی

مگر شرائے ہاتھ میں پکڑا کارٹون چھوٹ کر زمین پر جا گرا اور اس میں موجود تمام پرانی

تصاویر زمین پر بکھرتی چلی گئیں۔۔۔

سوری سوری، میں نے۔۔۔

اسکے الفاظ لبوں پر ہی دم توڑ گئے جب اسکی نظریمان کی تصویر پڑی۔۔۔ وہ ساکت رہ گئی

--

یہ تصویر ان لوگوں کے پاس کیسے؟؟؟؟

یہ۔۔۔۔۔ کون ہے؟؟؟؟ وہ بشمکل بولی۔۔

یہ مس تاتیہ کے بڑے بیٹے اور سر کے بڑے بھائی ہیں،

اب تو خیر یہ تصویر کافی پرانی ہو گئی ہے۔۔۔

وہ اسکے تاثرات سے بے خبر اپنے تئیں تصویریں اکٹھی کرتی اسٹور کی جانب بڑھی۔۔۔

نبیشہ کو اپنی آنکھوں پر یقین آ رہا تھا وہ یشم کا بھائی کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا،

اگر یہ سچ تھا تو۔۔۔ یشم نے اسے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔؟؟؟

اس نے بڑ بڑاتے ہوئے انگلیاں بالوں میں پھنسا لیں۔۔

وہ یہاں ایک سیکنڈ بھی رکنا نہیں چاہتی تھی سو تیزی سے داخلی دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔

آپ نے ان سے ملے بغیر جا رہی ہیں، مجھے لگتا ہے آپ کو ٹھہرنا چاہیے۔۔۔ سرکئی بار آپ کے بارے میں پوچھ چکے ہیں، اور مجھے ہر بار مایوسی ہوتی ہے۔۔۔

کیا ہم اتنے سفاک دل ہیں کہ جب ہماری کسی کو ضرورت ہو تو ہم انہیں نظر انداز کر کے انکا دل دکھائیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کہتی ہوئی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔۔

نبیشہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔۔ مادام

اگر آپ برانہ مانیں تو۔۔۔

وہ بہت چھوٹی لڑکی اسے بڑی بڑی باتیں سکھاتی حیران کر گئی۔۔۔

یا تو آپ انہیں اپنالیں۔۔۔ پوری طرح سے۔۔۔

یا پھر چھوڑ دیں۔۔ مکمل طور پر۔۔

انکی زندگی سے دور چلی جائیں۔۔۔

کیونکہ جب محبت میں دل ٹوٹتا ہے،، تو دیوانگی جنوں کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔۔۔

انکا جنوں ان کی محبت سے زیادہ خطرناک وہ یا تو آپ کو برباد کر دیں گے یا خود ختم

ہو جائیں۔۔۔

وہ افسردگی سے بولی۔۔



نبیشہ یک ٹک اسے تکتی گئی۔۔

سے سہی معنوں میں اب احساس ہونے لگا تھا کہ اسکی محبت کو بڑھاوا دے کتنی بڑی

غلطی کی ہے۔۔۔ اسے بہت پہلے سارا سچ اسے بتا دینا چاہیے تھا۔۔۔ بات یہاں تک

پہنچتی ہی نہ۔۔۔

اور اب تو مس تاتیا نہ بھی نہیں رہیں،،

جو انہیں سنبھال سکیں،

اچھے برے کے درمیان فرق بتا سکیں۔۔۔

اسکی آواز میں نمی گھلی۔۔۔

آپ رک جائیں ان کے پاس شاید انکا موڈ بہتر ہو جائے آپ کو دیکھ کر۔۔۔ میں آپ کے لئے کچھ کھانے کو بچھواتی ہو۔۔۔ وہ تاکید کرتی اسکا کندھا تھپتھپا کر آگے بڑھ گئی

۔۔۔

نبیشہ ہنوز سمجھنے سے قاصر تھی کہ

اسے کیا کرنا چاہیے؟؟؟

وہ سر جھٹک سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں ملگجاسا اندھیرا تھا۔۔۔

وہ اداس سا کائوچ کے کشن پر سر گرائے چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔

یشتمم؟؟؟؟ وہ سوئچ بورڈ تلاش کرتی ہوئی اسے پکارنے لگی۔۔۔

اسکی آواز سماعتوں میں اترتے ہی وہ کھل اٹھا۔۔۔

پھر اسے اُسکی بیگانگی یاد آئی۔۔۔ وہ کئی دنوں بعد آج آرہی تھی۔۔۔ کیا تاتیبہ کاسن کر بھی

اسکا دل نرم نہ پڑا؟؟؟؟۔۔۔ آجائو۔۔۔ وہ دکھی دل سے اٹھ بیٹھا۔۔۔

آئی ایم سوری مجھے مس تاتیہ کے بارے میں لیٹ خبر ملی۔۔۔! اس نے نہ جانے کیوں  
صفائی دی۔۔

ایسی بھی کیا بے خبری۔۔!

وہ شکوہ کنا نظر اس پر ڈال رخ موڑ گیا۔۔

مگر بولا کچھ نہیں

بیٹھ سکتی ہوں؟؟ وہ اسکی ناراض نظریں نوٹ کرتی ہوئی جھجک کر بولی۔۔

تو وہ خاموشی سے اسے لئے جگہ چھوڑ دوں سرکا۔۔۔

دیکھو میں تمہارے لئے کیا لائی ہوں،

وہ پوری طرح سے اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔

کیا؟؟؟ لیشتم نہ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی اسے نظر انداز نہیں کر پایا۔۔۔

بریانی۔۔۔ وہ پر جوش سی بولی

ہاں؟؟؟ کیا؟





جبکہ نبیشہ اپنی ہنسی روی نہیں پائی اور کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔

ہنس کیا رہی پانی پلاؤ مجھے۔۔۔۔۔

وہ بلند آواز بولا تو نبیشہ فوراً سے گلاس میں پانی انڈیلنے لگی۔۔

یہ کیا کیا آپ نے؟؟؟؟

انہیں اسپانسی کھانا ڈاکٹر نے منع کیا ہے اور آپ۔۔

کمرے میں قدم رکھتی شرائے اسے ڈپٹی ہوئی بولی اور نہ جانے میڈیکل باکس میں کیا  
تلاش کرتی کوئی کیپسول اٹھا کر اسکی ہتھیلی پر دھرا۔۔۔

جو اس نے ہانپتے ہوئے پانی کے ساتھ نگل لیا۔۔

آہ۔۔۔ آئی ایم سو سوری مجھے معلوم نہیں تھا اس بارے میں! نبیشہ کی ہنسی تھمی

۔۔۔

ہم انہیں صرف بوائٹڈ اور لائٹ کھانا دیتے ہیں اور آپ۔۔۔

بس بھی کرو شرائے وہ تپ کر بولا۔۔

اور ساتھ اسکی لہراتی پونی سے اسے پکڑتے ہوئے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔ وہ  
دنگ رہ گئی۔۔

انکی بے تکلفی پر ورنہ کون ملازم ایسا رویہ جھیل سکتا تھا۔۔

اگر اس نے برامان مان لیا تو؟؟؟؟؟

وہ ابھی بھی حیران تھی۔۔

مسلا تو سارا یہی ہے کہ وہ برا نہیں مانتی !



دروازے پر سے دستک ہونے لگی

تم جاتی ہو یا میں تمہیں چھوڑ کر آؤں،

وہ چڑ کر بولا۔۔ اسے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی شرائے کی دخل اندازی۔۔

میں تو صرف میم کے لئے کافی لائی تھی۔۔

ایٹ لیسٹ وہ تو لے لیں، وہ وہیں سے ہانکی

یہ لڑکی میری زندگی میں ایک ڈرائونے خواب کی طرح ہے جو پیچھا چھوڑتی ہی نہیں ہے

وہ عاجز آ کر کشن پھینکتا ہو اور وازے کی جانب بڑھا۔۔۔ نبیشہ اسکے انداز پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑی

وہ جب مطلوبہ جگہ پہنچا تو خالی جگہ اسکا منہ چڑا رہی تھی۔۔۔ مگر آثار بتا رہے تھے کہ یہاں کئی دنوں سے کوئی نفوس قید تھا اور کسی نے بڑی چالاکی سے ثبوت مٹانے کی کوشش بھی کی تھی۔۔۔

مگر کون؟؟؟ یہ جگہ اندرون شہر کی سب سے محفوظ جگہ تھی۔۔۔ پاس کئی بندرگاہیں بھی تھی وہ لوگ خطرے کے وقت باآسانی سمندری راستوں دے بھاگ بھی سکتے تھے۔۔۔ ضرور کسی ایمر جنسی کی صورت میں شمائل کو یہاں سے منتقل کیا گیا ہوگا، اور ایسے میں ثبوت مٹانا غیر معمولی بات تھی۔۔۔

وہ درازنوں زمین پر بیٹھ کر قدموں کے نشانات نوٹ کرنے لگا۔۔۔ جو کسی تیسرے شخص کے ہو سکتے تھے۔۔۔

وہ تعاقب کرتا کھڑکی تک آگیا جو کارخانے کی پچھلی جانب کھلتی تھی۔۔۔ کھڑکی کی چوکھٹ پر کسی نوکیلی چیز کے رگڑ کے نشانات تھے۔

اور ایسے شوز صرف ایک ہی انسان پہنتی تھی۔۔۔۔۔ ملک کے دماغ میں جھماکا سا ہوا۔۔۔ جاہر میسیو ووووون، وہ غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔۔۔

یقیناً اسے پتا لگ گیا ہو گا کہ ملک اس کے پیچھے آنے والا ہے تبھی اس نے سارے ثبوت مٹانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

ان کے بیچ چھتیس کا آنکڑا تھا۔۔۔۔۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا نہیں تھا کہ وہ بحرام کی نظروں میں خود کو بہتر ثابت کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ بس ایک دوسرے کو ناپسند کرتے تھے۔۔۔۔۔

جسکی وجہ وہ خود بھی نہیں جانتے تھے۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے فون پر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔۔۔

ہاں، تمہیں گاڑی کا نمبر سینڈ کیا تھا چیک کر کے بتاؤ یہ گاڑی اس وقت کہاں ہے!

وہ مضطرب سا پیشانی مسلتے ہوئے چکر کاٹنے لگا۔۔۔

اویسہ !

قابل کی بات سن کر وہ جی اٹھا۔۔

اب میری بات دھیان سے سنو، میں کچھ ہی دیر میں یہاں سے نکلنے والا ہوں، اور اپنے

پیچھے نشان چھوڑتا جاؤنگا۔۔ اپنے بھروسے مند آدمیوں سے کہوڈریگن ٹیمپل برج

کے نیچے انتظار کریں،

وہاں ایک لڑکی آئے گی اسے باحفاظت بحرام تک پہنچا دینا! سمجھ گئے نا؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے حکم صادر کرتے ہوئے سم نکال کر کئی ٹکڑوں میں تقسیم کی اور فون کھڑکی سے

باہر اچھال دیا۔۔

چلو، اور گاڑی میں آ بیٹھا۔۔

ڈیش بورڈ پر پڑے کئی ہتھیار اٹھا کر کوٹ کے اندر تو کبھی شوزوں میں گھسانے لگا۔۔

مطلوبہ بلڈنگ کے سامنے گاڑی رکتے ہی۔۔۔

وہ کئی لمحے اپنی ماں اور بہنوں کے بارے میں سوچتا رہا۔۔۔

ملک؟؟؟ مقابل نے اسکا کندھا جھنجھوڑا۔

تو وہ سوچوں کو جھٹکتا سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

بھائی (بحرام) سے کیا کہنا ہے؟؟؟

کچھ نہیں۔۔۔ وہ کہتا باہر نکل آیا۔۔

وہ جانتا تھا اُسے کوئی تاکید کرنے کی ضرورت نہیں تھی بحرام اسکی فیملی کا خیال رکھے گا

--

اس نے لفٹ پر مطلوبہ فلور کا بٹن دبایا اور گردن جھٹک کر خود کو ہونے والی مصیبتوں کے لئے تیار کرنے لگا۔۔۔

ایکسیوز می سر۔۔۔

اگر آپ کے پاس کوئی لوہے کی چیز، جیسے چاقو، چھری، بندوق وغیرہ ہیں تو۔۔۔ پلیز

یہاں چھوڑ دیں

واچمین اسکیئر کے شور مچانے پر تعجب سے بولا۔۔۔

جبکہ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کسی نے زوردارلات اسکی گردن پر ماری جسکے

تجے میں وہ شخص دھڑام سے زمین پر جا گرا۔۔۔

ملک نے سخت ناگواری سے مڑ کر اس پر وار کرنا چاہا مگر جاپون محارت سے نیچے جھکی اور  
راہداریوں کی دیواروں پر چپکلی کی طرح ریٹکتی ہوئی

اچھل کر اسکے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔

کیوں رے چوہے؟؟؟ کونسی بل سے نکل کر آیتوں؟؟؟

وہ بھنویں اچکا کر پوچھتی چنگم منہ میں رکھنے لگی۔۔۔ ملک ہنوز قہر بھری نگاہوں سے  
اسے گھور رہا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھ یار، میں تجھ سے واقعی نہیں الجھنا چاہتی ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں تجھے۔۔۔

وہ ضبط کھو کر دھڑادھڑ گولیاں اس پر برسائے لگا۔۔۔

وہ کبھی کرسی تو ٹیبل کے نیچے جھک کر خود دھواں دھار برستی گولیوں سے بچانے لگی

---

ابے گدھے سن تولے۔۔۔ تجھے ایشیمپو چاہیے اور مجھے ڈیوائس مل کر کام کرتے ہیں

----

وہ کانوں پر ہاتھ رکھتی چیختی ---

ملک رک کر خونخوار نظروں سے گھورنے لگا۔۔۔

ٹھیک ہے؟؟؟ ڈیل؟؟؟ قسم سے بلکل بھی دھوکہ نہیں دوں گی۔۔ وہ اسے نرم پڑتا

دیکھ کر محتاط انداز میں قدم اسکی جانب اٹھانے لگی۔۔

اسکا نام شائل ہے،

وہ کڑے تیوری بولا اور پھر سے گولیوں کی برسات شور کر دی۔۔ اس بار جاپون کا

صبر جواب دے گیا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اس نے کرسی اٹھا کر اسے دے ماری۔۔

جو بد قسمتی سے عین اسکے زخم پر جا لگی۔۔۔

وہ درد سے دوہرا ہونے لگا۔۔

اس نے موقع جان کر پیر سے بندوق دور سر کائی اور ہتھ کڑی میں اسکا ہاتھ قید کرنے

کے بعد دوسرا حصے کھڑکی کی جالیوں سے جوڑ دیا۔۔۔

جاپون؟؟؟؟؟ وہ غصے سے چیخا۔۔۔



آنہوں منمنہ! آہستہ بولو

وہ ناگواری سے اسکی بندوق اٹھا کر چل دی۔۔۔

میں۔۔۔ تمہارے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہوں، میرے ہاتھ کھولو۔۔۔ وہ غم و

غصے کے علم مزحمت کرتا ہوا بولا۔۔۔

چہ چہ سوری۔۔۔ یہ آفر صرف محدود مدت کے لئے تھی!

وہ چڑا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ دروازہ باہر سے لاک کرتی راہداریوں میں آگے

بڑھ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بحرام تک ملک کی غائب ہونے کی خبر پہنچ چکی تھی

وہ بہت غصے میں آفس سے نکلا اور میٹنگ روم میں انہیں بلا کر اچھی خاصی جھاڑ پلا چکا تھا

۔۔۔

وہ جتنا خندہ پیشانی سے پریشانیوں سے نیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

وہ لوگ اتنا ہی اسے بھڑکار ہے تھے کبھی کچھ تو کبھی کچھ باتیں چھپا کر۔۔۔ تقریباً اسکے

سبھی وفاداروں کو علم تھا کہ شمال کی صورت میں دشمنوں نے اسکی پیٹھ پر وار کیا تھا  
 --- وہ سب اپنا اپنا کردار ادا کر رہے تھے ---

جاپون، ملک، اور اس میں انکا ساتھ دینے والے سبھی ساتھی --- وہ ابھی میٹنگ روم  
 میں ہی موجود تھا جب سکیورٹی انچارج نے انجینئرز کی جانب سے  
 ان سب کے زندہ سلامت ہونے کی خوشخبری اسے سنائی --- مگر اسکی جان تو شمال  
 میں ہی اٹکی ہوئی تھی ---

ہمارے گینگ کے 47: c کو پچھلے کچھ گھنٹوں میں ڈیوائس کے ساتھ دیکھا گیا ہے، اگر  
 دیکھا جائے تو وہ لوگ کسی میٹنگ کے تحت ملے تھے جس کے نتیجے میں ڈیوائس اسے  
 قریبی بندرگاہ پر سمندر کے راستے کہیں بھجوانے والا ہے! کہتے ہوئے اس نے مختلف  
 مقامات پر لی گئیں تصاویر اسکے سامنے رکھیں ---

ایگل ہی کیوں؟؟؟؟

جبکہ وہ لیگی آجاسکتا ہے!

وہ پر سوچ انداز میں تصویروں پر ایک نظر ڈالتا ہوا بولا --- شاید وہ لوگ مل کر کچھ کرنے

والے ہیں۔۔

سکیورٹی انچارج کی بات پر اس نے بے ساختہ اسے دیکھا۔ اس 'کچھ' میں کیا ہو سکتا ہے

؟؟؟؟

وہ دماغ میں آئی سوچیں زبان پر لانے گھبرار ہا تھا۔۔

شاید وہ لوگ بی بی کو کہیں منتقل کرنا چاہ رہیں۔۔۔

اس نے بھی وہی کہا جو بحرام سوچ رہا تھا۔۔

اسکی روح فنا ہونے لگی۔۔ بے چینی سے کرسی سے اٹھا اور ٹہلنے لگا۔۔ وہ کسی سوچ کے

تحت واپس مڑا

، بیٹھو۔۔ اور میری بات دھیان سے سنو۔۔ اور سکیورٹی انچارج منوڈ بانہ سر جھکاتا

اسکے مقابل بیٹھ گیا

یہ اتنا پھیکا کھانا کس کے لئے،

وہ شیف سے مخاطب ہوتی فریزر میں جھانکنے لگی۔۔ سلطانہ کے لئے، انہیں دل کی

بیماری ہے اس لئے انکے لئے ہلکا پھلکا کھانا بنایا جا رہا

وہ خوشدلی سے گویا ہوا۔۔

سُسل طا۔۔ نہ! ایسا لگ رہا ہے کسی سلطنت کی ملکہ کے بارے میں بات ہو رہی ہے،

وہ گردن اکڑا کر کہتی بوتل کو منہ لگانے لگی۔۔۔

بلکل ایسا ہی ہے، وہ باس کی بھی 'باس' ہیں۔۔

اور انا کوزور کا اچھو لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afroz | Poetry | Urdu | English

کیا مطلب؟؟؟ وہ ہتھیلی سے منہ رگڑتی ہوئی بولی۔۔

باس کی دادی ہیں وہ!

وہ جتا کر بولا۔۔۔

واٹ؟؟؟ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔

انتہائی بے مروت انسان ہے مجھے اپنی دادی سے نہیں ملایا؟؟؟ اسے صدمے اور توہین

کا احساس ہوا۔۔۔

کہاں ہیں وہ لوگ؟؟

وہ پر اسرار انداز میں پوچھنے لگی۔۔

دوسرے فلور پر رہائش پذیر ہیں کل سے !

کل سے؟؟؟ وہ چیخی۔۔

مجھے کیسے پتا نہیں چلا!

وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتی تیزی سے کمرے کی جانب بڑھی۔۔ اور آئینے کے سامنے

آکھڑی ہوئی۔۔

کچھ نیٹرائی کروں، یا یہی ٹھیک ہے؟؟؟ وہ قدرے آئینے پر جھک کر بڑبڑاتی ہوئی بغور

اپنا جائزہ لے رہی تھی۔۔ انااااا؟؟؟؟

آآآآ۔۔ نوچھہ۔۔ اچانک اسکی پکار پر انا کا سر زور سے آئینے سے ٹکرایا صد شکر کہ

آئینہ ٹوٹنے سے بچ گیا۔۔

بحرام نے بمشکل لب دباتے ہوئے ہنسی روکی۔۔

یہ کیا طریقہ ہے؟؟

وہ مارے خفت کے ماتھا سہلاتی اس پر چڑھ دوڑی۔۔۔

کونسا طریقہ؟؟؟

وہ اسکی بیوقوفی کو تاب نہ لاتے ہوتے اکڑ کر بولا۔۔

ناک کر کے نہیں آسکتے، وہ چڑ کر بولی۔۔

یہ میرا گھر ہے میں جب چاہوں آجاسکتا ہوں 'ناک' کرنے کی زحمت کیوں کروں آخر

!



اور میں دروازے کے باہر کھڑا ہوں۔۔۔ مس انا

وہ بھی بحر ام تھا اپنے نام کا ایک

خیر۔۔۔ میری فیملی نچلے فلور پر مقیم ہے اگر تم چاہو تو۔۔۔ ہاں کیوں نہیں بلکہ میں

وہیں جا رہی تھی

بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں۔۔

ایسے ہی ٹھیک لگ رہی ہوں نا؟؟؟؟۔۔۔ لیکن میں سوچ رہی تھی کیوں نہ ویسٹرن۔۔۔

وہ نان اسٹاپ بولے جارہی تھی  
 جب بحرام نفی میں سر جھٹکتا جواب دیئے بغیر آنکھوں گاگلز سجاتا وہاں سے واک آؤٹ  
 کر گیا

how rude ...

اس بے عزتی پر انا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔



فون کی گھنٹی پر اس نے نیند سے بوجھل آنکھیں جھلملائیں اور اٹھ بیٹھا۔۔۔

اسکی کمر اڑ کر تختہ بن چکی تھی۔۔۔

وہ رات کب اور کیسے سویا سے کچھ خبر نہیں ہوئی؟؟؟ ذرا سی گردن موڑ کر دیکھا تو  
 رومیصہ صوفے پر محو خواب تھی۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر چنگھاڑتے ہوئے فون کو  
 خاموش کروایا اور رومیصہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

جس طرح اس نے رات سے سنبھالا اسکا ظرف قابل دید تھا۔۔۔ اسے تو لگا تھا کہ وہ  
 اسے دھتکار دے گی،

اس سے نفرت کرے گی اس کی تکلیف پر ہنسے گی۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔

وہ رات اس زندگی کی سب سے خاص رات تھی۔۔

وہ رومیسہ پر بھروسہ کرنا چاہتا تھا زندگی میں پہلی بار، اس رشتے کو ایک موقع دینا چاہتا

تھا۔۔۔

جو اسکے رویے کے بعد آسان ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔۔

اس نے بے خودی کے عالم ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے کو چھونا چاہا۔۔۔

مگر اسکے فون نے توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔۔

وہ ناگواری سے فون اٹھا کر گاڑی کی چابیاں اچکتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

ہاں۔۔ کیا تکلیف ہے؟؟؟ وہ پھٹ پڑا۔۔۔

پکڑ لو ان حرام زادوں کو،

کوئی ایک بھی چوکنا نہیں چاہیے !



اسکے اندر کا شیطان جاگ اٹھا تھا مقابل کی پیش گوئی پر۔۔۔ داخلی دروازے کے کھٹکے کی آواز پر رومیہ کی آنکھ کھلی تو وہ منہ کے آگے ہاتھ جماتی اٹھ بیٹھی۔۔۔

رخ موڑ کر دیکھا تو یمان جاچکا تھا۔۔۔

انگلیٹھی کے قریب کافی اور شراب کی خالی بوتل پڑی تھی۔۔۔ نہ جانے کیوں اسے افسوس ہونے لگا

وہ ان لمحوں کے زیر اثر کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی تھی۔۔۔ یمان اسکی نرمی کے لائق نہیں تھا۔۔۔ اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔۔۔

وہ گاڑی کے انجن پر جھکا نہ جانے کیا کر رہا تھا

اس نے بے دلی سے پردے گرا دیئے۔۔۔

اتنا اچھا موقع گنوا دیا اب تک تو وہ بحر ام سے مل بھی چکی ہوتی۔۔۔

اس نے سر جھٹک کر بال باندھے اور منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کے بعد کچن میں ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

جب داخلی دروازے سے کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔

ارے۔۔۔ تم! خیریت؟؟؟ وہ سر اٹھا سر سری سی نگاہ مار شل پر ڈال کر مصروف انداز  
میں بولی۔۔۔

میں۔۔۔۔ آپ سے کچھ بات کر سکتا ہوں مادام؟؟؟؟  
وہ جھجکا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ آؤ؟؟؟

وہ خشدلی سے کہتی ڈائمنگ ٹیبل پر ناشتہ سجانے لگی۔۔۔ کچھ کھاؤ گے؟؟؟ اسکے سوال پر  
مار شل کنفیوز سا سے دیکھنے لگا۔۔۔ عرصے بعد کسی مالک نے روپے نے اسے محسوس  
کر دیا تھا کہ وہ 'نو کر' کے علاوہ بھی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔ اس نے کندھوں کو زرا سی  
جنبش دی۔۔۔

جسکا مطلب تھا 'پتا نہیں'

چائے؟؟؟ کافی؟؟؟ یا جوس۔۔۔

رومیصہ نے تاسف سے سر جھٹک کر ٹوس کی پلیٹ اسکے سامنے دھری۔۔۔

میں۔۔۔ کافی نہیں پیتا

وہ جھجکا۔۔

اوہ، ہاں میں تو بھول ہی گئی تم لوگ تو شراب پینے والی عوام ہو۔۔ اس نے میٹھا سا تنز کیا اور کرسی کھینچ کر مقابل بیٹھ گئی۔۔۔

تو۔۔۔؟؟ کیا بات کرنی تھی؟؟؟ وہ نوالے منہ میں رکھتی جو س کا گھونٹ لینے لگی۔۔

وہ۔۔۔ میں کہنا چاہ رہا تھا۔۔۔

وہ غیر محفوظ سا ہونے لگا۔۔

اگر ایمان کو خبر ہو جاتی تو اسکی موت کا سامان یہی تیار کر دیتا۔۔

کم آن مارشل۔۔۔ وہ اسکا منہ تکلنے لگی۔۔

باس میڈم تاتیہ کے قاتلوں کو۔۔۔

وہ اس سے آگے بول ہی نہ سکا اور

رومیصہ کے حلق میں نوالہ پھنسا۔۔

اس انسان کے اندر انسانیت نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں، قانون کس لئے ہے

اسکا خون کھولنے لگا۔۔

وہ کسی قانون کو نہیں مانتے۔۔۔

مارشل نے گردن جھکائی۔۔۔

اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو مارشل؟

اس نے کرسی کی پشت ٹیک لگائی۔۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ انہیں روکیں، اس سے ہمارا ہی نقصان ہوگا آج ہم انکے لوگوں کو ماریں گے کل وہ ہمارے دس لوگ مار دیں گے، بات اور بڑھ جائے گی اوپر سے ایکشن سرپر ہیں بہت خونریزی ہوگی۔۔۔۔

یقین کریں فرمان کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا

باس سہی غلط جو بھی کریں۔۔ وہ بس منسٹر کی کرسی پر بیٹھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

وہ کسی مجرم کی طرح گویا ہوا۔۔۔

اور رومیصہ کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔

کس قدر بے رحم باپ تھا۔۔! بھلا کوئی اپنی سگی اولاد کے ساتھ ایسا کسے کر سکتا تھا

---

دیکھو مارشل۔۔۔ تمہاری ساری باتیں ٹھیک ہیں مگر ان سب میں نہیں پڑنا چاہتی

---

پلیزمادام، میں جانتا آپ بہت اچھے دل کی مالک ہیں،

اگر آپ چاہیں تو انہیں راہ راست پر لاسکتی ہیں،

میں نے ان کی آنکھوں میں آپ کے احترام دیکھا ہے

وہ آپ کی بات ضرور مانیں گے،

وہ بلتجی ہوا

رومیہ مزید الجھ گئی

پلیز۔۔۔ وہ پر امید نگاہوں سے جواب کا منتظر تھا۔۔۔

ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی!

اس نے ٹھنڈی سانس بھری اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

شکر یہ! وہ بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

تم پلیز مجھے گھر چھوڑ دو فحالی! وہ اپنا بیگ لینے کمرے کی جانب بڑھی۔

اس نے سر اٹھا کر آسمانوں سے باتیں کرتی شاندار عمارت کو دیکھا اور تیزی سے

سیڑھیاں چڑھتا اندر کی جانب بڑھ گیا اس کا رخ میٹنگ روم کی جانب تھا۔۔۔

دروازے پر رک سکيورٹی انچارج کو سر کا اشارے دے کر کتاب تھام لی اور اندر چلا گیا

لمبے اور کشادہ ٹیبل کے اطراف ان گنت تعداد میں ادھیڑ عمر، نوجوان ملک کے جانے

مانے صاحب حیثیت لوگ موجود تھے جن کا سر براہ صرف وہ تھا۔۔۔

فقط پینتیس سال کا نوجوان۔۔۔

گیس واٹ؟؟؟ میں سسیلین کی رول بک لایا ہوں،

کیونکہ کچھ لوگوں کو اس کی اشد ضرورت ہے، اس نے کڑے تاثراتوں سے کہتے کتاب

ٹیبیل پر پھینکی جو پھسلتے ہوئے جون مورسین سے اگلی نشست پر براجمان منظر کا نظم کے  
قریب ٹھہر گئی۔۔۔

میری (گھر کی) عورتوں پر کس کی نظر ہے،

کس نے مخبری کی کی؟؟؟

کس نے کہاں، کیوں کس کو غائب کروادیا؟؟؟

اُس کی سزا موت ہے صرف موت۔۔۔

مگر میں وعدہ کرتا ہوں اُسکی فیملی کو نقصان نہیں پہنچاؤ گا۔۔۔ اپنی غلطی مان

لو!!!!!!!

وہ ٹھہر ٹھہر کر کہتا ٹیبیل پر پہنچے جما کر ان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ملگجے اندھیرے کے باعث انکے چہرے واضح نہیں تھے۔۔۔ مگر وہ سبھی دم سادھے

اپنے لیڈر کو سن رہے تھے۔۔۔

جس کے لفظوں سے واضح تھا آج پھر کوئی باغی اسکے ہاتھوں سے ضائع ہونے والا ہے

---

How the F\*\*\* did this happen ????

جون موريسن کو اب علم ہو چلا تھا کہ اسکے گردن پر شکنچا کسا جا رہا ہے۔۔۔ وہ چلا اٹھا

آپ دیکھنا چاہیں گے 47: c ؟

(کینڈیڈیٹ کا نام پکارا نہیں جاتا تھا، نا انکا چہرہ دیکھا یا جاتا تھا۔ چونکہ یہ رولز میں شمار تھا، وہاں سب ایک دوسرے سے مختلف تھے، رنگ، حسب، نسب، ذاتی سب الگ تھے، غرض یہ کہ کئی ملکوں کے لوگ انکے لئے کام کرتے تھے)

بحرام کی پیشانی پر ناگواری کے تاثرات ابھرے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مڑا اور پرو جیکٹر اسکرین پر ڈیوائس اور جون موريسن کی ملاقات اور مختلف مقامات پر لی گئی تصاویر سلائیڈ کرنے لگیں۔۔۔

You Thug ... Son of a \*''''''''''''''''

جون موريسن پیش میں اٹھا اور اسکی جانب بڑھا۔۔۔

I'm super thug ...

بحرام نے دانت پیسے۔۔۔



اسی لمحے جوان مورسین کے جسم نے دوز بردست جھٹکے کھائے... جس کی شدت سے  
خون کے چھینٹے بحرام کے چہرے کو آلودہ کر گئے۔۔۔۔  
وہ گولی کب کہاں سے آئی یہ تو خدا ہی جانتا تھا۔۔۔۔ مگر غدار کو اسکی سزا مل چکی تھی۔۔  
بحرام نے انتہائی ناگواری سے چہرے پر ہاتھ پھیرا

Region 6 is now in charge of mazher kazmi

Any objection????

اسکی رعبدار آواز پر سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔۔۔ اور مظہر کاظمی کی سانسیں گلے  
میں اٹکنے لگیں

(کنڈیٹ کی موت کے بعد اسکے حصے کی حکومت اس سے اگلے شخص کو سونپ دی  
جاتی تھی)۔۔۔

برخاست۔۔۔

وہ تحکمانہ انداز میں بلند آواز کہتا

ٹشو سے خون آلود چہرہ اور ہاتھ پونچھتا باہر نکل گیا۔۔۔

ہم مظہر کاظمی کو کیوں چھوڑ رہے ہیں؟؟؟

سکیورٹی انچارج کو تعجب ہوا۔

اس نے کیا کیا ہے؟؟

اس نے الٹا اسی سے سوال کیا۔

کچھ نہیں کیا۔۔ مگر اسکا بیٹا کرائم ڈپارٹمنٹ کا ہیڈ ہے

اور اس نے ہم سے یہ بات چھپائی،

وہ احتجاج کرنے لگا۔

ہم سے کوئی کچھ چھپا نہیں سکتا جیک،

بحرام نے بات پر اسکی زبان کو تالا لگ گیا۔

یہ سچ تھا نہیں ایسا لگتا کہ وہ اپنے راز چھپا رہے ہیں مگر وہ انکا 'باس' تھا اسے سب معلوم

تھا۔۔ وہ اس کیس کو اپنے طریقے سے ہینڈل کرنا چاہتا تھا۔۔

کہاں جا رہے ہو تم؟؟؟

وہ جب گھر پہنچی تو یمان پہلے سے ہی کہیں جانے کے لئے تیار تھا۔

سنی ان سنی کرتا گاڑی میں زور سے بیگ پھینکا

اور جانے کے لئے بڑھا۔

یمان نے ترچھی نگاہ مارشل پر ڈالی۔

تمہیں آجکل بہت بے چینی ہے مارشل،

اپنا مسئلہ تم مجھ سے بھی بیان کر سکتے تھے!؟؟

وہ با آواز بولا۔

مارشل کی نظریں بے اختیار جھکی۔۔۔

بھلا اس نے کیسے سوچ لیا تھا کہ یمان کو خبر نہیں ہوگی؟؟؟

اگر آئندہ میری بیوی کے آس پاس نظر آئے

تو تمہارے بچے یتیم ہو جائیں گے،

رومیہ نے دہل کر بے بسی کی تصویر بنے مارشل کو دیکھا۔۔۔ جسکا سر مزید جھک گیا تھا

----

لیکن وہ کچھ غلط تو نہیں کہہ رہا،

تم قانون کی مدد بھی تو لے سکتے ہو یمان!

وہ بھڑک اٹھی۔۔۔

تم بھی اپنی وکالت کہیں اور کر جا کر جھاڑو!

اسے اسکا مارشل کی باتوں میں آئے جانا خاصا پسند نہ آیا۔۔۔ یہ تم کیسے بات کر رہے ہو

مجھ!

وہ بے یقین سی ہونے لگی۔۔۔ وہ جو شاید توقع کر رہی تھی کہ یمان اسکی بات مانے لگا وہ

بھاپ بن کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔۔۔

ویسے ہی جیسے تم لوگوں کی باتوں میں آکر مجھ ٹریٹ کر رہی ہو، تمہیں صرف لوگوں کی

پرواہ ہے کہ میں انہیں نقصان پہنچا دوں گا، جو ناقابل تلافی نقصان میرا ہوا اسکی پرواہ نہیں

تمہیں؟

وہ دکھی ہوا۔۔۔

میں تمہیں کیسے ٹریٹ کر رہی ہوں یمان؟؟؟؟

مارشل بلکل سہی کہہ رہا۔۔۔

وہ جتا کر بولی۔۔۔

ارے بھاڑ میں گیا مارشل اور تم بھی جائو،

وہ طیش میں آکر چیخا۔۔۔

اس ہتک آمیز لہجے پر اسکی آنکھیں سرخ پڑنے لگیں۔۔۔

یونواٹ تم نفرت کیسے جانے لائق ہو،

اور میرا ہی دماغ خراب ہو گیا تھا جو تم سے ہمدردی جتائی میں نے! وہ اسکی آنکھوں میں

جھانکتی ہوئی پھنکاری۔۔۔ تو۔۔۔ تم کہنا چاہ رہی ہو کہ تم نے مجھ پر ترس کھایا؟؟؟؟

اسکی آنکھیں سرخ انگاروں کی مانند دہکنے لگی۔۔۔

میں تم نے سے ہمدردی جتائی!

وہ لفظ چبا چبا کر بولی۔۔

ایک ہی بات ہے، وہ چیخا۔۔

ایک بات نہیں ہے، وہ دو بدو چلائی۔۔

یمان کا دل بُری طرح سے ٹوٹ گیا۔۔

اسکا وجود کسی کے لئے اتنا بے معنی تھا کہ اس پر ترس کھا رہی تھی؟؟؟؟

ایک بات اور یاد رکھنا۔۔۔۔

وہ گاڑی کی جانب بڑھا ہی تھا کہ اسکی آواز کانوں سے ٹکرائی۔۔ وہ رکا مگر مڑا نہیں تھا

---

فرمان تمہیں کٹھ پتلی کی طرح استعمال کر رہا ہے، اسے تمہارے اچھے برے سے کوئی  
غرض نہیں۔۔۔ جب اسکا مقصد ختم ہو جائے گا تو وہ تمہیں کسی بے کار چیز طرح اٹھا کر

باہر پھینک دے گا، یاد رکھنا میری بات !

اسکی بات پر یمان کی آنکھیں ڈبڈبائی۔۔۔

اس نے یہ راز اپنے سینے میں دفن کر رکھا تھا۔۔۔ اگر اسکا باپ اسے استعمال کر رہا تھا



سمجھنے کی قاصر تھی۔۔ اسکی خاموشی ہی جواب تھی۔۔

یمان نے بے ساختہ قدم پیچھے لئے اسکی آنکھیں دھواں دھواں ہونے لگی۔۔ وہ خاموشی سے گاڑی ریورس کرتا آگے بڑھ گیا۔۔ اور رومیصہ جوں کی توں کھڑی رہ گئی

---

بحرام کا نمبر جیسے تیسے اس نے اسٹڈی سے حاصل کر لیا تھا وہ اسکا نمبر ٹریس کرنا چاہ رہی تھی مگر ہو نہیں پارہا تھا پھر کچھ گھنٹوں کی محنت کے بعد کے ہو ہی گیا۔۔ وہ کسی ہوٹل کی لوکیشن بتا رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
اس نے تیزی سے چینیج کیا اور

جب ہوٹل پہنچی تو خالی ٹیبل اسکا منہ چڑا رہا تھا۔۔ مطلب اس شخص نے اسے بیوقوف بنایا۔۔

اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔۔

تبھی سیاہ فام شخص نے اسے ایک چٹ تھمائی اور جاتا بنا۔۔ اس نے الٹ پلٹ کر دیکھا تو وہ دونوں طرف سے بلینک تھی۔۔



اس پر کچھ لکھا ہوا نہیں تھا۔۔۔

اوہ ہیلو؟؟ مسٹر؟؟ یہ بلینک ہے؟؟ وہ چلائی

مگر سیاہ فام شخص جاچکا تھا۔۔۔

مادام۔۔۔ ویٹرنے اسے متوجہ کرتے ہوئے چٹ اسکے ہاتھ سے لی اور پانی کے گلاس

میں پھینک کر یہ وہ جاوہ جا۔۔۔

وہ بوکھلا کر رہ گئی۔۔۔

یہ سب ہو کیا رہا ہے؟؟؟ وہ چیخی۔۔۔

تبھی بلینک چٹ پر الفاظ واضح ہونے لگے۔۔۔

یہ شخص خود کو سمجھتا کیا۔۔۔

وہ دانت پیس کر کہتی ایڈریس کرنے لگی۔۔۔

اور پھر تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھی۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ جب مطلوبہ جگہ پہنچی تو اسے ریت کے

میدانوں اور پرانے کھنڈرات کے علاوہ وہاں کچھ نظر نہ آیا۔۔ اسکا ماتھا ٹھنکا۔۔

اس نے ریلوار نکال کر کوٹ کے اندرونی حصے میں ڈالی اور کھنڈرات کی جانب بڑھی۔۔  
شام ڈھلنے کو تھی۔۔

وہ اونچے اونچے پتھروں پر چڑھتی اکتاہٹ بھرے لہجے میں چلائی۔۔

یہ کیا بیہودہ مزاق ہے؟؟؟

مجھے یقین تھا تم ایک نہ ایک دن مجھے ضرور ڈھونڈ لو گی۔۔

وہ کہنی گاڑی کے بونٹ پر ٹکائے آرام دہ لہجے میں بولا۔۔

مجھے بھی۔۔ رومیصہ نے دانت پیسے۔

تم خود کو بڑی توپ چیز سمجھتے ہو،

وہ زہر خند لہجے میں بولی۔۔

کمال کے آدمی تھے عثمان یوسف خان صاحب بھی، کیا تربیت کی ہے اپنی بیٹیوں،

داد دینے پڑے گی

وہ متاثرہ لہجے میں گویا ہوا۔

تمہارے لئے بہتر ہے تم انکا نام بھی اپنی زبان پر مت لائو، اسکا خون کھولنے لگا۔۔

جیسے تمہاری مرضی مس وکیل !

اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔۔

ویسے تمہاری وہ بہن تم سے کافی ڈفرنٹ ہے کیا نام تھا اسکا۔۔۔؟؟؟

وہ مصنوعی انداز میں کہتا پیشانی پر انگوٹھا پھیرتا ہوا بولا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry  
رومیہ کارنگ فق ہوا۔۔

اسکا مطلب یمان ٹھیک تھا

ایمان واقعی زندہ تھی۔۔

اسکے چہرے کا ڈارنگ دیکھ کر بھرام کے لب مسکراتے چلے گئے۔۔

اب وہ اتنی بھی کم عقل نہ تھی کہ اسکا اشارہ نہ سمجھ پاتی۔۔

تم مجھے بلیک کر رہے ہو؟؟؟ اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں۔۔

آنہاں۔۔۔ تمہیں ایسا کیوں لگا؟؟؟

میں تو بس انہو شخبری اسنا رہا۔۔۔

وہ مزے سے بولا۔۔۔

کیا چاہیے تمہیں؟؟؟ وہ نا محسوس طریقے سے ہاتھ سرکاتی ریوالور نکالنے لگی۔۔۔

بحرام نے مسکرا کر سر جھٹکا۔۔۔

اسکی نظروں سے یہ حرکت چھپی نہ رہ سکی

آں آں آں۔۔۔ سوچنا بھی مت۔۔۔ وہ لوگ تمہیں ہی دیکھ رہے ہیں! اور یقین مانو

سب میرے ایک اشارے کے غلام ہیں! وہ کمال کی بے نیازی سے کوٹ درست

کرتا توجہ دور پرے ویران کھنڈرات کی جانب دلانے لگا جہاں وہ اسنا پیر کلر کے نشانے

پر تھی۔۔۔

ہونہہ، تمہیں لگتا ہے میں ڈر جاؤنگی

اس نے آنکھیں نکالی۔۔۔

ہاں! اس نے براسا منہ بناتے ہوئے سر زوروں سے دائیں بائیں جھٹکا۔۔۔

تم مزاق کر رہے ہو کیا میرے ساتھ؟؟؟ اسے طائو آیا۔۔۔ مزاق تو تمہارے ساتھ ہوا ہے مس وکیل۔۔۔

جون مورسین نے تمہیں جو بھی بتایا ہے وہ سب بکواس تھا۔۔۔ اور میں اسے اس بات کی سزا بھی دے چکا ہوں

میں تمہیں صفائی کا ایک موقع دیتی ہوں بحرام زمان!

وہ بلند آواز اسکی بات کاٹ کر بولی۔۔۔

چہ۔۔۔ اسنے برہمی سے سر جھٹکا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ آپ کی عدالت نہیں ہے رومیصہ صاحبہ،

یہاں سب فیصلے میں لیتا ہوں،

اور سزائیں بھی میں ہی سناتا ہوں۔۔۔

وہ سنجیدہ ہوا۔۔۔

مجھے تمہارے سوکاڈ انصاف میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، مدعے کی بات پر آؤ؟؟؟ تم کیا

چاہتے ہو؟

وہ ضبط سے بولی۔۔

فرمان! وہ فوراً سے پہلے بولا۔۔

اور رومیصہ کے منہ پر جیسے تالا لگ گیا۔۔

میں سمجھی نہیں؟ اس نے لب کشائی کی۔

سمجھنا کیا ہے بی بی، تم میرے راستے میں آرہی ہو،

ظاہر سی بات ہے میں فرمان کو مارونگا،

تم بیوی اور بہو ہونے کا حق ادا کرو گی،

پھر تم اس کیس کی انوسٹیگیشن کرو گی،

میرا نام آئے گا، اور انفور چیو نیٹلی مجھے تمہیں بھی مارنا پڑے گا! وہ برے سامنے بناتے

ہوئے بولا۔۔

اور رومیصہ سوچنے لگی کہ آخر وہ فرمان کو کیوں مارنا چاہتا ہے؟؟

وہ میرے، اور تمہارے باپ کا قاتل ہے، اور میرے پاس بہت واضح ثبوت ہیں جو

اسے قاتل ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں،، اب ڈیٹا سائیڈ تمہیں کرنا ہے، کہ تمہیں بہو بننا ہے یا بیٹی! اسے الجھن میں مبتلا چھوڑ کر وہ اپنی بات مکمل کیے آنکھوں پر گاگلز سجاتا ہوا جانے کے لئے مڑا۔۔

اور۔۔۔۔ ایمان!۔۔ اس کے لب پھڑپھڑائے۔۔

وہ اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اسکے اعصاب اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔ وہ رکا۔۔



وہ میری دسترس میں محفوظ رہے گی ٹرسٹ می!  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
وہ چشمہ آنکھوں سے ہٹاتا ہوا بولا۔۔

اسکی آنکھوں میں چھلکتی مسکراہٹ اسے کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔۔

وہ تھوڑی باتونی ہے، تھوڑی بیوقوف ہے، اور بہت زیادہ کم عقل ہے مگر۔۔۔ مجھے وہ پسند ہے!

وہ قدرے جتا کر بولا تو رومیصہ اسکا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔۔ وہ جس اطمینان سے کہہ رہا تھا کیا ایمان بھی اسے پسند کرتی تھی؟؟؟

اے لو؟؟؟ تمہارے شوہر نامدار بھی لالچکے ہیں،

کیا محبت ہے ایک پل کی دوری بھی برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ اسکی آواز پر رومیصہ نے  
گردن موڑ کر دیکھا تو ایک گاڑی دھول اڑاتی ہوئی اسی جانب آرہی تھی۔۔۔

کمینہ اچھا خاصہ تھا پھر محبت کر لی،

اور اب سدھرنے کے چکروں میں ہے۔۔۔

بحرام کے لبوں نے سرگوشی کی۔۔



اسکا اشارہ ایمان کی طرف تھا

تم نے مجھے ٹریپ کی؟؟؟؟ تم نے ایمان کو یہاں بلایا؟ رومیصہ بے یقینی سے بحرام کا منہ  
تکنے لگی۔۔

میں ایسا کیوں کرونگا محترمہ! اس نے کندھے اچکائے۔ کیوں کہ وہ تمہارا دشمن ہے! وہ  
چینی۔۔

وہ میرا دشمن نہیں ہے، میری دشمنی صرف فرمان سے ہے، اگر وہ بیچ میں آئے گا تو

۔۔۔



بحرام نے معنی خیزی سے بات ادھوری چھوڑی۔۔

اسی اثنا میں وہ انتہائی طیش کے عالم میں گاڑی کا دروازہ بند کرنے کی زحمت کیے بغیر دونوں ہاتھوں میں ریوالور سے لیس خونخوار نظروں سے گھورتا ہوا اسکی جانب بڑھا

---

کیسے ہو شہزادے؟؟؟؟

بحرام کے لہجے کمال کا اطمینان تھا۔۔

بکو اس بند کرکتے۔۔۔ وہ دھاڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومیہ کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔

اسے یمان کے غصے سے خوف محسوس ہونے لگا۔۔ اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔

Get in the car !

وہ حکم صادر کرتا ہوا بولا۔۔ اور ریوالور تانے سے نزدیک ترین آنکھڑا ہوا۔۔

تیرا مسلا ہے کیا آخر خبیث آدمی؟؟؟ وہ قہر برساتی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا

ہوا بولا۔۔

رہا نہیں گیا نا؟؟؟ پیچھے پیچھے چلا آیا اس کے

ٹرسٹ می صرف زبانی بات چیت ہو رہی تھی بھابی صاحبہ سے۔۔۔ میں تمہاری پسندنا  
پسند کے بارے میں بتا رہا تھا بس

وہ معصومیت سے گردن کو جنبش دیتا ہوا بولا۔ دراصل اسکا تپا ہوا بحرام کو مزے دینے  
لگا۔۔۔

دیکھ بحرام۔۔۔ تیری دشمنی مجھ سے ہے،

میری بیوی سے دور رہ!

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ضبط کی انتہاؤں پر تھا۔۔۔ اسکا بس نہیں چلا رہا تھا وہ بندوق کی ساری گولیاں اسکے  
سینے میں اتار دیتا

زرا آس پاس نظر گھمائو، اگر مجھ سے مارنا ہوتا تو کب کا مار چکا ہوتا!

بحرام یک دم سنجیدہ ہوا۔۔۔

اسکے چہرے پر مزاک کا شائبہ تک نہ تھا

یمان نے رخ موڑ کھنڈرات کی جانب دیکھا اور سختی سے جبرے بھینچے۔۔۔

یہ محبت کی تڑپ ہی ایسی ہے، یہاں وہ نظروں سے اوجھل سے ہوئی، وہاں تمہاری جان فنا ہونے لگی۔۔

اس نے میٹھا سا تنز کیا۔۔۔

بیان کی گرفت کمزور پڑی۔۔

کیا وہ واقعی رومیصہ سے محبت کرنے لگا تھا؟؟؟؟

ایک دوستانہ صلاح دیتا ہوں،

بحرام نے اسکی خاموشی کو رضامندی گردان کر لب کشائی کی۔۔

اگر اس کے ساتھ خوش رہنا ہے تو اسے فرمان سے دور رکھ۔۔ آج نہیں توکل وہ اسے مار دے گا،

رہی بات میری۔۔ میں اسکا دشمن نہیں ہوں، وہ اپنے باپ کے بارے میں جاننا چاہتی ہے اور جان بھی لے گئی۔۔

سوال یہ اٹھتا ہے کہ وہ سب 'جان' کر تمہارے ساتھ رہے گی یا۔۔ اس نے بات ادھوری چھوڑی۔۔

اور آنکھوں پر چشمے سجاتا اپنی گاڑیوں سے ساتھ وہاں غائب ہوتا دکھائی دیا۔۔

یمان کے چہرے پر ایک رنگ آ جا رہا تھا۔۔

بحرام کی باتوں کا کچھ تو مطلب تھا۔ !!

فرمان اسے کیوں مارنا چاہے گا؟؟؟ وہ الجھ کر رہ گیا۔۔

کیا کہہ رہا تھا وہ؟؟؟

رومیہ اسکا تراہوا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

تم کیوں آئی تھی اس سے ملنے؟؟؟

وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

تم کون ہوتے ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والے؟ وہ پھبری۔۔ میں پوچھ رہا ہوں تم

کیوں اس سے ملنے آئی؟؟؟

وہ دھاڑا۔۔

میں تمہاری پابند نہیں ہوں وہ دو بدو چلائی۔۔

یمان کی آنکھوں میں خون اترنے لگا۔۔۔ وہ کتنا ڈر گیا تھا اس خوف سے کہ کہیں بحرام  
نے اسے کچھ کرنے دیا ہو۔۔۔ بے شک وہ اس کا دشمن تھا۔۔۔

تم اس دن کہاں تھی؟؟؟

جس دن تاتیبہ کو گولی لگی؟

اور واپس کیسے آئی؟ اسے اچھنبہ ہوا۔۔۔

وہ تو یہ بات سرے سے ہی بھول گیا تھا۔۔۔

بے خبری میں وہ اسکی دکھتی رگ دبا گیا تھا۔۔۔

جہنم میں تھی سنا تم نے! وہ مڑ کر آنسو پیتی چلائی اور گاڑی میں جا بیٹھی۔۔۔ شام ڈھل چکی  
تھی۔۔۔

اندھیرا اچھانے لگا تھا جب

وہ ان کھنڈرات سے نکل کر شہر میں داخل ہوئے۔۔۔

ان دونوں کے درمیان مکمل خاموشی تھی اسکے بعد نہ یمان نے کچھ پوچھا نہ رومیصہ

جواب دیا۔۔۔

عجب دھوپ چھائوں سار شتہ تھا انکا۔۔

پل میں وہ چیختے چلاتے ایک دوسرے پر اور اگلے ہی پل نارمل ہو جاتے۔۔ دراصل وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

یمان اسکے دل میں اپنے لئے ایک خاص مقام چاہتا تھا مگر وہ سمجھنے سے قاصر تھا اسکے لئے ایسا کیا کرے

وہ اس پر انحصار کرنے لگے۔۔

جبکہ رومیصہ ابھی بھی کنفیوز تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بحرام کی باتوں نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔۔

وہ بھی چاہتی تھی کہ اسکے باپ کے قاتل کو سزا ملے۔۔ مگر وہ یمان کو دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی یا پھر۔۔

وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس دشمنی کے سلسلے کو آگے بڑھایا جائے جسکا انجام صرف موت تھی۔۔ یا بربادی۔۔ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو اسکا سر زور سے ڈیش بورڈ سے ٹکرایا۔۔

آآ آ او و چھ۔۔۔ وہ اپنی پیشانی مسلتی ہوئی چیخی

اسی لئے کہتے ہیں سیٹ بیلٹ پہننا بہت ضروری ہے

وہ اچھٹی نگاہ اس پر ڈال کر باہر نکلا اور

انجن کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

کیا مصیبت ہے؟؟؟ وہ جھنجھلا گئی۔۔۔

اوپر سے رات گہری تھی اور تین بستیہ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی کون جانے کب برفانی  
جھکڑ چلنے لگتے۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔ وہ شہر سے ابھی کافی دور تھے۔۔۔

کیا مسئلہ ہے اس کھٹارا میں؟؟؟

وہ زور سے بونٹ پر مکہ رسید ہوئی بولی۔۔۔

لفظ 'کھٹارا' پر یمان نے اسے گھوری سے نوازا

مگر جواب دینے کی زحمت نہیں کی۔۔۔

وہ غصے سے بل کھا کر رہ گئی۔۔

کچھ لمحے گزرنے کے بعد وہ کالک زدہ ہاتھ پونچھتے ہوئے مایوسی سے اسکے سامنے آکھڑا  
ہوا۔۔۔

کیا؟؟؟ وہ چونکی۔۔

بد قسمتی سے چوبیس گھنٹے ساتھ رہنا پڑے گا بیگم !

اس نے کندھے اچکائے۔۔

ہر گز نہیں، مجھے ابھی کہ ابھی گھر جانا ہے!

اس نے پیر پٹھے۔۔

مجھے بھی جانا ہے، مگر تمہاری طرح رونی صورت بنا کر سڑک پر 'لفٹ لفت' انہیں چلا  
سکتا! وہ چڑ کر بولا۔

تم نے مجھے رونی صورت کہا؟

اسے صدمہ ہوا۔۔



ہاں تو۔۔ تم ہو! وہ مزے سے بولا۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اسے دھند میں گاڑی کی لائٹیں چمکتی دکھائی دیں۔۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس سے پہلے وہ لفظ زبان پر لاتی گاڑی زن سے اسکے قریب سے نکلی وہ اچھل کر دور ہوئی۔۔

یمان نے بے ساختہ لب دبائے۔۔

اس وقت سڑکوں پر صرف اسی طرح شرابی پائے جاتے ہیں، یمان نے اسے ڈرانا چاہا۔  
ہاں بلکل تم جیسے،

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ٹکاسا جواب دیا۔۔

تم بھی میرے ساتھ ہو! وہ دو بدو بولا۔۔

میں شراب نہیں پیتی!

مگر شرابی کی بیوی تو ہو!

اسکی بات پر رومیصہ کو طائو آیا۔

نہ جانے ایسے کونسے گناہ سرزد ہو گئے تھے جو تم جیسے شرابی سے پالا پڑا!

وہ اپنی قسمت کو سستی بڑ بڑائی۔۔

میں نے سن لیا! وہ بلند آواز کہتا۔۔ پھر سے گاڑی پر جھکا۔

تم اس پر اپنی کار یگری جھاڑنا بند کرو اور کسی مکینک کو فون کرو! اسے اب سردی لگ

رہی تھی۔۔

اس گاڑی کو میں نے بنایا ہے اور میں ہی اس کا کار یگر ہوں، اب خاموش رہو! وہ تپ کر

بولتا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ۔۔۔ تبھی میسیسی، اس میں ٹیکنیکلی فالٹ ہے!

وہ اس پر تنز کرنے لگی۔۔

تم نہیں سمجھو گی، ڈھونگی وکیل

جو اسے خاصا پسند نہ آیا۔۔

ڈھونگی کسے کہا؟ اس کا منہ کھلا

تمہیں اور کسے! وہ لا پرواہی سے بولا۔۔

اور اوزار اٹھا کر گاڑی کی ڈگی میں رکھنے لگا۔

میں اس ماڈل کی صرف دو گاڑیاں اربوں روپے کی مالیت میں بیچ چکا ہوں!

یمان نے اسکی نالج میں اضافہ چاہا

۔۔ ریسیکی؟؟؟ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔۔ جی ہاں! وہ جتا کر بولا

ت تو۔۔۔ تمہارا مطلب ہے تم انجینیئر ہو۔۔۔؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|In Urdu

اسے تعجب ہوا۔

نہیں۔۔۔ بس شوق تھا! وہ افسردہ سا ہو گیا

تھا؟؟؟؟۔۔۔ وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی

ہمممممم۔۔۔ 'تھا'

وہ جیبوں ہاتھ گھسائے ٹیک لگا کر اسکے برابر آکھڑا ہوا۔۔۔۔۔

پھر؟؟؟؟ وہ بے تابی سے پوچھنے لگی۔۔

پھر میں نے اپنی اس شوق کو فروغ دینے کی خاطر شوروم بنانے کا سوچا، میں نے آرکیٹیکچرز سے بات کی، لوکیشن دیکھی، عمارت کا نقشہ بنایا۔۔۔ اور پھر کام شروع کیا پانچ سال کی ان تھک محنت لگی، اور دو سو ارب روپے کے بجٹ سے بھی تجاوز کر گیا وہ پروجیکٹ!

وہ بول رہا تھا اور رومیصہ دم سادھے اسے سنے گئی۔۔

واؤ! اسے لبوں سے بے اختیار پھسلا۔۔

اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ اتنا creative بھی ہو سکتا ہے۔۔

یہاں نے بے اختیار بے اختیار اسکی ستائشی نگاہوں میں دیکھا۔۔

ک کیا ہوا؟؟؟ وہ اسکی خاموشی پر گھبرا گئی۔۔

وہی جو پچھلے ہفتے ہوا، تم نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا! دشمنوں کے دھماکے نے

سب برباد کر دیا!

یہاں کی آنکھوں میں دکھ ہلکورے لینے لگا۔۔

رومیصہ کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔

وہ اپنے خوابوں کی منزل پانے کے کتنا منزل کے قریب تھا۔۔! وہ 'ظالم' ایسے ہی نہیں بنا تھا۔۔ اسے ایسا بننے پر لوگوں نے مجبور کیا تھا۔۔

پھر؟؟؟ وہ نہ جانے کیا جاننا چاہتی تھی۔۔

پھر کیا۔۔! بھلا آدمی تھا بے چارہ، ایک بچی کا باپ تھا اور دوسرا پیدا ہونے والا تھا،

وہ افسردگی سے ٹھنڈی آہ بھرتا معنی خیزی سے بولا۔۔ تمہارے پاس دل نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں!

وہ جو اسکے دکھ میں دکھی ہو رہی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلوں میں اثر زائل ہو اور وہ بھڑک اٹھی

ہے نا۔۔ مگر اسے زیادہ توجہ نہیں دیتا،

خبیس کا بچہ نئی نئی خواہشیں کرتا ہے!

وہ اسکے چہرے کے خدو خال محویت سے تکتا معنی خیزی سے بولا۔۔

اس نے نظروں کی تاب نہ لا کر رخ پھیر لیا۔۔۔

اسی اثنا میں کسی گاڑی کی لائٹیں چمکی اور تیزی سے آگے بڑھی۔۔

یمان نے ناگواری سے جھٹکا۔۔۔

ہیلو سر، کین یو پلیز!

اے بڑھے، اپنا راستہ ناپ اور چلتا پھرتا نظر آ،

میں نہیں چاہتا تیری بیوی اس عمر میں بیوہ ہو جائے!

وہ دور ہی سے چیخا۔۔۔

ادھیڑ عمر شخص نے ایک نظر اسکے کسرتی جسم اور قد و قامت پر ڈالی، دوسری نگاہ انتہائی

بے چارگی سے رومیصہ پر ڈال کر گاڑی آگے بڑھالے گیا۔۔

وہ ہکا بکا گاڑی کا جاتا دیکھنے لگی۔۔۔

تم جیسا غنڈہ گرد میں نے آج تک نہیں دیکھا،

وہ کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتی ہوئی اسکے برابر آکھڑی ہوئی۔۔

دیکھو گی بھی نہیں،

وہ مزے سے پیر جھلاتا ہوا بولا۔۔

کیا مصیبت ہے؟؟ کہاں پھنس گئی ہوں میں؟

وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

کیا ہے؟ وہ رخ موڑ کر بے مروتی سے پوچھنے لگا۔۔

مجھے سردی لگ رہی ہے!

اسکے بے چارگی سے بھرپور انداز پر ایمان نے بمشکل لب دبائے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

ادھر آؤ! وہ سر کے اشارے سے اسے پاس بلانے لگا۔

۔۔۔ نہیں! وہ ہڑ بڑا کر دور کھسکی۔۔۔

وہ بے ساختہ ہنسا اور مڑ کر جیبوں سے ہاتھ نکالتا کبھی اسکی پیشانی تو گردن پر جمانے لگا۔

۔۔۔

۔۔۔ یہ کیا حرکت ہے؟

وہ بو کھلائی۔

تمہیں سردی لگ رہی تھی شاید !

وہ آرام دہ لہجے میں بولا۔۔۔

یہ میں خود بھی کر سکتی ہوں !

اس نے اُسے دوردھکیلنا چاہا۔۔۔

سوچ لو، حرارت تو ہوگی لیکن میرے ہاتھوں کی حدت کی نہیں ہوگی،

وہ قدرے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels, Articles, Poetry, Gists

زومعنی جملوں پر رومیصہ کادل اچھل کر حلق میں آگیا۔۔۔

تم خود کو سمجھتے کیا ہو !

وہ بھڑکی۔۔۔

بھلا آدمی۔۔۔ وہ معصومیت گویا ہوا۔۔۔

حد ہوتی ہے یمان !

وہ اسکی خوش منہی کوتاب نہ لاتے ہوئے چڑ کر بولی۔۔۔



میں لا محدود ہوں بیگم۔۔

وہ کندھے کراچکا کر بولا۔۔

اسے اچھا لگ رہا تھا سنسان سڑک پر اسکے سنگ وقت گزارنا، بھلے ہی ان کی باتیں  
'باتیں کم اور بحث زیادہ معلوم ہوتی تھیں۔۔ مگر یمان کا دل رات ہو نہی گزر جائے  
اور وہ اسے کبھی ہنستا، مسکراتا تو کبھی خود پر غصے کرتے دیکھتا ہے۔۔

انہیں یہاں تقریباً چار گھنٹے سے زائد ہو چکے تھے۔۔

اور اس وقت گھڑی رات ڈیڑھ بج رہی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومیہ؟؟

رات کے چھائے سکوت میں اسکی گھمبیر آواز رومیہ کے کانوں سے ٹکرائی۔۔

ہمممم؟؟؟

وہ آنکھیں گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔۔ کسی احساس کے تحت اس

نے پلکیں واکیں تو وہ اسے خود سے بہت قریب پایا۔۔

وہ چاہ کر بھی سیدھی نہیں ہو پائی۔۔

میں چاہتا ہوں تم ہمیں ایک موقع دو؟

وہ نرمی گویا ہوا۔۔

اسکے لہجے میں چھلکتی چاہت، بے تاب نگاہوں رومیصہ کو اسکے مقصد سے ڈسٹریکٹ کر رہی تھی۔۔

میں اور تم کبھی اہم انہیں ہو سکتے ایمان!

اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔۔

پلیز۔۔ وہ باتچی ہوا۔۔

زندگی میں پہلی بار وہ کسی کے ساتھ کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔

فرض کرو، اگر میں یہ موقع تمہیں دے بھی دوں تو

کیا بدل جائے گا! کچھ بھی تو نہیں!

رومیصہ کو اسکی دی گئی ازیتیں یاد آئیں

یمان کی گرفت کمزور پڑی۔۔

وہ سہی کہہ رہی تھی کیا بدل جاتا، نہ وہ خود کو بدل سکتا تھا نہ حالات کو۔۔

اسکے ہاتھ پھسل کر پہلو میں جا گرے۔۔ وہ دوڑ رہا۔۔ رومیہ کا دل دکھاتا تھا۔۔ کیا ہوتا اگر وہ جھوٹ منہ ہی کہہ دیتا اسکی خاطر وہ خود کو بدل لے گا۔۔

مگر وہ تھا ہی ایسا۔۔

تو کیا وہ اسے اسکے حال پر چھوڑ دے؟؟

یہ سوچ کر کہ وہ تو ہے ہی ایسا؟؟ یا اسے موقع دے؟؟ اگر میں تمہیں ایک موقع دوں، تو کیا تم بدل لو گے خود کو؟؟

اس نے خود کو کہتے سنا۔۔

میں تمہیں دھوکا نہیں دے سکتا!

وہ اس دور ہوتا پیل کے کنارے پر جھک کر چاند کی روشنی میں جھلملاتے پانیوں کو دیکھنے لگا۔۔

میں اسے دھوکا نہیں کہوں گی، اصل بات تو یہ ہے کہ تم خود کو بدلنا ہی نہیں چاہتے!

وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔

سہی کہا، جب میں ہوں ہی ایسا تو اپنا ظاہر چھپا کر اچھائی کا محوطہ پہن کر پسند کروانا مجھے  
 قطعی پسند نہیں بے شک یہ میری نظر میں بیوقوفی ہے،  
 وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

رومیصہ کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

اس سے بات کرنا ہی بے کار تھا

بد دماغ انسان! وہ بلند آواز بولی۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 ضدی عورت!  
 وہ بھی کہاں کم تھا۔۔

یمان نے طویل سانس اندر دھکیلی اور گھڑی پر نظر ڈالی جو رات کے دو بج رہی تھی۔۔

خاموشی سے گاڑی میں آبیٹھا۔۔ اسکا دل تو چاہ رہا کہ اسے اٹھا کہ نیچے سمندر میں پھینک

دے مگر کسی اور وقت سہی۔۔ وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔

رومیصہ شاکی نظروں سے اسے گھورتی ہوئی فرنٹ سیٹ پر آبیٹھی۔۔

دھوکے باز فریبی انسان،

گاڑی میں کوئی مسئلہ نہیں تھا مطلب؟؟

اسے صدمہ ہوا۔۔

ہاں۔۔۔!! بس مجھے یہاں اچھا لگ رہا تھا،

وہ کندھے اچکا کر بولا۔۔

کیا اچھا لگ رہا تھا۔۔ وہ چیخنی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books

تمہارے ساتھ وقت گزارنا،

وہ اسے تپانے کی خاطر بولا۔۔ جو کہ سچ بھی تھا۔۔

اسکی بات پر رومیصہ کا خون کھولنے لگا۔۔

وہ ضبط کھو کر زور زور سے مکے اسکے شانے پر برسائے لگی۔۔

کیا کر رہی ہو ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔۔

وہ بوکھلا گیا۔۔

مجھے نہیں پتا، مجھے ابھی اور اسکی وقت گھر پہنچاؤ، وہ فوراً دور ہوتی اٹل لہجے میں چلائی۔۔

یمان با آواز قہقہہ لگا کر ہنس کر پڑا۔۔

السلام علیکم،

اسکی چہچہاتی آواز پر وہ سب جو خوشگلیوں میں مصروف تھے اسکی جانب متوجہ ہوئے

--

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
تم کون ہو؟؟؟

سلطانہ کو تعجب ہوا۔

میں۔۔۔ انا ہوں۔۔۔ انا عثمان

وہ اعتماد سے بولی۔۔۔

نازلے کارنگ فٹ ہو اوہیں سلطانہ کا چہرہ اثر گیا۔۔

اتنے سالوں بعد وہ اس شخص کے خاندان کے کسی افراد سے مل رہی تھی۔۔۔

کیسے ہی آپ سب لوگ؟ میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا نا؟؟ نہ جانے کیوں اسکی آنکھیں  
نم ہونے لگیں۔۔۔

دل میں کسک سی باقی رہی۔۔۔ کاش اسکی بھی اسی طرح فیملی ہوتی، وہ لوگ اکٹھے ہوتے  
شام کی چائے پر،

ارے نہیں آکو۔۔۔ بیٹھو !

سلطانہ اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے بولی۔۔

نہیں جانتی تھی وہ یہاں کیوں؟ اور کب سے تھی؟ لیکن اگر بحرام کے توسط سے وہ  
یہاں تھی تو اس نے ضرور کچھ بہتر سوچا۔۔

تم یہاں؟ مطلب؟ کیسے؟ ناز لے خود روک نہیں پائی۔۔ وہ۔۔ میں۔۔

اسکارنگ پھیکا پڑازندگی میں پہلی بار وہ عدم اعتمادی کا شکار ہوئی۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا  
تھا کیا بتائے؟

کیا نہ بتائے؟

چھوڑو بھی ناز لے، بچی کو خاموش کروادیا !

سلطانہ خفا ہوئیں۔۔

تم کب آئی ویسے؟؟ ہمیں نہیں بتایا؟

وہ مناسب الفاظ میں پوچھنے لگیں۔۔

بحرام مجھے یہاں لائے تھے، ڈاکٹر سیانا میری گارڈین ہیں وہ آجکل کسی پروفیشنل کام سے

سلسلے میں ملک سے باہر گئیں اسی لے!

اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔۔

معروف آنکھوں میں مرچیاں سی بھر گئیں۔

وہ کشن صوفے پر پھینک کر پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔ جسکی وجہ صرف

نازلے جانتی تھی۔۔۔

انا کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔

اسے عجیب سا لگا اسکا رویہ۔۔ وہ کئی دیر پورشن میں ان لوگوں ساتھ گپیں لڑاتی کے بعد

واپس آگئی۔۔



ملک اور جاپون بری طرح سے ڈیوائن کے چنگل میں پھنس چکے تھے۔۔ اوپر سے جون مورین کی موت کی پروہ غصے سے پاگل سے ہو گیا تھا۔۔

ایسے میں جاپون نے ہمت جٹا کر کسی طریقے سے شمال کو ڈھونڈا اور اسے ملک کے حوالے کر دیا۔۔

چونکہ وہ زخمی تھا اسی لئے وہ اس پر احسان کر رہی تھی کہ اسے لے اور وہاں سے چلا جائے۔۔

ملک کی انا کو گوارا نہیں تھا کہ وہ کسی لڑکی موت کے منہ میں دھکیل دے اسی بحث کے دوران اسکے ساتھ آگئے۔۔ اور ہاتھ پائی کی صورت میں نتیجا ملک کو گولی گئی جسکے جاپون کو وہیں دھر لیا گیا۔۔

وہ برے برے القابات سے نوازتی جانے کا کہنے لگی۔۔

سو اس نے بھی ہارمان لی مگر اسے کندھے پر لاد کر ڈریگن ٹیمپل برج تک آتے آتے اسکے حواس جواب دے گئے اور وہ شمال سمیت وہیں زمین پر ڈھیر ہو گیا۔۔

صد شکر کہ بحرام بذات خود وہاں موجود تھا۔۔

اسے ملک پر غصہ تو بہت تھا مگر اسکی قابل رحم حالت اور شمال کو سلامت دیکھ کر وہ پی گیا۔۔۔

وہ ملک کو شمال سمیت اسی رہائش پر لے آیا

جہاں ڈاکٹر پہلے سے موجود تھا۔۔ شمال صدے اور خوف کے زیر اثر بے ہوش تھی جبکہ اصل پریشانی اسے ملک کی جانب سے تھی۔۔ وہ پہلے ہی زخمی تھا اوپر سے گولی اسکی جان پر بہت بھاری تھی۔۔

وہ سختی سے ڈاکٹر اور اطراف کے لوگوں کو ہدایت دیتا وہاں سے نکل آیا۔۔

کم از کم شمال کو اس حالت میں جزیرے نہیں لے جانا چاہتا تھا۔۔ خوا مخواہ سلطانہ کا دل ہولتا رہتا

وہ انہیں جھوٹ بول چکا تھا کہ شمال اٹلی میں اسکی زیر نگرانی پر مقیم تھی۔۔

اب اسے اصل فکر جاپون کی لاحق تھی۔۔۔

نہ جانے اس بے چاری کے ساتھ غصے میں کیسا کیسا سلوک کیا جا رہا ہوگا؟

خاص طور تب جب اسے جون مورسین کے بحرام کے ہاتھوں قتل کیے جانے کی خبر ملی

ہو گئی۔۔۔

دوسری جانب اسے وہ ڈیوائن کو اپنے ہاتھوں سے کیفر کردار تک پہنچانا چاہتا تھا۔ اس نے کتنے معصوموں کی جان لی تھی۔۔۔

یشم کی زندگی معمول کی جانب لوٹنے لگی۔۔۔

البتہ اس نے اسپورٹس سے کچھ عرصہ کا بریک لے لیا تھا جس سے اسکے مداح کافی ناراض نظر آ رہے تھے۔۔۔

مگر وہ تاتیہ کے بزنس کو فروغ دینا چاہتا ہے یونہی ملازموں کے سہارے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

اسکی چلائی گئیں کیمپینرز، فیشن برینڈز،

بزنس وہ سب پر نظر رکھنے کے چکروں میں ہلکان ہوئے جا رہا تھا۔ مگر اس سے اچھا اثر مینٹل ہیلتھ پر پڑا تھا اس نے خود کو مصروف کر لیا۔۔۔

ورنہ تو اسے لگا تھا وہ تاتیہ کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل پائے گا۔۔۔ کچھ واقعات ایسے

رونما ہوئے تھے اسکی زندگی میں جس نے اسے پوری طرح سے بدل ڈالا تھا وہ کبھی بھی پہلا جیسا نہیں ہو سکتا۔۔

نہ ہی اس دشمن جاں کے پیچھے گھومتا، اسکی توجہ کی بھیک مانگتا تھا البتہ اسکی محبت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی وہ خود کو روک نہیں پارہا تھا۔۔ ایسے میں اسکی بے بیگانی یشم کے دل کو چھلنی کیئے دیتی تھی۔۔ اب محبت کی تھی تو برداشت کرنا ہی تھا وہ دھیرے دھیرے سیکھ رہا تھا۔

وہ تھکا ماندہ گھر پہنچا تو قیامت خیز منظر اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔ نچلے پورشن کی چیزیں تھس نہس ہو چکی تھی۔۔ سکیورٹی انچارج گارڈز کی لاشیں اٹھوارہا تھا۔۔ ملازم ڈرے سہمے یہاں وہاں آ جا رہے تھے۔۔

بحرام کو کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔

سب لوگ کہاں ہے؟؟؟

وہ بولا نہیں تھا بلکہ دھاڑا تھا۔۔

انہونی کے احساس سے اسکی جان جارہی تھی۔۔

سب ٹھیک ہیں، ہم پر اچانک حملہ ہو گیا تھا جس کی زد میں بے چارے گارڈز آگئے۔۔

بحرام نے مڑ کر انتہائی افسوس سے جزیرے کے ٹوٹے ہوئے شیشوں اور فرش پر

ٹھہرے خون کو دیکھا۔۔

فرمان میرے ہاتھوں سے زندہ نہیں بچے گا !

اسکا وقت آ گیا ہے !

وہ مٹھیاں بھینچتا آگے بڑھا۔۔

آپ کو ایک اور بری خبر بھی دینی تھی !

بحرام کے بڑھتے قدم تھمے۔۔

اب کیا؟؟؟؟

اس نے بہت سارا حوصلہ جمع کرنے کے بعد پوچھا۔۔

منظہر کاظمی فرمان کی جانب سے ہونے والے حملے میں جان کی بازی ہار گیا، جس کے

نتیجے میں دونوں کے بہت سے لوگ بھی مارے گئے !

کیسے؟؟؟؟ کیسے مارا گیا وہ؟؟؟؟؟

تمہیں کہا تھا نا اس پر نظر رکھنا؟؟؟

اس نے طیش میں آکر گریبان دبوچا۔۔۔

سوری باس، آپ نے ایسے کوئی آرڈرز نہیں دیئے، سکیورٹی انچارج گھبرا کر صفائی دینے لگا۔۔۔

تو اسے یاد آیا اس نے خود ہی منع کیا تھا۔۔۔

اسے کیا معلوم تھا مظہر کاظمی بھی ملوث ہوگا فرمان کے ساتھ

خدا غارت ان سب کو!

وہ ایک جھٹکے سے اسکا گریبان چھوڑتا ہوا جلالی انداز میں چیخا۔۔۔

اُس پولیس والے کو پاکستان سے یہاں بلاؤ،

وہ تحکمانہ انداز میں کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ اس کے ہزاروں دشمن تھے

مگر کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسکے گھر تک آ پہنچے۔۔۔

بہتوں نے کوشش کی مگر اس نے اُن سب کے ارادے خاک میں ملا دیئے۔۔

مگر فرمان نے اسکی نرمی کا فائدہ اٹھا کر ہر حد تجاوز کر دی تھی۔۔ اب وقت تھا سالوں کی دشمنی کو مٹانے کا۔۔ وہ فرمان کو بھی اسی طرح کی ناگہانی موت دینا چاہتا تھا جیسے اس نے اسکے باپ کو دی۔۔۔ کچھ سوچتے وہ فون پر نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔

میں ایک لڑکی تصویر بھیج رہا ہوں، اسے اٹھاؤ اور میرے سائیڈ آفس لے آؤ،

اس نے حکم صادر کرتے ہوئے فون بیڈ پر اچھا لیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلاشبہ اسکا کام اُس سے بہتر اور کون کر سکتا تھا۔۔

اسکی آنکھ نرم و ملائم بستر پر کھلی تو

سورج کی کرنوں سے آنکھیں چندھیا گئیں۔۔

اس نے کئی دنوں بعد سورج کا منہ دیکھا تھا۔۔

اطراف کا جائزہ لیا تو وہ ایک نئی جگہ پر تھی۔۔

مطلب وہ محفوظ تھی۔۔ اسکے بھائی نے اسے بچالیا تھا۔۔ اس نے شکر کا کلمہ پڑھا۔۔ وہ  
 کچھ دن اسکے لئے کسی ڈروانے خواب کی طرح تھی۔۔  
 بی بی اندر آسکتا ہوں، کسی نے دروازے پر دستک دی۔۔ آجاؤ،  
 وہ آہستگی سے کہتی اٹھ بیٹھی۔۔

بھائی کا فون ہے،

وہ فون اسکی جانب بڑھاتا باہر نکل گیا۔۔۔

اس نے خاموشی سے فون کان سے لگالیا۔۔

وہ چاہ کر بھی کچھ بول ہی نہیں پارہی تھی۔۔

اس اب سمجھ آرہا تھا دنیا کتنی ظالم تھی! کیوں ہر بار بحرام اسے ساتھ رکھنے سے انکار  
 کر دیتا تھا!

دوسری جانب بھی بھرپور خاموشی تھی۔۔

وہ چاہتا تھا شامل بولے۔۔



اگر آپ نہ آتے تو میرا کیا ہوتا بھائی؟ اسکی آواز کپکپائی۔۔ انتہائی بیوقوفانہ سوال ہے! وہ

برہم ہوا

وہ لوگ بہت برے تھے بھائی

وہ بے ساختہ رو دی۔۔

لوگ یا تو اچھے ہوتے ہیں یا برے 'تم دل پر مت لو۔۔ بھولنے کی کوشش کرو

وہ نہ جانے کیا سمجھانا چاہ رہا تھا۔۔

اور کچھ آپ کی طرح بے مروت بھی ہوتے ہیں!

وہ برہمی سے بولی۔۔۔

کیا میری جگہ اگر کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو آپ اسے بھی ایسے ہی بچاتے بھائی؟؟؟

اسکا اشارہ جاپون کی طرح طرف تھا۔۔

یہ تو تمہیں ملک سے پوچھنا چاہیے

وہ جواب گول مول کر گیا۔۔

اس لڑکی کا کیا ہوا ہوگا؟؟

جاپون کے بارے میں سوچ سوچ کر اس کا دل ہولنے لگا۔۔

تم اسکی فکر مت کرو، میں اسکی سروائیول اسکمز جانتا ہوں، وہ اپنے لئے اکیلی کافی ہے

!

تم آرام کرو میں ابھی کچھ مصروف ہوں،

اور ہاں؟ ملک کی مدد کر دینا

ہم نے ڈاکٹر بھوائی تھی مگر وہ زیادہ دیر وہاں نہیں ری سکتی! اس لئے وہ اب تمہارے

زمہ ہے!

اس نے تاکید کرتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔

شمال نے کمفرٹ ہٹا کر پیر زمین رکھے

اور الماری کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

اسکی ضرورت کا سارا سامان موجود تھا۔۔

حتیٰ کہ سفید کوٹ اور اسٹیتھواسکوپ بھی۔۔۔

بھائی بھی نا!

وہ مسکرا کر سر جھٹکتی۔۔

جینز اور ٹی شرٹ نکالتی واشر روم میں گھسی۔۔۔

فریش ہونے کے بعد اس نے بالوں کو کندھوں پر کھلا چھوڑ دیا۔۔ کچھ ہی دنوں میں اسکی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے نمایاں ہونے لگے تھے۔۔

اس نے یہ قید کیسے کاٹی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔ بی بی؟؟؟ دروازے پر دستک ہونے پر وہ گھبرا کر پلٹی۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔

کھانا کھالیں۔۔۔ اگر چاہیں تو آپ کے کمرے میں لگا دیتا ہوں

نہیں تم رکومیں وہیں آتی ہوں!

وہ کہتی بالوں میں برش کرنے کے بعد باہر آگئی۔۔

مگر کسی کے کراہنے کی آواز پر چونک کر کمرے میں جھانکنے لگی۔۔

یہ۔۔ تم کیا کر رہے ہو؟؟؟

وہ حیرت اور بے یقینی اسکی طرف دوڑی۔۔

ک کچھ نہیں میں بس چیک کر رہا تھا۔۔

اس نے گھبرا کر شرٹ نیچے کھینچی۔۔

کیا چیک کر رہے تھے؟؟

وہ حیرت زدہ تھی۔۔

وہ خود ہی ڈاکٹر بننے کی کوشش کر رہا تھا؟

کچھ۔۔ کچھ۔۔ کچھ بھی نہیں!

ملک اپنی پوری زندگی میں اتنا کنفیوز کسی کے سامنے نہیں ہوا جتنا اس لڑکی سامنے ہو رہا

تھا۔۔

تم تو ایسے گھبرا رہے ہو جیسے میں انسان کھاتی ہوں،

چلو اتارو شرٹ، مجھے دیکھنے دو

وہ رعب جماتی ہوئی بولی۔۔

مگر کیوں؟؟؟

انتہا کی معصومیت تھی اسکے لہجے میں۔۔

شٹائل کا دل کیا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔۔

کیوں کہ میں ڈاکٹر ہوں مسٹر ملک عالیان،

وہ قدرے جھک کر تنزیہ گویا ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Ghazals|Fiction|Drama|Screenplay|Etc.

ملک کا کسی اور ہی لے میں دھڑکنے لگا۔۔

ڈ۔۔ ڈاکٹر آنے والی ہے بس آپ زحمت۔۔

وہ گھبرا کر کہتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

تو میں نے بھی کوئی جھک نہیں ماری ہے میڈیکل میں اتنے سال، میں بھی ڈاکٹر ہی ہوں

شٹائل کو اب غصہ آنے لگا۔۔

میر اوہ مطلب نہیں تھا میں تو صرف۔۔۔

تمہارا جو بھی مطلب تھا،

علاج تو مجھ سے کروانا پڑے گا،

وہ بظاہر دانت پیس کر بولی۔۔

جبکہ دل ہی دل میں ہنسی وہ کتنا dumb تھا لڑکیوں کے معاملے میں۔۔

جی، یہ نا تھوڑا اثر میلا ہے کڑیوں کے معاملے میں،

شوبان کی آواز ملک نے ایک زبردست گھوری سے نوازا۔۔

وہ میں کھانے کا بتانے آیا تھا

وہ فوراً سے پہلے بولا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔

شمال سر جھٹکتی اسکی ڈریسنگ کرنے لگی۔۔

یہ زخم تو پرانا لگتا ہے، تم نے اس پر دھیان نہیں لگتا ہے! وہ مصروف انداز میں بولی۔۔

اب وہ اسے کیا بتاتا اگر زخم کی پرواہ کی ہوتی تو وہ آج یہاں نہ ہوتی۔۔

ہاں، وہ۔۔۔ میں کچھ مصروف تھا!

اس نے انتہائی احمقانہ جواز پیش کیا۔۔

جس پر وہ خود بھی شرمندہ تھا۔۔

شمال نے اس گھورتے نفی میں سر جھٹکا۔۔

تمہیں کتنی سیلیری ملتی ہے مہینہ میں؟؟

اس اچانک سوال پر ملک نے بے اختیار نظریں اٹھائیں۔۔ کس بات کی؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Urdu|Hindi|English|Urdu

وہ جان بوجھ کر انجان بنا۔۔

اپنی جان جو کھوں میں ڈالنے کی!

اسے نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔۔

پچس لاکھ، وہ جھوٹ نہیں بول پایا۔۔

ہوں ننننمممم اسکے لب متاثرہ انداز میں پھیلے۔۔

تم نے اس لڑکی کو کیوں نہیں بچایا؟

اگلے سوال پر شش و پنج میں مبتلا پوچکا تھا۔۔۔

شاید وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ اس نے بحرام کی نظروں میں اونچا بننے کے لئے شمال کی جان بچائی جبکہ جاپون کو نہیں چونکہ اسکا اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔

حد ہے اس لڑکی کو ڈٹکو ہونا چاہیے تھا،

انتہائی تیز دماغ کی مالک تھی۔۔۔

شمال ہنوز منتظر نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کھانا کھالیں میں باہر۔۔۔

تم کہیں نہیں جائو گے

وہ اسکے کندھے پر زور ڈال کر دوبارہ بٹھاتی تحکمانہ انداز میں کہتی باہر نکل گئی۔۔۔

کیسے ہو دوستو، مجھے مس کیا تم لوگوں نے؟؟؟



وہ کھڑکی سے اندر کودی اور ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔  
 ڈیوائن کو اب سمجھ آ رہا تھا کہ اسکا اسکے لوگوں سے رابطہ کیوں نہیں ہو پارہا۔۔

Bloody \*\*\*\*

وہ بد لحاظ ہوا۔۔

Yeah same here dude

وہ اسکی باتوں کا اثر نہ لیتی ہوئی مزے سے بولی

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Glossary|  
 تو نے بہت بڑی غلطی کر دی!

اس نے اسے ڈرانا چاہا۔۔

ماسٹر ہمیشہ کہتے تھے انسان اپنی غلطیوں سے ہی سیکھتا ہے،، دیکھتے ہیں اس غلطی سے کیا  
 سبق ملتا ہے،

وہ چیلنجنگ انداز میں کہتی دایاں پیر پیچھے کی جانب سر کا کر محتاط نگاہیں دوڑاتی اپنے ارد

گرد پھلتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔ وہ اپنے دفاع میں پھرتی سے ہاتھ پیر چلاتی ان کے

ساتھ مگن نظر آ رہی تھی

جب ڈیوائن نے موقع جان کر لوہے کی راڈ اٹھائی

اور بھرپور وار اسکے سر پر کیا۔۔

ایک سسکی اسکے لبوں سے برآمد سے ہوئی اور وہ لڑکھڑا کر اوندھے منہ زمین پر جاگری

---

اس وحشی کا غصہ تھا کہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔۔

اس نے پھر وار کرنا چاہا مگر وہ سرعت سے پلٹ کر سیدھی ہوئی۔۔ اسکی آنکھیں بند

ہونے کو تھیں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بے ہوش ہونے کے قریب تھی تبھی اگلے وار پر اپنا دفاع نہ کر پائی اور نتیجاً اسکے منہ

سے خون کی ندیاں بہنے لگیں۔۔ تکلیف کے احساس

اس نے دھیرے سے پلکیں میچ لیں۔۔

ڈیوائن نے کڑے تاثراتوں سے راڈ دور پھینکی اور اپنے لوگوں کو کچھ کہنے لگا۔۔ اسکی

سماعتیں کام نہیں کر رہیں تھی مگر وہ محسوس کر سکتی تھی کہ کوئی اسکے ہاتھ پیر باندھ رہا

تھا۔۔ وہ لوگ اسے مردہ جان کر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔۔ جبکہ اسکی

انگلیوں کی جنبش اور سانس کی لو سے اڑتی دھول سے صاف واضح تھا کہ وہ زندہ ہے  
 -- اس نے اپنا گھٹنہ موڑ بوٹوں میں لگی نوکیلی چیز سے پشت پر بندھے ہاتھ کھولے اور  
 بھرپور قوت ہاتھوں پر جما کر اٹھ کھڑی ہوئی --

پانی -- پانی دو مجھے !

وہ ہتھیلی سے منہ رگڑتی ہوئی ہموار سانسوں سے گویا ہوا --

ابے یار رررر، کسی ڈھیٹ کی بیچی تو

اسکی آواز پر وہ قدرے تعجب اور التاہٹ سے رخ موڑ کر بولا --

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

لے ! طیش میں آ کر گردن جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا --

اور پوری قوت سے پانی کی بوتل اسے مارنا چاہی جو اس نے لپک کر کچھ کر لی --

وہ اسے پینے کے بجائے سر پر لٹی تاکہ حواس برقرار رکھ سکے --

پتا ہے ماسٹر کیا کہتے تھے --

چپ چپ --

۔ کسی \*\*\* کو کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ بڈھا کیا کہتا تھا اسکی بات پوری ہونے سے پہلے  
ڈیوائس چنچ اٹھا۔۔۔

جایون کو یہ بات سخت ناگوار گزری اس نے آستین میں ہاتھ ڈال کر کہنی سے بندھا چاقو  
نکالا اور پوری قوت سے اسکے کندھے پر دے مارا،

آہہہہہہ! پکڑو اس جاہل عورت کو! وہ درد سے چیخا۔۔

سن لیتے تو اچھا ہوتا، شاید تمہاری جان بچ جاتی! ۔۔

آگے مت بڑھا! وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی ۔۔۔

وہ شخص رک کر کبھی اسے تو کبھی جایون کا منہ تکنے لگا۔۔ اُس کا دھیان بھٹکتے ہی بھر پور

لات اسکی گردن پر ماری۔۔ اور بندوق اپنے قبضے میں لے لی۔۔

کہا بھی تھا آگے مت بڑھنا،

اس نے گردن کو جنبش دے کر انتہائی معصومیت سے کہا۔۔ بندوق اس پر تانی۔۔

اور ایک شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ نشانہ اس پر سے ہٹا کہ گیس کے بڑے بڑے

سیلنڈرز پر تاکا۔۔۔

ن ن نہیں نہیں نہیں نہیں

وہ بے ساختہ بڑبڑاتا۔۔۔۔۔ لٹے قدم لینے لگا۔۔

جا یون جست لگا کر کھڑکی میں چڑھی

الوداع، جہنم میں اعلیٰ مقام پاؤ !

اس نے ٹریگر پر انگلی دبائی اور فوراً سے پہلے کھڑکی سے نیچے کود گئی۔۔ وہ بہت زور سے کسی گاڑی کی چھت پر آگری۔۔ اس نے زوردار مکہ شیشے پر رسید کیا اور گاڑی کے اندر جا بیٹھی۔۔۔ چابی گھمائی اور زن سے گاڑی آگے بڑھالے گی۔۔۔ خوش قسمتی سے گاڑی میں فون بھی موجود تھا اسے فون ملا یا اور اسپیکر پر ڈال کر ڈیش بورڈ پر اچھالا۔۔۔

کس سے بات کر رہا ہوں میں؟؟؟

بحرام کی اکتاہٹ بھری آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔ پیسے کدھر ہیں میرے؟؟؟

وہ لگی لپٹی رکھے بغیر بولی۔۔ کونسے پیسے؟ وہ شاید پہچان چکا تھا۔۔۔

مطلبی دھوکے باز !

اسکے منہ سے اپنی تعریف سن کر بحرام کا قہقہہ بلند ہوا۔۔ ڈیوائن کہاں ہے؟؟؟

وہ تو مر گیا گدھے کا بچہ !

اس شدت سے اپنا درد محسوس ہوا۔۔

پہلے ڈیوائس، پھر پیسہ

بحرام نے اسے اپنی شرط یاد دلائی۔۔

اس کے بریک پر پیردبانے سے گاڑی جھٹکے سے رکی۔۔ جاپون کا بس نہیں چل رہا تھا  
کہ فون سے نکل کر اسے لاتیں گھونسنے رسید کرنے لگتی۔۔

ہماری پیسوں کی بات ہوئی تھی تم اب مکر نہیں۔۔

ٹوں ٹوں کی آواز نے اسکی زبان کو بریک لگائی۔۔

وہ حیرت اور بے یقینی سے فون کی گھورنے لگی۔۔

وہ کال کاٹ چکا تھا۔۔

یہ ایسے نہیں مانے گا! وہ جبرے بھینچتی گاڑی گھمانے لگی۔۔ اسکے آفس کے سامنے وہ  
ونڈو سے قدرے باہر سر نکال کر بے جا فائرنگ کرنے لگی جس کے نتیجے میں عمارت  
کے شیشے پے درپے زمین بوس ہونے لگے۔۔ اور لوگ گھبرا کر یہاں وہاں دوڑنے







وہ یقین نہیں کر پارہا تھا کہ فرمان ایسا کر سکتا ہے؟

وہ اسکی اولاد تھا بھی یا تاتیبہ کسی غلط فہمی کا شکار ہوئی تھی۔۔ کوئی انسان اس قدر لالچی اور مکار کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

اس کے اندر ہمت اور حوصلہ نہیں پڑ رہا تھا کہ وہ اپنے باپ سے سوال کرے۔۔

وہ رومیہ کے لئے از حد پریشان تھا۔۔

وہ اسے کسی صورت کھونا نہیں چاہتا تھا چاہے جتنا بڑا نقصان کیوں نہ ہو جاتا۔۔ مگر کیسے؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تاتیبہ کے قاتلوں میں جن دو لوگوں کے نام شامل تھے وہ دونوں ہی مارے جا چکے تھے

---

مگر ابھی بھی کچھ مسنگ تھا۔۔ وہ کہیں تو چوک رہا تھا؟؟؟ مگر کہاں؟

فون کی بیل پر اسکی آنکھ کھلی۔۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی گھڑی پر ڈالی تو حیران رہ گئی۔۔

دوپہر کے دو بج رہے تھے شاید رات دیر سے سونے کا نتیجہ تھا۔ اس نے فون کال نظر انداز کی اور بال باندھ کر پانی چھینٹے منہ پر مار کر نیچے آگئی۔۔

ناشتہ کرتے وقت اسنے ملازموں کی زبان سے فرمان کا زکرسنا۔۔ شاید وہ لوٹ آیا تھا جہاں بھی وہ اتنے دنوں سے غائب سازشیں کرنے میں مصروف تھا۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ لوگوں پر اسکا اصلی چہرہ آشکار ہو چکا تھا۔۔ اس کہانی کے اختتام کا وقت آچکا تھا۔۔ وہ حتمی انداز میں کرسی دھکیلا کر اٹھی اور اسٹڈی کی جانب بڑھی۔۔

خود غرضی، لالچ، دھوکے اور جعل سازی سے بلندیاں نہیں ملتیں فرمان عاطر،

حالات اور وقت ہمیشہ کسی ایک انسان کے ہاتھ میں نہیں رہتے۔۔ جن کے ساتھ آج آپ اپنی چالاکیوں سے دغا بازی کر رہے ہیں، انہیں دی گئی تکلیف آپ کو زندگی میں کسی بڑے مقام سے گرا سکتی ہے، کاش آپ یہ سمجھ پاتے !

وہ سینے پر ہاتھ جمائے آرام دہ انداز میں بولتی اسٹڈی میں داخل ہوئی۔۔

فرمان کو اسکی بات آگ لگا دینے کے مترادف تھی۔۔۔

بلاشبہ وہ اسے حقیقت سے رو برو کروا رہی تھی۔۔۔

وہ میرا بیٹا ہے، میرا سہارا ہے وہ!

وہ چیخا۔۔۔

سہارا تو وہ لیتے ہیں جو خود کسی قابل نہیں ہوتے جن کی اپنی کوئی پہچان نہیں ہوتی!

اسکا لہجہ دھیماتا تھا اور لفظ چنگاریوں کی مانند۔۔۔

اپنی اوقات میں رہ کر بات کرو

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
فرمان بھڑکا۔۔۔

میں اپنی اوقات بہت اچھے سے جانتی ہوں،

کیوں کیا آپ نے ایسا؟؟؟

اس دو کوڑی کی کرسی کی خاطر۔۔۔

جو پر نہ جانے کتنے معصوموں کے خون سے لبریز ہے، ہونہہ میں بھی کس شخص سے

پوچھ رہی ہوں

افگورس تم نے یہ اسی کرسی کی خاطر کیا۔۔۔

تم نے تو اپنا بیٹا تک قربان کر دیا، وہ بھی معصوم ہو گا بچپن میں، اسکے بھی خواب ہوں گی،  
اسکی بھی خواہشیں ہوں گی، وہ بھی بڑا ہو کر اچھا انسان بننا چاہتا ہوگا،

تم نے یہ کیا کر دیا فرمان اس کے ساتھ،

اس کی آنکھیں دھواں دھواں ہونے لگی۔۔۔

مگر فرمان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح اس لڑکی کا منہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند  
کر دیتا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے اسکا سب کچھ چھین لیا، اسکا بچپن، اسکی ماں، اسکا بھائی،۔۔۔ اسکا دوست۔۔۔

اسکی آواز کپکپاتی۔۔۔

نکلو۔۔۔ یہاں سے، ابھی کے ابھی نکلو میرے آفس سے!

وہ چیخا۔۔۔

نہیں جائونگی میں! وہ اس سے بھی بلند آواز میں چیخی۔۔۔

ابھی تو تم نے بہت سے اور سوالوں کے جواب دینے ہیں  
 ابھی تو تم نے میرے بابا کے قتل کے لئے جواب دہ ہونا ہے  
 جلدی کیا پڑی ہے آخر؟؟؟

وہ آج کسی طور اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھی

فرمان نے طیش میں آ کر ڈرار میں ہاتھ مارا اور بندوق نکال کر اس پر تانی۔۔

میں جانتی ہوں میرے بابا کو تم نے مارا،

اور اب تم یہ جان لو کہ یمان بھی یہ بات جان چکا ہے

اس نے فرمان کے سر پر دھماکہ کیا۔۔

وہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

اسی اثنا میں ان کے بنگلے کے مقابل بنی عمارت کی کھڑکی سے کوئی وجود اپنی بندوق کے

حصے جوڑ کر ان پر نشانہ تاکنے لگا۔۔

ریڈی؟؟؟ کی آواز پر اس نے سر ہلایا۔۔

Shot him ..

اور اگلے ہی پل گولی عمارت کے شیشے توڑ کر سیدھا فرمان کے ہاتھ کو زخمی کر گئی۔۔۔  
آہہہہہ! وہ درد سے چلا اٹھا۔۔۔ بندوق اسکے ہاتھ سے پھسل کر رومیصہ کے قدموں  
میں جا گری۔۔۔ وہ حواس باختہ سی کبھی فرمان تو کبھی اس وجود کو دیکھنے لگی۔۔۔



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

([Neramag@gmail.com](mailto:Neramag@gmail.com))

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

بمان اپنے آفس میں فائلوں میں منہ دیئے مصروف نظر آ رہا تھا جب اسے کال موصول ہونے لگی۔۔

حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ کوئی اسے وڈیو کال کر رہا تھا۔۔ اس نے جیسے ہی اٹینڈ کی۔۔ جو مناظر اسے دکھائی دیئے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔۔ فرمان رومیصہ پر بندوق ہوئے تھا۔۔

بحرام سہمی کہہ رہا تھا۔۔۔  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 اسکا باپ اسکی بیوی کے پیچھے پڑا تھا۔۔۔

اسے مارنا چاہتا تھا۔۔۔

انہونی کے احساس سے اسے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔ وہ سب چھوڑ چھاڑ کر گاڑی کی طرف بھاگا۔۔ اسے کچھ یاد نہیں تھا سوائے رومیصہ کے۔۔۔

سڑک پر جام ٹریفک سگنل نے اسکا راستہ روک رہی تھی۔۔ وہ غم و غصے کی حالت میں اتنی چیز چیخا کہ اطراف میں لوگ گھبرا کر اسے دیکھنے لگے۔۔۔



کچھ سیکنڈز میں گاڑیاں رواں دواں ہوئیں تو

وہ فوراً سے پہلے گھر پہنچا اور سیڑھیاں پھلانگتا اسٹڈی میں آگیا۔۔۔ منظر بالکل ویسا ہی تھا جو اس نے دیکھا تھا۔۔۔ البتہ فرمان خون میں لت پت ہاتھ لئے زمین پر بیٹھا تھا جسکے رومیصہ دم سادھے وہیں کھڑی تھی۔۔۔

اسکا دل کیا سے سینے سے لگالے اور تب تک جدا نہ کرے جب تک اسکے جدا ہونے کا خوف دل سے نکل نہیں جاتا۔۔۔ رومیصہ کی نظر غیر ارادی طور پر اس پر پڑی تو وہ یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اُسکی آنکھوں میں ابھرتے سوال اسے پریشان کر گئے

م۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا! اس نے گھبرا کر صفائی دی۔۔۔ وہ کچھ نہ بولا۔۔۔ بس اسکی آنکھوں میں سرخی در آئی۔۔۔ میرا یقین کرو میں نے کچھ۔۔۔

باہر جانو

وہ اسکی بات کاٹ کر بے تاثر چہرے سے بولا۔۔۔

بیان میں نے سچ میں۔۔۔

میں نے کہا باہر جاؤ! وہ اس بار چیخا۔۔۔

اتنی تیز کہ رومیصہ سہم کر دور ہٹی۔۔۔

وہ نہ جانے کیوں چاہتی تھی کہ یمان اسکا یقین کرے۔۔

وہ خاموشی سے باہر نکل گئی۔۔۔

سب لوگ باہر جاؤ مجھے فرمان سے بات کرنی ہے!

وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتا ہوا ڈاکٹر اور ملازموں کو حکم دینے لگا۔۔ فرمان کے چہرے پر

جو کچھ دیر پہلے مسکراہٹ ابھری تھی وہ پلوں غائب ہو گئی۔۔۔

دروازے سے باہر قدم رکھتی رومیصہ کا ماتھا ٹھنکا۔۔۔

اس کے قدم وہیں جم گئے۔۔۔

سب لوگ باہر نکل گئے اور ملازموں سے دروازہ بند کر دیا جسکے رومیصہ ہنوز دیوار

تھامے وہیں کھڑی تھی۔۔۔

کیوں فرمان؟؟؟؟

وہ بس اتنا ہی بول سکا۔۔

تمہاری بیوی مجھے مارنا۔۔

تم اسے مارنا چاہتے ہو جھوٹ مت بولو !

وہ چلا اٹھا۔۔

اور فرمان کو لگا کہ اسکی چالیں بے کار جانے والی ہیں۔۔

یہ جانتے بوجھتے کہ میں اسے پسند نہیں کرتا، نہ ہی وہ مجھ جیسا عیاش انسان ڈیسرو کرتی ہے، تم نے اس کی شادی مجھ سے کروائی، اب جب میں مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے تو تم اسے مارنا چاہتے ہو !

وہ چیخ چیخ کر سوال کرنے لگا۔۔

کیوں کہ وہ اپنے باپ کا بدلہ لینا چاہتی ہے،

وہ مجھے، تمہیں ہم دونوں کو مار دے گی دیکھنا تم! فرمان نے ایک آخری کوشش کرنی

چاہی۔۔

میں ہمیشہ تمہارا کیا بھگتا آیا ہوں

اگر ایسا تھا تو، میں خوشی خوشی اپنی جان دے دیتا! اسکی آواز لرزی۔۔

بیک وقت رومیصہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے۔۔ تم پاگل ہو گئے یمان  
!

فرمان نے دانت پیسے۔۔۔۔

ہاں، پاگل ہی ہوں میں، تانتیہ نے تو میرا ساتھ چھوڑا تھا اور تم نے تو مجھے کہیں کا نہیں  
چھوڑا فرمان

اسکی آواز بھرا گئی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں اب اپنا باپ جھوٹا لگنے لگا ہے اس لڑکی کے سامنے

بے شرمی ہنوز برقرار تھی۔۔

نہیں فرمان۔۔۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ اور سن کر آ رہا ہوں جو تم نے مظہر کاظمی  
کے ساتھ مل کر کیا۔۔۔

اور مجھے سچ کا پتہ چلے اسلئے تم نے اسے بھی مار دیا

اسکے لہجے میں نفرت اور غصہ عود آیا

میری بیوی سے دور رہو فرمان، اگر اسے کھروچ بھی آئی تو تم دیکھنا میں۔۔

اسکی بات منہ میں ہی رہ گئی جب گلاس وال کے پارسیاہ فام پر اسکی نظر پڑی۔۔

یمان کارنگ اڑ گیا۔۔ وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔۔ اسے سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا اور

اگلے لمحے گولی فرمان کے آر پار ہو گئی۔۔ ماضی اپنے آپ کو دہرا رہا تھا

قدرت نے پھر سے ایک باپ کو بیٹے کی نظروں کے سامنے زمین بوس کر دیا۔۔۔

اگلی گولی کارخ یمان کی جانب تھا وہ مزاحمت تک نہ کر پایا۔۔

گولی اس کے کندھے کو چھو کر نکل گئی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومیہ گولیوں کی آواز سن کر پھٹی پھٹی نظروں سفید فرش پر بہتی خون کی ندیوں کو

دیکھنے لگی۔۔۔

مقابل کھڑے اسنا پیر کلرنے دو انگلیاں ماتھے پر لے جا کر الوداعی سلام جھاڑا اور بندوق

کے اعضاء بکس میں بند کرتا آگے بڑھ گیا۔۔ وہ دبھودرہ گئی

بیہوش ہوا!

اسکے لبوں سے دلخراش چیخ نکلی۔۔ وہ تیزی سے اسکی اور لپکی۔۔۔

فرمان موقع پر ہی دم توڑ چکا تھا

جبکہ یمان تشویش ناک حالت میں ہاسپٹل میں پڑا تھا۔

جیالے شہر میں توڑ پھوڑ کر رہے تھے۔

پارٹی کے کارنن سمیت وکیلوں کی بھرمار ہاسپٹل کی راہداری میں نظر آرہی تھی۔

کوئی رومیصہ کو نفرت بھری نظروں سے تو کوئی بے چارگی سے دیکھ رہا تھا۔

پولیس کی بھاری نفری ہاسپٹل کے باہر طعینات تھی وہ لوگ بار بار آپریشن تھیٹر کے چکر لگا رہے تھے۔۔۔ میڈیا کا شور و غل بھی سنائی دے رہا تھا۔

ایسے میں وہ بے تاثر چہرہ لئے بالوں میں انگلیاں پھنسائے بیچ پر بیٹھی تھی۔۔۔ سر قدرے جھکا ہوا تھا۔۔۔

کچھ فاصلے پر لیشم بھی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔ اسکی آنکھیں بھی نم تھی۔۔۔ وہ

اپنے بھائی کی زندگی کے لئے دل ہی دل میں گڑ گڑا کر دعائیں مانگ رہا تھا۔۔۔

اور رومیصہ بھی صرف یمان کے لئے پریشان تھی

اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ وہ بے قصور تھا۔۔۔

وہ صرف حالات کا مارا ہوا تھا اسکی طرح۔۔۔

اسے بحرام پر سخت طیش آنے لگا۔۔

انکے بیچ جو بھی بات چیت ہوئی اس میں ایمان کا کوئی ذکر نہیں ہوا تھا۔۔۔

پھر کیوں اس نے ایمان پر حملہ کیا۔۔؟

یہ سراسر غلط کیا تھا اس نے۔۔۔ اگر وہ یہ تاثر دینا چاہتا تھا ایمان پر کہ اسکی بیوی نے بحرام

کے ساتھ مل کر اسکو دھوکہ دیا تو وہ ہرگز یہ ہونے نہیں دے سکتی،

آخر وہ شخص خود کو سمجھتا کیا تھا۔۔۔

وہ حتمی انداز میں اٹھی اور راہداری میں آگے بڑھنے لگی تھی کہ کسی نے اسکے راستے میں

ٹانگ اڑائی۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر سنبھلی۔۔۔ اور آگے بڑھنے کے بجائے اس شخص کے سامنے کھڑی ہو گئی

۔۔۔ یشم بخوریہ کاروائی دیکھنے لگا۔۔۔ جبکہ مارشل بے ساختہ سیدھا ہوا۔۔۔

بہت شوق ہے میرے معاملے میں ٹانگ اڑانے کا؟؟؟ اسے زرا سنبھالو ورنہ کاٹ کے

پھینک دوںگی !

وہ بے باکی سے آنکھوں میں جھانکتی ہوئی بولتی جانے کے لئے پلٹی تھی کہ اس شخص نے غصے سے اسکے کندھے پر دھرا۔۔۔

اس نے دانت پیستے ہوئے اسکا ہاتھ دبوچ کر کمر سے لگایا اور زور سے اسکا سر دیوار میں مارنے کے بعد زمین پر دھکا دیا۔۔۔

iron lady !

یشم کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔۔۔

اے زرا اس سانڈ کو دیکھ، یہ بیسیوں بار heavyweight چیمپئن رہ چکا ہے، اوقات میں رہ اپنی ورنہ ایسا بھرتا بنائے گا یاد رکھے گی،

وہ ریگنر تھا فرمان کا خاص آدمی ہمیشہ کی طرح بد لحاظ اور بد زبان۔۔۔

اچھااااا۔۔۔!!!، تمہیں پتا ہے میں کتنی بار چیمپئن رہ چکا ہوں! یشم کو یہ بد تمیزی ایک آنکھ نہ بھائی۔۔۔

یہ لوگ ایسے ہی ہیں، بلکل جانوروں کی مانند انہیں اچھے برے کی تمیز نہیں ہے! آپ انکا برامت مانئیے



یشم افسوس سے سر جھٹکا۔۔ اور اسے باہر کاراستہ دکھایا

رومیہ خونخوار نظر ان سب پر ڈال کر باہر نکل گئی۔۔

اپنی خدمت بھول ریگنر، ورنہ یمان تیرے لاتعداد ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دے گا،

جب اسے پتا چلے گا کہ تو نے اسکی بیوی کے ساتھ زبان درازی کی

! مارشل چبا چبا کر اسے اسکی اوقات یاد دلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔

ریگنر غصے سے بل کھا کر رہ گیا

وہ سہی کہہ رہا تھا فرمان مرچکا تھا اب وہ سب صرف یمان کے غلام تھے۔۔

یشم نے متلاشی نگاہوں سے گارڈن میں نگاہ دوڑائی تو وہ درخت سے ٹیک لگا بیٹھی تھی

--

اس کو بے اختیار نبیشہ کی یاد آگئی۔۔ وہ بھی اکثر بلا جھجک نیچے بیٹھ جایا کرتی تھی۔۔

آپ بلکل نبیشہ جیسی ہیں !

وہ اس سے قدرے فاصلہ رکھ بیٹھ گیا۔۔

تم جانتے ہو اسے !

وہ چونکی۔۔

ہممم، جب آپ کی چھوٹی بہن کی موت ہوئی تھی تب میں وہیں تھا !

وہ گھاس کھینچنے لگا۔۔

ہونہہ! رومیصہ ہلکا سا ہنسی۔۔

نہ جانے نبیشہ کو کیا غلط فہمی ہوئی تھی۔۔ مگر ایمان زندہ تھی۔۔

یشم کو اسکی ہنسی بہت عجیب لگی۔۔

آپ بہت بہادر ہیں !

وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔۔

شاید، وقت اور حالات کے مطابق ڈھلنا پڑا۔۔

جبکہ ایک وقت تھا جب میری بھی چھوٹی چھوٹی خواہشیں تھی عام لڑکیوں کی طرح، میں

بھی چاہتی تھی کہ دوسری لڑکی کی طرح میرے بھی لبے لبے ناخن ہوں، میں ہر روز  
کلر فل نیل پینٹس لگاؤں،

یشم ہلکا سا ہنسا

دل چاہتا تھا ہائی ٹیلز پہنوں، اچھی اچھی ڈرسنگ کروں، ایک حسین اور مکمل زندگی کی  
خواہش،

بلکل جیسے فیری ٹیلز میں شہزادیوں کی طرح ہوتی ہیں! وہ حسرت سے درخت کے تنے  
سے ٹیک لگا کر آسمان کو تکتے لگیں۔۔۔

اچانک ماں باپ کا انتقال ہو گیا، اور ایسی ایسی تلخ حقیقتوں کا سامنا ہوا کہ میں بوکھلا گئی  
، فیری ٹیلز سے یقین ہی اٹھ گیا۔۔ دھیرے دھیرے مجھے سمجھ آنے لگا کہ فیری ٹیلز  
میرے لئے نہیں ہیں، وہ صرف ان شہزادیوں کے لئے تھی! جنکے ماں باپ انکے  
پاس تھے اور میں وہ شہزادی نہیں تھی!

اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔

اور دیکھو، میری قربانیوں کا یہ صلاما مجھے کہ جب مجھے ان کی سب زیادہ ضرورت تھی،

انہوں نے میری ہی پیٹھ پر چھرا گھونپ دیا!

اسے ابھی بھی نبیشہ کے زہریلے الفاظ یاد تھے۔۔۔

مجھے۔۔۔ بہت افسوس ہوا!

وہ نہیں جانتا تھا انکے بیچ کیا معاملہ تھا۔۔۔ مگر اسے دکھ ہوا تھا۔۔۔

تمہیں ہونا بھی چاہیے لیشم، تم بھی تو یہی کر رہے ہو اپنے بھائی کے ساتھ!

وہ تو پوں کا رخ اسکی جانب موڑتی سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔ ہماری بات الگ ہے۔۔۔ اس نے

نگاہیں چرائیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا ہے کیا؟؟؟

بلکل

وہ دو بدو بولا۔۔۔

پتا ہے کبھی کبھی لگتا ہے میں اور ایمان ہم دونوں ایک جیسے ہیں، اک عمر گزار دی محبت

کی تلاش میں، رشتوں کی خاطر اپنے لئے کبھی جیسے ہی۔۔۔ بس ایک خوف تھا۔۔۔ پتا

ہے وہ خوف کیا ہے؟

اکیلے پن کا خوف، رشتوں سے جدا ہونے کا خوف

ہم خوفزدہ تھے کہ کہیں ہمارے اپنے ہم سے دور نہ ہو جائیں اسی لئے انکی خاطر سب کرتے چلے گئے۔۔

سب کچھ اور بدلے میں کیا ملا، آج وہ ہمارے ساتھ نہیں، ضرورت کے وقت ہمارے پاس نہیں

وجہ؟؟؟ غلط فہمی۔۔ انا۔۔ خود غرضی۔۔

مگر ہم نے رشتوں سے منہ نہیں موڑا، چاہے وہ کیوں نہ موڑ لیں!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی خالی ہتھیلیوں گھورنے لگی۔۔

میں یمان سے کبھی کبھی خفا نہیں تھا، نہ میں نے اس سے منہ موڑا

اس نے آنسو چھپانے کی خاطر رخ موڑ لیا۔۔

میں بس فرمان کو ناپسند کرتا تھا، مجھے سخت نفرت تھی اس شخص۔۔ تب بھی جب وہ

میرا باپ تھا اور ابھی بھی، پتا ہے جب میں چھوٹا تھا نا؟؟؟ وہ مجھے پسند نہیں کرتا تھا،

کیوں؟؟؟ کیونکہ میں کمزور تھا۔۔ مجھے ہارٹ پر اہلم تھی۔۔

اس کی آواز لرزی۔۔

رومیصہ سرخ نگاہوں سے اسکی پشت کو گھورنے لگی۔۔

کیا اس میں میرا قصور ہے؟؟ میں تو جانتا تک نہ تھا

اس بارے میں! فرمان کو ہمیشہ پر فیکٹ چیزیں پسند تھی، اور اسکی زندہ مثال تاتیہ تھی

۔۔ اس نے شادی کی، ہم پیدا ہوئے اور ہم جدا ہو گئے، مختصر یہ کہ وہ بہت لالچی تھا،

اور یہ کہ اسے دو وارث چاہیئے تھے جس کے پیچھے وہ اپنی کالی کر تو توں کے سہارے

چھپ سکے اور وہ اسے یمان کی صورت میں مل گیا، اور

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرمان نے مجھے ٹھکرا دیا!

بھلا کوئی اپنی اولاد کو بھی ٹھکراتا ہے؟؟

اسکے ہونٹ کپکپائے۔۔

ہم سب میں کمزوریاں تو ہوتی ہیں!

وہ رنجیدہ ہوئی

وہ ان کمزوریوں کو بزدلی کا نام دیتا تھا!

وہ ناک چڑھاتا ہوا بولا۔

حالانکہ وہ خود بہت بڑا بزدل تھا،

اسکے لہجے میں نہ نفرت تھی نہ تاسف۔۔ وہ اب مرے ہوئی شخص کے بارے میں کیا کہتی۔۔

آپریشن سکسیفل رہا، باس کوروم میں شفٹ کر دیا جائے گا!

شکر ہے! اسکے لبوں سے بے اختیار پھسلا۔۔

مارشل نے حیرت سے یہ عمل دیکھا۔۔ اور دل ہی دل میں مسکراتا واپس چلا گیا۔۔

میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اگر آپ برانہ مانیں تو،،

وہ جھجکا۔۔

ہوں؟؟؟

میں۔۔ نہیں جانتا کہ آپ ایمان کی زندگی میں کیسے آئی، آپ لوگوں کے بیچ رشتہ کیسا

ہے؟

مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے بھائی کو ایک موقع ضرور دیں، یقین مانیں اس میں اچھائی ابھی بھی ہے،

اگر آپ اس پر بھروسہ کریں تو وہ نارمل زندگی کی طرح لوٹ سکتا، اب اسکی فرمان سے بھی جان چھوٹ گئی ہے !!!

میں فحاح اس بارے میں نہیں سوچنا چاہتی شیم!

اس نے آہستگی سے کہتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔۔

جیسے آپ کی مرضی! وہ ہاتھ جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

تم نبیشہ کے لئے پرفیکٹ چوائس ہو!

اسکے جملے پر حیرت زدہ سا پلٹا۔۔

ریٹکی؟؟؟ وہ جی اٹھا۔۔

ہاں۔۔ اگر اُسے کوئی اعتراض نہ ہو تو!

وہ اسی انداز میں بولی۔۔



تھینک یو۔۔۔

جبکہ وہ جی جان سے مسکراتا آگے بڑھ گیا۔

یہ تو بحرام کے آفس کی طرف جا رہی ہیں !

خبری پریشان کن لہجے میں اپنے ساتھی سے کہتا ہوا۔۔ مارشل کو فون ملانے لگا۔۔

آپ نے کہا تھا مادام پر نظر رکھنے کے لئے، مگر وہ گھر جانے کے بجائے بحرام سے ملنے آئیں ہیں!

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب ہم کیا کریں؟؟؟؟

دوسری طرف مارشل کے ہوش اڑ گئے۔۔۔

اسکا بھلا بحرام سے کیا تعلق؟؟؟

کہیں وہ بھی بحرام کے ساتھ مل کر۔۔۔

نہیں نہیں۔۔ وہ اس سے آگے سوچ ہی نہ سکا۔۔

تم بس نظر رکھوان پر، یاد رہے اس بات کی بھنک نہیں ہونی چاہیے ان کو!  
کہتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی۔۔۔ مضطرب انداز میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔

اس کیا کرنا چاہئے تھا !!

دیکھو تم جو کوئی بھی ہو،

مجھے ابھی اور اسی وقت اس شخص سے ملنا ہے !

وہ کہتی ہوئی ریسپنسنٹ کی باتیں سنی ان سنی کرتی دروازہ دھکیل کر اندر آگئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Ebooks|Imagery  
تم انتہائی خود غرض انسان نکلے !

وہ غصے سے چلائی۔۔۔

اکثر لوگوں کا یہی خیال ہے جبکہ خود غرض ہونا برا نہیں ہے !

وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے گلاس وال کے پار دیکھتا آرام دہ لہجے میں بولا۔۔۔

ہمارے بیچ ایک معاندہ ہوا تھا، بحرام زمان !

وہ دانت پیس کر بولی۔۔۔

اچھا! اور وہ کیا تھا؟؟؟

اسکا انداز رومیصہ کو اور تپا گیا۔۔

تمہیں فرمان سے بدلہ چاہیے تھا۔۔ تم نے یمان کو کیوں مارا؟؟؟

اس نے بمشکل ضبط کیا۔۔

وہ چونک کر مڑا۔۔

ایسا کہاں لکھا ہے کہ یمان کو نہیں مارا جاسکتا !

اور آپ غلط کہہ رہی ہیں محترمہ! تمہیں! ہمیں! فرمان سے بدلہ چاہیے تھا

وہ باور کروانے لگا

میرے ساتھ لفظوں کے کھیل مت کھیلو !

وہ تپ کر بولی

وقت نے خود کو دہرایا مادام، اسی طرح کئی سال پہلے میں اور میرا باپ موت کی جنگ لڑ

رہے تھے، جب یمان بڑے دھڑلے سے اپنے باپ کی نام نہاد دشمنی کو سینے سے



میری ایک بات کان کھول کے سن لو بحرام زمان!

اگر۔۔ تم نے اس پر زرا سا بھی یہ تاثر دیا کہ میں نے تمہارے ساتھ مل کر اسے  
دھوکہ دیا ہے

تو یاد رکھنا میں برا پیش آنوگی!

وہ انگلی اٹھا کر بے باکی سے تشبیہ کرتی ہوئی بولی۔۔

تم خوفزدہ ہو! وہ بے ساختہ مسکرایا۔۔

میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوں!

وہ دو بد بولی۔۔

تم اُسے کھونے دینے کے ڈر سے میرے پاس آئی ہو مادام!

وہ مسکرا کر کہتا کر سی برا جمان ہوا۔۔

کیا واقعی ایسا تھا؟؟؟

رومیہ کو چچی لگ گئی۔۔

کیا محبت ہے؟ نہیں؟؟؟ کبھی وہ تمہیں بچانے کے لئے میرے پاس آتا ہے کبھی تم  
اسے، مجھے کیوں زبردستی اس لو اسٹوری کا ولن بنانے پر تلے ہو تم لوگ؟؟؟

وہ مصنوعی تاسف سے سر جھٹکتا ہوا بولا

کیا لیں گی آپ، کافی یا۔۔۔

بکو اس بند کرو اور اس سے دور رہو !

وہ چبا چبا کر کہتی جانے کو مڑ گئی۔۔

یہ بات اسے بھی سمجھا دو تو اچھا رہے گا !

وہ آرام دہ انداز میں کرسی پر جھولا۔۔

رومیہ نے مڑ کر قہر بھری نگاہ اس پر ڈالی اور دروازہ دھکیلا کر باہر نکل گئی۔۔۔

اسکے گاڑی آگے بڑھاتے ہی۔۔۔ خبریوں نے مارشل کو اطلاع دی کہ وہ بحرام سے

ملاقات کے بعد گھر جا رہی ہے۔۔۔ اور اسکے پیچھے ہولنے۔۔

اقتل سے ایک دن پہلے |

وہ کیفے میں مصروف نظر آرہی تھی جب کچھ سیاہ پوش برق رفتاری سے اندر داخل ہوئے اور اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر دبوچ کر سرپر کپڑا ڈالا

اور گاڑیوں میں لے اڑے۔۔۔

کچھ مسافت کے بعد وہ اسے لئے کسی اندھیری غار سے گزر کر اندرونی سیڑھیاں اترے

اور پھر ایک شاندار محل انکا منتظر تھا وہ اسے کرسی پر بٹھا کر کپڑا ہٹاتے ایک طرف جا کھڑے ہوئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بیہودگی ہے یہ؟؟؟ کون ہو تم لوگ؟

اور مجھے یہاں کیوں لائے؟؟؟

وہ چیخی۔۔۔

آرام سے۔۔۔ تم سبھی بہنیں اتنی لڑاکا اور اکھڑ مزاج کیوں ہو!

وہ برہمی سے کہتا ہوا مقابل آبیٹھا۔۔۔

آپ کی تعریف؟

وہ تنزیہ انداز میں بولی

وہ اکتا گئی تھی اس سب سے۔۔ اپنی زندگی سکون سے بسر کرنا چاہتی تھی مگر ان 'ماfiاز'

سے چھٹکارا ملنا ناممکنات میں سے لگ رہا تھا۔۔

میں اپنی تعریف خود نہیں کرتا، خیر۔۔

یہ سب چھوڑو !

میرے پاس تمہارے لئے دو خبریں ہیں،

ایک اچھی اور ایک بری۔۔ کہو؟؟؟

کوئی پہلے سننا چاہتی ہو !

وہ پیپر ویٹ گھماتا ہوا بولا۔۔

تم ہو کون؟؟؟

وہ مزاحمت کرتی جبرے بھینچ کر بولی۔۔



ناچیز کو لوگ بحرام علی زمان کے نام سے جانتے ہیں! اتنا کافی ہے کچھ اور جانتا ہے۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا۔۔

اب تمہیں کیا چاہیے بحرام علی زمان؟

اس نے لب کشائی کی۔۔ اندر سے گھبرار ہی تھی وہ اسے اپنی بہن کی گمشدگی کا مورد

الزام نہ ٹھہرا دے۔۔

Good new or bad news???



NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|books|Poetry|Interviews

اسکی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔

گوڈ نیوز سننا چاہتی ہوں،

اس نے ایک طویل سانس اندر کھینچی اور آہستگی سے بولی۔۔

بحرام لیپ ٹاپ اسکرین پر چلتی فوٹیج اسکے سامنے کی۔۔

وہ یکدم سیدھی ہو بیٹھی۔۔

یہ کون ہے؟؟؟

اسکا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔

تمہاری چھوٹی بہن !

نبیشہ پتھرائی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

تم مزاق تو نہیں کر رہے ہو میرے ساتھ؟؟؟

وہ بے یقینی اور صدمے سے اسکرین کو گھورنے لگی۔۔

جہاں کوئی خوبصورت لڑکی پکن میں مصروف نظر آرہی تھی۔۔۔

میں تمہیں مزاقیہ انسان لگتا ہوں کہیں سے بھی؟

وہ برامان گیا

مجھے۔۔۔ اس سے ملنا ہے ابھی اور اسی وقت !

وہ بے تاب ہونے لگی۔۔

لیکن وہ تم سے ملنا نہیں چاہتی !

وہ لفظوں پر زور دیتا ہوا بولا۔۔۔

مگر کیوں؟ اسکی آواز میں نمی گھلی۔۔

کیونکہ تم نے اسکی قبر جو کہ ظاہر سی بات ہے اسکی نہیں تھی، اس پر سنہری الفاظوں میں بڑا بڑا سا ایمان عثمان لکھ دیا اور چلتی بنی، اسے یہ کچھ خاص پسند نہیں آیا! وہ آرام دہ لہجے میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بولا۔۔ کیا؟؟؟ وہ بے یقینی سے بولی۔۔

نہیں میں قبر کی بات نہیں کر رہا، اسے یہ بات کچھ خاص پسند نہیں اسی لئے وہ تم سے ناراض ہے!

وہ آنکھیں گھماتا ہوا بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ بے ساختہ کرسی پر پیچھے کو ہو بیٹھی۔۔

وہ جانتی تھی ایمان ضدی طبیعت کی مالک تھی اسے کچھ بھی نہیں سمجھانا بے کار تھا۔۔

جب تک کہ وہ خود نہ سمجھنا چاہے۔۔ اس کا شدت سے دل چاہا کہ وہ ایک بار تو اس سے ملے۔۔

تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟؟؟ اس نے خود کو کہتا سنا۔۔ وہی جو تم چاہتی ہو۔۔

بحرام دو بدو بولا۔۔

میں سمجھی نہیں؟

اسکی آنکھوں میں سوال در آیا۔

یہ دو مجرم ہیں تمہارے،

فرمان جس نے تمہارے باپ کو مارا،

منظہر کاظمی جس نے تم سبھی بہنوں کو اس حال تک پہنچایا! جو کہ اب مارا جا چکا ہے

وہ دونوں تصویریں اسکی جانب سرکاتا ہوا بولا۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Article | Blog | Poems | Gists

نبیشہ کو منظہر کاظمی کا نام سنا سنا لگا۔

منظہر کاظمی؟؟؟ کیسے؟؟؟

وہ تصویر پر سر سری سی نگاہ ڈالتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ وہ ایسے کے جب تم اٹلی آئی تھی

فرمان کو تبھی پتا چل گیا تھا، یا پھر یوں کہو کہ اسی نے تمہیں اسکا لرشپ کے ذریعے

یہاں بلایا، تم پر نظر رکھی، اور پھر ایک دن تمہیں اغوا کر والیا،

نبیشہ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا۔

ایسا بھی ہو سکتا تھا؟؟۔۔

اور ہمیشہ کی طرح وہ خود پیچھے ہو گیا اور یمان کو آگے کر دیا، تمہاری بد قسمتی یہ کہ تم نے اپنی بیوقوفی میں اسکے بھائی کو پھنسا دیا۔۔ اور اسے نے غصے میں آکر تمہاری بہن کو مار دیا اور بہت سے ایسے واقعات رونما ہوئے جو نہیں ہونے چاہیے تھے! اس سب کی مخبری مظہر کاظمی نے کی۔۔۔ وہ طویل عرصے تمہارے پیچھے تھا، وہ بھی اتنا ہی ملوث ہے جتنا کہ فرمان!

اس نے بات مکمل کرنے کے بعد طویل سانس کھینچی۔۔ نبیثہ کی سماعتوں پر اسکے الفاظ ہنوز ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے۔۔۔ یہ سب ایک جال تھا۔۔۔

فرمان نے انہیں ٹریپ کیا۔۔۔

انکی اسکا لرشپ! انکا اٹلی آنا! سلینا کا انویٹیشن!

کلب کے باہر گمشدگی! سارے منظر اسکے دماغ میں فلم کی طرح چلنے لگے۔۔

اس نے ایسا کیوں کیا؟؟؟؟

وہ صدمے اور بے یقینی سے بولی۔۔



سنو!

وہ آگے کو ہوا۔۔

نبیشہ بھی اسکے انداز پر سوچوں کر جھٹکتی سیدھی ہو بیٹھی۔۔

یمان تمہاری بہن کی محبت میں مبتلا ہو چکا ہے، اور فرمان کو یہ بات پسند نہیں آرہی،

وہ جلد یادیر تم سب کو مار دے گا، جسکی شروعات مظہر کاظمی سے ہو چکی ہے وہ نہیں

چاہتا یمان پر اسکا سچ آشکا ہو اس لئے وہ اسے پہلے ہی مروا چکا ہے، اب تم اپنی بہن کو بچانا

چاہتی ہو تو تمہیں یہ کرنا پڑے گا! کیونکہ وہ صرف تمہارے ہی نہیں وہ کئی معصوموں کا

قاتل ہے!

ک کیا کرنا ہو گا مجھے؟؟؟

وہ اسکی باتوں سے گھبرا رہی تھی۔۔

اور پھر جو اس نے سنا اس اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا۔۔ کیا وہ ایسا کر سکتی تھی؟؟؟؟

اسے اُس بوڑھے شخص کی باتیں اسکے دماغ میں گونجنے لگی۔۔

میں قتل نہیں کر سکتی! م۔۔ میں کسی کی جان نہیں لے سکتی! اس کے لب کپکپائے

یہ قتل نہیں ہے یہ انصاف ہے

وہ جتا کر بولا

ت۔۔ م خود کیوں نہیں کرتے یہ، تمہاری سالوں پرانی دشمنی ہے اس سے، اور پھر اس نے تمہارے باپ کو بھی تو مارا ہے

یقین مانو اس دن کا میں نے سالوں سے انتظار کیا ہے، مگر میں اس وقت یہ قدم نہیں اٹھا سکتا۔۔۔ میرے بہت سارے مسائل ہیں جن میں سرفہرست وہ غیر ملکی لوگ ہیں جن میں اگر ایک بھی مر گیا تو وہ 'قتل' کے طور پر میرے گلے پڑ جائے گا۔۔۔ میں تو انتظار کر سکتا ہوں سالوں اور۔۔۔ مگر وہ تمہاری بہن کو مار دے گا! اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے

وہ حتمی انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا

ا۔۔ و۔۔ اسکے بعد میرا کیا ہوگا؟

اسکی آنکھیں ڈبڈبائیں

تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہوگا، 'میں ہونے نہیں دوں گا'



یہ بحرام زمان کا وعدہ ہے۔۔۔

اور دنیا جانتی تھی وہ اپنے قول کا کتنا پکا تھا

نبیشتہ نے بے ساختہ نظریں گھما کر اسے دیکھا۔۔۔

اسے جب ہوش آیا تو خود کو اسٹرپچر پر پایا۔۔۔

بائیں کندھے سے درد کی شدید ٹھیسیں اٹھ رہی تھی۔۔۔

اس نے زرا سا رخ موڑ کر دیکھا تو کمرے میں کوئی نفوس نہیں تھا۔۔۔ اس نے سختی سے

آنکھیں میچ لیں

وہ عادی تھا۔۔۔

اپنی تکلیفوں میں صرف تنہائی اسکی ساتھی تھی۔۔۔

مگر! تب تک جب تک اس لڑکی نے اسکے دل کی دہلیز پر قدم نہیں رکھے تھے۔۔۔ اسے

وہ دکھ سکھ، خوشی غمی ہر لمحہ اپنے ساتھ چاہیے تھی۔۔۔ اسے نہ پا کر اسکے دل میں شدید

درد اٹھنے لگا۔۔۔ یا پھر؟

ہو سکتا ہے وہ موقع پا کر اسے چھوڑ کر چلی گئی ہو۔۔۔!!! ویسے بھی وہ اسکے ساتھ خوش نہیں تھی !

اسے طلاق دینے والی تھی !

میں تمہیں اس دن چھوڑوں گی جس دن تمہیں میری سب سے زیادہ ضرورت ہوگی، دیکھنا تم تڑپو گے جلو گے،

مگر میں تم پر رحم نہیں کھائو گی !

اور پھر اسکے نفرت بھرے الفاظ اسکے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی تکلیف کو نظر انداز کیئے جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔

کیا وہ واقعی اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی !

آپ پلیز حرکت مت کریں،

س۔۔۔ سنو۔۔۔

سنو میری بات۔۔۔ ت۔۔۔ م نے میری بیوی کو دیکھا یہاں !

اس نے بے اختیار نرس کے ہاتھ دبوچ لئے۔۔

ہاہاں۔۔ وہ آپ کو کمرے میں شفٹ کرنے کے بعد ہی گھر گئی ہے!

وہ گھبرا کر جلدی سے بولی۔۔۔

الفاظ تھے یا زندگی کی نوید۔۔۔ اسے اپنی روح تک سرشاری محسوس ہوئی۔۔

وہ بے ساختہ اسٹریچر پر گر سا گیا۔۔۔ اور ہموار سانسیں لینے لگا

وہ اسے چھوڑ کر نہیں گئی تھی۔۔ اس کے پاس ہی تھی! اسکے لئے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

آپ ٹھیک تو ہیں میں ڈاکٹر کو بلاؤں؟؟؟

نرس بوکھلا گئی۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

بس دھیرے سے پلکیں موند لیں۔۔۔

وہ کسی کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا، حتیٰ کے اپنے باپ کے بارے میں بھی نہیں

---

وہ کیفے سے واپس لوٹ رہی تھی۔۔۔

جب داخلی دروازہ کھولتے وقت اسے احساس ہوا

کوئی اسے دیکھ رہا ہے؟؟؟۔۔۔

وہ جیسے ہی مڑی تو یشم کو اپنی جانب تکتا پایا۔۔۔

تم نے میری جان ہی نکال دی تھی!

وہ سینے پر ہاتھ کر حواس باختہ سی ہونے لگی۔۔۔

تم نے بھی!

وہ بڑبڑایا۔۔۔ اس نے شاید سنا نہیں تھا تبھی خاموشی سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

آؤ! بیٹھو وہ خوش دلی سے کہتی کچن کی طرف بڑھی۔۔۔ یشم بو جھل دل سے صوفے پر

ڈھے سا گیا۔۔۔

فرمان کی موت نے اسے افسردہ کر دیا تھا وہ ایمان کے لئے دکھی تھا۔۔۔ زندگی بھی کتنی

عجیب تھی نا کبھی کبھی ہم سوچتے ہیں کاش ہمیں وہ اپنا مل جائے۔۔۔

اور جب مل جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کاش وہ ملا ہی نہ ہوتا۔۔۔

یشم؟؟؟؟ وہ پانی کا گلاس کب سے لئے کھڑی تھی

مگر وہ حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

ہوں ہاں،

وہ ہوش میں آتا سے ہونکوں کی طرح تکنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Artic...  
تم ٹھیک تو ہو؟؟؟ وہ فکر مند ہونے لگی۔۔۔

اسکے اس قدر اپنائیت سے پوچھے جانے پر یشم کی آنکھیں سرخ پڑنے لگیں۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اسے پیشمانی نے چاروں طرف گھیر لیا۔۔۔

کہیں وہ کچھ غلطی تو نہیں کر آئی تھی؟؟؟

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

وہ اس سے فاصلہ رکھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

میں تھک گیا ہو، اس زندگی سے، خود سے، بے نام رشتوں سے !

وہ آہستگی سے بولا تو اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔

نبیشہ کے پاس الفاظ کم پڑ گئے۔۔۔

وہ کیسے تذلیل کرتی اسکے دکھ کی۔۔۔؟

میں یہاں سو سکتا ہوں !

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Blogs|Poetry|Ghazals|Etc.

اسے خاموشی پا کر اسکے لب ہلے۔۔۔

اس میں اب گھر جانے کہ سکت نہیں تھی۔۔۔

تم کمرے میں سو جاؤ، میں باہر لائونج میں سو جاؤنگی ! اگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں

ہے تو میں۔۔۔۔ نبیشہ فکر مندی سے بولی۔۔۔

ڈاکٹر کی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہو جاؤنگا

وہ سپاٹ لہجے میں کہتا اٹھا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ وہ اس سے کھانے کا پوچھنا چاہتی

تھی۔۔۔ اسکی پریشانی باٹنا چاہتی تھی مگر وہ واقعی تھکا ہوا لگ رہا تھا سو وہ خاموشی سے کچن کا رخ کرنے لگی۔۔۔

رومیصہ نے اپنے اسٹنٹ کو کچھ ضروری ہدایات دیں

اور تیزی سے ہاسپٹل کا رخ کیا۔۔۔

صبح کے دس بجنے کے قریب تھے۔۔۔

وہ گھڑی پر نظر ڈالتی ہاسپٹل کی راہداریوں سے تیزی سے گزر رہی تھی۔۔۔ اچانک تصادم پر گرنے ہی والی تھی کہ مقابل نے اسکے گرد بانہوں کا گھیرا بنا کر اسے تھام لیا

۔۔۔

اور نتیجاً اسکے ہاتھ میں موجود فائل زمین پر گر گئی۔۔۔ آئی ایم سو سو۔۔۔۔۔

اسکے الفاظ لبوں پر ہی دم توڑ گئے۔۔۔

اطہر ر۔۔۔۔۔؟؟؟؟

رومیصہ کے لب بڑبڑائے۔۔۔

اطہر بغیر پلکیں جھپکے اسے دیکھے گیا۔۔۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اچانک اسکے یوں سامنے آجائے گی ایک دن

---

جسے وہ چپہ چپہ، گلی گلی ڈھونڈتا آیا تھا۔۔۔ کچھ ہی دنوں پہلے اسکے گھر پر ایک قیامت

ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔ اسکے باپ کی اچانک موت نے اسے اندر تک ہلا دیا تھا۔۔۔

وہ اس کیس کی بھرپور جانچ کرنا چاہتا تھا مگر ادارے نے اسے پرمٹ نہیں دیا۔۔۔ الٹا

اسے کچھ وقت کے لئے سسپینڈ کر دیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ اسکے باپ کے متعلق گردش

کرتی مختلف قسم خبریں تھی۔۔۔

تبھی وہ اپنی بیوی کو لے کر اٹلی آیا تھا۔۔۔ چھٹیاں گزارنے کے بہانے سے۔۔۔ مگر

اسکا ارادہ اپنے باپ کے قتل کے بارے میں تفتیش کرنے کا تھا۔۔۔ اور وہ اس بارے

میں سب جان چکا تھا۔۔۔ سب کچھ۔۔۔

رومیہ خود کو سنبھالتی فوراً اس سے دور ہٹی

اور آگے بڑھنے والی تھی کہ فائل اسے قدموں تلے آگئی۔۔۔ وہ اٹھانے کے لئے جھکی تو



اسکی نظر پر یگنسی رپورٹ پر پڑی۔۔۔

وہ شادی شدہ تھا؟۔۔

اور تو اور وہ باپ بننے والا تھا۔۔۔

اس نے تیزی سے خود کو کمپوز کیا۔۔ اور فائلیں سمیٹ کر اسکی جانب بڑھائیں۔۔۔

سوری۔۔

وہ فارمل ہوئی۔۔ اطہر ہنوز ٹرانس سی کیفیت اسے دیکھے گیا۔۔ یہ بات راہداری میں آگے کھڑے مارشل کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔۔ وہ جیسے ہی جانے کے آگے بڑھی۔۔ اطہر فوراً سے پہلے اسکی کلانی دبوچتا ہوا اسے اپنے ساتھ گھسیٹا ٹیرس پر لے آیا۔۔۔

اور انتہائی بے رحمی سے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

کئی لمحے وہ غم و غصے کی کیفیت میں اسے گھورتا رہا اور پھر بولا۔۔۔ تو صرف اتنا ہی

تم نے شادی کیوں کی؟؟؟

اسکی آنکھوں میں نمی میں تیرنے لگے۔۔ اسے اچانک غائب ہونے پر وہ کیسے پاگل

دیوانہ ہو چلا تھا اسکے پیچھے۔۔۔ اور وہ یہاں لگژری لائف اسٹائل جی رہی تھی۔۔۔ شان

نے اسکی اسکے شوہر کے ساتھ تصویریں اسے دکھائیں تھی۔۔۔

اتنے عرصے بعد تمہیں صرف اتنا ہی پوچھنا ہے!

وہ خود کو نارمل ظاہر کرنے لگی۔۔۔

پوچھنا ہے! اور بھی بہت کچھ پوچھنا ہے،

وہ جنونی ہوا۔۔۔



کیوں؟ کس رشتے سے؟؟؟

وہ بیگانگی سے بولی۔۔۔

میں تم محبت کرتا تھا رومیہ،

اس آخر کار کہہ ڈالا۔۔۔

اب نہیں اطہر کاظمی۔۔۔ اب بہت دیر ہو چکی اور آہستہ بولو، کہیں تمہاری بیوی یا ماں نہ

سن لے!

وہ تنزیہ انداز میں اسکے دل کے ٹکڑے کرتی فائل اسکے سینے پر تقریباً پھینک کر آگے  
بڑھنے لگی۔۔۔

اطہر نے لب بھیجے۔۔۔

تم ایسے نہیں جاسکتی !

وہ اسکے راستے میں آیا۔۔۔

میرا نہیں تو کم از کم اپنی بیوی اور ہونے والے بچے کا ہی خیال کر لو، تم ایک شادی شدہ  
انسان ہو!

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ غرائی۔۔۔ ساتھ ہی اسے دوڑدھکیلا۔۔۔

میں نے ایک بار تمہیں جانے دیا تھا۔۔۔

اس بار نہیں جانے دوں گا! وہ اٹل تھا۔۔۔

اسکے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔۔۔

ہو نہہ! کاش تم نے اس بار جانے ہی نہ دیا ہوتا !

رومیصہ کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ ابھری!

آئی ایم سو سوری۔۔ میں مجبور تھا

وہ قدم آیا۔۔

سوری؟؟؟؟ وہ کئی قدم دور ہٹی۔۔

اسکے چہرے پر بیک وقت آنسو بھی تھے اور زخمی سی مسکراہٹ بھی۔۔

سوری کہ تمہیں مجھ سے خاموش محبت تھی؟؟؟

سوری کہ تم نے کبھی اسکا اظہار نہیں کیا؟

سوری کہ تم نے مجھ پر اپنی ماں کو ترجیح دی؟؟؟

اس بات کا سوری کہ تم نے شادی کر لی، یا اس بات کا

وہ آخری الفاظوں پر چلا اٹھی۔۔

شرم آئی چاہیے تمہیں اب یہ سب کہتے ہوئے!

اطہرنے سختی سے لب بھینچے۔۔ اسکا ایک ایک لفظ سہی تھا۔۔ وہ سخت پچھتاوے کی زد

میں کاش وہ اس دن ماں کی ناراضگی مول لے لیتا، کاش وہ رومیصہ کی محبت سے  
دستبردار نہ ہوتا تو وہ آج یوں در بدر نہ ہوتی۔۔

کس قدر بے شرم انسان ہو تم، اتنا سب کرنے کے بعد بھی اپنی کھوکھلی محبت کا دعویٰ  
کیسے دھڑلے سے کر رہے ہو! وہ چبا چبا کر بولی۔۔

میں مجبور تھا رومیصہ!

اسکی آواز کپکپائی۔۔

تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟؟؟ ہاں؟ بتاؤ؟ میری ہی کیوں ہر بار قربانی دے دی جاتی  
ہوں؟؟؟ چاہے تم ہو؟ میری بہنیں ہوں؟ یا میرے ماں باپ ہوں؟؟؟

وہ رو دی۔۔

رومیصہ پلیز۔۔ مجھے بس ایک موقع دو؟؟ پلیز!

وہ ملتتی ہوا۔۔

تم نے بہت دیر کر دی اطہر! اس نے نفی میں سر جھٹکا۔۔ اطہر ضبط سے پلکیں میچیں

--

ہوش کے ناخن لو۔۔۔

اپنی بیوی اور بچے پر دھیان دو، آگے سے میرے راستے میں مت آنا! وہ حتمی انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی۔۔ تمہارا شوہر میرے باپ کا قاتل ہے!

اسکے الفاظ تھے یا کیا۔۔۔ رومیصہ کو لگا کسی نے اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہو

--

وہ مڑ کر بے یقین نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

میں تمہارے شوہر کو ہر گز نہیں چھوڑوں گا، اسے اسکا حساب دینا پڑے گا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دانت پیس کر بولا۔۔

رومیصہ کی ہوائیاں اڑنے لگیں نفی میں سر جھٹکا۔

اب بتاؤ تمہیں کس خاٹے میں ڈالوں؟؟؟

وہ افسردگی سے بولا۔۔ اسے تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔۔

تم بہتر جانتے ہوں گے! وہ مضبوط لہجے میں کہتی آگے بڑھ گئی۔۔ جبکہ دیوار سے لگے

مارشل نے انکی گفتگو کا ایک لفظ سنا تھا۔۔ وہ رومیصہ کے ساتھ تو ہر گز یہ نہیں کرنا

چاہتا تھا۔۔۔ مگر پے در پے ایسی حرکتیں کیئے جا رہی تھی جو مارشل کو شک میں مبتلا کر گئیں۔۔۔

اسلئے یہ ضروری ہو گیا تھا۔۔۔ پہلے بحرام سے ملاقات؟؟؟ اب یہ آدمی؟؟؟ یہ باتیں بیان کو بتانا بہت ضروری تھیں۔۔۔ وہ پہلے دن سے اسکا وفادار تھا اسے دھوکے میں نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔

اسکی آنکھ کسی کے لمس کے تحت کھلی۔۔۔  
 وہ نیند میں تھا مگر محسوس کر سکتا اسکی خوشبو اپنے آس پاس۔۔۔ وہ ناک رگڑتی ہوئی سیدھی ہوئی۔۔۔

اسکا حال احوال جاننا چاہتی تھی مگر اسکی انا آڑے آگئی۔۔۔  
 تم رو رہی ہو؟؟؟

وہ نقاہت کے بعث آپسنگی سے بولا

اتنا تو وہ جانتا تھا یہ آنسو اسکے لئے نہیں تھے۔۔۔ مگر پھر بھی اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے سوں سوں کرتے ہوئے سر نفی میں ہلایا تو وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔ وہ لبوں پر قفل لگائے خاموش نظروں سے اسے تکتا رہا۔۔۔ وہ سوچ بھی سکتی تھی کہ اس کو یہاں پا کر وہ اندر سے کتنا مطمئن تھا۔۔۔

رومیہ اطہر کے بارے میں سوچ سوچ کر ہلکان ہوئے جا رہی تھی۔۔۔ جانے اب وہ کیا چاہتا تھا؟؟؟

مارشل کو دروازے پر دیکھ اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی۔۔۔

باس، وہ۔۔۔ آپ کو لارڈ کے بارے میں خبر دینی تھی۔۔۔

وہ جھجکا۔۔۔

سن رہا ہوں مارشل!

بیان نے خود کو کہتے سنا۔۔۔ اسے کچھ نہ کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے تھے ہم نے۔۔۔ تدفین کے انتظامات کر دیئے ہیں!

وہ آہستگی سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔



یمان کی آنکھیں سرخ پڑنے لگیں۔۔۔ وہ چاہ کر بھی فرمان سے وابستہ یادوں کو کھرچ نہیں پارہا تھا اپنے زہن سے۔۔۔ وہ اس سے نفرت کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس نے اسکی زندگی تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ مگر وہ نہیں کر پارہا تھا۔۔۔ نہ جانے کیوں

اس نے کرب سے پلکیں گرائیں اور سر پشت سے ٹکا لیا۔۔۔ وہ فلحال کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

فرمان کے جنازے میں تقریباً ان کے سبھی لوگ شریک ہوئے تھے۔۔۔ یشتم بھی رسمی طور پر سپاٹ چہرہ لئے وہیں کھڑا تھا۔۔۔ جبکہ یمان کے چہرے سے کسی بھی تاثرات کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔۔۔ ان سب سے کہیں بہت پیچھے خواتین کی صف میں رومیصہ بھی تھی۔۔۔

جو صرف دنیا داری نبھار ہی تھی۔۔۔ اسے یمان کے لئے بہت برا لگ رہا تھا۔۔۔

ابھی کچھ ہی دن پہلے تو اس نے اپنی ماں کو کھویا تھا اور اب باپ بھی۔۔۔

تدفین کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے حتیٰ کہ لیشم اور رومیصہ بھی واپس ہو لئے

مگر یمان وہیں آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لئے قبر کے قریب بیٹھ گیا۔۔ اس نے بچپن سے لے کر آج تک اس شخص کی ہر بات مانی تھی۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا فرمان اسکے ساتھ ایسا کر سکتا ہے،

تاتیہ کے بعد اسکی زندگی کا محور صرف فرمان تھا۔۔

اسے کھودینے کے ڈر سے اس نے فرمان کی ہر جائزہ جائز باتیں ماننا شروع کر دیں تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

۔۔ مگر صلہ کیا ملا۔۔ صفر

آج اسے پتا چلا وہ استعمال کیا گیا تھا۔۔ وہ فرمان کے ہاتھ کٹھ پتلی تھا۔۔ رومیصہ سہی کہتی تھی۔۔ وہ تو فرمان کے ساتھ کئی سالوں سے تھا پھر وہ کیسے سمجھ نہیں پایا؟؟؟ اس نے چھوڑا کیوں نہیں فرمان کا در؟

کچھ دوری پر بحرام کی گاڑی کے ٹائر چرچرائے۔۔

اس بڈھے کی موت پر تو انسان یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ مرحوم اچھا شخص ہوا کرتا تھا

---

اس نے دل ہی دل کڑھ کر سوچا۔۔

اور گاڑی سے باہر نکل آیا۔۔ وہ اپنے کپڑوں کی پرواہ کیئے بغیر مٹی میں مٹی ہو رہا تھا۔۔

مضبوط شانوں والا غصیلانوجوان آج اسے لٹاپٹا شخص معلوم ہو رہا تھا۔۔

بحرام کا دل دکھ سے بھر گیا۔۔

وقت نے اپنے آپ کو دہرایا تھا۔۔ کئی سال پہلے وہ بھی اسی طرح اپنے باپ کی قبر

شکستہ حال سا بیٹھا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ تجھے صبر دے !

بحران اسکے کندھے پر ہاتھ دھرا۔۔

دفعہ ہو جا یہاں سے، تیری شکل نہیں دیکھنا چاہتا میں

بیمان نے انتہائی بے دردی سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔

بحرام کورتی برابر فرق نہ پڑا۔۔

وہ جانتا تھا یمان اس وقت کیا محسوس کر رہا ہوگا۔۔۔

کیونکہ ان دونوں کی زندگی کچھ مختلف نہ تھی۔۔۔ بس وہ یمان کے لئے دکھی تھا اسے  
ماں اور باپ دونوں کی محبت نصیب نہ ہوئی۔۔۔ وہ خاموشی سے اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔  
کئی لمحے گزر گئے وہ اسکے دکھ میں شریک لبوں پر نقل لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

تو میری خاطر اسے معاف بھی تو کر سکتا تھا۔۔۔؟

وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

تو میری خاطر اپنے باپ کو بھی تو سمجھا سکتا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر نہیں تو اسکی محبت میں اندھا ہو گیا تھا۔۔۔ تو نے اسکا ہر سہمی غلط میں ساتھ دیا۔۔۔

اب مجھے اسکا دوش مت دے کیونکہ جتنا تو نے مجھے دیا۔۔۔ میں نے اتنا ہی تجھے واپس

لوٹا دیا !

بحرام سرد مہری سے گویا ہوا۔۔۔ وہ نہ چاہتے اسکے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا

یہ سارے کھیل اُس تخت کی خاطر کھیلے گئے نا؟؟

خدا کی قسم مٹی میں نہ ملا دیا تو کہنا !

وہ اپنی جون میں لوٹا۔۔ بھرام کے لئے واضح لفظوں میں دھمکی تھی۔۔ وہ کچھ نہ بولا

تو اسکی قیمت چکائے گا بھرام !

اور وہ جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گیا۔۔ ایمان نے سختی سے پلکیں میچ کر آنسو اندر

اتارے اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

مارشل گاڑی سمیت اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

آپ کو۔۔۔ ایک اور بات بتانی تھی!

مارشل جھجکا۔۔۔ ہوں؟؟؟

وہ غیر مرئی نقطے کو گھورتا ہوا اونگھا۔۔۔

مادام کے بارے میں کچھ پتا چلا ہے ہمیں۔۔۔

مارشل نے ایک ایک بات لفظ بہ لفظ اسکے گوش گزار کر دی۔۔۔

ایمان کاسکون منٹوں میں ہوا ہو گیا۔۔۔

وہ بھی اسے دھوکہ دے رہی تھی؟؟؟؟

بحرام کے ساتھ مل کر۔۔۔ اسکے خاتمے کے بعد وہ پاکستان بھاگنا چاہتی جس کا انتظام یقیناً  
بحرام نے کیا ہوگا

یمان کا دل کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔۔

اس نے رومیصہ پر بھروسہ کیا تھا۔۔

وہ اسکے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی؟؟؟؟

گاڑی روکو۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔



اتر دو۔۔۔  
مارشل خاموشی سے گاڑی سے اتر گیا۔۔

اسکی انجری کو آج دوسرا دن تھا۔۔ وہ بمشکل چل پھر رہا تھا۔۔ وہ اسے اکیلے نہیں

جانے دینا چاہتا تھا مگر۔۔۔ رومیصہ کے بارے میں جاننے کے بعد اسکے لئے بہتر تھا وہ

اکیلے سوچ بچار کرے اس بارے میں۔۔۔

یمان ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوش علاقے میں آرکا۔۔ اس نے رخ موڑ کر نظر

جانے پہچانے گیٹ پر ڈالی اور انتہائی غصے سے آگے بڑھا۔۔

لیکن اسکے قدم من من کے ہونے لگے۔۔

رومیصہ کا چہرہ بار بار اسکی آنکھوں کے سامنے آنے لگا۔ اسکا دل چیخ چیخ اس سے کہہ رہا تھا

مت جائو۔۔ رومیصہ کو پتا چلے گا تو اسکا دل ٹوٹ جائے گا۔۔ اور پھر تم بھی تو اس سے محبت کے دعوے دار ہو۔۔ اسی محبت کی خاطر لحاظ کرو۔۔

دل و دماغ کی اسی جنگ میں مبتلا اس نے انتہائی طیش میں ریوالور نکالی اور پے درپے فائر دروازے پر برسائے لگا۔۔ وہ لڑکی پریشان سی ہو کر دروازے کی چوکھٹ پر نمودار ہوئی تو۔۔ اسکی ٹریگر پر جاتی انگلی تھمی۔۔۔

کسی کا غصہ کسی پر نکال رہے ہو۔۔۔

وہ جانتی تھی یمان اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔۔

وہ واحد انسان تھا جسکے لئے اسے دل سے برا لگ رہا۔۔ میں جانتی تھی وہ تمہیں دھوکہ دے گی۔۔

تمہارا دل توڑے گی۔۔ اور تم پھر میرے ہی پاس آؤ گے۔۔

وہ اسکے زخمی کندھے سے ابھرتے خون کو دیکھ کر افسردہ ہونے لگی۔۔

وہ اُسکی محبت میں خود کو اس قدر جکڑا ہوا محسوس کر رہا تھا کہ چوکھٹ سے قدم آگے بڑھا ہی نہیں پایا

حتیٰ کہ اس نے اُس لڑکی کی بات کا جواب دینا بھی گناہ سمجھا اور خاموشی سے گاڑی آگے بڑھالے گیا۔۔

اس عورت نے انتہائی افسوس سے اسکی پشت کو گھورا۔۔



تم اکیلے آرہے ہو؟؟؟ یمان کہاں ہے؟؟؟

وہ لائونج میں شاید یمان کے انتظار میں ابھی تک جاگی ہوئی تھی۔۔

مارشل کا دل کیا اسے جواب ہی نہ دے۔۔

یمان کے ساتھ اس نے جو کیا تھا وہ بالکل قابلِ براشت نہیں تھا۔ مگر اس پر احترام لازم تھا۔۔

وہ اکیلے رہنا چاہتے تھے۔۔۔



مگر اس وقت۔۔۔؟؟؟ اور اوپر سے اسکی حالت تو دیکھو۔۔۔ حد ہے مارشل تمہیں اسے  
اس طرح اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔۔ وہ تپ کر بولی۔

۔۔۔ مارشل یقین نہیں کر رہا تھا وہ واقعی ایمان کے لئے فکر مند تھی یاد کھاوا کر رہی تھی

۔۔۔

میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو بتاؤ

کہاں ہو گا وہ اس وقت؟؟؟

پتا نہیں! اس نے جھوٹ گھڑا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر وہ جانتا تھا کہ ایمان اس وقت ایک ہی جگہ ہو سکتا تھا۔۔۔

گاڑی کی چابی دو!

وہ صوفے پر پڑا اپنا لونگ کوٹ اٹھا کر پہننے لگی۔۔۔

مارشل یو نہیں کھڑا رہا۔۔۔

کیا سوچ رہے ہو۔۔۔ دو بھی؟؟؟

وہ اکتا کر بولی۔۔

مارشل نے خاموشی سے گاڑی کی چابی اسے تھما دی۔۔

اس نے قبرستان کا رخ کیا مگر وہ وہاں بھی نہیں تھا۔۔

اوپر سے اس کا فون بھی بند جا رہا تھا رومیہ کو پہلی بار اس پر سخت غصہ آنے لگا۔۔

انسان کو اتنا بھی لاپرواہ نہیں ہونا چاہیے۔۔

اسکے ذہن میں اچانک ایک خیال کودا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|...؟؟؟ ہو سکتا ہے وہ وہیں ہو۔۔۔؟؟؟

جہاں وہ کچھ دن پہلے آئے تھے۔۔۔

اس نے گاڑی موڑ کر پل کے راستے پر ڈال دی۔۔ اور وہ اسے یہیں مل گیا۔۔

تھینک گاڈ۔۔۔

اس نے بے ساختہ سکون کا سانس لیا۔۔۔

تمہیں پتا بھی ہے میں کتنا پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

حد ہوتی ہے لاپرواہی کی تمہیں اس وقت ہاسپٹل میں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ اور۔۔۔ تم میرا  
فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے کتنی کالز کی میں نے تمہیں۔۔۔

وہ نان اسٹاپ بولے جا رہی تھی۔۔۔

مگر یمان نے اسکے جا رہا نہ رویہ پر کوئی رد عمل نہیں دیا۔۔۔ میں تم سے بات کر رہی  
ہوں؟

اس نے کہنی پر انگلیاں جما کر اسکا رخ اپنی جانب موڑنا چاہا۔۔۔

یمان نے انتہائی سفاکی سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

رومیصہ کو کچھ غیر معمولی سا احساس ہوا۔۔۔

تو تم نے بھی دھوکہ دے ہی دیا آخر مجھے۔۔۔

وہ انتہائی دکھی تھا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟

کیا میں نے؟؟؟ اسکا ہاتھ ٹھنکا۔۔۔

ہونہ۔۔۔ کیا چیز ہو تم کبھی بحرام تو اطہر کا ظمی، یممہممان۔۔۔

اسکی آنکھیں غم و غصے سے پھیلیں

چلاؤ مت، تم جانتی تھی نا بحرام فرمان کو مارنے والا ہے وہ چیخا۔۔

وہ دنگ رہ گئی۔۔

کیا بحرام نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا؟؟؟

نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry  
وہ آہستگی سے بولی۔۔

کم آن رومیصہ۔۔ جھوٹ مت بولو۔۔

اس نے دانت پیسے

میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔ اس نے صرف مجھ سے اتنا کہا کہ میں اسکے راستے میں

نہ آنوں۔۔۔

اس نے لب کشائی کی اسے واقعی علم نہیں تھا کہ بحرام فرمان کو اس طرح یمان کی آنکھوں

کے سامنے قتل کر دے گا۔۔۔

مجھے اس سب سے لاعلم رکھا تم نے

مجھے دھوکہ دیا یا پھر یوں کہو کہ تم نے بحرام کا پورا ساتھ دیا۔۔

اسکی آنکھیں چھلکیں۔۔

میں نے کوئی تمہیں دھوکہ نہیں دیا۔۔

اور ویسے بھی فرمان کو ایک نہ ایک دن انجام تک پہنچنا ہی تھا۔۔ اس نے بہتوں کی  
زندگی برباد کی تھی وہ اسکی کا مستحق تھا۔۔

اسکا نفرت بھرا لہجہ یمان کو تان دلا گیا۔۔

اس نے بڑھ کر اسکی بازو میں دبوچی۔۔

سسہ !!! چھوڑو تم مجھے تکلیف پہنچا رہے ہو۔۔

وہ چیخی۔۔

تکلیف تو تم نے مجھے پہنچائی ہے۔۔

میں نے تم پر بھروسہ کیا تھا۔۔ جسکا مطلب میں نے اپنی جان تمہاری ہتھیلی پر دھری تھی۔۔ اور تم نے کیا کیا۔۔؟ اسکی آنکھوں میں بے یقین تھی۔۔۔

رومیصہ کو اسکے برا لگ رہا تھا مگر وہ کرتی بھی تو کیا۔۔ تم نے اس \*\*\* انسان کا ساتھ کیوں دیا۔۔۔

تمہیں بدلہ چاہیے تھا؟؟؟ تم میری جان لے لیتی۔۔

اسکی سرخ آنکھوں سے شکوہ کنا تھیں۔۔

رومیصہ کو اپنا دل ڈوبتہ ہوا محسوس ہوا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیان نے کوئی جواب نہ پا کر بے دردی سے خود سے دور دکھیل دیا۔۔

تم بحرام کے بارے میں جیسے خیالات رکھتے ہو وہ اتنا برا۔۔۔

شٹ اپ جسٹ اپ۔۔۔ تم اسے جانتی ہی کتنا ہو۔۔ ہاں؟؟؟ اسے انسان کے دماغ

اور اسکے جذباتوں کے ساتھ کھیلنا خوب آتا ہے۔۔ اور وہ اس میں ماہر ہے اس نے

اپنی دشمنی نکالنے کی خاطر تمہیں استعمال کیا۔ میں اسکی رگ رگ سے واقف ہوں

---

وہ چلا چلا کر بولا۔۔

مجھے کسی نے استعمال نہیں کیا۔۔

کسی نے بھی نہیں

وہ جو کب سے خاموش کھڑی تھی۔۔ پھٹ پڑی۔۔

تو تم اسکے ساتھ ملوث تھی؟ ہے نا؟

اسکا دل پھٹنے لگا۔۔

ہاں ہاں ہاں۔۔ دیا میں نے اسکا ساتھ تو؟؟؟ کیا کر لو گے تم مارو گے مجھے؟؟؟

وہ بے خوفی بلند آواز چیختی اسکے نزدیک ترین آکھڑی ہوئی۔۔

یمان نے نفی میں سر جھٹکا۔۔

وہ کم از کم اس سے یہ امید نہیں کر رہا تھا۔۔

تمہارا باپ یہی ڈیزرو کرتا تھا یمان !

وہ چبا چبا کر بولی۔۔

اپنی حد میں رہو! وہ چلا اٹھا۔۔

اسکے فرمان کے متعلق رومیصہ کے الفاظ برے لگے تھے۔۔ حد تو تم لوگ بھول چکے ہو

--

کیا سمجھتے ہو اپنے آپ کو۔۔ کسی کو بھی ایزا پہنچائو گے اسکی زندگی اجیرن کر دو گے اور

تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہو گا؟؟؟

تمہارا باپ۔۔ میرے باپ کا، تمہاری ماں کا، بحرام کے باپ کا اور میری بہنوں کا مجرم



کا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ہم سب کو تکلیف پہنچائی ایمان۔۔

وہ چلا چلا اس پر واضح کرنے لگی۔۔

مگر ایمان نے سختیاں آنکھیں میچیں۔۔

تلخ الفاظ اسکی سماعتوں پر ہتھوڑے کے مانند برس رہے تھے۔۔

اور تم مجھ سے سوال کر رہے ہو۔۔۔

تمہیں یاد نہیں تم نے کتنی بار میرا دل توڑا۔۔ کتنی بار تمہاری دی گئی تکلیفوں اور



زیادتیوں پر میں نے صبر کیا

ایک بار تو تم نے میری جان لے لی تھی۔۔

اسکی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں۔۔

ایمان نے رخ پھیر لیا۔۔ وہ پیشمان تھا۔۔

اس نے بے خبری میں اسکے ساتھ جو بھی کیا۔۔

اور میری معصوم بہنیں وہ بلا وجہ ماری گئیں۔۔



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|... انکا کیا قصور تھا؟؟؟

اسکے لبوں سے شکوہ پھسلا۔۔

میں نے انہیں بچایا تھا۔۔ نہ کہ مارا

ایمان نے سختی سے اسے ٹوکا۔۔

نبیشہ کو گولی ماری۔۔ ایمان کو آگ میں دھکیلا دیا۔۔ ایسے بچایا تم نے؟؟؟

وہ بے یقینی سے بولی۔۔

اگر میں یہ نہ کرتا تو فرمان اسے سچ میں مار دیتا۔

اور دوسری لڑکی کے بارے میں مجھے واقعی کچھ نہیں پتا۔

اس نے اپنی آنکھوں کی نمی چھپائی۔

تم جانتے تھے سب کچھ شروع دن سے؟؟؟

رومیہ کو صدمہ ہوا۔

یمان نے جواب دیے بغیر رخ پھیر لیا۔

یہ کیسی محبت ہے تمہاری؟؟؟؟ اسکی آنکھوں میں ابھی ابھی بھی صدمہ اور بے یقینی تھی۔

جواب دو تم جانتے تھے؟۔

اس نے اسکا رخ اپنی جانب موڑنا چاہا۔

مگر یمان نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔ وہ لاکھ کوشش کر لیتا مگر اپنے باپ کی محبت سے

دستبردار ہونا اسکے بس کی بات نہیں تھا۔

تم کس مٹی کے بنے ہو۔۔ اس نے تمہاری زندگی برباد کر دی اور تم۔۔

بسسسسس۔۔۔ بس کرورومیصہ

وہ چلا اٹھا۔۔۔

کیا چاہیے تمہیں ہاں؟؟ اور۔۔۔ کیا چاہیے تمہیں؟؟؟

وہ اس کی جانب جھک کر چلایا۔۔

رومیصہ کو اس سے بے ساختہ خوف محسوس ہونے لگا۔ تم نے لے لیا نابدلہ۔۔ اپنا،

اپنی بہن کا، اپنے باپ کا، بحرام کے باپ کا۔۔

اب اور کیا چاہیے تمہیں؟؟؟

اس نے انتہائی غم و غصے کی حالت میں بھنویں سکیریں۔۔

ی۔۔۔۔ یم تم کس لہجے میں بات کر رہے ہو مجھ سے؟؟؟

وہ خوفزدہ ہو کر دور بد کی۔۔

چلی جائو یہاں سے۔

وہ سخت لہجے میں بولا۔۔

رومیہ کا یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ تو صرف اسکے خیال سے یہاں آئی تھی۔۔

جاؤ۔۔ ورنہ میں تمہیں نقصان پہنچا دوں گا۔۔

وہ مٹھیاں بھینچتا غم و غصے کے عالم میں چیخا۔۔۔

رومیہ نظریں اسکے لہو ٹپکاتے چہرے پر گاڑھے بے ساختہ لٹے قدم اٹھانے لگی۔۔

وہ واقعی اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔۔



NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Article | Gossips | Poetry | Drama | Screenplay | Etc.

اس وقت کیفے میں معمولی ساراش تھا۔۔

کیسی آج نہیں آئی تھی۔۔

بارش کا موسم ہو رہا تھا اسلئے اس نے جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے کام ختم کیا اور

وہاں سے نکل آئی۔۔

ابھی زیادہ دور نہیں آئی تھی۔۔ کہ سرخ رنگ کی گاڑی اسکے راستے میں کھڑی تھی

۔۔ وہ اسے پہچانتی تھی۔۔ اسلئے خاموشی فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی۔۔

یشم نے غلط نگاہ اس پر ڈالے بغیر گاڑی آگے بڑھادی۔۔

وہ اسے ساحل پر لے آیا۔۔

ان دونوں کے درمیان گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ شاید دونوں ہی چاہتے تھے کہ پہلے وہ اسے مخاطب کرے۔۔ وہ بے مقصد ریت پر چلتے جا رہے تھے کہ اچانک یشم اسکے سامنے آگیا۔۔ نبیشہ کے قدم تھمے۔۔

وہ کئی لمحے اسکی آنکھوں میں تکتا رہا۔۔

آخری بار بتا رہا ہو۔۔ اس کے بعد نہیں بولوں گا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شادی کرنی ہے تم سے۔۔

وہ ہٹ دھرمی سے بولا تو وہ بے ساختی مسکرائی۔۔

کلمے آتے ہیں۔۔ تمہیں؟؟؟

اسکے اچانک سوال پر وہ چونکا۔۔

ہاں۔۔

ترجمے کے ساتھ چاہو تو سن لو !

وہ فوراً سے بولا۔۔

شراب چھوڑنی ہوگی۔۔۔!

وہ تحکمانہ گویا ہوئی۔۔

چھوڑ دو ننگا۔۔ فوراً جواب آیا۔۔

لڑکیاں تمہارے آس پاس نظر آنی چاہیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Journals

نہیں آئیں گی۔۔۔

ہم پاکستان شفٹ ہو جائیں گے؟

وہ بہت مان سے بولی۔۔

ہم روس میں بھی تو رہ سکتے ہیں

اس نے لقمہ دیا۔۔

پاکستان کیوں نہیں؟

وہ بضد ہوئی۔۔۔

روس کیوں نہیں؟

دو بد و جواب آیا۔۔

نبیشہ برہمی سے اسے گھورنے لگی۔۔

ایسے مت دیکھو۔۔

وہ آج کسی اور ہی موڈ میں تھا۔۔۔

نبیشہ ناراضگی سے رخ پھیر لیا۔۔۔ یشم نے اسکا چہرہ اپنی جانب موڑا۔۔ اس نے پھر سے

رخ موڑ لیا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ سختی سے اسکے کانوں پر جمائے اسکا چہرہ اپنی جانب موڑنے لگا۔۔۔

اسکے اس انداز پر نبیشہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔

مجھے کل ہی شادی کرنی ہے۔۔۔

اسکا انداز اٹل تھا۔۔

اسکی ہنسی کو بریک لگی۔۔۔۔

اگر اب انناں کی تو میری طرف سے انکار 'سمجھنا!

اس نے دھونس جماتے ہوئے اپنی کہی اور چلتا بنا۔۔

وہ ہکا بکارہ گئی۔۔

ل۔۔۔۔ لیکن ابھی میری اسٹڈی پیج میں کیسے چھوڑ سکتی ہوں میں!

وہ سرعت سے اسکے راستے میں آئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

تو تم مجھے چھوڑ دو۔۔۔

وہ تلخ ہوا۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا!

اسے تپ چڑھی۔

وہ چلتے چلتے رکا۔۔

وہ بھی رک کر اسے دیکھنے لگی۔



کل تیار رہنا !

وہ اٹل انداز میں کہتا سے گاڑی میں بٹھانے لگے اور پھر اسے اسکے گھر ڈراپ کرنے کے بعد واپس چلا گیا۔۔

وہ اسی کشمکش میں مبتلا تھی کیا کرے کیانہ کرے؟؟ رومیصہ کا فون بند جا رہا تھا۔۔  
ایمان سے بھی نہیں ملی تھی۔۔

اسے بحرام پر سخت غصہ آرہا تھا۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے اسکا نمبر پیش کیا۔۔

اور فون کان سے لگایا۔۔

بے مروت مطلبی انسان۔۔

وہ چھوٹے ہی بول پڑی۔۔

اب کیا؟ تم سبھی بہنیں ہاتھ دھو کر میرے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو۔۔

بحرام کی اکتاہٹ بھری آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔

وہ سب چھوڑو۔۔ کل میری شادی ہے اور مجھے اپنی دونوں بہنیں۔۔ اپنے ساتھ چاہیے  
سنا تم نے!

اس حکم صادر کرنے کے بعد فون بند کر دیا۔۔

بحرام ہکا بکا فون کو تکلنے لگا۔۔

بحرام نے نبیشہ کی فون کال ریکارڈ کر کے رومیصہ کو بھیج دی تھی۔۔ ایسا تھا تو پھر ایسا  
ہی سہی

وہ تو ان لڑکیوں کے بیچ میں پھنس کر رہ گیا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور کچھ سوچتے ہوئے انا کے کمرے کا رخ کیا

مگر اسے وہاں موجود نہ پا کر وہ نچلے پورشن کا رخ کرنے لگا۔۔

انا کہاں ہے؟؟؟

سلطانہ ناک پر عینک جمائے تصبیح کرنے میں مصروف تھی۔۔

باہر تک گئیں ہیں سب کی سب؟؟؟

وہ ایک نظر سرتا پان پر ڈال کر باہر کی جانب بڑھا۔۔

کیا ماجرا ہے اس لڑکی کا؟؟

سلطانہ کے سوال پر اس کے لبوں سے طویل سانس برآمد ہوئی۔۔ وہ گلاس وال کے پار

شٹائل کو اشارے سے بلاتا

انکے پاس بیٹھ گیا۔۔

ماضی میں اسکے والدین کے ساتھ جو بھی ہوا اسکے ذمہ دار کہیں نہ کہیں ہم بھی ہیں

سلطانہ !

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس کی خواری وہ آج تک کاٹ رہی ہیں !

اسکے لہجے میں سچائی کی رمت تھی۔۔

اس نقصان کی بھرپائی ممکن نہیں ہے !

سلطانہ افسردگی سے کہتی سیدھی ہو بیٹھی۔۔

ہاں، مگر کچھ توجہ ادائی کرنی پڑے گی !

وہ شوخ ہوا۔۔

سلطانہ نے نفی میں سر جھٹکا۔۔

کم آن، میں اسے پسند کرتا ہوں، شادی کرنے والا ہوں جلد! وہ اصرار کرنے لگا۔۔

اگر تم اجازت طلب کرنا چاہ رہے ہو تو، اسکا طریقہ یہ نہیں ہے برخوردار!

ان کے لبوں سے شکوہ پھسلا۔۔

ظاہر سی بات آپ کی اجازت کے بغیر کچھ کر سکتا ہوں بھلا۔۔ بس کچھ مصروفیات ہیں

آجکل جیسے ہی نمٹ لوں تو پھر اس بارے میں سوچوں گا!

وہ تکان سے آنکھیں موندنے لگا۔۔

جی بھائی؟؟؟ آپ نے بلایا؟؟؟

شمال برف سے اٹے بالوں کو جھاڑتی ہانپتی ہوئی آواز میں بولی۔۔

آہاں۔۔۔ انا کی بہن کی شادی ہے۔۔ میں چاہتا ہوں تم اسکے ساتھ چلی جاؤ!

انداز میں ہلکا سا تحکم تھا۔۔

اوووووہووووو !

اناکا اتنا خیال بھائی !

وہ نامعلوم گردا سکے کندھوں سے جھاڑتی شرارت سے بولی۔۔

یہ اسکے لئے سر پر اترے، تم لوگ تیار ہو جاؤ اور ملک سے کہنا تمہیں چھوڑ آئے گا!

وہ ازلی انداز میں بات مکمل کرتا آگے بڑھ گیا۔۔

ہو نہہ کھڑوس نہ ہو تو !

شمال منہ چڑاتی انا کو اپنے کمرے میں کھینچ لائی۔۔ چھوڑو بھی ایسی کیا آفت آن پڑی

ہے آخر؟؟؟

وہ چڑ کر بولی۔۔

یہ کپڑے لو، جلدی سے اور تیار ہو جاؤ میری ایک دوست کی شادی ہے وہاں جانا ہے،

کھیل کود میں بالکل بھول گئی! وہ بھرپور ایکٹنگ کرنے لگی۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر۔۔۔

انس نے بینگ کیا خوبصورت سالہنگہ نظروں سے سامنے کیا۔۔ بھلا یہاں کی روایتی  
شادیوں میں اتنا بھاری بھر کم لہنگا پہننے کا کیا تنگ۔۔

اگر مگر کچھ نہیں جلدی کرو!

وہ اسے ٹوکتی واشر و م کی طرف دھکیلنے لگی۔۔

اچھا انا ٹھیک ہے۔۔

وہ بوکھلا کر رہ گئی۔۔



وہ جب صبح اٹھی تو سر بھاری ہو رہا تھا۔۔

رات وہ سوچتے سوچتے کب سو گئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔ کتنا عجیب تھا سب کچھ۔۔

آج اسکی شادی تھی اور اسکا کوئی اپنا اسکے ساتھ نہیں تھا۔ اسکا دل بھرا گیا۔

وہ بے دلی سے بال سمیت کرلاؤنج میں آئی تو انتہائی خوبصورت سرخ رنگ کا لہنگہ تمام

تر خوبصورتی کے ساتھ سورج کی روشنی میں جگمگا رہا تھا۔۔

اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

وہ ستائشی نگاہوں سے گھوم کر لہنگے کا جائزہ لینے لگی۔۔ اسکی آنکھیں لبالب پانیوں سے  
بھر گئیں۔۔

گڈ مارنگ مادام !

نسوانی آواز پر وہ مڑی تو شرائے کئی اول جلو لباس والے لوگوں کو اپنے ساتھ لئے  
دروازے سے اندر آرہی تھی۔۔

تم اتنی صبح۔۔۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
اس نے فوراً آنسو پونچھتے اور حیرانگی سے کہا۔۔

کیسا گا آپ کو ویڈنگ ڈریس؟؟؟

وہ اسکی بات کا جواب دیئے بغیر پوچھنے۔۔

بہت خوبصورت ہے مگر۔۔

وہ نا سمجھی ان سب کو دیکھنے لگی۔۔

سرنے اسپیشلی آپ کے لئے بنوایا ہے !

مم میرے لئے!

اس نے بے یقینی سے اپنے سینے پر انگلی رکھی۔۔

ہاں بالکل دیکھیں۔۔

وہ خفتدلی سے کہتی اسے ٹیب تھا کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہونے لگی۔۔

اس نے جیسے ہی ٹیب پر نظر ڈالی اپرایزائٹنگ دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تج۔۔۔ پچاس لاکھ؟؟؟؟

وہ حیران سے منہ کھولے کبھی ٹیب اسکرین تو کبھی لہنگے کو دیکھنے لگی۔۔

ااا اتنا مہنگا شرائے۔۔ وہ بمشکل بولی

کوئی مہنگا نہیں ہے!! سرنے بہت محبت سے اپنی دلہن کے لئے بنوایا ہے اور آپ کی

سوئی پیسوں پر اٹکی ہوئی ہے،



ناٹ فیئر

شرائے آنکھیں گھمائیں۔۔ جیسے اس نے کوئی انوکھی بات کر دی ہو۔۔ اسکی محبت پر  
اسکی آنکھیں جانے جل تھل ہونے لگیں۔۔ وہ کیسے بھول گئی تھی کہ کوئی ہے جو اسے  
خود سے بھی زیادہ چاہتا ہے۔۔

چلیں، جلدی ہمیں آپ کا فیس ٹریٹمنٹ کرنا ہے اسکے بعد ہی آپ کو تیار کر سکیں گے  
!

وہ اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئی ڈیزائنر اور آرٹسٹ کے حوالے کرنے لگی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔)

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

طبیعت بو جھل پن اور اداسی چھائی ہوئی تھی۔۔

صبح اٹھی تو کمرے خالی تھا۔۔ جسکا مطلب میمان رات بھر گھر نہیں آیا تھا۔۔ اس نے بے زاری اور کاہلی سے کمفرٹر ہٹایا اور فون چیک کرنے لگی۔۔

میمان کی جانب سے کوئی کال یا میسیج نہیں ملا تھا۔۔ اس نے بے دلی فون واپس پٹھا اور واشر روم میں گھسی۔۔ فریش ہونے کے بعد واپس آئی تو اسے غیر شناسا نمبر سے واٹس نوٹ موصول ہوا۔۔

اس نے کان سے لگایا تو معلوم پڑا  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 نبیشتہ اور بحرام کے درمیان کی گفتگو تھی۔۔

اس نے تلخی سے فون واپس پٹخ دیا۔۔

کیا ہوتا اگر وہ خود سے ایک میسیج یا کال ہی کر دیتی؟؟ ایسی بھی کیا ناراضگی؟

اگلے کئی لمحے تذبذب کا شکار سوچتی رہی۔۔

جائے یا نہ جائے۔۔ !

پھر کچھ سوچتے ہوئے دل بڑا کیا اور اٹھ کر واڈروب کھنگالنے لگی۔۔

اسکے پاس سارے ہی برنڈ مگر الگ قسم سے سو برسوٹس تھے۔۔۔ ایسے میں موقع کی مناسبت سے رویتی لباس اسکے پاس موجود نہیں تھا سو اس نے سیاہ ساڑھی زیب تن کی اور بالوں کندھوں پر کھلا چوڑ کر۔۔۔ لبوں پر ہلکی سی سرخی، اور مسکارے سے پلکیں سنوار کر کلچ اٹھایا اور باہر نکل آئی۔۔۔ وہ اکیلے ہی جانا چاہتی تھی مگر ڈرائیور کو دیکھ کر خاموشی سے بیک سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔

اس سے مخاطب ہونا بیکار تھا۔۔۔

جو ابا سے یمان کا حکم نامہ سننے کو ملتا جسکے موڈ میں وہ بالکل نہیں تھی۔۔۔  
 گاڑی مطلوبہ ایڈریس پر پہنچی تو وہ کچھ توقف کے بعد باہر نکل آئی۔۔۔ معمول سے زیادہ چہل قدمی تھی۔۔۔

وہ شاید تاتیانہ کی رہائش گاہ تھی۔۔۔ اس نے باہر لگی تختی پر نظر ڈالتے ہوئے سوچا اور اندر کی جانب بڑھی۔۔۔

انویٹیشن پلیز؟؟

گارڈز نے اسکا راستہ روکا۔۔۔

اسکے لبوں سے ناگوار سانس ابھری۔۔

اب وہ انویٹیشن کہاں سے لائے؟؟؟

کسی احساس وہ اس نے رخ موڑا وہ اسکے بے حد نزدیک کھڑا تھا۔۔

سپاٹ چہرے سے انویٹیشن گارڈز کی نظروں کے سامنے کیئے۔۔

یہ میری بیوی ہے!

کرخت لہجے میں کہتا باور کروانے لگا۔۔ ساتھ ہی انویٹیشن اسکے سینے پر پھینک کر مارا

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|کمزور کی زندگی

سوری مادام، سوری سر، پلیز کم ان!

وہ منوڈبانہ لہجے میں یمان سے گھبرا کر اسے راستے دکھانے لگے۔۔ یمان نے اسکے

چہرے پر نگاہ ڈالنا چاہی مگر رومیصہ بے رخی سے چلتی آگے بڑھ گئی۔۔

تبھی اسکا سامنا نبیشہ سے ہوا۔۔

اس نے ایک سرد نگاہ ڈال کر ایک کونے میں موجود کائونٹر کے قریب آگئی۔۔

نبیشہ کا دل دکھاتا تھا اسکے رویے پر۔۔

وہ لہنگہ سنبھالتی اسٹیج سے اتر کر اسکے پاس آگئی۔۔ اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔

رومیہ نے خفگی سے نگاہیں پھیر لیں۔۔

وہ سکتے ہوئے ہتھیلیاں مسلنے لگی۔۔

سمجھ نہیں پارہی اسے کیسے منائے؟

آ۔۔ آئی ایم سوری رومی !

وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

سوری فارواٹ؟؟

اسکے لہجے میں بیگانگی تھی۔۔

جو کچھ بھی ہوا اسکے لئے، پلیز معاف کر دو میں نے بے خبری میں تمہارا دل دکھایا !

اس روانی میں کہتے ہوئے اسکے ہاتھ تھام لئے۔۔۔

اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر رومیہ سے رہانہ گیا۔۔ اٹس اوکے۔۔ وہ اسکے گرد

بازو جمائل کئے۔۔

مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گی۔۔

وہ روتے روتے بولی۔۔

ظاہر سی بات ہے، کوئی تیسرا شخص مجھے اس بارے میں آگاہ کرے تو مجھے غصے تو آئے گا

نا!

وہ تنقیدی نظروں سے گھورتی ہوئی بولی۔۔

مجھے تمہیں بتانا چاہیے تھا، لیکن میں شرمندہ تھی اپنی غلطی پر مجھ سے ہمت نہیں بن پارہی تھی کہ تمہیں کیسے کہوں! وہ آنسو پونچھتی ہوئی معصومیت بھرے انداز میں بولی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم لیشم سے کہہ دیتی، بحرام سے کہنے کی کیا ضرورت تھی! اس کے پر تکلف لہجے پر وہ

چونکی۔۔

تم۔۔۔ جانتی ہو لیشم کو؟

آفکورس، تمہیں کیا لگا، اور اندر کی بات بتائوں؟ یہ شادی میری رضامندی سے ہی

ہو رہی ہے بی بی،

اسکے سنسنی خیز انداز پر وہ بری طرح چونکی۔۔

یستم تم سے ملا تھا؟؟؟ اس مجھے تو نہیں بتایا؟؟؟

ہاں بالکل، اسنے کہا کہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے، اور میں نے اسے پہلے ہی وارن کر دیا

تھا کہ دھیان سے

محترمہ روتی بہت ہیں کہیں شوہر نامدرا آنسوئوں میں ہی نہ بہہ جائے۔۔

وہ شریر ہوئی۔۔



میں تو بالکل نہیں روتی

وہ آنکھیں پونچھتی نجل سی ہوئی۔۔ تو وہ ہنس دی

حال میں قدم رکھتی ایمان نے خونخوار نظروں سے یہ منظر دیکھا۔۔

بد تمیزو، منحوسو، کمنختو

مجھے بھول گئیں تم دونوں۔۔

وہ بے آواز روتی وہیں سے چلاتی ہوئی ان کے نزدیک آئی۔۔ نبیشہ نے بحرام کی



بدولت اسے دیکھ رکھا تھا۔۔

جبکہ رومیصہ اسے پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔

اور اسکے انداز سے ہی وہ پہچان چکی تھی کہ وہ ایمان ہے۔۔

کیسی ہو تم؟؟؟ نبیشہ بے ساختہ کھلکھلاتی ہوئی اسکے قریب آئی۔۔

جیسی بھی ہوں تمہیں اس سے کیا۔۔

وہ تڑخ کر بولی۔۔ ساتھ ہی ایک نظر سینے پر ہاتھ باندھے ریلیکس سی کھڑی رومیصہ پر

بھی ڈالی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم لوگوں نے مجھے مار ہی دیا، دفن کر دیا،

ایک عدد قبر بھی بنا دی میری۔۔

How disgusting یار

وہ رونی صورت بنانے لگی۔۔

نبیشہ نے بمشکل لب دبائے۔۔

دیکھو میرا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔۔ یہ سب نبیشہ نے کیا ہے !

رومیصہ نے ہاتھ اٹھائے۔۔

شرم نہیں آئی تمہیں۔۔

مانا کہ تمہارے ہونے شوہر پر مجھے crush تھا مگر اسکا مطلب یہ تو نہیں تم مجھے مار ہی

دو۔۔

انس نے کینہ تو زنگا ہوں سے نبیشہ کو گھورا جو معصوم سی صورت بنانے لگی۔۔

اسکی بات پر وہ دونوں ہی بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

۔ ہونہہ بد تمیز کہیں کی

انانے خفگی سے گھور کر رخ پھیر لیا۔۔

اچھانا۔۔ تھوک بھی دو غصہ۔۔ آج میری شادی ہے کیا آج کے دن ہم سب بھول

نہیں سکتے؟؟؟

وہ اسکا رخ اپنی جانب موڑنے لگی۔۔

ہاں تو تمہاری شادی ہے۔۔ میری تو نہیں

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

اوہووووو نبیشہ نے اسے کہنی ماری۔۔

آ۔۔ آہمممم میرا وہ مطلب بھی نہیں تھا اب۔۔ اور ویسے بھی "میرے والا" تمہارے

والے سے بھی زیادہ ہینڈ سم ہے۔۔۔

اس نے تنفر سے گردن اکڑا کر کہا۔

تو ان دونوں 'اوووووہہہ' کے لب اوکے سے انداز میں کھل گئے۔۔۔

تم دونوں کے پیچ کچھ چل رہا ہے؟؟

نبیشہ شکی نگاہوں سے گھورنے لگی۔۔

شاید! اس نے ناخن جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے کہا۔۔۔

تو نبیشہ کا سر نفی ہلنے لگا

وہ کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔

اس کی ناراضگیاں جاری رہتی مگر شرائے نبیشہ کو اسٹیج کی طرف بلانے لگی تو وہ اسکا گال تھپتھپاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔ رومیصہ نے مسکراتے ہوئے طویل سانس لی۔۔

آج اتنے وقتوں بعد ان تینوں کو کوئی خوشی نصیب ہوئی تھی۔۔ انا ایک ٹک اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھے گئی۔۔ رومی؟؟؟ اسکی بھرائی آواز رومیصہ کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ چونک کر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

یہ سب جو بھی ہوا۔۔ کسی ڈرائونے خواب کی طرح بہت خوفناک تھا۔۔ تم ہمیشہ ہمیں سمجھاتی، سنبھالتی رہی، مگر۔۔ شاید ہم نادان تھے وہ توقف کے بعد بولی۔۔

تم ناراض تو نہیں ہونا مجھ سے؟؟ آفٹر آل ہم نے تمہارا دل ہی نہیں دکھایا۔۔ بلکہ تمہارے زندگی برباد کر دی ہے۔۔ پتا نہیں کیسے کہوں مگر مجھے بہت گلٹ ہے اس بات کا۔۔ اسکی آواز کپکپائی۔۔

رومیصہ کے لبوں سے ٹھنڈی آہ نکلی۔۔  
جو ہونا تھا ہو چکا۔۔ اب کیا ہو سکتا تھا۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔ پلیز اپنے دل میں ہمارے لئے تھوڑی لئے سی وسعت اور پیدا  
 کرو۔۔ ہمیں معاف کر دو۔۔ خاص کر مجھے میں نے تمہارا دل دکھایا ہے جانتی ہوں  
 ۔۔ ۔ مگر۔۔

وہ اتنا ہی بول سکی۔۔۔ رومیصہ نے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا۔۔ اسکا دل تو دکھاتا تھا۔۔  
 جذباتوں کو ٹھیس بھی پہنچی تھی۔۔۔  
 وہ روئی بھی تھی۔۔۔

شکوے بھی کیئے مگر کیا کرتی! وہ اسکی بہنیں تھی انہیں لاوارث نہیں چھوڑ سکتی تھی  
 ۔۔۔ کسی حال میں بھی جانتی تھی دنیا بہت ظالم ہے خاص طور پر یتیموں کے حوالے  
 سے۔

تم ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا نا۔۔

اس کے لبوں پر زخمی سی مسکراہٹ ابھری۔۔



وہ جذبات کا اظہار کرنے میں بالکل زیر و تھا۔۔

یہی معاملہ اسکا رومیہ کے ساتھ بھی تھا وہ اسکے دل پر بری طرح سے قابض ہو چکی تھی

--

اور وہ ابھی تک دو لفظ نہیں کہہ پایا تھا اس سے۔۔

کیا سوچنے سوچنے لگے؟؟؟

یشم کی آواز پر وہ چونکا۔

کچھ نہیں۔۔ خیر۔۔ تم بہت اچھے لگ رہے ہو!

وہ ستائشی نگاہوں سے کہتا ہوا محبت سے بولا۔۔

تم سے کم! وہ مسکرا کر سر جھٹکنے لگا۔۔

چلیں

پلیزز۔۔۔

وہ اسکے ہمقدم ہوا۔۔ وہ اسے لے اسکے کمرے سے نکل کر حال کارخ کرنے لگے





وہ ہولے قدم پیچھے لیتا ان سے بہت دور ہو گیا۔۔۔

رومیصہ نے بو جھل دل کے ساتھ رخ پھیر لیا۔۔۔

وہ میرا بھائی ہے نبیشہ۔۔ میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔

یشم نے اسکی نگاہوں کا مفہوم سمجھ کر ملتی انداز میں کہا۔۔

تو وہ کپکپاتے ہاتھوں سے چہرہ تھپتھپاتی زبردستی مسکرائی۔۔

اسے وہ شخص ایک نہ بھایا مگر یشم کی خاطر ہی سہی اسے اب برداشت کرنا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books

نکاح شروع ہونے ہی والا تھا۔۔۔

جب بحرام بھی وہاں آ پہنچا۔۔ وہ آستینیں کمنیوں تک موڑتا خاموشی سے یمان کے

برابر آکھڑا ہو۔۔

تو ادھر بھی آ گیا سالا۔۔

یمان کینہ ور نظروں گھورتے ہوئے بولا۔۔

جہاں تو وہاں میں! وہ مزے سے بولا۔۔

دل تو نہیں آگیا تیرا مجھ پے؟؟؟

یمان نے خدشہ ظاہر کیا۔۔

اللہ معاف کرے !

بحرام نے سرتاپا اس پر نظر ڈال کر کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔ قاضی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا تو وہ دونوں خاموش ہو گئے۔۔ نبیشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ ایک نظر رومیصہ پر ڈالی اور نکاح نامے پر سائن کر دیئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حال میں تالیوں کی آواز گونجنے لگی۔۔

قاضی صاحب نے ازدواجی زندگی متعلق چھوٹی سی کتاب ان دونوں تھمائی۔۔ اور مسکرا کر اپنی راہ چل پڑے۔۔

رومیصہ کب سے کسی کی پر تپش نگاہیں اپنے وجود پر محسوس کر رہی تھی۔۔ اس نے رخ موڑ اس جانب دیکھا تو وہ لبوں سے گلاس لگائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

بغل میں بحرام بھی کھڑا تھا۔۔

جسے دیکھ کر اس کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔۔

انتہائی مطلبی شخص واقع ہوا تھا وہ۔۔۔

تجسسے ایک بات پوچھوں؟؟؟

وہ لبوں سے گلاس لگائے۔۔۔ اسے نظروں کے حصار میں لئے بحرام سے مخاطب ہوا

--

جس نے چونک کر فون کی اسکرین سے نظر اٹھائی۔۔۔

ویسے تو میں اجازت دیتا نہیں! پر ٹھیک ہے۔۔۔ پوچھ؟؟؟ وہ کہتا پھر سے مصروف نظر

آنے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت کیا ہوتی ہے؟؟؟

بحرام نے ایسے اسے دیکھا جیسے وہ اس سے اس قسم کے سوال کی امید نہ کرتا ہو۔۔۔

خیر تو اس لائن میں نیا ہے میرے بھائی، اس لئے آسان لفظوں میں بتا دیتا ہوں

محبت کئی قسموں کی ہوتی ہے، عام کسی شے سے بھی ہے، کسی خاص ہستی

شخص یا رشتے بھی ہو سکتی ہے، معمولی بھی ہو سکتی ہے شدید بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ شدید

حالت میں جان دے دینے اور لے لینے کی حد تک بھی ہو سکتی ہے۔۔۔

تُو کس محبت کے بارے میں پوچھ رہا ہے؟؟؟

پتا نہیں !

وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا

پتا ہے میری نظر میں اصل محبت تو وہ جو بنا دیکھے کی جائے۔۔۔ جس میں حاصل

لا حاصل کا خیال نہ ہو

وہ جذب سے بولا۔۔



تو یمان کو چپی لگ گئی۔۔

تو کیوں پوچھ رہا ہے؟؟؟

وہ کچھ توقف کے بعد بولا۔۔

پتا نہیں یہ محبت ہے یا نہیں پر۔۔۔ وہ میرا سکون بنتی جا رہی ہے۔۔۔ میں اس سے چاہ کر

بھی دور نہیں رہ پارہا۔۔

وہ رنجیدہ ہونے لگا۔۔

نظریں ہنوز اسکا طواف کر رہی تھی

اسے قریب سے دیکھنے کی چاہ دل میں پلنے لگی۔۔

تو مت رہ بھائی تیری بیوی ہے۔۔۔ !!

بحرام قدرے تعجب سے اسے دیکھا۔۔

اسکا عجیب سا رویہ اسے چونکنے پر مجبور کرنے لگا

وہ مجھے پسند نہیں کرتی، جلد یا بدیر طلاق دے دیگی! دل میں ٹھیس سی اٹھی۔۔ اس نے

تکلیف دہ طور پر چہرہ موڑ لیا بحرام کے فون کی اسکرین پر حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔۔ وہ

بے ساختہ اسے دیکھے گیا

یہ 'وہ' ایمان ہر گز نہیں تھا جسے وہ جانتا تھا۔۔ کہاں وہ کسی کی پرواہ نہ کرنے والا آج کسی'

کی توجہ کی بھیک طلب کر رہا تھا۔۔ کبخت عشق۔۔۔

آہ، مہممم، تو کچھ سوچ اس بارے میں، اب میں کیا کہہ سکتا ہوں

وہ گلا کھنگار کر بولا۔۔

اسے ادا اس دیکھ کر وہ بھی افسردہ سا ہونے لگا۔۔۔

کیا کروں؟؟؟

وہ بے دم سا ہو کر بولتا سے زرا بھی اچھا نہ لگا۔۔

مجھے کیا پتا سالے، خود سوچ

نہ ہی میں نے ادھر میرج بیورو کھول رکھا ہے، جو شادی یا طلاق کے آئیڈیاز دیتا رہوں

وہ جل بھن کر بولا۔۔

یمان نے شعلہ بارنگاہوں سے اسے گھورا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Ghazals|Poetry|Humor|Fiction|Etc.  
اس بیوقوف پاکستانی کا کیا چکر ہے؟؟؟

وہ ناک چڑھا کر کہتا اپنی جون میں واپس آچکا تھا۔۔

اسکا اشارہ اطہر کاظمی کی طرف تھا۔۔

کونسا پاکستانی؟؟؟ وہ جان بوجھ کر انجان بنا۔۔

یمان نے متحیرانہ نگاہ اس پر ڈالی۔۔

اسے واقعی خبر نہیں تھی یا بن رہا تھا اسکے سامنے؟؟؟؟ خیر اسے کیسے پتا ہوگا۔۔ وہ سر

جھٹکتا سیدھا ہوا۔۔

تُو بھی دور رہ میری بیوی سے، وہ تیری چالوں سے ضرور دھوکہ کھا گئی ہے مگر میں نہیں  
۔۔ اتنی اسمارٹ ہے نہیں محترمہ جتنی بنتی ہے

وہ یاد آنے پر اسے باور کراتا ہوا بولا۔۔ ساتھ ہی رومیصہ پر اپنی ناراضگی جھاڑی۔۔

سہی کہہ رہا ہے اگر اسمارٹ ہوتی تو تجھ سے شادی نہ کرتی !

وہ بھی بحر ام تھا آگے سے۔۔ اس نے ٹکاسا جواب دیا

بیان کھا جانے والی نگاہوں سے اسے گھورتا وہاں سے جانے لگا

تم مجھے گھورنا بند کرو گے !!

اسکی والہانہ نظروں سے خائف ہو کر گھورتے ہوئے بولی

تم خوبصورت لگنا بند کرو گی !







نبیشہ بے اختیار ہنس دی

جسکے انانے سر تھام لیا

سمجھاؤ اپنے شوہر کو یار، مجھے دس پندرہ لاکھ کا چیک دے دو بس! ویسے بھی تمہارے

پاس کونسا پیسوں کی کمی ہے

وہ نبیشہ سے مخاطب ہو کر بولی۔۔

رحم کرو یار، کیوں پیچھے پڑ گئی ہو۔۔ ویسے بھی تمہارے والے کے پاس کون سے کم پیسے

ہیں!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لفظوں پر زور دے کر کہتی اسے باور کروانے لگی

دیکھو تو زرا اس بے وفا کو، نکاح ہوا نہیں آگئی میدان میں تم اپنے شوہر کی سائیڈ لینے!

وہ حیرت سے گرتے گرتے بچی

یشم ہکا بکا دونوں کا منہ دیکھنے لگا۔۔

یہ۔۔۔ کونسی زبان ہے؟؟؟

وہ قدرے بے چارگی سے ان دونوں کامنہ تکنئے لگا

'اردو'۔۔ اور سنو پیسے نکالوں ورنہ میں جانے نہیں دوں گی، بتا رہی ہو پہلے ہی

وہ تڑخ کر بولی

،،؟؟؟ اُرو؟؟؟

وہ عجیب سا منہ بنا کر بولا

بعث میں مت پڑو ایمان۔۔ ویسے بھی تم نے کونسا دودھ پلائی کی رسم نبھائی جو پیسے

مانگ رہی ہو!  
NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ برہم ہوئی

تو کوئی بات نہیں تم پیسے مت دو۔۔ چیک دے دو

وہ بھی انا تھی اپنے نام کی ایک جھٹ سے تجویز پیش کی

یشم بے چارہ ان دونوں کامنہ دیکھ کر رہ گیا۔۔

یہ کیا مانگ رہی ہے نبیشہ؟؟؟



پوچھو گے میں پھر بتاؤ گی ایسے تو ساری رات کٹ جائے گی۔۔ ہے نا؟؟؟  
 پھر تم لوگوں نے اس رات کے لئے کچھ پلین بھی کیا ہو گا ظاہر ہے۔۔ تو میں نہیں  
 چاہتی تمہارے بلینز خراب کروں چلو اب دو بھی۔۔۔  
 وہ ایک ہی رو میں بولنے کے بعد طویل سانس لینے لگی  
 لیشم کو جو سمجھ آیا وہ بس اتنا کہ نبیشتہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے پیسے دے؟  
 لیکن انا چاہتی تھی کہ لیشم اسے پیسے دے۔۔  
 اس کا دماغ گھومنے لگا تو شرائے ہاتھ اشارے سے بلاتا فوری طور پر چیک کا انتظام کرنے  
 کہنے لگا۔۔۔

انا خوشی سے بچوں کی طرح تالیاں بجانے لگی۔۔۔

نبیشتہ اسے گھور کر رہ گئی مگر وہاں پر واہ کسے تھی۔۔۔

چلو، اب آپس کی کچھ باتیں ہو جائیں!

وہ اپنے نشست چھوڑ کر لیشم کے قریب صوفے پر ٹک گئی۔۔

جی۔۔۔ میں سن رہا ہوں؟؟؟

وہ تعجب سے مسکرایا

کیا چیز تھی وہ؟؟؟

میں کیسے یقین کروں کہ تم میری بہن کو خوش رکھو گے۔۔۔؟؟

وہ آنکھیں مٹکانے لگی۔۔۔

ایماااااااااا۔۔۔ نبیشہ نے خوشمگین نگاہوں سے اسے گھورا

تم چپ رہو، بڑے بات کر رہے ہو تو بیچ میں ٹانگ نہیں اڑاتے!

وہ بزرگوں کے سے انداز میں اسے جھاڑ پلاتی ہوئی بولی

یشم بے اختیار ہی ہنسا

اور سنو۔۔۔ اگر میرے کانوں کو یہ خبر ملی کہ تم نے میری بہن کو دکھی کیا۔۔۔ تو تم جانتے

نہیں میرا ہونے والا شوہر بہت بڑا غنڈہ ہے یہاں کا۔۔۔ تمہیں اس سے بہت پٹوائوں

گی! وہ جھک کر اسکے کان میں کہتی اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔۔۔ یشم کے لبوں سے جاندار قہقہہ

برآمد ہوا۔۔۔

نبیشہ نا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

تبھی شرائے نے چیکیشم کے حوالے کیا۔۔ جو اس نے فوراً سے پہلے اس کے ہاتھ میں  
تھما دیا

خوش رہو۔۔ بکوووو

وہ فلائنگ کس ان کی جانب اچھالتی ہوئی جھوم اٹھی۔۔ دور کھڑی رومیصہ نے  
مسکراتے ہوئے نفی میں سر جھٹکا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیشہ کی رخصتی ہو چکی تھی وہ یشم کے ہمراہ اسکے گھر چلی گئی۔۔ شرائے باقیات سمیٹ  
رہی تھی۔۔

وہ بھی ڈرائیور کو کال کرنے بعد ٹیرس پر آگئی۔۔

ٹھنڈی تخی بستہ ہوائیں اس کے وجود سے ٹکرائیں تو اس نے جھر جھری سی لی۔۔

وہ آنکھیں بند کیئے سکون کی سانسیں لینے لگی۔۔

جب کسی احساس کے تحت اس نے رخ موڑا تو وہ یمان تھا

میں تو آنکھیں بھی نہیں بند کر سکتا۔۔

کیونکہ جب بھی آنکھیں بند کرتا ہوں مجھے تم ہی تم دکھائی دیتی ہو۔۔

وہ بے بس سا ہو کر اسے دیکھے گیا۔۔

ملگجے سے اندھیرے میں اسکا متمتاتاد لفریب چہرہ دیکھ کر یمان کا دل مچلنے لگا۔۔ آوارہ

ہوائیں اسکے بالوں سے کھیل رہی تھی

اسکے بالوں کو چھونے کی چاہ دل میں شدت پلنے لگی۔۔ وہ اسکی پُرتپش نگاہوں سے

واضع طور پر کنفیوز ہو کر رخ موڑنے لگی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے لگتا ہے مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے !

وہ اسکے دلفریب چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے آخر کار بول پڑا۔۔ جو بات اسکے

دل کو پریشان کیئے ہوئے تھی

اس شدت بھرے انکشاف پر رومیصہ نے بے اختیار اسے دیکھا۔۔ اسکی آنکھیں

لفظوں کی عکاسی کر رہی تھی۔۔

وہ محبت کیسے کر سکتا تھا؟؟ وہ تو اسے پسند نہیں کرتا تھا۔۔ اسے جان سے مار دینے کے در



پہ تھا پھر اچانک محبت۔۔۔ اور پھر وہ بھی تو اسے طلاق دینے والی تھی! اس نے  
دھڑکتے دل سے سوچا۔۔

وہ ٹکڑی باندھے اپنی سرخ آنکھیں اس پر ٹکائے ہوئے تھا۔۔۔ بے ساختہ آگے بڑھا اور  
اسکے گرد بازو جمائل کر کے سینے سے لگایا۔۔۔ اسکی سانسوں میں سکون سا اترنے  
لگا۔۔۔

وہ بے حس و حرکت کھڑی رہی

کیا واقعی اسے چھوڑ دے گی وہ؟؟؟  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
اس نے گہرا کر پہلو بدلا۔۔۔ ساتھ ہی اسے دور دھکیلا۔۔۔ پلیز مجھے ایک موقع دو  
۔۔۔ یہ عارضی تعلق نہیں چاہیے مجھے۔۔۔ مجھ سے سانسوں کا تعلق رکھو چاہے مجھ  
سے نفرت کرو تو بھی محبت تو بھی آخری سانس تک کرو!

وہ اسکے چہرے پر ہتھیلیاں جماتا ہوا بے چین سا ہو کر بولا۔۔۔

تم خود کو بدل نہیں سکتے ایمان۔۔

اور ایسے میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی!



میں کوشش کرونگا !

اس نے کچھ توقف کے بعد خود کو کہتے ہوئے سنا۔۔۔ رومیصہ کی آنکھیں جھلملائیں

--

کم از کم اسکامان تو رکھ لیا تھا۔۔۔

اگر وہ کوشش کر سکتا تھا! تو اسے بھی کوشش کرنی چاہیے تھی اسکی دی گئی تکلیفیں  
معاف کر کے زندگی میں آگے بڑھنے لگی۔۔۔ وہ نرمی سے اسکے آنسو پونچھنے لگا۔۔۔

میری نظروں سے بہت سی عورتیں گزری ہیں مگر۔۔۔ تم ان سے بہت الگ ہو، حتیٰ  
کہ سادگی میں بھی انتہائی حسین لگتی ہو !

اس نے صاف گوئی کام لیتے ہوئے ہولے سے کہا۔۔

مثلاً؟ کیسی عورتیں؟

اس نے لرزاں پلکیں پیمان کی جانب اٹھائیں تھی۔۔

اسے معلوم نہیں تھا وہ اس قدر ساحرانہ شخصیت کا مالک تھا۔۔۔ وہ اسکی فسوں میں جکڑ

کر رہ گئی۔۔

عورتیں؟؟؟ وہ بری طرح چونکا۔

اسکے خیالوں سے کسی عورت کا وجود گزرا۔!

اگر رومیصہ کو اس کے بارے میں علم ہوا تو وہ کیا کرے گی؟؟؟

وہ گھبرا کر اس سے دور ہوا۔۔

اور دل کے لاکھ تڑپنے پر بھی اسکے قریب نہیں جاپایا۔۔

کیا ہوا؟؟؟ وہ حیران ہوئی

آ۔۔ آہمہمم۔۔ ک۔۔ ک۔۔ کچھ نہیں

وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔۔

رومیصہ کو عجیب سا لگا

چلیں۔۔۔؟؟؟ وہ کچھ عجیب سے انداز میں بولا

سب۔۔۔ ٹھیک ہے نا؟ وہ فکر مند ہوئی۔۔

ہاں! وہ پر سوچ انداز میں سر ہلانے لگا

وہ سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔۔۔ اس نے ڈرائیور کو جانے کا حکم دیا اور اسکی طرف  
 دروازہ کھولا۔۔ وہ ایک نظر اس پر ڈال کر خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔  
 بدلائواتنی جلدی اس پر اثر کرے گا سے اندازہ نہیں تھا۔۔ وہ گھوم کر فرنٹ سیٹ آ  
 بیٹھا۔۔۔۔

پتا ہے اسکا کیا مطلب ہے؟؟؟

یا تو عورت نئی ہے یا گاڑی !

اور میں جانتا ہوں اس \*\*\*\* کی نظر میں عورت کی ایک ٹکے کی بھی اوقات نہیں  
 ہے !

دور کہیں بلڈنگ کے ٹیرس پر دو آنکھیں دور بین سے انکا مطالعہ کر رہیں تھی۔۔ ان  
 دونوں نفوسوں کے میں سے ایک نے کہا۔۔۔

سمجھ گئے نا تم؟؟؟

ڈیوائس نے آنکھوں سے دور بین ہٹائی

ہاں، مگر ہم یہاں بحرام کے لئے آئے تھے

اسکا ساتھی چونکا۔۔

وہ بھائی میرے بھائی جسپر کا قاتل ہے، تمہیں کیا لگتا ہے میں اسے ایسے ہی چھوڑ دوں گا!

اسکے خاندان کا ایک ایک فرد اُسکے خون کی قیمت چکائے گا، وہ بیوقوف باکسر، اُسکی نئی

نویلی دلہن، یہ، اسکی بیوی اور بحرام!

وہ زہریلے لہجے میں بولا۔۔۔

نشانہ لگاؤ!

اگلا حکم ملنے پر اسکا ساتھی ایک آنکھ دبائے نشانہ لگانے لگا۔۔

چہ۔۔۔ اس پر لگاؤ

اس نفی میں سر ہلاتے ہوئے بندوق کی نوک یمان سے ہٹارو میصہ کی جانب موڑ دی

نشانہ سادھ کر جیسے ہی گولی چلائی۔۔ خوش قسمتی سے گاڑی آگے بڑھ گئی۔۔

ڈیم اٹ! اپنا وار خالی جانے پر وہ تمللا کر فون ملانے لگا۔۔

اسکے پیچھے جائو اور، ان دونوں کو مار دو!

اگر ناکام لوٹ تو یاد رکھنا، کھال ادھیڑ دوڑنگا تمہاری۔۔

وہ گرجدار آواز میں کہتا فون بند کرنے کے بعد دور بین آنکھوں کے سامنے جمانے لگا

---

ان کے اگلے نشانے پر بحرام تھا۔۔

تم چینیج کر لو، مجھے زرا کچھ کام ہے۔۔

میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں !

وہ اسکا گال تھپتھپاتا سے گھر ڈراپ کرنے کے بعد نہ جانے کہاں چلا گیا تھا۔۔

اس نے چینیج کرنے کے بعد ڈھیلا ڈھالا لباس پہنا اور نیچے آگئی۔۔ شرانے کھانا لگا رہی

تھی۔۔ وہ اسکی مدد کرنے لگی۔

۔۔ یشم اس وقت کہاں گیا ہوگا؟؟؟

س نے گھڑی پر وقت دیکھارات گہری ہونے والی تھی۔

مس تاتیہ کے پاس ہوں گے !

اور کہاں جاسکتے ہیں،

وہ افسردگی سے مسکراتی کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

نبیشہ کے سامنے انکا خوبصورت سی شخصیت گردش کرنے لگی۔۔ انکی ناگہانی موت پر اسے خود ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔۔ وہ یشم کے جذبات سمجھتی تھی۔۔

اس نے بمشکل دوچار لقمے لئے۔۔ اور اپنے کمرے میں آگئی۔۔ یشم ابھی تک نہیں آیا تھا۔ اسے اب پریشانی ہونے لگی تھی۔۔ وہ فون کی جانب بڑھی تھی کہ وہ کمرے میں

برآمد ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں تھے تم؟؟؟ وہ نرمی سے گویا ہوئی۔۔

اسکے حرکت کرتے تھے۔۔

یہیں تھا۔۔ وہ رخ موڑ کہتا زبردستی مسکرایا اور کوٹ اتارنے لگا۔۔

جھوٹ مت بولو!! اسکا طمینان بھر انداز سے پریشان کر گیا۔۔

وہ رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگا

تم تاتیا نا کے پاس تھے! اس میں چھپانے والی کیا بات ہے! اسکے لہجے میں اپنائیت تھی





مگر میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔

جانتا ہوں میں تمہارے جتنا صبر اور برداشت والا نہیں ہوں۔۔۔ مگر میں کوشش کر رہا ہوں تمہارے قابل بننے کی۔۔۔ امید ہے تم میری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کر دو گی۔۔۔

وہ بہت مان سے بولا۔۔۔

اس قدر محبت اور مان پر اسکی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔

کیا۔۔۔ کچھ غلط کہا میں نے؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گڑ بڑا گیا

اس نے نفی میں زوروں سے سر جھٹکا۔۔۔

ڈر ادیتی ہو تم مجھے! وہ خفگی سے بولا۔۔۔

کچھ کھانوں گے؟؟؟

وہ یاد آنے پر پوچھنے لگی۔۔۔ اس نے شاید صبح سے ہی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

کھانے کی بھوک کس کمبخت کو ہے !

وہ معنی خیزی سے کہتا بہرکا بہرکا سا اسکی جانب جھکا۔۔۔

وہ لوگ زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ

فضا میں چھائے سکوت میں گولیوں کی آوازیں گونجنے لگی۔۔۔ غالباً وہ ان پر گولیاں  
برسا رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ان کی گاڑی تک رسائی حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔۔۔

ان حرامزادوں کو کسی طور سکون نہیں ہے !

وہ کبھی ڈرائیونگ پر دھیان دیتا تو جھک کر اپنے آپ کو اندھنا دھند چلتی گولیوں سے

بچانے لگا۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے ???

وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر نیچے جھک گئی۔۔۔

اوہ واہ، کتنا اہم سوال پوچھا ہے نا تم نے؟

کیا ہو رہا ہے !

دراصل میں بہت مشہور ہو گیا ہوں اور یہ کچھ میرے فینز ہیں جو ملنے کی چاہ تڑپ رہے

ہیں !

وہ تنزیہ نظروں سے گھورتا ہوا بولا

یہ مذاق کا وقت ہے؟؟؟

وہ بھڑکی ساتھ گردن گھما کر پیچھے دیکھنا چاہا۔۔

وہاں مت دیکھو

وہ اسکی گردن موڑتا برہمی سے بولا۔۔۔

تم کچھ کرتے کیوں نہیں ہو؟؟؟ وہ چیخنی

کیا کروں بیگم؟؟؟

وہ ازلی لاپرواہی سے بولا۔۔۔

حد ہو گئی ایمان، پولیس کو بلاؤ،

میں تمہارے ساتھ بے موت مرنا نہیں چاہتی !

وہ غصے سے بھڑک اٹھی۔۔

ابھی بلاتا ہوں،

وہ کہتے ہوئے ونڈوا سکرین سے باہر جھانکتا

اپو پولیس پولیس اچلانے لگا۔۔

رومیصہ نے حیرانگی اور غصے سے اسکی یہ حرکت دیکھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟

تم نے خود تو کہا ہے پولیس کو بلاؤ !

وہ کندھے اچکا کر مزے سے بولا۔۔۔

تم سے تو کچھ کہنا ہی فضول ہے،

گاڑی روکو مجھے ابھی کے ابھی اترنا ہے !

وہ کہتی ہوئی دروازہ کھولنے۔۔

ارررے۔۔۔ پاگل ہو گئی ہو کیا !

وہ بوکھلا کر کہتا اسکا دروازے سے ہاتھ ہٹانے لگا۔۔

تمہیں کسی بات کی پرواہ ہے بھی یا نہیں؟؟؟

وہ دانت پیس کر بولی۔۔ اسے اب غصہ آنے لگا تھا۔

ہے نا! تمہاری پرواہ ہے تبھی کچھ نہیں کر رہا،

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Fiction | Books | Urdu | English |

ورنہ تم جانتی ہوں میں انکا حشر نشر کر چکا ہوتا اب تک!

وہ دھیرے سے بولا

جبکہ رومیصہ کو چچی لگ گئی

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکا سیٹ بلیٹ باندھا۔ اور گاڑی کی اسپید فل اسپید میں بھگاتے

ہوئے پوش علاقے کی جانب موڑ دی۔۔ اسکے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھارات کے

اس وقت ان حالات میں وہ رومیصہ کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔۔

تم یہیں روکو، میں آتا ہوں

وہ گاڑی روک کر اسے ہدایت دیتا آگے بڑھا۔

اور بیل پر انگلی جمائی۔

ہمیشہ کی طرح وہی خوبصورت سی لڑکی برآمد ہوئی۔

اس پیار بھری نظروں سے اسے سر تا پا دیکھا۔

مجھے ایک رات یہاں ٹھہرنے کے لئے جگہ چاہیے!

وہ مدھے کی بات پر آیا۔

تم جتنی راتیں چاہو۔

اپنی بیوی کے ساتھ۔

اسکے اگلے الفاظ سن کر اس لڑکی نے زہر بھری نگاہوں سے اسکے پہلو سے جھانک کر

رومیصہ پر ایک نظر ڈالی اور ایک طرف ہو گئی۔

آجائو۔

وہ اسکے اشارے پر گاڑی سے نکل آئی۔۔

بلاکاسرد موسم تھا۔ مگر لائونج میں قدم رکھتے ہی گرم ماحول نے انکا استقبال کیا۔۔

جسکی وجہ انگلیٹھی میں جلتے کونلے تھے۔۔

اسکرین پر کوئی بے ہودہ سی فلم چل رہی تھی۔۔

بائول میں ڈرائے فروٹس اور شراب کی بوتل پڑی تھی۔۔

وہ ٹھہر کر ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھی۔۔

اور وہ لڑکی اسکا۔۔

یہاں نے گاڑی پارک کرنے بعد لائونج کا رخ کیا تو

اسے اس لڑکی کی نگاہیں انتہائی بری لگیں۔۔

زرا یہاں آؤ؟ تم سے بات کرنی ہے!

وہ گردن کو دائیں بائیں جھٹکتا دانت پیس کر بولا۔۔ رومیصہ نے ایک نظر اسے اور پھر

لڑکی کو دیکھا۔۔



اور خاموشی سے رخ موڑ لیا۔

اس کے قدم کچن کی چوکھٹ پر پڑے بھی نہیں تھے

کہ میمان نے دبوچ کر اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔

اگر اسکے سامنے تم فضول باتیں کہیں!

تو میں تمہاری کھال ادھیڑ دو گا!

وہ دھمکی بھرے لہجے کہتا دہ دہہ غرایا۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Drama | Poetry | Gossip | Fiction | Urdu | English

وہ اگلے ہی پل اسے چھوڑ کر لائونج میں آ گیا۔

کھانا کھاؤ گی؟؟ اسکے پوچھے جانے پر رومیصہ نے آہستگی سے سر ہلایا

تم کھانا لگاؤ ہمارے لئے،

میں کچھ ادھورا کام پورا کر کے آتا ہوں!

وہ خطرناک ارادے لئے آستینیں کمنیوں تک موڑ کر گن نکال کر ٹیبل پر رکھنے لگا۔

جاؤ بھی، میری بیگم کو بھوک لگی ہے!

وہ ایک مسکراہٹ اسکی جانب اچھال کر لڑکی سے مخاطب ہوتا باہر نکل گیا۔۔

رومیصہ نے کن اکھیوں سے اسکی پشت کو گھورا وہ اسکے سامنے کچھ زیادہ ہی فری ہو رہا تھا؟؟؟

اس نے سر جھٹک کر ٹی وی کی جانب توجہ مبذول کر لی۔۔

مگر اسکا دھیان بھٹک بھٹک کر یمان کی جانب جا رہا تھا۔۔ وہ اٹھ کر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی

تبھی اسکی نظر پورچ میں کھڑی گاڑی پر پڑی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے زہن میں جھماکا سا ہوا۔۔

وہ یقیناً ان لوگوں کے پیچھے گیا ہوگا۔۔

وہ بے چین سی ہونے لگی،

وہ اپنی گن بھی یہیں چھوڑ گیا تھا

کیا مصیبت ہے، یہ شخص اتنا سکون سے کیسے رہ سکتا ہے!

وہ پیر پٹختی واپس صوفے پر آ بیٹھی۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ واپس آیا تو اسکے بال بکھرے ہوئے پیشانی سے خون کی لکیریں  
چہرے سے ہو کر گردن میں جذب ہو رہی تھی۔۔

اس نے سختی سے لب بھینچے وہ چاہ کر بھی اپنی پریشانی اس پر واضح نہ کر سکی۔۔

وہ واٹر روم کی جانب بڑھا چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے کے بعد اس نے ٹاول سے منہ  
رگڑا اور لائونج کا رخ کیا۔۔ آرام دہ انداز میں صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
کہاں گئے تھے تم؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے سر سری سا پوچھا۔۔

دیکھنا چاہ رہی تھی وہ کہاں تک سچا تھا۔

یمان نے ایک سپاٹ نظر اس پر ڈالی اور جواب دیئے بغیر رموٹ اٹھا۔۔

یہ اچھا طریقہ ہے،

وہ جل کڑھ کر سوچنے لگی۔۔

اسکے بعد ان لوگوں نے کھانا کھایا اس دوران وہ لڑکی والہانہ نگاہیں یمان پر جمی ہوئی محسوس کر سکتی۔۔۔ مگر خاموش رہی۔۔۔

ہو سکتا تھا وہ آپس میں دوست ہوں؟

اس نے اندازہ لگایا۔۔۔

کافی پیو گے تم؟

وہ کچن کی طرف بڑھتی ہوئے رک کر یمان سے مخاطب ہوئی۔۔۔

اسے کافی کی طلب ہو رہی تھی۔۔۔

وہ کافی نہیں پیتا! میرے لئے بنا دینا پلیز،

یمان نے بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ وہ لڑکی کتاب سے چہرہ ہٹا کر بولی۔۔۔

رومیہ نے ستائشی نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔

وہ لوگ کافی کچھ جانتے تھے ایک دوسرے کے بارے میں۔۔۔ اسکے جانے کے بعد وہ

اٹھا اور صوفے پر اسکی جانب جھکا۔۔۔

تمہیں کونسی زبان سمجھ آتی ہے؟؟؟

وہ دبہ دبہ گر جا۔۔

پیار کی۔۔

وہ مسحور سی ہو کر کہتی اسکی بیسڑ کو چھونے لگی۔۔ اسکا دماغ پلوں میں گھوما۔۔

مگر فون کی رنگ ٹون نے اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔۔ وہ فون کان سے لگاتا

ان سے دور ہوا۔۔

رومیصہ نے ایک نظریمان پر ڈالی اور کافی کاکپ اس لڑکی جانب بڑھایا۔۔

جو اسکی پشت کو گھور رہی تھی۔۔۔

ہاں مارشل؟؟؟

اگلے لمحے جو انکشاف اس پر ہوا۔۔

وہ حیرت سے مڑ کر رومیصہ کو دیکھنے لگا۔۔

اس نے فرمان کے اسٹڈی میں لگے کیمروں کی فوٹج چیک کرنے کو کہا تھا۔۔



الیکٹریٹیڈرہ۔۔۔

اوہ !

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی

انکی گفتگو سے تنگ آکر وہ اطراف کا جائزہ لینے لگا۔۔۔ حالانکہ یہ چیزیں اسکے لئے نئی  
نہیں تھیں۔۔۔

اس نے یونہی رومیصہ کے ہاتھوں سے کپ لیا اور لبوں سے لگا لیا۔۔۔ رومیصہ نے  
برہمی اسکی حرکت کو دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرتی کیا ہو تم؟؟؟

اسکے اگلے سوال پر وہ لڑکی چونکی۔۔۔

جبکہ یمان کو زور کا اچھو لگا۔۔۔

نہ جانے یہ پہلی بار کافی کا زائقہ چکھنے کا نتیجہ تھا یا اسکے سوال کا۔۔۔

اب سوال یہ تھا کہ اس سوال کا جواب کیا تھا؟؟

تمہیں جواب خاصا پسند نہیں آئے گا، اسلئے رہنے دیتے ہیں!

اس لڑکی نے یمان پر گویا احسان کیا۔۔

بہت کڑوی ہے!

یمان نے کافی کاکپ دوبارہ اسکے ہاتھوں میں دیا۔۔۔

وہ تو الجھ کر رہ گئی تھی ان دونوں کے بیچ۔۔

خیر۔۔۔ میں سونے جا رہی ہوں تم چاہو تو صوفے پر سو جاؤ،

اور تم۔۔۔ میرے کمرے میں سو سکتے ہو!

وہ اسے جلا کر جاچکی تھی۔۔۔۔

رومیصہ بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔۔

جاؤ تمہیں اپنا کمرہ آفر کر رہی ہے!

وہ شرارت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔

لعنت ہے



یمان کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

کس پر؟؟؟ اس نے ہنستے ہوئے پوچھا

مجھ پر، جو میں یہاں آیا

وہ بہت تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اٹھا اور گارڈن کا رخ کرنے لگا۔

رومیصہ نے سر جھٹکتے ہوئے خالی کپ کچن میں رکھا اور کمفرٹ برابر کرتی لیٹ وہ بہت تھک چکی تھی۔

اسے لیٹتے ہی نیند نے آیا۔

یمان پریشانی کے عالم چکر کاٹنے لگا۔

اسنے مارشل کو فرمان کی اسٹڈی کی فوٹیج چیک کرنے کو کہا تھا۔۔۔ قتل کے وقت مقابل

بلڈنگ شیشے کے پار ابھرتے عکس سے انہوں نے اندازہ لگایا تھا

جیسے وہ نسوانی وجود تھا۔۔۔

وہ کوئی مرد نہیں بلکہ عورت تھی۔۔۔

ایسا مارشل کا کہنا تھا۔۔

وہ لڑکی رومیصہ تو ہر گز نہیں ہو سکتی تھی۔۔

کیونکہ اُس وقت وہ اسکے پاس تھی۔۔

تو پھر کون تھی وہ؟؟؟؟

سوچ سوچ کر اسکے دماغ کی شریانیں پھٹنے کے قریب تھیں۔۔۔ مسلسل ڈرائیونگ

کے باعث اسکے کندھے کا زخم درد کرنے لگا تھا۔۔

وہ مارشل کو دوبارہ کال کرنے والا تھا کہ

اسے اپنی گردن لمس ہونے لگا۔۔۔

وہ پلٹا تو اسکے تاثرات سخت ہوئے۔۔

تمہاری بیوی سوچکی ہے !

وہ اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگی۔۔

تو؟؟؟؟ اسکا لہجہ آتش بار ہوا۔۔

تو کیا خیال ہے۔۔۔

کہتے ہوئے اسکے گلے با نہیں ڈالیں۔۔۔

یمان کا صبر جواب دے گیا اس نے اُسے اٹھایا اور پوری قوت سے کچھ قدم کی دوری پر  
سوئمنگ پول میں پھینک دیا۔۔۔ پانی میں ارتعاش سا پیدا ہوا۔ ساتھ اسکی چیخیں بلند  
ہونے لگیں۔۔۔

رومیصہ ہڑ بڑا کراٹھ بیٹھی اور اطراف کا کائرہ لینے لگی جب اسکی نظر سوئمنگ پر پڑی  
۔۔۔ تو وہ حیران رہ گئی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
مجھے باہر نکالو مجھے تیرنا نہیں آتا۔۔۔

وہ چیخی چلاتی پانی میں ہاتھ مارتی خود کو ڈوبنے سے بچانے لگی۔۔۔

تبھی تو پھینکا ہے۔۔۔

وہ مزے سے کہتا لاونج میں آگیا۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے یمان؟؟؟ تمہارا دماغ تو درست ہے؟

تم نے اسے پانی میں کیوں پھینکا!

وہ قدرے بلند آواز میں چیختی۔۔۔ کوفر ٹرہٹانے لگی۔۔۔

اس نے کھانا اچھا نہیں بنانا !

وہ ازلی انداز میں کہتا صوفے پر پھیلا۔۔۔

کیا؟؟؟ رومیصہ کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔

لڑکی کے چیخنے کی آواز پر وہ فوراً سے پہلے بھاگی۔۔۔

اور ہاتھ بڑھا کر اسکی مدد کرنے لگی۔۔۔ اتنے ٹھنڈے موسم میں سوئمنگ پول میں بھینگنا بھی خود خوشی کے مترادف تھا۔۔۔ بے چاری سردی سے کانپ رہی تھی۔۔۔

اسے یمان پر بے جا غصہ آیا۔۔۔ اور یمان کو اس پر۔۔۔

آئی بڑی رحم دل شہزادی۔۔۔

وہ جل کٹے لہجے میں بڑبڑاتا آگے بڑھا اور اسکی کلائی کھینچتا اپنے ساتھ ایک کمرے میں

لے آیا

ساتھ ہی کمرہ لاک کر دیا۔۔۔

تم بہت غلط حرکت کی یمان !

وہ تپ کر بولی۔۔

ہاں جو وہ کر رہی تھی اس حرکت کا شمار تو جیسے معزز حرکتوں میں ہوتا ہے !

وہ خفگی سے گھورتا بیڈ پر گر سا گیا۔۔

تم صوفے پر سوئو گے ! وہ حتمی انداز میں بولی

صوفہ تمہارے سائز کا ہے۔۔

یمان نے ایک نظر اس پر اور پھر نظر صوفے پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

رومیہ خشمگین نگاہوں گھورنے لگی

میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی شیر کر سکتا ہوں جانِ من مگر بیڈ نہیں چلو شتاباش وہاں

سو جائو۔۔

وہ اسے بچوں کی پچکارتا ہوا دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

وہ پیر پٹختی صوفے کی جانب بڑھی۔۔

یہ کیا ہے؟؟؟

وہ بڑے ہی نازوں میں چیک موڑ کر پائوچ میں ڈال رہی تھی بھرام کی آواز پر چونک کر  
مڑی۔۔

محنت کی کمائی۔۔

وہ اترا کر بولی۔۔۔

اچھااا۔۔ یاں یوں کہو کہ تم نے یہ اینٹھے ہیں کسی سے! وہ تنزیہ گویا ہوا۔۔

اینٹھنا کیا ہوتا ہے؟ وہ انجان بنی۔۔

چلو۔۔۔ اب

بھرام نے نفی میں سر جھٹکتے ہوئے اسے باہر کاراستہ دکھایا۔۔ اسے کچھ غیر معمولی لگ  
رہا تھا مگر انا ساتھ تھی اسلئے وہ نظر انداز کر گیا۔۔

کوئی اتنا بورنگ کیسے ہو سکتا ہے!

وہ بڑبڑاتی ہوئی کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔۔۔

کچھ کہا تم نے۔۔

بحرام نے سرسری سا پوچھا۔۔

ہاں نا۔۔ میں یہ سوچ رہی تھی کہ تم اسی طرح بورنگ رہے تو مجھے اس معاملے بہت

کچھ سوچنا پڑے گا!

وہ جل کر بولی



مثلاً؟

اس نے لب دبائے

مثلاً کہ مجھے تم جیسے اِن رومینٹک شخص سے شادی کرنی چاہیے یا نہیں۔۔ مثلاً تم

میری باتوں کو غور سے سنو نہ براداشت کرو وغیرہ وغیرہ

بات ختم کر کے اس نے لمبی سانس لی۔۔۔

اور بحرام کی طرف دیکھا تو اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔ وہ اسکی بات پر دھیان دینے کے

بجائے فون پر کچھ تیزی سے ٹائپ کر رہا تھا اور ڈروائیونگ پر دھیان دینے کے ساتھ

ساتھ باہر بھی اسکی نظر تھی۔۔۔

میں نے کیا کہا تم نے سنا؟؟؟

اس نے قدرے غصے سے اسکے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔۔۔ بحرام نے تحمل سے سر

جھٹکا ساتھ ہی گاڑی کو بریک لگا دی۔۔۔

تم مجھے مسلسل اگنور کر رہے ہو؟؟؟

اسکی آنکھیں جھلملائیں۔۔۔

میں تمہیں اگنور کر سکتا ہوں بھلا۔۔۔

وہ نرمی سے اپنا فون واپس لیتا ہوا بولا۔۔۔

اس کے خفگی سے گھورتے ہوئے رخ موڑ لیا۔۔۔

بحرام نے بمشکل لب دبائے۔

چلو کافی پیتے ہیں !

وہ محتاط سا اطراف میں نگاہ ڈال کر بولا۔۔۔



اسکا شک سہی تھا کوئی اسکا پیچھا کر رہا تھا۔۔

اسکے پاس ایک ہی راستہ تھا وہ انا کو کافی شاپ کرا نہیں ٹھکانے لگانے کا بندوبست کر سکتا تھا۔۔۔

کافی کیوں؟

اسکی اچانک فرمائش پر وہ اسے شکی نگاہوں سے گھورنے لگی۔۔۔

کم آن انا۔۔۔۔

وہ کوئی لمبی چوڑی وضاحتیں دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔

کم آن انا۔۔

وہ اسکی نقل اتارتی گاڑی سے نکل آئی۔۔

اس کے انداز پر بھرام نے بمشکل قہقہہ روکا۔۔

کیفے میں اس وقت کافی رش تھا۔۔

بھرام نے سکون کا سانس لیا کم از کم وہ یہاں محفوظ تھی۔۔

مگر کچھ پر اسرار شخص کو یہاں وہاں نظریں دوڑاتے دیکھ کر اس نے زور سے مٹھی ٹیبل پر ماری۔۔

مینیو کارڈ دیکھتی انانے چونک کر اسے دیکھا۔۔

وہ ویٹر کو کافی کے ساتھ کیس کا آرڈر دیتی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

تم کافی انجوائے کرو میں بس ابھی آیا۔۔

وہ اپنا کوٹ اتار کر اسکے کندھوں پر پھیلاتا ہوا بولا اور آگے بڑھ گیا۔۔

اسے کچھ اندازہ ہو رہا تھا وہ اسے یہاں کیوں لایا تھا۔۔ گھنٹے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا

وہ دوبار کافی پی چکی تھی مگر بحرام ابھی ابھی تک نہیں آیا۔۔

اسے اب کوفت ہونے لگی۔۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تبھی وہ اسے آتا نظر آیا۔۔

تم اس لئے مجھے یہاں لائے تھے۔۔؟؟

وہ خفگی سے بولی۔۔

سوری۔۔۔

وہ معصوم سی شکل بنا کر بولا۔۔

کہاں گئے تھے تم؟ وہ شکی نگاہوں سے گھورتی بولی۔۔ کچھ چاہنے والے مل گئے تھے

بس۔۔۔

جو مجھ سے ملنے کے لئے ہر دم تڑپتے رہتے ہیں۔۔

وہ بظاہر مسکرا کر بولا۔۔۔

چاہنے والے۔۔۔!! یا۔۔۔ چاہنے والی؟؟؟

اس نے بڑھ کر اسکے ماتھے بکھری لٹھیں ایک طرف کیں۔۔۔

غالباً وہ اسے باور کروانا چاہتی تھی کہ وہ اتنی بھی بیوقوف نہیں۔۔۔

وہ بے ساختہ مسکرایا اسکے انداز پر۔۔۔

مجھے سب پتا ہے۔۔۔

وہ جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔ بھرام اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ اسکے سینے پر سر رکھے محو خواب تھی۔۔۔

وہ بے ساختہ مسکرایا۔۔۔

گڈ مورنگ۔۔۔

وہ بو جھل آواز میں اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔

نبیشہ نے زبردستی آنکھیں کھولیں اور سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ تو وہ محبت بھری

نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ بے ساختہ اس سے دور سرکی۔۔

اور کمفرٹناک تک کھینچ لیا۔۔

وہ بے ساختہ ہنسا۔۔

چلو آج تمہیں اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنا کر کھلاتا ہوں !

وہ کہنی کے بل اونچا ہوا۔۔ انگلیوں کے پوروں سے اسے بال سہلانے لگا۔۔۔

تمہیں کہنا چاہیے کہ تم ابنوا کر مجھے کھلاؤ گے !!

وہ تنقیدی نظروں سے گھورتی ہوئی بولی۔۔

ایک ہی بات ہے۔۔۔

اس نے کہتے ہوئے جھک کر اسکی پیشانی پر لب جمائے۔۔

ہٹوووووو۔۔۔

نبیشہ نے ہنستے ہوئے اسکے سینے پر ہاتھ جما کر اسے دوڑدھکیلنا چاہا۔۔ تبھی اسکی نظر غیر

ارادی طور پر اسکے سینے پر آڑی ترچھی لکیروں پر پڑی۔۔۔

یہ کیا ہوا؟؟؟

وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی۔۔

یشم کا مسکراتا چہرہ ماند پڑا۔۔۔

وہ فوراً سے اسکے ہاتھ ہٹانا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

آہمممم۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ چوٹ لگ گئی تھی!

وہ کچھ توقف کے بعد رک رک کر بولا۔۔

اوہ۔۔۔

نبیشہ نے بھنویں سکیرٹیں۔۔

یہ چوٹ کہیں سے نہیں لگ رہی تھی؟ یا شاید وہ بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔

وہ پھکی سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتا واشروم میں گھسا۔۔ وہ اس سے جھوٹ نہیں

بولنا چاہتا تھا مگر سچ بھی نہیں کہہ پارہا تھا۔۔ اس نے بال سمیٹے اور اٹھ کر پردے ایک

طرف سرکا دیئے۔۔۔ بانہیں پھیلا کر صبح کا استقبال کرنے لگی۔۔۔ آج اتنے وقتوں

بعد وہ سکون محسوس کر رہی تھی۔۔ سب ایک خواب سا لگ رہا تھا۔۔

وہ ٹاول سے سر رگڑتے ہوئے واشروم سے باہر آیا اور ٹاول بیڈ پر پھینک کر کبڈ کی

جانب بڑھا۔۔۔

اس نے کن اکھیوں یہ منظر دیکھا۔۔۔

کیا طریقہ ہے یہ؟؟

وہ سینے پر ہاتھ باندھے کسی استانی کی طرح گویا ہوئی

کیا؟؟؟

اس نے مڑ کر ابرو اچکایا

کتنے ال مینر ڈانسان ہو تم یار اٹھاؤ ٹاول اور اسٹینڈ پر ڈالو۔۔۔

وہ تحکمانہ گویا ہوئی۔۔۔

اچھااااا

اس نے قدرے کھینچ کر لفظ ادا کیا اور بتسی دکھا کر احسان کرنے کے سے انداز میں ٹاول  
صوفے پھینک دیا۔۔۔

اس زیادہ نہیں ہو گا مجھ سے!

ماشا اللہ۔۔۔ کتنا صفائی پسند شوہر ملا ہے!

وہ تڑخ کر بولی

ہاں تو تم سکھاؤ نا!

وہ بھی کہاں کم تھا۔۔۔

سیکھ لو۔۔ وہ لٹھ مار انداز میں بولی

سکھائو۔۔۔

وہ معنی خیزی سے کہتا ہوا اسکی جانب بڑھا ہی تھا کہ شرائے نے دروازے پر دستک

ہوئی۔۔

گڈ مورنگ مادام۔۔۔ گڈ مورنگ سر۔۔۔

یہ لڑکی کسی دن میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جائے گی قسم سے بتا رہا ہوں۔۔۔

وہ بد مزگی سے کہتا کبڈ سے شرٹ نکال کر پہننے لگا

وہ دونوں بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں۔۔۔

فریش ہونے کے بعد ان لوگوں نے ناشتہ مل کر کیا۔۔ اور نبیشہ یونیورسٹی جانے کا ارادہ

رکھتی تھی۔۔۔

اسکی ضرورت کا ہر سامان یہاں موجود تھا حتیٰ کہ اسکی کتابیں بھی۔۔۔

یہ کون اور کب لایا؟



اس نے خوشگوار حیرت سے سوچا۔۔۔ وہ اس شخص کی محبت اسیر ہوئی۔۔

نبیشہ کتنی دیر ہے؟؟؟ میری میٹنگ لیٹ ہو رہی ہے۔۔۔

وہ گھڑی دیکھتا ہوا ہانکا۔۔۔۔

اپنے پروفیشنل کیریئر سے اس نے بریک لے رکھا تھا۔۔

وہ فلحال تاتیہ کے بزنس اور برینڈز کے ساتھ کام کر رہا تھا۔۔ جسکے حوالے سے آج اسکا

فوٹوشوٹ بھی تھا۔۔۔



بس آئی۔۔

وہ کہتی ہوئی تیزی سے کتابیں سمیٹ کر نیچی آگئی۔۔۔

اوہیلو تم کہاں؟؟ تم نہیں جاؤ گی ہمارے ساتھ۔۔

تم۔۔۔ تم اپنی گاڑی میں آؤ۔۔

وہ اپنی بیوی کے ساتھ اکیلے وقت بنانا چاہتا تھا اور اسے اسکی موجودگی کھل رہی تھی

۔۔۔

نبیشہ بے چارگی سے شرائے کو دیکھا۔۔

وہ برے برے منہ بناتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔۔

اب تم کیا سوچنے لگی۔۔ وہ دروازے کھولے اسکے انتظار میں تھا۔ وہ اسے گھور

خاموشی سے بیٹھ گئی

وہ برے مان جائے گی یشم،

تمہیں اسے ناراض نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔

اسے رہ رہ کر اسکا خیال آنے لگا۔۔

وہ کبھی برا نہیں مانے گی۔۔ نہ ناراض ہوگی اور نہ ہی مجھے چھوڑ کر جائے گی! میں جانتا

ہوں

اس کے لہجے میں مان تھا۔۔

وہ اسے دیکھ کر رہی گئی۔۔

کچھ رشتے کتنے عجیب ہوتے ہیں نا۔۔

ہم انہیں کوئی بھی نام دینے سے قاصر ہوتے ہیں مگر ان پر یقین اور بھروسہ سب سے بڑھ کر ہوتا ہے اور کبھی کبھار تو سگے رشتوں کی اہمیت کو بھی بے معنی کر دیتے ہیں

کسی کی گرم سانسیں اسکے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔۔۔ اس نے نیند سے بوجھل پلکیں اٹھائیں تو وہ اسکے بے حد نزدیک لیٹا ہوا تھا۔۔۔

اس نے رخ موڑ کر اطراف کا جائزہ لیا تو کمرے میں ملگجاسا اندھیرا تھا۔۔۔

وہ تو صوفے پر سوئی تھی پھر یہاں کیسے آئی؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا احسان مانو کہ تمہیں سکون کی نیند فراہم کی میں نے !

وہ خمار آلود آواز میں اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

اسکے لب گردن پر مس ہوتے محسوس کر کے وہ سر تا پر لرزی۔۔۔

تمہارے احسان کی ضرورت نہیں تھی میں صوفے پر سو سکتی تھی۔۔۔

وہ جتا کر بولی

صوفے پر میرے جسم کی حرارت اور بانہوں کی حدت نہیں ہوتی نا۔۔

وہ بو جھل آواز میں کہتا اس کے اور قریب سرکا۔۔

پیچھے ہٹو۔۔

وہ پزل سی ہو کر بولی۔۔

ہٹ جاؤنگا۔۔

پہلے یہ بتاؤ مجھ سے اتنی خائف کیوں رہتی ہو؟

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Galleries

وہ ٹھہرے ہوئے لہجے شکوہ کرنے لگا۔۔

اسکی سرگوشیاں اُسکی سماعتوں پر بجلیاں گرانے لگیں

کیونکہ تمہیں صرف دھونس جمانا آتا ہے۔۔

دھونس کب جمائی؟؟؟

وہ سر قدرے بلند کر کے بولا۔۔ ساتھ ہی ہاتھ اسکے اوپر سے گزار کر بیڈ پر جمایا۔۔

اسے دھونس جمانا ہی کہتے ہیں۔۔۔ اب ہٹو پیچھے!

وہ کنفیوز ہونے لگی۔۔

اس سے پہلے یمان کوئی جواب دیتا دروازے پر دستک ہوئی۔۔

ہٹو بھی۔۔ !

وہ خفگی سے بولی

نہیں ہٹونگا!

اس نے قدرے ناگواری سے دروازے کو دیکھا اور پھر سے سر تکیے پر گرایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|۔۔ دروازہ بج رہا ہے۔۔

وہ اسکی توجہ دلاتی مزاحمت کرنے لگی

تو بچنے دو۔۔ وہ پٹری سے اتر۔۔

یہ ممہمان۔۔ !!!

وہ زوروں شور سے مکے اسکے بازو پر رسید کرتی مزاحمت کرنے لگی۔۔

یمان اسکی حالت سے حظ اٹھاتا طمینان بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھنے لگا۔۔

رومیصہ کے چہرے پر غصے کا تاثر ابھر کر معدوم ہوا۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا؟؟؟

وہ جھنجھلا کر اسکے سینے پر ہاتھ مارتی ہوئے بولی۔۔

تم۔۔

وہ فرست سے اسے نگاہوں کے حصار میں لئے بولا۔۔

اسکی پر تپش نگاہوں سے اسکا چہرہ تک سرخ پڑنے لگا۔۔

کاش میں تم پر چوری کی دفعات نافذ کر کے تمہیں کڑی سزا دے پاتا، کیونکہ تم نے

میری زندگی کا سکھ چین برباد کر رکھا ہے !

وہ جھک کر رازدارانہ انداز میں اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔

رومیصہ کی جان ہوا ہونے لگی

اسکی شخصیت کا یہ حصہ انتہائی جان لیوا تھا۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں رومیصہ،

ہمارے درمیان عارضی تعلق تھا مگر تم میرے لئے وبال جان بن جاؤ گی میں نے سوچا نہیں تھا زندگی میں پہلی بار صرف تم سے سانسوں کا تعلق قائم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ بھلے ہی تم مجھ سے محبت نہ کرو۔۔۔ مگر میں چاہتا ہوں تم اس تعلق سے وفانہاؤ۔۔۔ وہ اسکی شفاشف آنکھوں میں دیکھتا ہوا پر امید لہجے میں بولا۔۔۔

میں نے تمہیں ایک موقع دیا۔۔۔ تم پر یقین بھی کرنا چاہتی ہو مگر۔۔۔ ہر بار تمہارے بارے میں ایک نیا انکشاف میرے بھروسے کی نیو کو کمزور کر دیتا ہے!

وہ ملیگے لہجے میں بولی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
میں اس بار تم سے وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا

وہ بہت اعتماد سے کہتا ہوا اسکے رخساروں کو چھونے لگا۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلاتے آہستگی سے گردن جھٹکی۔۔۔ اسکا لمس اسے بے چین کیئے دے رہا تھا۔۔۔

تھینک یو!!! وہ ساحرانہ لہجے سرگوشی کرتے ہوئے دھیرے سے اسکے لبوں سے لب مس کیئے۔۔۔

وہ جی جان سے تڑپی۔۔۔

اسے اتنے قریب دیکھ کر اسکا دل بے ایمان ہو رہا تھا۔۔۔

اسکے لبوں کی نمی ایمان کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔ دروازے پر دستک نے اسکے

بہکتے ارادوں کو مٹی میں ملا دیا۔۔۔

اسکا دل کیا اپنی بندوق کی ساری اُس لڑکی کے سینے میں اتار دے۔۔۔ وہ خاموشی سے اٹھا

اور اپنی شرٹ اٹھا کر واشروم میں گھسا۔۔۔

رومیصہ خود کو کمپوز کیا اور دروازہ کھولا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناشتہ تیار ہے۔۔۔

الیکٹرنڈرہ نے سر تا پا ایک نظر اس پر ڈالی اور کہتی ہوئی واپس مڑ گئی۔۔۔

ایمان کے برعکس اسکا رویہ رومیصہ کے ساتھ عجیب سا وہ کل سے نوٹ کر رہی تھی مگر

بولی کچھ نہیں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ناشتے کے ٹیبل پہ موجود تھے۔۔۔ ایمان ناشتے کے بعد فون پر

نمبر ملاتا باہر نکل گیا۔۔۔



رومیہ کی نظروں سے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔

اور الیگزینڈرہ کی نظروں نے اسکا۔۔

مت پڑوا سکی محبت میں۔۔

وہ تمہیں بہت اذیتیں دے گا

وہ کپ کرانگی گھماتی معنی خیزی سے بولی۔۔

کیا مطلب؟ اس نے بھنویں سکیریں

مطلب یہ کہ تم زیادہ دیر اسکے ساتھ ٹک نہیں پاؤ گی۔۔

جہاں تک مجھے لگتا ہے۔۔

اور جہاں تک مجھے لگتا ہے اسے تمہارے بال بہت پسند ہیں، اسکے تمہارے ہونٹ

پر کشش لگتے ہیں۔۔

وہ تمہارے کمر کے تل پر فدا ہے !

وہ اسکی باٹ کاٹ کر ٹھہر ٹھہر کر بولتی اسکے سر پر دھماکے کرنے لگی۔۔

مگر تم سے کئی وقتوں پہلے سے وہ مجھ پر فدا ہے۔۔۔ اب اسے تم سے محبت ہو گئی تو کوئی بات نہیں۔۔۔

مگر میری تلخ زندگی کا تجربہ کہتا ہے کہ محبت چھوٹ جاتی ہے اور عادت کبھی نہیں چوٹی . . .

وہ زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ جھک کر رازدارانہ انداز میں بولی۔۔۔ رومیصہ کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا۔۔۔

اسکی زیب تن کردہ شرٹ سے اسکے کلون کی مہک آرہی تھی۔۔۔ وہ دور سے ہی بتا سکتی تھی

کہ یمان یہ شرٹ پہن چکا تھا بہت پہلے۔۔۔

اسکی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔۔

انجوائے۔۔۔

وہ فاتحانہ مسکراہٹ مڑ کر مصروف سے یمان پر ڈال کر کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اس نے سختی سے لب بھینچے اور آنسو پونچھتی تیزی سے اپنا سامان سمیٹ کر گاڑی میں جا بیٹھی۔۔۔ یمان نے قدرے حیرت سے یہ منظر کو دیکھا اور سر جھٹک کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔

وہ اسے گھر ڈراپ کرنے کے بعد سیدھا بحرام کے آفس آیا۔۔۔  
 رومیہ اور اس کے درمیان ضرور کوئی کچھڑی پک رہی تھی۔۔۔ جو وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔  
 مگر فرمان کے قاتل کے حوالے سے نیا انکشاف از حد حیران کن تھا۔۔۔  
 وہ لڑکی کون تھی؟ یہ اب صرف بحرام ہی اسے بتا سکتا تھا۔۔۔  
 سر آپ ایسے اندر نہیں جاسکتے آپ نے اپائنٹمنٹ لی؟؟؟ ر سیشنٹ گھبرا کر فوراً اس آندھی طوفان کی طرح چلتے یمان کے پیچھے آئی۔۔۔  
 وہ کہنی مار کر اسے ایک طرف کرتا آفس کا دروازہ دھکیلا کر اندر آ گیا۔۔۔  
 تجھے کیا دورہ پڑ جاتا ہے ہر مہینے!

بحرام رسپنسنٹ کو ہاتھ کے اشارے سے جانے کا کہہ کر اس سے مخاطب ہوا۔۔۔

کون تھی وہ لڑکی؟؟؟

وہ چھوٹے ہی بول پڑا

کونسی لڑکی؟

وہ نا سمجھی سے بولا۔۔۔

وہی لڑکی جسکے ذریعے تُو نے فرمان پر گولی چلوائی . . .

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry  
وہ ٹیبل بجاتا چیخ چیخ کر بولا۔۔۔

دیکھ بھائی۔۔۔ میں اچھا آدمی ہوں تو خوا مخواہ مجھ پر شک کر کرتا رہتا ہے مجھے کیسے پتا

ہو۔۔۔۔۔

اسکی بات منہ میں ہی رہ گئی یمان سے زوردار مکہ اسکے جبروں پر دے مارا۔۔۔ بحرام

لڑکھڑا کر گرتے گرتے بچا۔۔

خبیس آدمی سب تیری غلطی ہے

تیرا کیا دھرا ہے سب۔۔۔ میں اچھے سے جانتا ہوں

وہ دھاڑا۔۔۔

تو حد سے بڑھ رہا ہے اب

بحرام نے انتہائی غصے سے اس الزام درازی پر اسے زور دھکیلا جس کے نتیجے میں وہ

آفس میز سے ٹکرایا اور کئی چیزیں زمین پر بکھرتی چلتی گئیں۔۔

وہ ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھی ہو رہے تھے کہ اچانک ٹھاء ٹھاء بجنے والی گولیوں

سے جھک کر اپنا بچاؤ کیا۔۔۔ یہ تیرے لوگ سٹھیا گئے ہیں کیا؟؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیان نے غصے سے شور میں دھاڑ کر بولا۔۔۔

بکو اس بند کرے گا تو؟؟؟

بحرام نے ناگواری سے اسکا منہ بند کروانا چاہا اور اونچا ہو کر ان نقاب پوشوں کو دیکھنے لگا

---

اسے خطرے کی بو آ رہی تھی

اس کے ورکرز کی زندگی کا سوال تھا۔۔

سو وہ بے خوفی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یمان کے دل کو نہ جانے کچھ ہوا۔۔

تو کہا جا رہا ہے اب؟؟؟

کہیں یہ تیری سازش تو نہیں مجھے مارنے کی؟؟؟

وہ شکی نگاہوں سے گھورنے لگا۔

بک مت سالے۔۔ دیکھ نہیں رہا معصوم لوگوں کی جان خطرے میں ہے۔۔

۔ وہ جائزہ لیتا گلاس وال کے پار کے منظر دیکھنے لگا جہاں وہ سبکوا کٹھا کیئے پر غمال بنانے

لگے تھے۔۔

تم لوگوں میں سے بحرام کون ہے؟؟؟

انکا ساتھی گراجدار آواز میں ڈرے سہمے و رکرز سے پوچھنے لگا۔۔

تبھی وہاں اطمینان سی چال چلتا ڈیوائس برآمد ہوا

\*\*\*\*\* کی اولاد

بحرام کے لبوں سے بے ساختہ گالیاں برآمد ہونے لگیں۔۔۔

کون ہے بحرام؟؟؟

وہ شخص پھر سے چیخا۔۔۔

اب یہ کون ہے الو کا پٹھا؟؟؟

یمان جو کب سے اپنی عادت کے خلاف خاموش تماشا بننا ہوا تھا ضبط سے لب بھینچتا

ہوا بولا۔۔۔



ابھی پتا چل جائے گا۔۔۔

بحرام بڑبڑایا۔۔۔

ساتھ ہی ہاتھ مار کر ٹیبل پر پڑا لپٹا پینچے پھینک دیا۔۔۔ یمان نے تِنے نقشوں سے اسکی

حرکت دیکھی۔۔۔

شور کی آواز پیدا ہونے پر ڈیوائن انکی طرف بڑھا۔۔۔

تو تم لوگ یہاں ہو

وہ شاطرانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا۔۔۔

تم دونوں میں سے بحرام کون ہے؟؟؟

اسکا ساتھی چیختے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

یہ ہے بحرام۔۔۔

بحرام نے لب بھینچتے ہوئے یمان کے سینے پر ہاتھ مارا۔۔ میں کتا ہو سکتا ہوں مگر

بحرام نہیں ہو سکتا۔۔

یمان کے اعصاب تنے۔۔۔

تو کتا ہی ہے سالے

وہ بھڑکا

ڈیوائن نے بغور یمان کو دیکھا وہ اسے بھی پہچانتا تھا البتہ اسکے برابر میں بحرام ہی تھا۔۔

بس ان کے درمیان تعارف کا اتفاق نہیں ہو پایا تھا

اچھا ہوا تم دونوں ساتھ ہی مل گئے۔۔



ویسے تم نے اچھا ڈھونگ رچا رکھا ہے دنیا کے سامنے کہ تم دشمن ہو۔۔۔

وہ اپنی بندوقیں نکالنے لگا۔۔

کچھ بکنا ہے تو بک دے۔۔۔

وہ نشانہ تاک کر بولا

بیان نے مٹھیاں بھینچیں جسکے بحرام نے انگلیاں چٹختے ہوئے سردائیں بائیں جھٹکا۔۔

اور اسکے کان میں جھکا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Gossips  
اس نے تاتتہ کو مارا تھا۔۔۔!!!

بکو اس مت کر۔۔ میں تیری باتوں میں نہیں آنے والا

وہ اسے گھور کر بولا۔۔

خود پوچھ لو۔۔

وہ کندھے اچکا کر بولا۔۔

کون ہے بے تُو؟؟؟



یمان کے لب کپکپائے۔۔۔

پل بھر کے لئے سب کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔

بحرام کو اپنی کمر کے بائیں جانب کوئی چیز تیزی سے چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے ہلکا سا رخ موڑ کر محسوس کیا تو اسکی سفید شرٹ خون میں نہائی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے بے یقینی سے ساکت کھڑے یمان کو دیکھا۔۔۔

یمان نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ گولی اس نے نہیں چلائی تھی؟؟؟

بحرام کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔۔ وہ لڑکھڑایا۔۔۔

بحرام ۱۱۱۔۔۔

اس نے چلاتے ہوئے انتہائی طیش کے عالم میں اسے دبوچ کر گلاس وال سے بلڈنگ

کے نیچے پھینک دیا۔۔۔

اور تیزی سے بحرام کی طرف بڑھا جو لڑکھڑایا کر زمین بوس ہو چکا تھا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔۔ نہیں



اس نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے حواسوں میں بحال کرنے کی بھرپور کوشش کی

---

یمان نے عجلت میں سر ہلاتے ہوئے ٹیبیل کے نیچے سے چابی اٹھائی اور اسے کندھے کا سہارا دے کر گاڑی تک لے آیا۔

اسے دبا کر رکھ۔

وہ اپنا لونگ کوٹ اسکے زخم پر رکھتا ہوا بولا اور سیٹ بیلٹ باندھ کر ڈرائیونگ سیٹ

سنجالی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فل اسپیڈ میں گاڑی بھگاتے ہوئے ہاسپٹل کے رستے پر ڈال دی۔۔۔

اگر میرے ہاتھوں مر گیا ہوتا تو آج کتے کی موت نہ مرتا۔۔۔ لوگ بھی بڑے ڈھیٹ

ہیں۔۔۔

سامنے والی بلڈنگ سے دور بین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے جاپون نے انتہائی مصنوعی

انداز میں سر جھٹکا۔

اسے اپنی نیلامی کی گاڑی ابھی تک افسوس لگا ہوا تھا۔۔۔ خیر انعام تو وہ لے ہی لے گی آخر

کار اس نے ڈیوائن کے کئی ساتھیوں کو ڈھیر کیا تھا بحرام زخمی ہونے کے بعد۔۔۔ اس نے دور بین ایک طرف رکھی اور بندوق ٹیرس سے ہٹانے لگی۔۔۔

نح۔۔۔۔۔ رام۔۔۔۔۔؟؟؟؟ اس نے ڈرائیونگ کے دورانے میں دھیان بٹا کر بحرام کو پکارا۔۔

شاید وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔

چچنا بند کر اب۔۔۔ یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
اسکے لبوں سرگوشی نکلی۔۔۔

تجھ پر گولی میں نے نہیں چلائی یار۔۔۔

اس نے پہلی بار صفائی دینی چاہی۔۔۔

بحرام خاموش رہا۔۔

کچھ دیر کی مصافحت کے بعد وہ لوگ ہاسپٹل پہنچ گئے۔۔۔ ایمان اسے ڈاکٹر کے حوالے کرنے بعد راہداری میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا اس نے یہ سب کیوں کیا بس اس سے سب کچھ خود بخود ہوتا چلا گیا۔۔۔

یہ ہاسپٹل اسی کا تھا۔ ڈاکٹر ز بھی اُسکے تھے۔۔۔

وہ یقیننا اسے بچا لیتے مگر وہ جا نہیں پایا۔۔۔

اسکے قدم جکڑے گئے۔۔۔ بیتے وقت خوبصورت یادیں اسکے دماغ میں چلنے لگیں۔۔۔

وہ ہائی اسکول کے زمانے سے ساتھ تھے۔۔۔

ان کی دوستی بہت گہری تھی۔۔۔ اور یہ دوستی اچانک سے دشمنی میں کیسے تبدیل ہو گئی

اسے پتا ہی نہ چلا۔۔۔

آج اسے اس حال میں دیکھ کر یمان کو اندازہ ہوا وہ کبھی دشمن تھے ہی نہیں۔۔۔

وہ تو بس فرمان کی ناراضگی کے ڈر سے اکھڑا اکھڑا رہتا تھا۔ جسکے بحرام بالکل نہیں بدلا وہ

تو ویسا کا ویسا ہی آج بھی اور کل بھی۔۔۔

اس نے بال مٹھیوں میں جکڑ لیئے۔۔۔

اگر آج اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟؟؟

وہ کبھی خود کو معاف نہیں کر پائے گا۔۔۔ وہ بے چینی سے اٹھا اور راہداری میں چکر

کاٹنے لگا۔۔۔

ہاسپٹل کی راہداری میں پریشانی سے چکر کاٹ رہا تھا۔ کئی گھنٹوں کے تھکا دینے والے انتظار کے بعد ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ کر وہ بے تابی سے آگے بڑھا۔۔

ٹھیک ہے نا وہ؟؟؟

اسے جیسے یقین نہیں آیا کہ اسے کچھ ہو سکتا ہے۔۔

پہلے سے بہتر!

ڈاکٹر اسکا کندھا تھپتھپا کر باہر نکل گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں اسے اوٹی سے روم میں شفٹ کر دیا تھا۔۔ میمان ہنوز جوں کاتوں بیٹھا تھا

--

ملک کے لئے اسکی موجودگی خاصی ناگوار گزری تھی

مگر وہ خاموش رہا۔۔ وہ اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔ ملک نے اسکا رستہ روک

کر ہتھیلی اسکے سامنے پھیلائی۔۔ سکیورٹی فرسٹ یونو؟؟؟

وہ جتا کر بولا۔۔۔

میمان کا دل کیا اسکے جبرے توڑ دے مگر ضبط کرتے ہوئے بندوق نکال کر اسکی ہتھیلی پر



دھری اور اندر چلا گیا۔۔

ڈھیٹ کی اولاد۔ .

اسکے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔۔

اگر کوئی اور ہوتا اسکی جگہ تو دو دن تک ہوش میں نہ آتا۔۔ اور وہ چت لیٹا چھٹ کو گھور

رہا تھا۔۔

اسے دیکھ کر خفگی سے رخ موڑ لیا۔۔

تجھے میرا احسان مند ہونا چاہیے کہ میں نے تیری جان بچائی !

وہ جتا کر بولا۔۔

سگریٹ ہے؟؟

وہ نظر انداز کرتا کراہ کر اونچا ہوا۔۔

بیان بجائے کچھ کہنے کہ اسے گھورنے لگا۔۔

اتنا تو میں تو جانتا ہوں کہ تو بلا وجہ مجھ پر احسان نہیں کرے گا۔۔ بک کیا قیمت ہے

چکانی پڑے گی تیرے احسان کی؟؟؟ وہ دو ٹوک بولا۔۔

میری بیوی سے دور رہ۔۔

وہ کڑے تیوروں سے بولا تو کئی لمحے بحرام اسے دیکھتا رہا اور پھر فلق شگاف تہتہ لگا کر ہنس پڑا۔۔

یمان نے ضبط سے لب بھینچے۔۔ لا علم تھا ان کے بیچ کیا کچھڑی پک رہی تھی۔۔ مگر اسے ایک آنکھ نہ بھایا یہ سب۔۔

وہ غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آخری بار پوچھ رہا ہوں وہ لڑکی کون تھی جس نے فرمان پر گولی چلائی؟؟؟

کیا یار۔۔۔ پھر وہی مرغی کی ایک ٹانگ۔۔

بحرام اکتا گیا۔۔

وہ نبیشہ کا نام کسی صورت اسکے سامنے نہیں لینا چاہتا تھا۔۔

بتا؟؟؟

وہ خو مخوار نظروں سے کہتا اسکی جانب جھکا

دیکھ بھائی۔۔ جانے والے کو کون روک سکتا ہے تو خوا مخواہ۔۔

بکو اس بند کر!

وہ دھاڑا

ٹھیک ہے یار جیسے تیری مرضی

بحرام نے مزے سے کہا۔۔

اتنا تو طے تھا وہ اسے کچھ نہیں بتانے والا تھا۔۔ اسے خود کچھ کرنا پڑے گا۔۔

دوسری طرف بحرام کو یقین تھا وہ موت اس پر اسرار شخص کو تلاش نہیں کر پائے

گا۔۔ اور بحرام ایسا ہونے بھی نہیں دے گا اس نے کسی سے وعدہ کیا تھا

تجھے معاف نہیں کرونگا میں۔۔ یہ سب اس \*\*\* \* \* \* \* \* اگر سی اکی خاطر ہو رہا ہے نا؟؟۔۔

تیری اس کرسی کو نست و نابوت نہ کر دیا تو کہنا !

میں اس قابل نہیں رہنے دوں گا کہ اسکی فراق میں کوئی اپنی زندگی داؤ پر لگا۔۔ بس تو

دیکھتا جا

وہ اسے اپنے خطرناک ارادوں سے آگاہ کرنے لگا۔۔

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے میری بھی جان چھوٹ جائے گی!

وہ اطمینان سے گویا ہوا۔۔

یہاں نے جبرے بھینچے ہوئے غصہ دبایا۔۔

سگریٹ تو دیتا جا!

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books

اسے جانا دیکھ کر بحر ہانکا۔۔

لے۔۔ مر۔۔

وہ انتہائی غصے سے مڑ کر سگریٹ کا پیکٹ اسکے سینے پر مارتا دروازے کی طرف بڑھا۔۔

کمرے میں داخل ہوتی نرس نے غصے سے یہ منظر دیکھا۔۔ آپ کو شرم آنی چاہیے

پیشینٹ کی حالت دیکھی ہے؟؟؟ وہ موت کے منہ سے واپس آیا ہے اور آپ اسے

سگریٹ آفر کر رہے ہیں!

اس اچھی خاصی جھاڑ پریمان کارنگ سرخ پڑا۔۔

اور بحرام کا بے ساختہ جاندار قہقہہ کمرے میں گونجا۔۔

وہ ادا اس سی صوفے پر سر گرائے پڑی تھی۔۔

پے در پے نئے انکشافات نے اسے اندر مکمل توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔

وہ مانتی تھی اسکا ماضی ازیت ناک تھا

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Article | ...  
مگر اس پر یہ سب بہت بھاری پڑ رہا تھا۔۔

آپ سے کوئی ملنے آیا ہے مادام۔۔

مارشل کی اطلاع پر دھیرے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سے گرا لیا۔۔

مجھے کسی سے نہیں ملنا مارشل۔۔

وہ ادا اس سے گویا ہوئی۔۔

جیسے آپ کی مرضی۔۔ مگر ہو سکتا ہے کچھ ضروری کام ہو۔۔ شاید کوئی پاکستانی۔۔

پاکستان سے کون آیا ہے؟؟؟

وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

اطہر کاظمی۔۔

مارشل نے کن اکھیوں سے اسکے تاثرات جانچے۔۔

اسکارنگ فق ہوا۔۔

وہ کیوں آیا تھا؟؟؟

کہاں ہے وہ؟؟؟ وہ تیزی سے اٹھی۔۔

نیچے گارڈن میں۔۔

وہ آہستگی سے بولا۔

اسے یمان کے حوالے سے بہت دکھ ہوا تھا۔۔ نہ جانے انکے بیچ کارشتہ کتنا گہرا تھا؟

بیوی نہ سہی مگر وہ تو اسکا وفادار تھا۔۔

اس نے تیزی سے یمان کا نمبر پیش کرتے ہوئے کان سے لگایا۔۔ یہ بات اسکے علم میں

ہونا بہت ضروری تھی۔۔۔

وہ نیچے آئی تو اطہرا سکی جانب پشت کیئے کھڑا تھا۔

اس نے طویل سانس لے کر تاثرات نارمل کیئے اور اسکی جانب بڑھی۔۔۔

میں آپ سے کہا بھی تھا واپس چلے جائیئے۔۔۔

لیکن آپ پھر آگئے یہاں؟؟؟ کیا چاہیئے اب؟؟

وہ آج بھی اسکا سامنے کرنے سے کترار ہا تھا۔

نہ جانے کیوں کہیں نہ وہ خود کو اسکا مجرم سمجھنے لگا تھا۔ سارہ بہت اچھی بیوی ثابت ہوئی

تھی۔۔ لیکن وہ اسکی محبت کو اپنے دل سے نہیں نکال پایا تھا۔۔۔

میرے پاس واضح ثبوت ہیں کہ یمان نے ہی میرے بابا کو قتل کیا ہے۔۔۔ اگر تم میرا

ساتھ دواسے پکڑوانے میں تو تمہیں بھی یہاں سے آزادی مل سکتی ہے۔۔

وہ کچھ توقف کے بعد ٹھہر ٹھہر کر بولا۔

آپ سے کس نے کہا کہ میں قید میں ہوں اور مجھے رہائی چاہیئے؟؟

وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر اعتماد سے بولی۔۔۔

بنومت رومیصہ میں جانتا ہوں تمہیں جبر یہاں رکھا جا رہا۔۔۔ پلیز میری مدد کرو قاتل کو پکڑوانے میں تمہیں اور تمہاری بہنوں۔۔۔

وہ قاتل نہیں ہے اس نے کسی کو نہیں مارا۔۔۔ تمہارا باپ بھی اتنا ہی ملوث تھا اس سب میں، اور اپنی تحقیقات درست کرواؤ اسے فرمان نے مارا ہے یمان نے نہیں

وہ چبا چبا کر بولی

اور مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی بہنو کی بھی نہیں !

وہ غصے سے بولی

تھک گئی تھی۔۔۔ انکے لئے زندگی گزرا کر اب اپنے لئے جینا چاہتی تھی۔۔۔ اپنے من کی کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اطہر کچھ لمحے بول ہی نہ سکا۔۔۔

رومیصہ میں صرف تمہیں اس جہنم سے چھٹکارا دلوانا چاہتا ہوں۔۔۔



نہیں اطہر کاظمی تم اپنے باپ کا بدلہ لینا چاہتے ہو. . .

اگر تمہیں اتنا ہی میرا خیال تھا تو پہلے کیوں نہیں آئے۔۔۔ اب جبکہ تمہیں اپنا مطلب تو  
تم چلے آئے

اسکی آواز بھرا گئی۔۔۔

میں یمان کو کسی صورت نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ بہتر ہو گا تم واپس چلے جاؤ۔۔۔ اگر دیکھا  
جائے تو اس میں قصور زیادہ تمہارے باپ کا ہی ہے۔۔۔ اسلئے مجھے مجبور مت کرو

وہ مضبوط لہجے میں بولی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی گفتگو سنتے یمان کے دل میں سکون سا اترانے لگا۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔

وہ اسے باہر کا راستہ دکھانے لگے۔۔۔

اطہر نے ضبط سے لب بھینچے۔

جاؤووووو چیخی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔۔ وہ واقعی اسکی مدد کرنا چاہتا تھا۔۔ جانے وہ یہ سب کیوں  
کہہ رہی تھی؟؟

تم نے سنا نہیں میری بیوی نے کیا کہا۔۔ .

وہ قدرے جتا کر بولا۔۔

رومیہ کے چہرے کا اڑ گیا۔۔

کیا اس نے سب سن لیا تھا۔؟

یمان کو دیکھ کر اطہر نے خود پر باندھا بندھ توڑ دیا۔۔

اور بڑھ کر مکوں کی برسات کر دی اس پر۔۔۔ وہ اس حملے کے لئے تیار نہیں اس لئے  
اسے وقت لگا سنبھلنے میں۔۔

اس نے غیظ غضب کے عالم لان کی چیڑا اسکے سر پر مار دی اور اپنی بندوق نکالی۔۔۔

یمنمہممان۔۔۔

رومیہ کے اوسان خطہ ہونے لگے۔۔۔

یمان پر اسکے چیخنے چلانے کا کوئی اثر نہیں پڑا۔۔۔ اس کے سر پر خون سوار ہونے لگا۔۔۔  
وہ وعدہ جو اس نے کل ہی رومیصہ سے کیا تھا۔۔۔ اس نے اس وعدے کی لاج بھی نہ  
رکھی اور ٹریگر پر انگلی دبائی۔۔۔

جسکے نتیجے میں گولی اطہر کے بازو کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔۔۔ رومیصہ ساکت رہ گئی۔۔۔  
اسے یقین نہیں آیا یمان اتنا سمجھانے بھانے کے بعد بھی ایسی حرکت کر سکتا ہے۔۔۔  
اطہر نے سنبھل کر فوراً اپنی بندوق نکال لی۔

۔۔۔ وہ اس پر گولی چلا بھی دیتا اگر اسکی نظر رومیصہ پر نہ پڑی ہوتی۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
بس کرو تم دونوں۔۔۔

وہ اپنی کنپٹی پر بندوق رکھے روتے ہوئے چلائی۔۔۔  
رومیصہ۔۔۔!!! یمان کے تو ہوش اڑ گئے۔۔۔

آگے مت بڑھنا

وہ سختی سے گویا ہوئی۔۔۔

رومیصہ یہ کیا پاگل پن ہے۔۔ بندوق نیچے کرو !

اطہر کے دل کر کچھ ہوا۔۔ وہ جو ٹھان لیتی کر کے رہتی تھی۔۔ اسکا کوئی بعید نہیں تھا وہ  
خود کو نقصان پہنچا بھی لیتی۔۔ وہ کئی سال پیچھے چلا گیا۔۔

تم دونوں ایک جیسے ہو۔۔ مطلبی، خود غرض

وہ رودی۔۔

رومیصہ تم ایک قاتل کو ڈیفینڈ کر رہی ہو۔۔ جسکا نتیجہ تم دیکھ چکی ہو میں صرف تمہاری  
مدد کرنا چاہتا۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بے بسی سے چلا اٹھا۔۔

تم جائو یہاں سے۔۔ اطہر کاظمی

اسکی نظریں یمان پر ٹکیں تھی۔۔

اسے زندگی میں سب سے زیادہ دکھ اس شخص کی وجہ سے پہنچا تھا۔۔

جائو ووو۔۔ اطہر کو ہنوز وہاں کھڑے دیکھ کر وہ چلا اٹھی۔۔

وہ نفی میں سر جھٹکتا اپنا زخمی بازو دبوچتا وہاں سے چلا گیا۔۔ وہ صرف اس کی خاطر جا رہا تھا۔۔

ورنہ وہ بہت کچھ سوچ کر آیا تھا

یہاں نے پلکیں تک جھپکیں۔۔ وہ پتھر کا ہو گیا۔۔ زندگی اسکے بغیر تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

رو۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ یصہ۔۔۔۔۔



وہ ملتجی انداز میں میں گڑ گڑایا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آگے مت بڑھنا۔۔

وہ سختی ٹوکتی ہوئی بولی۔۔

آئی ایم سوری۔۔

اسے ہونٹ کپکپائے۔۔

اور کتنی بار معافی مانگو گے تم۔۔۔ کتنی بار معاف کروں میں تمہیں !

وہ چیخی

بس۔۔۔

ایک۔۔۔ آخری بار رومیصہ!

آنکھوں کی پتلیاں سرخ پڑنے لگیں۔ وہ بمشکل بولا۔۔۔

تم ہر بار یہی کہتے ہو،

ہر بار اپنا وعدہ توڑ دیتے ہو۔۔۔

تم کیسے بے درخ کسی کو قتل کر سکتے ہو ایمان۔۔۔ تمہارے ساتھ زندگی گزارنا انسانیت

کی توہین ہے میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔

وہ حتمی انداز میں بولی۔۔۔

نن نہیں۔۔۔ نہیں . نہیں .۔۔۔ میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔ پلیزز

وہ بے ساختہ اپنی گن پھینک کر گھنٹوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ اٹھا

لئے

اسکی ٹریگر پر جاتی انگلی رکی۔۔

میں تم سے معافی مانگتا ہوں ہر زیادتی کی۔۔

جتنی بار بھی میں نے تمہارا دل دکھایا

اسکی آنکھیں ڈبڈبائی۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو

اس نے بے یقینی سے سرگوشی کی۔۔

ایک بار مجھ پر یقین کر لو۔۔ ایک آخری بار۔۔ پلیزززز!

اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے

وہ آنکھوں میں اسے یقین دلاتا۔۔ محتاط قدم اسکی جانب بڑھانے لگا۔۔ اسکا ہاتھ بے

ساختہ پہلو میں جاگرا۔۔۔ وہ اس پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اسکے آنسوؤں نے

اسکے سارے ارادوں پر پانی پھیر دیا۔۔ وہ فوراً سے پہلے اسکی جانب لپکا اور بندوق اسکے

ہاتھ سے لے دور پھینک دی۔۔ اسے سینے میں سمولیا۔۔ وہ مزاحمت تک نہ کر پائی

۔۔ بس آہستگی سے پلکیں میچیں اور سر اسکے سینے پر ٹکا دیا۔۔۔

ادومہینے بعد |

کیسا ہے شہزادے؟؟؟

وہ فون کان لگاتا ہوا آرام دہ انداز میں کرسی پر پھیلا۔۔۔

جیسا بھی ہوں سالے،، جان چھوڑ بھی دے کب تک پیچھے پڑا رہے گا!

وہ عاجز آکر بولا

شادی ہے آج میری۔۔۔ آنا ہے تو آجا بعد میں گلامت کرنا! بھرام نے جتا کر کہا۔۔۔

کس کی شامت آئی ہے؟؟؟

وہ اس سے اسی قسم کے جواب کی توقع کر رہا تھا۔۔۔

بیٹا شرافت سے آجا۔۔۔ ورنہ دیکھ لینا۔۔۔ اچھا نہیں ہوگا!

اس نے دھونس جما کر فون بند کر دیا۔۔۔

یہ انوٹیشن تھا یاد ہمکی!



یمان فون کی اسکرین کو گھور رہ گیا۔۔۔

رومیصہ کو ویسے تو علم ہو گا ہی پھر بھی اس نے میسج کرنے کے بعد فون سائیڈ پر کیا اور آفس کے کام سے فراغت حاصل کرنے بعد گھر آ گیا۔۔۔

وہ ہمیشہ کی تیار تھی

وہ مسکرا کر اسے دیکھے گیا۔۔۔

گھورنا بند کرو اور ریڈی ہو جاؤ ہم لیٹ ہو جائیں گے!

ظاہر سی بات تھی اسکی بہن کی شادی تھی وہ لیٹ کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھ کر اسکی پیشانی پر بوسہ دیتا واشروم میں گھسا۔۔۔ تیار ہونے بعد بحرام کی

رہائش گاہ کا رخ کیا۔۔۔

وہ یہاں پہلی بار آیا تھا۔۔۔

ساحل پر نکاح انتظامات کیئے گئے تھے۔۔۔

نبیشہ کو دیکھ کر رومیصہ فوراً سے اسکا پہلو چھوڑا اسکی کی جانب بڑھی۔۔۔ جو اسے بلکل پسند

نہیں آیا۔۔۔

مگر شاید اسکی عادت ڈالنی پڑے گی۔۔۔

قاضی صاحب کی آمد پر وہ سب لوگ اسٹیج کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔ نکاح کی رسومات ادا کر دی گئیں۔۔۔

بربادی مبارک۔۔۔

تو وہ بھی بے مروتی سے بڑھ کر اسکے گلے لگا۔۔۔

سالے تیری شکل پہ بارہ کیوں بجے رہتے ہیں ہمیشہ !

بحرام اسکے بغل ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

تیری شکل پہ بھی بجیں گے۔۔۔ بیٹا صبر کر آج پہلا دن ہے! ایمان کے جواب پر وہ

قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔

انا کونڈا کہیں کی۔۔۔ کیسے اتر رہی ہے۔۔۔

معروض کی شعلہ بار نظریں انا کے مسکراتے چہرے پر ٹکیں تھیں۔۔۔ اسے کہاں منظور

تھا کوئی اسکے ہوتے ہوئے بحرام کی توجہ کا مرکز بنے۔۔۔

مجھے بھی دلہن بننا ہے۔۔۔

وہ براسا منہ بنا کر ناز لے سے نئی خواہش کا اظہار کرنے لگی۔۔

تم ابھی بہت چھوٹی ہو میری جان۔۔

وہ پیار سے سمجھانے لگی۔۔۔

مجھے نہیں پتا مجھے بیرو بھائی کی دلہن بننا ہے۔۔۔

وہ بضد ہوئی۔۔۔

خاموش رہو بے شرم۔۔۔

کیسی فضول باتیں کر رہی ہو۔۔۔ تم دنوں بہنیں میری ناک کٹوا کر ہی دم لو گی۔۔

نازلے نے ڈپٹ کر اسے خاموش کر وایا۔۔

پہلے ہی معروف کے اپ سیٹ ہونے کی وجہ سے پریشان تھی۔۔ وہ کوئی تماشہ نہیں

چاہتی تھی اسی لیے معروف کو شادی میں شرکت سے پہلے ہی منع کر چکی تھی۔۔۔

اور اب محروش کی بے ڈھنگی باتیں اسے پریشان کر رہی تھیں۔۔۔

وہ خفگی سے گھورتی اسکے پاس سے اٹھی اور شمال کی جانب بڑھی۔۔۔

مجھے بھی دلہن بناؤ۔۔

وہ دیکھ چکی تھی انا کو تیار شمال نے کیا تھا سو اپنی خواہش کا اظہار کرنے لگی۔۔

شمال اسکی آواز پر چونک کر مڑی۔۔

ارے۔۔ تمہاری شادی کے لئے پہلے دلہاڑھو نڈنا پرے گا نا؟؟ ایسے کیسے! وہ پیار

سے بولی

مجھے شادی نہیں کرنی۔۔ مجھے دلہن بننا ہے!



NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ منہ پھلا کر بولی۔۔۔

تو بہن دلہن تو بھی تو کسی دلہے کی ہی بنو گی!

وہ چڑ گئی۔۔۔

ہاں۔۔۔ مجھے بھی بیرو بھائی کی دلہن بننا ہے۔۔۔

اسکی بات پر شمال کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

دوباری مت کہنا ایسا۔۔ اچھا؟؟ ورنہ جو بیرو بھائی کی دلہن ہے نا؟؟ وہ تمہیں انکے آس

پاس بھی نہیں جانے دے گی! پھر کیا کرو گی تم؟

اس سے جان چھڑوانے کا Best طریقہ تھا اسے بہرام کی ناراضگی کا ڈراوا دے دو  
۔۔ اور شامل وہی کیا تھا

جسکے بعد وہ فرمانبرداری سے سر ہلاتی واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھی۔۔

اس نے مسکرا کر سر جھٹکا اور آگے بڑھی۔۔ تبھی اسکی نظر غیر ارادی طور پر ملک پر پڑی

۔۔۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی اسکی جانب بڑھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم یہاں اکیلے کیوں کھڑے ہو؟؟؟

اسکی آواز پر وہ چونک کر مڑا۔۔

کچھ خاص نہیں بس۔۔۔ اپنی بہن سے بات کر رہا تھا۔۔۔

وہ فون جیب میں گھسانے لگا

ہمممم۔۔۔ وہ سر ہلانے لگی



وہ گڑا بڑا گیا

رومینٹک باتیں کر رہی ہوں۔۔ کیوں تم نے کبھی کی نہیں؟؟ وہ چڑ کر بولی

استغفر اللہ۔۔

اسکے لبوں سے بے اختیار نکلا۔۔ وہ عجب نگاہوں سے اسے گھورتا آگے بڑھ گیا

نہیں تو نا سہی۔۔ میں کون سا مری جا رہی ہوں تمہارے لئے! وہ نخوت سے بالوں کو

جھٹکتی آگے بڑھ گئی۔۔

جبکہ دور سے سب دیکھتے بحرام نے مسکرا کر سر جھٹکا۔۔ وہ شمال کی آنکھوں میں ملک

کے لئے پسند دیدگی کی رمتق دیکھ سکتا تھا۔۔ اسے کوئی اعتراض نہیں تھا اگر ملک کو

بھی نہ ہوتا تو۔۔!!

چلو سب لوگ آؤ۔۔ ایک فیملی فوٹو ہو جائے!!

وہ سب کو آوازیں لگاتی اسٹیج کی طرف بلانے لگی۔۔ نبیشہ اور یشم پہلے سے ہی اسٹیج پر

موجود تھے۔۔

رومیصہ نے یمان کو اشارہ کیا تو اس نے ناک چڑھاتے ہوئے کئی کترائی۔۔

چلوووو۔۔۔ وہ ہنستی ہوئی جبراً سے اپنے ساتھ کھینچنے لگی۔۔۔

اففف اللہ۔۔۔ یہ رومی کا شوہرا تناخو فناک کیوں ہے !

انا بڑ بڑاتی ہوئی بحرام کے قریب کھسکی۔۔۔

تم میرے پاس آ جاؤ میری جان۔۔۔ اسکی شکل ہی منحوس ہے۔۔۔ ویسے یہ اتنا برا آدمی

بھی نہیں ہے !

وہ چڑا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بلند آواز کہتا اسکے گرد بازو کا گھیرا بنانے لگا۔۔۔

یمان نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

رومیصہ نے ان دونوں کو دیکھ کر نفی میں سر جھٹکا وہ دونوں ویسے کے ویسے ہی

تھے۔۔۔ جب بھی ملتے تلخ جملوں کا تبادلہ کرتے پائے جاتے پائے جاتے۔۔۔

انا اور نبیشہ یمان سے ابھی بھی خائف تھی، مگر رومیصہ کو یقین تھا۔۔۔ جلد یا بدیر ان کی

نارا ضگی بھی دور ہو ہی جانی تھی۔۔۔

وہ یمان کے سنگ خوش تھی اسے اور کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

یمان کو جو آخری موقع ملا تھا اس نے خود کو بھرپور ثابت کیا تھا۔۔۔ وہ ان سب چیزوں



سے دوری اختیار کر چکا تھا جو اسے رومیصہ سے دور کرنے کا سبب بنتی۔۔۔

البتہ بحرام کو دیئے گئے قول سے بھی پھرا تھا۔۔

اس نے کچھ ہفتے پہلے سزیمیلین کے تمام خفیہ ادارے بارودی مواد سے زمین بوس کر دیئے تھے۔۔ حتیٰ کے میکسیمیلین کی رہائش گاہ بھی جل کر راکھ ہو چکی اسکی بدولت

--

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسکا پالا بحرام علی زمان سے پڑا تھا۔۔ اگر وہ سیر تھا تو بحرام سوا سیر تھا۔۔ اس نے اپنے نئے انتظامات پہلے سے کر رکھے تھے۔۔ بلاشبہ وہ ایک بے مثال لیڈر تھا۔۔ اسے اپنے لوگوں کی پرواہ تھی۔۔ مگر اب وہ آزاد تھا اسے کسی کے قوانین کی پیروی نہیں کرنی تھی۔۔ اور اس بات کے لئے وہ ایمان کا دل ہی دل میں شکر گزار تھا۔۔ وہ اب بھی ایک ٹیبل پہ اکٹھے ہوتے تھے۔۔ انکے روابط بھی تھے۔۔ دہشت بھی قائم تھی اور وہ اب بھی ان کا لیڈر تھا۔۔

BECAUSE

ONCE A GANGSTER ALWAYS A

## GANGSTER !

پانچ سال بعد |

کیا ہم غریب ہیں پاپا۔۔۔؟؟؟

نخنھی عائشہ اپنے سنہری بالوں جھٹکتے ہوئے نوٹ بک پر جھک کر کچھ لکھتی ایمان سے پوچھنے لگی۔۔۔

بلکل نہیں میری جان۔۔۔ تم سے کس نے کہا۔۔۔

وہ اسکرین پر چلتے فٹبال میچ سے نظریں ہٹاتے ہوئے چونک کر اپنی بیٹی کو دیکھنے لگا۔

تو پھر انا آئی اتنی اسٹائلش اور ممانتی سادہ کیوں؟ اسکی بات پر ایمان لاجواب ہوا۔۔۔

وہ اکثر ایسے ہی عجیب سوال کیا کرتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ مجھے سادگی میں ہی حسین لگتی ہے۔۔۔

وہ نرم نگاہوں سے مڑ کر کچن میں کام کرتی رومیصہ پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

اور میں ???

وہ انتہائی معصومیت بھرے انداز میں آنکھیں گھماتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔

تم تو میری جان ہو۔۔۔

یمان کو اس پر ڈھیروں پیار آیا۔۔

تم اس بارے میں مت سوچو! اس ڈھونگی آدمی کے پاس کچھ زیادہ ہی پیسہ ہے جو بے

درتخ اپنی بیوی پر خرچ کر رہا ہے۔۔

وہ جل کر بولا۔۔ اسکا اشارہ بحرام کی جانب تھا۔۔

یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔ بچی سے یمان۔۔۔

رومیصہ کی خفگی سے بھرپور آواز کچن سے گونجی۔۔۔

میری جان میں ہماری بیٹی کو حقیقت سے روبرو کروانا چاہ رہا تھا۔۔۔

وہ مزے سے پیر جھلاتا ہوا بولا۔۔۔

وہ اس سب کے لئے بہت چھوٹی ہے یمان۔۔۔۔

وہ برہمی سے بولی۔۔

عائشہ کے دماغ میں نہ جانے کیا سمائی وہ ہوم ورک چھوڑ کر اٹھی اور ایڑھیوں کے بل

اونچی ہو کر اسکے سنگار میز سے نیل پینٹ اٹھالائی۔۔

بابا میں یہ لگالوں؟؟؟ وہ ازداری سے پوچھنے لگی۔۔

ممانا راض ہو جائیں گی بیٹا۔۔

وہ اسے رومیصہ کا ڈراوا دینے لگا۔

پر مجھے بھی انا آنتی جیسا اسٹائلش بننا ہے پاپا۔۔

وہ برا سامنہ بنا کر بولی۔۔

پاپا کی جان آپ ماما کے جیسے سادگی میں بہت خوبصورت لگتی ہو۔ تو کیا ضرورت ہے

ان سب چیزوں کی۔۔

پر میں بشام کو ایسے اچھی نہیں لگتی ناپاپا۔۔!!

وہ منہ پھلا کر بولی۔۔

ایسی کی تیسری بشارت کی۔۔!!

اسکے اعصاب تنے۔۔

سالہ کمینہ بحرام۔۔ اپنے بیوی بچے کو سنبھال نہیں سکتا۔۔ میرے بچے بھی خراب کرنے پر تلا ہے۔۔

اس نے دل ہی دل میں بحرام کو کو سا۔۔

اسکی ضرورت کیا ہے بھلا۔۔؟

وہ نرمی سے پوچھنے لگا۔۔

کیونکہ ہم جس سے پیار کرتے ہیں اسکے لئے سب کرتے ہیں۔۔

وہ جھوم کر بولی تو ایمان کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ ایسا کس نے کہا؟

وہ ہکا بکارہ گیا۔۔

جارج انکل نے۔۔

وہ مزے سے بولی۔۔

اب یہ خبیس کا بچہ جارح کون ہے۔۔؟؟

وہ بھڑکا

ارے ہمارے نیبرز سسٹرماتھا کے ہز بینڈ!

وہ ماتھلپٹنے لگی۔۔

یمان کچھ لمحے بول ہی سکا۔۔

جائو شتاباش ہوم ورک کرو۔۔ وہ اسکے ہاتھ سے نیل پینٹ لیتا ہوا نرمی سے گویا ہوا۔۔

اور نیل پینٹ کمرے میں رکھ کر کوٹ اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔ سڑکوں پر اسٹریٹس لائٹ

آن تھی۔۔

ہلکی ہلکی بوندہ باندی ہو رہی تھی۔۔

۔ وہ جیبوں میں ہاتھ گھسائے ٹہلنے نکلا تھا۔۔

تبھی کوئی نفوس اسکے ہمقدم ہوا۔۔

کیسا ہے بھائی؟؟ وہ دوستانہ لہجے میں بولا۔۔

تجھ سے کئی درجے بہتر !

یمان کڑھ کر بولا۔۔

تو کبھی نہیں بدل سکتا۔۔ سمجھ نہیں آتا دوست ہے میرا یاد شمن

بحرام نے نفی میں سر جھٹکا۔۔

۔۔ میں نے دوستی بھی نبھائی اور دشمنی بھی۔۔

اب یہ لوگوں کو سوچنے دو کہ ہم دوست اچھے ہی یاد شمنی۔۔ اور تم جس فراق میں ہو وہ  
میں ہونے نہیں دوں گا۔۔

وہ کسی احساس کے تحت جل بھن کر بولا۔۔

کیا مطلب؟؟

بحرام نے بھنویں سکیرٹیں۔۔۔

اپنے لڑکے کو بول میری بیٹی سے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں۔۔

وہ اسے گھور کر بولا۔۔

تو بحرام رک سا گیا۔۔ اور زور شور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔ اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا ایمان اس حد تک بھی سوچ سکتا ہے۔۔

تو اس میں برا کیا ہے؟؟ کیا تو ایسا دوست نہیں بن سکتا کہ میں بھی ایک دن کہوں! اس دوستی کو رشتے داری میں بدل دیتے ہیں؟؟؟

وہ شرارتاً سے چڑانے کی خاطر بولا۔۔

کچھ برا نہیں ہے بس تیرے علاوہ۔۔



نہ۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ کن  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جتا کر بولا اور آگے بڑھ گیا۔۔

یہ کمینہ ویسے کا ویسا ہی رہے گا!

بحرام نے مسکرا کر سر جھٹکا۔۔ اور اپنے راستے چل دیا۔۔

صفحہ ختم

باب ختم



کتاب ختم

عذاب ختم

\*\*\*\*\*



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین